

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احکام القرآن

مولانا محمد خلیل الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

احکام القرآن

جلد پنجم

محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

﴿ جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں ﴾

نام کتاب	احکام القرآن جلد پنجم
مولف	مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ	مفتی محمد محمود احمد
پروف ریڈنگ	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
کمپیوٹر کوڈ	12350C
ہدیہ	275/- روپے
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
ناشر	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس: 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411 فیکس: 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست احکام القرآن جلد پنجم

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
7	نظر در سفر	1
	(سورہ یوسف)	
10	خواب کی حقیقت، انواع و اقسام۔ کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر	2
24	لَقِیْط اور لَقْطہ (یافتہ بچہ اور گری پڑی شے)	3
32	سیر و سیاحت اور مباح کھیل	4
39	گھوڑوں، اونٹوں، تیراندازی اور پیدل دوڑ میں مسابقت	5
48	مقدمات میں علامت پر بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ صبر	6
57	اغوا برائے تاوان نیز خرید و فروخت کے چند احکام	7
63	عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ بعض مقدمات کا فیصلہ علامات پر کیا جاسکتا ہے	8
76	جبر و اکراہ، استقامت	9
91	تحدیثِ نعمت کا جواز، طریق دعوت و ارشاد	10
102	منصب کا طلب کرنا	11
109	نظر لگنا۔ دم کرنا	12
119	کفالت، ضمانت، اجارہ	13
130	خفیہ تدبیر کے ذریعے مقصود حاصل کرنا۔ مستحسن و غیر مستحسن حیلہ	14
144	غلبہ ظن کی بنیاد پر شہادت	15

152	مشکلات میں بندوں سے سوال کرنا۔ تجارت کے بعض احکام	16
160	ملاقات کے آداب و انداز	17
	سورہ رعد	
178	علم الہی کے جلوے، رحم سے متعلق بعض احکام	18
	سورہ ابراہیم	
189	اللہ تعالیٰ کے دنوں کی یاد	19
198	شرعی مجبوری کی حالت میں ممنوع اشیاء مباح ہو جاتی ہیں	20
204	اولاد کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے۔ نیز حریم شریفین کے بعض احکام	21
	سورۃ الحج	
221	نماز اور جہاد میں پہلی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت۔ اور نماز کے چند مسائل	22
230	اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار زمین کے چند احکام	23
	سورۃ النحل	
239	چوپایوں کے بعض فوائد اور احکام	24
254	سمندر سے فوائد حاصل کرنا۔ عرف کی شرعی حیثیت	25
264	جدید سائنسی علوم، علم نجوم، علم ہیئت، علم فلکیات وغیرہ کا سیکھنا	26
272	شہد کی طہارت اور دیگر احکام	27
279	عائلی زندگی کے چند احکام	28
288	جانوروں کی کھال، بال، اُون اور ہڈی وغیرہ کے استعمال کا جواز	29
295	شوق شہادت، توکل اور آلات حرب کا استعمال	30

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
302	اولہ عشریہ، کتاب اللہ، سنت، اجماع، قیاس	31
312	عدل، احسان، صلہ رحمی، اور گناہوں سے اجتناب	32
329	وعدہ اور قسم کا پورا کرنا	33
340	قرأت کے وقت تعویذ پڑھنا مستحب ہے	34
348	اکراہ کے درجات اور ان کے احکام	35
362	اسلامی سزاؤں کی مشروعیت اور ان کے چند احکام	36
سورہ بنی اسرائیل		
370	نماز کی فرضیت اور معراج	37
392	والدین کے ساتھ حسن سلوک	38
415	رشتہ داروں کے حقوق اور فضول خرچی	39
426	سوالی کا حق	40
433	اخراجات میں میانہ روی	41
441	بچوں کا ناحق قتل، ”منصوبہ بندی“	42
452	زنا کی قباحت و شاعت	43
460	قصاص کی مشروعیت اور مقتول کے وارث کے لئے دیت کا حق	44
472	یتیم کے مال کی حفاظت اور ایفاء عہد	45
478	ماپ تول کو پورا کرنا، اجتہاد کی مشروعیت	46
485	علم حقیقی، علم ظنی کی مختلف حیثیات، خیر واحد، قیاس، افعال جوارح سے سال	47
498	مومن کی رفتار میں وقار مطلوب ہے	48

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
503	نماز پنجگانہ اور ان کے اوقات	49
510	تہجد	50
515	اسماءِ حسنیٰ اور نماز میں جہر متوسط	51
سورۃ الکہف		
526	اجتہاد، وکالت، شرکت کی مشروعیت	52
537	اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کہنے کے احکام	53
546	نظر بد حق ہے۔ معاشرتی زندگی میں استعمال کی چند دعائیں	54
554	سفر کے چند احکام، دعویٰ علم	55
564	راہِ حق میں پہنچنے والی تکلیف کا اظہار جائز ہے	56

﴿نظر در سفر﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدًا الشَّاكِرِينَ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ شَارِعِ أَحْكَامِ الدِّينِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَنَسْلَمُ

”احکام القرآن“ کی پانچویں جلد اب آپ کے پاس پہنچ رہی ہے ہے، اس کے سفر کا آغاز ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ مطابق جنوری ۲۰۰۲ء سے شروع ہوا، اور ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ ۱۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات کو ختم ہوا، سو سال میں یہ سفر مکمل ہوا۔ اس جلد میں سات سورتوں کے احکام شامل ہیں۔

﴿۱﴾ سورہ یوسف ﴿۲﴾ سورہ رعد ﴿۳﴾ سورہ ابراہیم ﴿۴﴾ سورہ الحجر
﴿۵﴾ سورہ النحل ﴿۶﴾ سورہ بنی اسرائیل ﴿۷﴾ سورہ الکہف

اس دوران امراضِ رُوبہ ترقی اور قویٰ رُوبہ زوال رہے، ترقی اور زوال کے متضاد اجتماع میں احکام کی تسوید، ترتیب اور تالیف کا کام جاری رہا، کبھی ہفتوں وقفہ ہوا، کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتا رہا۔

اس جلد میں، بلکہ پہلی جلدوں میں جو کام صحیح اور درست ہوا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم (جل وعلا ﷺ) کے کرم کا صدقہ ہے اور جو غلطیاں ہوئیں وہ فقیر پر تقصیر غفرلہ القدر کی طرف سے ہیں۔ علماء کرام سے بصد عجز و نیاز عرض ہے کہ وہ ان احکام کی تسوید و ترتیب و تالیف میں اگر اغلاط دیکھیں تو ان کی نشان دہی فرما کر ممنون فرمائیں، فقیر غفرلہ القدر اپنی اغلاط سے رجوع کرے گا۔ اگر یہ کام فقیر غفرلہ القدر کی حیاتِ مستعار میں ہو جائے تو بڑی مسرت ہوگی، اور اگر حیاتِ مستعار کا چراغ ٹل ہو گیا تو فقیر کی طرف سے ان اغلاط سے رجوع تصور فرمائیں۔ حق بات کے علاوہ فقیر غفرلہ کو اپنی کسی تحریر پر اصرار نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جب تک چاہے گا فقیر اپنا کام جاری رکھے گا، یہی عزم ہے، مولیٰ کریم توفیق مرحمت

فرمائے۔ مشائخ کرام، علمائے عظام، احباب واعزہ کی دعائیں فقیر غفرلہ القدر کے شامل حال ہیں۔ معاونین کرام کا تعاون حوصلہ افزا ہے، فقیر ان سب کا بالعموم اور چودھری شاہد شاہ کرا اور چودھری زاہد شاہ کرا کا بالخصوص شکر گزار ہے۔ مولیٰ کریم ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جلد پنجم میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام سورۃ	تعداد آیات متعلقہ احکام	تعداد احکام مستخرجہ	تعداد آیات مویدہ	تعداد احادیث مویدہ	تعداد حوالہ جات
یوسف	22	169	33	76	1680
رعد	1	5	4	3	102
ابراہیم	4	34	7	14	324
الحجر	2	30	8	11	258
النحل	16	136	25	50	1326
بنی اسرائیل	17	171	53	66	1560
الکہف	6	37	19	20	395

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ سِرْمَدًا صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مَنْ عَلَّمْتَهُ الْغَيْبَ وَنَزَّهْتَهُ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ وَعَلٰی اِلٰهِ وَصَحْبِهِ اَبَدًا، رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یُّحْضِرُوْنَ

محمد جلال الدین قادری

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَذْرِ التُّمَامِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الظُّلَامِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى شَفِيعِ جَمِيعِ الْآنَامِ
 يَا إِمَامَ الرُّسُلِ وَيَا سَنَدِي
 أَنْتَ بَابُ اللَّهِ وَمُعْتَمَدِي
 فَبِذْنِي يَأَى وَيَا خِرْتِي
 يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ بِيَدِي

﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾

﴿ خواب کی حقیقت، انواع و اقسام ﴾

﴿ کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

قَالَ يَبْنٰی لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰی اِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوْا لَكَ كَيْدًا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ☆

(سورہ یوسف آیت ۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات :

”یَبْنٰی“: بِنٰی بروزن فعل ابن کی تصریح ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، ”و“ یا ”یک“ جاہوئے

اس لئے ان میں ادغام ہو گیا۔ تصریح اظہار محبت و شفقت کے باعث ہے۔ (۱)

”لَا تَقْصُصْ“: قَصَّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نبی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت

سے بیان کرنا۔ (۲)

- | | | |
|---|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | الوار التنزیل واسرار العاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰۔ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۸۰۔ |
| ☆ | | تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۱۶۔ |
| ☆ | (۲) | المنجد از لولیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاداعیٰ مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر) |

”رُءُیَاکَ“ بُرُءُیَا بمعنی خواب، نیند یا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کر لیا کہ ان کا رب کریم جل وعلا انہیں نبوت و رسالت کا منصب جلیلہ عطا فرمائے گا۔ ان کی بڑی شان ہوگی۔ نبوت و رسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا، اس کے شرف دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔ اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔ ان لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ (۴)

- ☆ (بقیہ ۲) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۳
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۲
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سهل المسکری (م ۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۵۳
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ص ۲، ص ۷۵
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۲۲۱
- ☆ (۳) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۹
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۹
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسالر خانہ کراچی، ص ۲۲۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۳۱۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۶
- ☆ (۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۶۹
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۸۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۳۱۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۱۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴
- (بقیہ اگلے صفحہ پر)

﴿ خواب کی حقیقت، انواع و اقسام ﴾

﴿ کسی متوقع نقصان سے بھائی کو بچانے کی تدبیر ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

قَالَ يَبْنِي لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰ اخَوَتِكَ فَيَكِيدُوْا لَكَ كَيْدًا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ☆ (سورہ یوسف آیت ۵)

کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔

حل لغات :

”يَبْنِي“: بُنِيَ بروزن فعلیل اِنْبَن کی تصغیر ہے اور آخر میں یا ضمیر متکلم ہے جو مضاف الیہ ہے، ”و“ یا ”یک“ جا ہوئے

اس لئے ان میں ادغام ہو گیا۔ تصغیر اظہار محبت و شفقت کے باعث ہے۔ (۱)

”لَا تَقْصُصْ“: قَصَّ (از باب نَصَرَ) قَصَصًا سے نبی کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے کسی کو خبر دینا گزری خبر کو طوالت

سے بیان کرنا۔ (۲)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | الوار التنزیل واسرار العاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی ص ۹۰۔ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۸۰۔ |
| ☆ | | تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۱۶۔ |
| ☆ | (۲) | المنجد از لولیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالادب لغت مقابل مولوی مسالہ خالہ کراچی، ص ۱۰۰۰ (بقیہ اگلے صفحہ پر) |

”رُءُیَاکَ“ بُرُءُیَا بمعنی خواب، نیند یا نیند جیسی کسی استغراقی حالت میں کچھ دیکھنا۔ (۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر معلوم کر لیا کہ ان کا رب کریم جل و علا انہیں نبوت و رسالت کا منصب جلیلہ عطا فرمائے گا۔ ان کی بڑی شان ہوگی۔ نبوت و رسالت کے ساتھ انہیں مملکت کا اقتدار عطا فرمائے گا، اس کے شرف دارین کے باعث اس کے بھائی اور اس کے والدین اس کے سامنے جھکیں گے۔ اگر اس خواب کی اطلاع ان کے بھائیوں کو ہوگئی تو وہ اس سے حسد کے باعث اس کے ہلاک کی کوئی تدبیر کریں گے۔ ان لئے آپ نے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بچے! اپنا یہ خواب بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ (۴)

☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۴	(بقیہ ۲)
☆	قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۲	
☆	الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۵۳	
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ص ۲، ص ۷۵	
☆	ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زہدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۴۲۱	
☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۹	(۳)
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۱۹	
☆	المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۲۴	
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۵	
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸	
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۶	
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷	(۴)
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۳	
☆	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۶۹	
☆	تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۸۰	
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۴۱۸	
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ص ۳۹۰	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴، ص ۲۱۵	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱	
☆	مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴	

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

”فَيَكِيدُوكَ كَيْدًا“: كَيْدٌ بمعنی حیلہ ہے، یہ حیلہ مذموم بھی ہوتا ہے اور مدوح (اچھا) بھی۔ لیکن اس کا کثرت استعمال مذموم ارادہ میں ہوتا ہے۔

کَيْدٌ وہ حیلہ ہے جو فکر، تدبیر، اور سوچ، پچار کے بعد ہو۔ اسی وجہ سے دشمن کے خلاف تدبیر اور اس کے ہلاک کے ارادہ کو کَيْدٌ کہتے ہیں، کَيْدٌ بمعنی ارادہ بھی ہے۔

اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

كَذَلِكَ كَذَّبَ الْيُوسُفُ، الآية

(سورہ یوسف آیت، ۷۶)

ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔

اس معنی میں ارشاد ربانی ہے۔

وَأْمَلِي لَهُمْ، إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ☆

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۳)

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا۔ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔

ان آیات میں کَيْدٌ بمعنی مدوح ارادہ ہے۔

کَيْدٌ بمعنی مکر و فریب کرنا، بُر ارادہ کرنا ہے۔ آیت زیب عنوان میں یہی معنی ہے کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے۔ (۵)

باب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴

(بقیہ ۴)

تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۴

الفتوحات الالہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للذقائق الحنفیہ، از شیخ سلیمان الجمل، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۷

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۳

(۵)

المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۳۱

المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرامعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۲

الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۸۸

قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسن بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۱۱

ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی ربیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۸۸

پس منظر :

کریم ابن کریم ابن کریم سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام اپنے والد کے محبوب اور منظور نظر تھے، چھوٹی عمر میں انہوں نے خواب دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند میرے سامنے جھک گئے ہیں، اپنے باپ سے اس کی تعبیر چاہی، انہوں نے خواب کی تعبیر سے معلوم کر لیا کہ میرے اس محبوب بیٹے کو اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ مملکت کا اقتدار بھی دے گا۔ دنیا اور آخرت میں اس کی بڑی شان ہوگی۔ باپ نے اپنے بیٹے یوسف سے فرمایا کہ اس کا تذکرہ بھائیوں کے سامنے نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حسد کی وجہ سے تیرے خلاف کوئی سازش نہ کر بیٹھیں۔

فائدہ جلیلہ:

سورہ یوسف کو اللہ تعالیٰ عز اسمہ نے ”أَحْسَنَ الْقَصَصِ“ یعنی ”سب سے اچھا بیان“ فرمایا ہے، اس کی وجہ یہ ہے اس سورت میں دین اور دنیا سے متعلق متنوع مضامین یک جا ہیں۔ اس میں انبیاء کرام، صالحین، ملائکہ، شیاطین، جن، انس، چوپایوں، پرندوں، بادشاہوں کی عادات، ممالک، تاجروں، علماء، مردوں، عورتوں اور ان کے مکرو فریب، سازشوں کا ذکر ہے۔

نیز تو حید و رسالت، فقہ، سیر، سیاحت، مملکت کا حسن معاشرت، حیلہ سازی، تدبیر معاش و معاد، عفت، جہاد، مشکلات سے رہائی پانے، صبر، ذکر حبیب و محبوب، ذکرِ قحط اور اس سے بچاؤ کی تدابیر، خوابوں کی تعبیر، دین و دنیا کے عجائبات اور سعادت کی طرف لے جانے والے تمام امور وغیرہ کا ذکر جمیل ہے۔ (۶)

- ☆ (۶) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۷۸
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۹، ص ۱۲۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳

فائدہ عظیمہ:

سورہ یوسف میں متعدد خوابوں کا ذکر ہے، مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب، دو قیدیوں کا خواب، بادشاہ مصر کا خواب، اس لئے مناسب ہے کہ خواب کی حقیقت بیان کر دی جائے تاکہ آئندہ ان کے احکام سمجھنے میں آسانی رہے۔

قوت خیالیہ سے اتر کر اگر کوئی صورتِ حسنِ مشترک میں چھپ جاتی ہے تو اس کو خواب کہتے ہیں۔

نفسِ ناطقہ اور عالمِ ملکوت میں تجرِ و ذاتی کی مناسبت ہے اس لئے نفس کو جب انتظامِ بدن سے نیند وغیرہ میں کسی قدر فرصت ملتی ہے تو اس کا رُخ عالمِ ملکوت کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ عالمِ ملکوت میں تمام غیر مادی حقائق و معانی کی غیر مادی صورتیں موجود ہیں، اس لئے نفس وہاں سے کچھ غیر مادی معانی کو غیر مادی صورتوں میں حاصل کرتا ہے اور واپس لوٹ کر قوتِ خیالیہ کے سامنے رکھتا ہے، پھر قوتِ خیالیہ ان کو مناسب مادی شکلیں پہنا کر حسِ مشترک کے سامنے لاتی ہے، اس طرح غیر محسوس حقائق محسوس ہو جاتے ہیں اور یہی سچا خواب ہے۔ اب غیر مادی اور مادی صورتوں میں گہری مناسبت ہوتی ہے کہ دونوں میں سوائے کُلّی اور جزئی ہونے کے اور کوئی فرق نہیں ہوتا (غیر مادی صورت کُلّی اور مادی شکل جزئی ہے) تو تعبیر کی بھی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر گہری مناسبت نہیں ہوتی تو تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سچے خواب حالتِ شریفہ اور منزلتِ رفیعہ ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ جل و علا کی طرف سے مومن کے ایمان کی تقویت اور اس کے لئے بشارت کا باعث بنتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ يَبْقَ بَعْدِي مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ (۸)

- | | |
|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) الوار التنزیل و اسرار العاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۰ |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۶ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۱۳ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱ |
| ☆ | (۸) رواہ البیہقی عن عائشہ / بحوالہ کنز العمال، ج ۱۵، ح ۴۱۴۱۹ |

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا (میرے بعد بشارت دینے والی اشیاء میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، آدمی انہیں دیکھتا ہے یا اسے دکھائی دیتے ہیں۔

بلکہ سچے خواب کو نبی اکرم ﷺ نے نبوت کا پرتو بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

”رَأَى يَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءًا مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا آمِنَ النَّبُوءَةِ“ (۹)

مومن کا سچا خواب نبوت کے پرتو کا چھیا لیسواں حصہ ہوتا ہے۔

اس لئے بندہ مومن سچے خواب کو صرف مخلص، شفیق، ناصح اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے بیان کرے۔ ہر

ایک سے بیان نہ کرے۔ (۱۰)

(۲) سچا خواب اگرچہ عطیہ الہی ہے مگر چند اسباب ایسے ہیں کہ ان کے اجتماع سے خواب سچا ہو سکتا ہے۔ وہ اسباب یہ ہیں۔

☆ سردیوں میں کامل وضو کرنا۔

☆ مشکلات اور مکروہات میں صبر کرنا۔

☆ نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

(۹) ☆ رواہ الاثامہ البخاری عن ابی ہریرۃ عن عباد بن الصامت. وعن ثابت البنانی عن حمید بن عوف عن اسحق بن عیاض. وعن انس، ج ۲، ص ۱۰۳۵

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ عن عباد بن الصامت، ج ۲، ص ۲۴۱، ۲۴۲

☆ رواہ ابوداؤد عن عباد بن الصامت، ج ۲، ص ۲۳۶

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۶۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۲۸۶

☆ رواہ الدارمی عن عباد بن الصامت، ج ۲، ص ۱۶۵

☆ رواہ مالک، کتاب الروایا

☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۲۲، ۲۲۳، ۳۶۹، ج ۳، ص ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳

☆ سچ بولنا۔

☆ امانت کو ادا کرنا۔

☆ حسن یقین۔

☆ عبادت میں اخلاص نیت۔

☆ دین میں پختگی۔

حدیث شریف میں ہے۔

”أَصْدَقُكُمْ رُءُيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا. الْحَدِيثُ (۱۱)

سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہے جس کے گفتگو سچی ہوتی ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ خواب کی تعبیر جب تک بیان نہ کی جائے اس کا وقوع پردہ عدم میں رہتا ہے جب بیان کر دی جائے، بیان کی گئی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ناصح، شفیق اور خواب کی تعبیر جاننے والے سے خواب کی تعبیر پوچھی جائے۔ مومن کا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے فیصلے اور تقدیر پر مبنی ہوتا ہے۔ جب تک اس کو بیان کر کے تعبیر نہ لی جائے معلوم نہیں کہ کیا مقدر کیا گیا ہے، جب تعبیر دینے والا الہام کے زیر اثر یا عقل، قوت فہم اور وہی ملکہء استنباط کی وجہ سے تعبیر دیتا ہے تو وہ خواب ظاہر ہو جاتا ہے اور خواب کا مقتضی ظاہر ہو جاتا ہے، اس لئے خواب سوائے دانش مندیا حبیب اور صاحب مودت کے اور کسی سے بیان نہ کریں، حبیب اور صاحب مودت سے مراد مرد صالح جسے اللہ تعالیٰ سے اور مومنوں کو بھی اس سے محبت و مودت ہوتی ہے، اللہ اور مومنوں کا محبت و محبوب الہام کے زیر اثر تعبیر دے گا، ان دونوں کی تعبیر میں غلطی واقع نہیں ہوتی۔

(۱۱) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۴۱

رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۳۶

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۶۲

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۲۸۸

رواہ الدارمی عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۱۶۸

(۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹، ص ۱۲۸

حدیث شریف میں ہے۔

”الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا صَاحِبُهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ فَلَا تُحَدِّثُوا بِهَا إِلَّا عَاقِلًا أَوْ مُجِبًّا أَوْ نَاصِحًا.“ (۱۳)

خواب جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندے کے پاؤں کے ساتھ معلق رہتا ہے، جب اسے بیان کر دیا جائے تو وہ گر جاتا ہے۔ اس لئے اسے دانش مندی یا محبت کرنے والے یا خیر خواہ سے بیان کرو۔ (۱۴)

﴿۴﴾ ہر سچا خواب دیکھنے والا ضروری نہیں وہ مومن ہو، بعض اوقات کافر بھی سچا خواب دیکھ لیتا ہے۔ کاهنوں کی بعض باتیں سچی ہوتی ہیں۔ بادشاہ مصر کا خواب، جس کی تعبیر حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ وہ سچا نکلا، حالانکہ اس نے حالت کفر میں دیکھا تھا۔

نَحْتُ نَصْرُ کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بھی کافر تھا۔ کسری شاہ ایران کا خواب کہ اس کا ملک جاتا رہے گا، چنانچہ اس کا اقتدار جاتا رہا۔ وہ بھی کافر تھا۔ ان سچے خوابوں سے ان کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات جھوٹا بھی سچی بات کر دیتا ہے مگر ایسا نادر اور قلیل ہوتا ہے۔ ایسے جھوٹوں کی سچی بات کو ان کی صداقت پر محمول نہ کیا جائے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جس خواب میں خوف ناک چیز دیکھے اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت شمار کرنا چاہئے۔ یہ اس لئے کہ وہ آنے والی مصیبت سے بچانے کی تدابیر قبل از وقوع خوف اختیار کر سکے۔ ایسے خواب کو اللہ کی رحمت جان کر قبول کرے۔ (۱۶)

☆	(۱۳)	رواہ الترمذی عن ابی زرین لقیط بن عامر، ج ۲، ص ۶۳ ☆	ورواہ ابن ماجہ عن ابی زرین، ص ۲۸۸
☆		ورواہ الدارمی عن ابی زرین، ج ۲، ص ۱۷۰ ☆	ورواہ احمد، ج ۳، ص ۱۲۲، ج ۴، ص ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳
☆	(۱۳)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹، ص ۱۲۶	
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۶۹	
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳	
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۹، ۱۲۰	
☆	(۱۵)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹، ص ۱۲۳	
☆	(۱۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹، ص ۱۲۳	

﴿۶﴾ جب اچھا خواب دیکھے تو اسے اس سے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب برا خواب دیکھے تو تین بار تعوذ پڑھے اور اپنے بائیں طرف تھوک دے اور پہلو بدل لے۔ یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ اسے نقصان نہ پہنچے گا۔

حدیث شریف میں ہے۔

الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يُكْرَهُهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلْيَتَفَلَّ لثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهَا. (۱۷)

اچھا (سچا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو اسے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو اور جب ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (تعوذ پڑھے) اور تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے ان شاء اللہ یہ خواب اسے نقصان نہ دے گا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ خواب میں اگر شیطان کی طرف سے تخویف (خوف) اور دوسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے پناہ مانگنے سے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر عالم مثال کی عکاسی اور صورت کشی کبھی قضا معلق کی ہوتی ہے۔ اگر اس کا شرعی تدارک و تلافی نہ ہو تو اس کا وقوع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عز اسمہ، کی پناہ گیری قضا معلق کو رد کر دیتی ہے

☆ (۱۷) رواہ البخاری عن ابی قتادہ، ج ۲، ص ۱۰۳۴، ۱۰۳۷

☆ رواہ مسلم عن ابی قتادہ، ج ۲، ص ۲۴۰

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی قتادہ، ج ۲، ص ۲۳۶

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی قتادہ، ص ۲۸۷

☆ رواہ الدارمی عن ابی قتادہ، ج ۲، ص ۱۶۷

☆ (۱۸) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۲۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۴

☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲، ص ۳۱۰

☆ تفسیر مظہری، از علامہ لاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۴۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲، ص ۱۲۱

کیونکہ دعا اور تعوذ سے اس کا تدارک ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے۔

”لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ“ (۱۹)

قضاء معلق کو صرف دعا رد کر سکتی ہے اور عمر میں زیادتی صرف نیکی ہی کرتی ہے۔

اس لئے شیطان کی طرف سے ڈراؤنے خواب کی صورت میں تعوذ پڑھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ سے دعا مانگنی چاہئے۔ (۲۰)

﴿۸﴾ بُرے خواب کو بیان کرنے کی ممانعت نہ تحریمی ہے اور نہ تنزیہی ہے، بلکہ رنجیدگی اور غم سے بچانے کے لئے ہے، رسول اللہ ﷺ نے خود غزوہ احد سے پہلے فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں اپنی شمشیر ذوالفقار کی دھار ٹوٹی ہوئی دیکھی۔ اس کی تعبیر مصیبت ہے اور میں نے گائے ذبح ہوتے دیکھا یہ بھی مصیبت ہے۔ خواب میں حضور انور ﷺ اپنے مہنر پر بنو امیہ کو چڑھتے دیکھا۔ یہ حضور کو ناگوار گزرا۔ مگر آپ نے اسے بیان فرما دیا۔

جس روز سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اسی روز حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو خواب میں شہید ہوتے دیکھا۔ لیکن آپ نے اسے بیان کر دیا۔ ممکن ہے اس کی ممانعت کی وجہ یہ بھی ہو کہ دشمن سن کر خوش نہ ہوں۔ (۲۱)

﴿۹﴾ خواب کی تعبیر پوری ہونے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں چالیس برس یا اس سے زیادہ گزرے تھے۔ اس لئے دعا کی طرح خواب پوری ہونے میں جلدی طلب نہ کرے۔ (۲۲)

☆ (۱۹) رواہ الترمذی عن سلمان، ج ۲، ص ۳۵۔

☆ ونحوہ البخاری ومسلم عن سلمان

☆ وابن حبان والحاکم عن ثوبان

☆ (۲۰) تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۲۱

☆ (۲۱) تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۲۱، ۱۲۲

☆ (۲۲) تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۳۳

﴿۱۰﴾ حضرت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب وحی اور حق ہوتے ہیں۔ ان میں شک کی گنجائش نہیں۔ یہ حضرات قدسی صفات چونکہ شیطان کی چیرہ دستیوں سے من جانب اللہ محفوظ و معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی قوت خیالیہ وہم کی دخل اندازی سے مامون ہوتی ہے۔ نیند کی رسائی محض ان کی آنکھوں تک ہوتی ہے، دل بیدار ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

”وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ“ (۲۳)
نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوئی ہوئی تھیں اور آپ کا دل بیدار تھا۔ اسی طرح انبیاء کرام کی آنکھیں سوئی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں۔

اس لئے یہ حضرات خیال کی تراشیدہ تصویروں اور الہامی حقائق میں کامل امتیاز رکھتے ہیں۔ ان کے خوابوں میں غلطی پیدا کرنے والے عوارض مفقود ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور قطعی وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں اپنے بیٹے اسمعیل کو ذبح کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے حضرت سیدنا اسمعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔ اسی لئے وہ ذبح اللہ کے نام سے موسوم ہوئے۔

بندہ مومن کو انبیاء کرام کے خوابوں کے برحق اور وحی جاننا فرض ہے۔ (۲۴)

﴿۱۱﴾ بندہ مومن کو اگر خواب میں اپنے آقا و مولیٰ حضور سید عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمایا جائے تو یقین رکھے کہ آپ ہی کی زیارت ہوئی ہے، کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی صورت بن سکے۔ حضور سید عالم خیر الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد برحق ہے۔

”مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَىٰ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ بِي“ (۲۵)

- | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| رواہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۵۰۳، ج ۲، ۱۱۲ | ﴿۲۳﴾ |
| ورواہ مسلم ہسندہ، ورواہ الدارمی، ج ۱، ص ۱۵، ونحوہ فی الترمذی | ﴿۲۴﴾ |
| تفسیر مظہری، از علامہ فاضل لواء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۸ | ﴿۲۵﴾ |
| رواہ الائمہ احمد و البخاری و الترمذی عن انس، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۹۶ | |

جس نے خواب میں میری زیارت کی (وہ جان لے) کہ اس نے میری ہی زیارت کی، کیونکہ شیطان میری صورت کے مشابہ صورت نہیں بنا سکتا۔

خواب میں اپنے آقا مولیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے والے بندہ مومن کو اپنی سعادت مندی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

”صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْنِجْ شَرْحَ حَدِيثِكَ حُبَّافِي صِفَاتِكَ وَشَوْقًا إِلَى رُؤْيَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا حَبِيبَ اللَّهِ يَا نُورَ اللَّهِ اَتَضَرَّعُ إِلَى رَبِّي جَلَّ وَعَلَا أَنْ يَتَكْرَّمْ عَلَيَّ سُبْحَانَهُ أَنْ أَرَاكَ وَأَشَاهِدَ مَحْيَاكَ وَتُبُّتُ إِلَى اللَّهِ وَعَزَمْتُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَأُصَلِّي وَأُسَلِّمُ عَلَى سَيِّدِي وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَمَوْلَائِي وَمَلْجَائِي وَمَا وَئِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ“ (۲۶)

بعض اولیاء کاملین اور مقربین بارگاہِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم جو اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں، ان میں سے بعض کو حضور پر نور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بیداری میں آپ کی زیارت سے نوازا گیا اور نوازا جاتا رہے گا۔ اس سے ان کی صحابیت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ صحابیت کے لئے آپ کی حیاتِ ظاہری میں زیارت شرط ہے۔ یہ بیداری میں زیارت ان پر ان کے آقا و مولیٰ ﷺ کی نظر عنایت اور خصوصی کرم ہے۔ حدیث شریف سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْبَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي“ (۲۷)

- | | | |
|---|------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۶) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷ |
| ☆ | (۲۷) | رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۱۰۳۵ |
| ☆ | | ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۴۱ |
| ☆ | | ورواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲، ص ۲۳۶ |
| ☆ | | ورواہ احمد، ج ۱، ص ۳۰، ج ۵، ص ۲۰۶ |
| ☆ | | ونحوہ ابن ماجہ عن عبد اللہ، ص ۲۸۷ |

جس نے نیند میں میری زیارت کی عنقریب بیداری میں بھی میری زیارت سے مشرف ہوگا۔ کیونکہ شیطان میری صورت جیسی صورت نہیں بنا سکتا۔

بفضلہ تعالیٰ سخت ریاضت کی وجہ سے اولیاء کا ملین کے نفوس قدسیہ پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ خلقی کدورتیں دھل جاتی ہیں۔ گناہوں کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور گناہوں کی سیاہی ان کے آئینہ دل سے صاف ہو جاتی ہے اور انوار نبوت کی پرتو اندازی سے ان کے باطن روشن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے خواب اکثر سچے ہوتے ہیں اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں اور ان کو بیداری کی حالت میں ان کے آقا و مولیٰ ﷺ کی زیارت کے گوہر دربار سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

لہذا خواب اور پھر بیداری میں اپنے آقا و مولیٰ آقائے دو جہاں سرور عالم ﷺ کی زیارت کی تمنا کرنا جائز ہے۔ (۲۸) ﴿۱۳﴾ مسلمان کے لئے جائز ہے کہ اپنے بھائی کو دوسرے مسلمان کی متوقع زیادتی سے آگاہ کر دے۔ یہ غیبت نہیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے متوقع فریب و سازش سے آگاہ کر دیا تھا۔ (۲۹)

﴿۱۴﴾ جس آدمی سے خوف ہو کہ وہ حسد یا سازش سے نقصان دے سکتا ہے، اس کے سامنے اظہارِ نعمت ترک کر دینا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۸) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۴ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۱۸ |
| ☆ | (۲۹) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۶۷ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۰۷۵ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹، ص ۱۲۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۵۳۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۸۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۸۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۱۲۲ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳، ص ۲۱۵ |

”اَسْتَعِينُوا عَلٰى اِنْجَاحِ حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ فَاِنْ كُلُّ ذِي نِعْمَةٍ مَّحْسُوْدٌ“ (۳۰)

اپنی نعمتوں کو چھپا کر رکھو تا کہ تمہاری حاجات پوری ہو سکیں۔ کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باپ نے بھائیوں سے خواب بیان کرنے سے روک دیا تھا۔ انہیں علم تھا کہ یوسف کو بڑی عظمت، نبوت اور اقتدار ملنے والا ہے، بھائی اس سے حسد کریں گے اور اسے اپنے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کریں گے، اگرچہ نعمت کے چرچا کا حکم ہے حکم خداوندی ہے۔

”وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ☆“ (سورۃ الضحٰی، آیت ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

مومنوں کے حق میں یہ حکم عام نہیں، مصلحت وقت کے ساتھ خاص ہے۔ (۳۱)

☆☆☆☆☆

☆ (۳۰) رواہ العقيلي في الضعفاء وابن عدی في الكامل والطبرانی في الكبير وابو نعیم في الحلیة والبيهقي في شعب الايمان عن معاذ بن جبل

☆ والخرائطي في اعتلال القلوب عن عمرو الخطيب البغدادي في التاريخ عن ابن عباس والخلعي في فوائد عن علي / حوالہ

☆ جامع صغير، ج ۱، ص ۶۳

☆ (۳۱) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعه دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹، ص ۱۲۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعه مصر'، ج ۲، ص ۶۹

باب (۲۱۹) ﴿لَقِیْطٌ اَوْ رُلُقْطٌ﴾ (یافتہ بچہ اور گری پڑی شے)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا یُوسُفَ وَالْقَوْهَ فِیْ غِیْبَتِ الْجُبِّ

یَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فَعِلٰیْنَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۱۰)

ان میں ایک کہنے والا بولا، یوسف کو مارو نہیں اور اسے اندھے کنوئیں میں

ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر لے جائے اگر تمہیں کرنا ہے۔

حل لغات :

”قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ“ ان میں ایک کہنے والا بولا۔ برادران حضرت یوسف علیہ السلام میں سب سے بڑا یہوذا

تھا، وہ اپنے بھائیوں میں سے سمجھ دار، رحم دل اور اپنے بھائی کا خیر خواہ تھا۔ یہوذا کی رحم دلی، خیر خواہی اور

حضرت یوسف علیہ السلام سے ہمدردی کی بدولت بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ان کی اولاد سے ہوئے۔ (۱)

- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بوتر تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۸۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۲

”غَيْبَتِ الْجُبِّ“ غِيَابَتْ اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں داخل ہونے والی چیز بالکل چھپ جائے، غائب ہو جائے
بمعنی گہرا گڑھا۔

”الْجُبِّ“ وہ کنواں جس کی مَن نہ ہو، مراد گہرا کنواں جس میں اندھیرا ہو۔ (۲)

”يَلْتَقِطُهُ“ ضیاع اور تلف کے خوف سے کسی گری پڑی شے کو اٹھا لینا التِّقَاطُ کہلاتا ہے اور ایسا ہی کسی شے کا مل جانا
کہ ملنے کا خیال بھی نہ ہو۔

لُقْطَةً اور لُقْطَةً وہ چیز ہے جو زمین پر گری ہوئی دستیاب ہو، اور اس کے مالک کو معلوم نہ ہو۔

لَقِيطٌ وہ نابالغ بچہ جو کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو۔ (۳)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۲ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲۲ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۰ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۶ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۱ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۸۵ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۱۹ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۵ |
| ☆ | (۳) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۶۳ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۲۱۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۱ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۱۹ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۲ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۵ |

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کریم ابن کریم ابن کریم حضرت سیدنا یوسف بن سیدنا یعقوب بن سیدنا الخلق بن سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام کے بھائیوں نے چاہا کہ ان کے والد ان سے محبت کریں اور وہ اپنے باپ کے محبوب بننا چاہتے تھے، اس لئے ان کے سامنے ایک مشکل حائل تھی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ اُن کی جدائی ان کے لئے گوارا نہ تھی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کے حل کے لئے ایک مجلس مشاورت قائم کی۔ اس مجلس میں ایک رائے یہ تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا جائے، مگر ان میں سے ایک بھائی (یہودا) نے اس سے اختلاف کیا، اور کہا اتنا بڑا ظلم روا نہیں، اس کی متبادل صورت یہ ہے کہ یوسف (علیہ السلام) کو کسی دور گہرے کنوئیں میں ڈال دو۔ کوئی قافلہ اس طرف سے گزرے گا اور وہ کنوئیں سے جب پانی بھرنے کا ارادہ کرے گا، انہیں یوسف مل جائے گا اور وہ اسے اپنے ساتھ کہیں دور لے جائے گا، اس طرح تمہارا مقصود حاصل ہو جائے گا، پھر تم اپنے باپ کی خدمت کر کے اس کا قرب اور محبت حاصل کر سکو گے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

- ﴿۱﴾ چھوٹا بچہ جس کو اس کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو اگر وہ کہیں سے مل جائے اور اس کے والدین یا وارثوں کا علم نہ ہو، لَقِیْطُ کہلاتا ہے۔ لَقِیْطُ کو ضائع ہونے کے خوف سے بچاتے ہوئے اٹھا لینا فرض ہے، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو صغریٰ میں بھائیوں نے گہرے کنوئیں میں ڈال دیا تھا اور آپ کو قافلے والوں نے نکال لیا تھا، قرآن مجید نے ان کے اس فعل پر نکیر (اعتراض) نہیں فرمائی۔ (۵)
- ﴿۲﴾ لَقِیْطُ آزاد ہے، اسے غلام سمجھنا یا غلام بنالینا جائز نہیں۔ کیونکہ انسانوں میں اصل حریت ہے، امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لقیط کی آزادی کا فیصلہ فرمایا۔ لقیط چونکہ آزاد ہے اور اس کے باپ کا

(۴) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۱۹
(۵) الجامع لاسکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۳

علم نہیں، اس لئے کوئی اپنا بیٹا نہیں کہہ سکتا۔ اس کی پرورش کرنے والے کا بمنزلہ متبثی (منہ بولا بیٹا) ہے۔ اس لئے وہ کسی کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ کوئی اس کی وراثت لے سکتا ہے، بلکہ اس کی وراثت کے حق دار تمام مسلمان ہیں۔ لہذا اس کا ترکہ بیت المال میں جمع ہوگا اور اگر وہ ایسا جرم کر بیٹھے جس کے باعث اس پر دیت لازم ہو تو اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ کیونکہ اس کے عاقلہ (وہ رشتہ دار جن پر دیت لازم ہوتی ہے) معلوم نہیں۔ (۶)

﴿۳﴾ لقیط مسلمان ہے اگرچہ ایسے مقام سے اٹھایا گیا ہو جہاں غیر مسلم بھی رہتے ہوں۔ اگرچہ اس آبادی میں ایک ہی مسلمان گھر آباد ہو۔ اسلام اور کفر میں اگر مقابلہ ہو جائے تو اسلام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

الْإِسْلَامُ يَغْلُو وَلَا يَغْلَى۔ اسلام ہمیشہ ترجیح پاتا ہے، کوئی اور دین اس پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ (۷)

﴿۴﴾ اٹھانے والے نے لقیط پر جو خرچ کیا وہ اس کی طرف سے تطوُّع (نفل صدقہ) ہے، ہاں اگر اس نے حاکم کے حکم سے خرچ کیا تو وہ اس پر دین ہے۔ بالغ ہو کر جب وہ کمانے کے قابل ہوگا تو اس کی کمائی سے وصول کر لے گا، یا اس کے وارثوں سے وصول کر سکتا ہے، حاکم اس کے مصارف بیت المال سے ادا کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

”رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّهُ وَجَدَ مَبْرُودًا فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ، فَجِئْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ، مَا حَمَلَكَ عَلَى اخْتِادِ هَذِهِ النَّسَمَةِ فَقَالَ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا، فَقَالَ لَهُ عَرِيفُهُ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقَالَ عُمَرُ، كَذَلِكَ، قَالَ، نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ، إِذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ وَلَكَ وَلَاؤُهُ وَعَلَيْنَا النَّفَقَةُ“ (۸)

☆ (۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۹ ص ۱۳۳

☆ (۷) رواہ الریالی والدارقطنی فی السنن والبیہقی فی السنن والضیاء عن عائذ بن عمرو/بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۱۱

☆ (۸) رواہ مالک عن ابن ابی جمیلہ، ص ۳۰۹

بنو سلیم کے ایک آدمی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ میں اسے خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے فرمایا، اسے کیوں اٹھایا۔ جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا، پھر اس کی قوم کے سردار نے کہا، اے امیر المومنین! یہ مرد صالح ہے (یہ غلط نہیں کہتا) آپ نے فرمایا، اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے، اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے۔ (بیت المال سے دیا جائے گا)

حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسب حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اس کی پرورش کرنے والا ماہ بمہ ماہ لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت المال سے مقرر کر دیتے۔ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا۔ اسے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس لائے، انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔ (اس کے مصارف بیت المال سے ادا کرنے کا حکم دے دیا۔) (۹) غرضیکہ لقیط کے جملہ اخراجات خوراک، لباس، رہائش اور دوا وغیرہ سب بیت المال کے ذمہ ہے۔ (۱۰) پڑا ہوا مال کہیں سے مل جائے تو اسے لقطہ کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے، مالک کو تلاش کر کے اسے دینے کے ارادہ سے اٹھالینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں گا اور مالک کو تلاش نہ کروں گا تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ خود اپنے لئے اٹھالینے کی نیت ہو تو اٹھالینا حرام اور بمنزلہ غصب ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع اور ہلاک ہو جائے گی تو اٹھالینا ضروری ہے۔ لیکن اگر نہ اٹھائے تو ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ گم شدہ جانور کا یہی حکم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

”مَنْ أَوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْهَا“ (۱۱)

(۹) رواہ البیہقی ☆

(۱۰) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵ ☆

(۱۱) رواہ مسلم عن زید بن خالد الجہنی، ج ۲ ص ۸۰ ☆ ورواہ احمد فی مسندہ ج ۳ ص ۱۱۷ ☆

جو شخص کسی کی گم شدہ چیز اٹھائے وہ گمراہ ہے، جب تک تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (۱۲)

﴿۶﴾ گری پڑی شے اٹھاتے وقت اگر ممکن ہو تو ایک، دو گواہ بنالے۔ اس میں مصلحت یہ ہے جب لوگوں کو علم ہوگا تو

اب اس کا نفس یہ طمع نہیں کر سکتا کہ میں اسے ہضم کر جاؤں اور مالک کو نہ دوں اور اگر اس کا اچانک انتقال ہو جائے اور وہ وارثوں کو لقطہ کے بارے میں بتانہ سکے تو وہ شے اس کے ترکہ میں شمار نہ ہو سکے گی۔ نیز اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے گا تو یہ نہ کہہ سکے گا۔ یہ چیز اتنی نہ تھی بلکہ زائد تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

”مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهَدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ لَا يَكْتُمُ وَلَا يُخَيِّبُ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا

فَلْيُرِدْهَا عَلَيْهِ إِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ“ (۱۳)

جو شخص پڑی ہوئی شے پائے تو ایک یا دو عادل گواہوں کو اٹھاتے وقت گواہ کر لے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دے دے۔ ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے

چاہتا ہے دیتا ہے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ گری پڑی شے اگر ایسی ہو جو ضائع یا خراب ہونے والی نہ ہو تو اس کی ایک سال تک تشہیر کی جائے یعنی

بازاروں، شوارع عام اور مسجدوں میں اتنے عرصہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا، یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آگیا تو مالک کو اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے۔ اگر جائز کر دیا تو ثواب پائے گا، اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز مسکین کے پاس موجود ہو تو اپنی چیز لے لے، اور ہلاک ہو گئی تو تاوان لے لے۔ اسے اختیار ہے کہ تاوان اٹھانے والے سے لے یا مسکین سے لے، جس سے بھی

☆ (۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

☆ (۱۳) رواہ ابو داؤد عن عیاض بن حماد، ج ۱ ص ۲۴۷

☆ رواہ ابن ماجہ عن عیاض، ص ۱۸۳. ورواہ الدارمی

☆ رواہ احمد فی مسندہ، ج ۳ ص ۲۱۶، ۱۱۲

☆ (۱۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۶

لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں صدقہ کا ثواب اٹھانے والے کو ملے گا۔ یہی حال جانور کا ہے۔ خواہ بکری ہو یا گائے، بھینس ہو یا گھوڑا، گدھا ہو یا اونٹ ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔
 ”جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاءَ لَهُ مِنَ اللَّقْطَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ عِفَا صَهَاوٍ وَكَأَنَّهُا ثُمَّ عَرَفَهَا
 سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَانُكَ بِهَا، قَالَ، فَضَالَةُ الْغَنَمِ، قَالَ، لَكَ أَوْ لَا خِيكَ أَوْ
 لِلذَّنْبِ، قَالَ، فَضَالَةُ الْإِبِلِ، قَالَ، مَالِكَ، وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِدَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ
 الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا“ (۱۵)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا، ارشاد فرمایا، اس کے ظرف (تھیلی وغیرہ) اور بندش کو شناخت کر لو، پھر اس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک مل جائے تو دے دو، ورنہ تم جو چاہو کرو، اس نے دریافت کیا، گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا، وہ تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے (یعنی اس کا لینا جائز ہے، کوئی نہ لے گا تو کوئی درندہ اسے کھا جائے گا) اس نے دریافت کیا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا، تم اسے کیا کرو گے اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے، وہ پانی کے پاس آ کر پانی پی لے گا اور درخت کھا تا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پا لے گا۔

یاد رہے فساد زمانہ کے باعث اونٹ وغیرہ ہر گم شدہ جانور کو لے لینا جائز ہے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ لقطہ کا مالک اگر اپنی گم شدہ شے کی علامات بیان کر دے اور اٹھانے والے کو اس کی صداقت کا ظن غالب ہو جائے، تو اسے دے دیا جائے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور دعوے دار آیا اور اس نے گواہوں سے اپنا حق ثابت کر دیا۔ تو پھر اس اٹھانے والے پر ضمان نہیں۔

☆ (۱۵) رواہ البخاری عن زید بن خالد، ج ۱ ص ۳۲۸، وفی کتاب الجنائز والحج والصدوق والبیوع والجزية.

☆ رواہ مسلم عن زید بن خالد، ج ۲ ص ۷۸

☆ رواہ ابو داؤد عن زید بن خالد، ج ۱ ص ۲۳۶

☆ رواہ احمد فی مسنده، ج ۱ ص ۳۱۸، ۳۲۸، ج ۲ ص ۲۲۸

☆ (۱۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

حدیث شریف میں ہے۔

”فَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ بِهَا“ (۱۷)

اگر کوئی آکر لقطہ کی علامات بیان کر دے (تو اسے دے دینا جائز ہے) (۱۸)

﴿۹﴾ گم شدہ جانور پر اگر قاضی کے حکم کے بغیر خرچ کرے تو اس کی طرف سے تطوع (نفل صدقہ) ہے، اگر قاضی کے حکم سے اس پر خرچ کرے تو مصارف مالک کے ذمہ دین ہیں۔ مالک سے مصارف لے کر اسے دے گا۔ (۱۸)

☆☆☆☆☆

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۷) | رواہ البخاری عن زید بن خالد الجہنی، ج ۱ ص ۳۲۷ |
| ☆ | (۱۸) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵ |
| ☆ | (۱۸) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۷ |

☆☆☆☆☆

باب (۲۲۰) ﴿سیر و سیاحت اور مباح کھیل﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

أَرْسَلَهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبُ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورہ یوسف آیت ۱۲)

کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

حل لغات:

”يَرْتَعُ“ (از باب فَتَح) رَتَعَا وَرَتَعُوا عَاوِرَتَاعًا کا معنی ہے، ایسی خوش حال زندگی بسر کرنا کہ ہر مراد پوری ہو۔

کسی جگہ خورد و نوش کی پوری آسودگی و فراوانی کے ساتھ رہنا۔

لغوی معنی جانور کا کھانا، چرنا، استعارہ کے طور پر اس کا استعمال انسانوں کا فراوانی سے کھانا ہے۔ موسم بہار میں

فراوانی سے بے روک ٹوک کھانا پینا، آنا، جانا، سیر و سیاحت کرنا۔ حدیث شریف میں ہے۔

”إِذَا مَرَرْتُمْ بَرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا مَا بَرِيَاضُ الْجَنَّةِ، قَالَ خَلَقَ اللَّهُ كُرًّا“ (۱)

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو اس سے کچھ کھا پی لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، ذکر کے حلقے۔

اسی معنی میں ایک اور حدیث یوں ہے۔

”إِذَا مَرَرْتُمْ بَرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قَالَ وَمَا بَرِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيلَ وَمَا الرُّتْعُ،

قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ (۲)

(۱) رواہ احمد و الترمذی و البیہقی فی شعب الایمان عن انس بن مالک جامع صغیر، ج ۱ ص ۵۷

(۲) رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ بہوالجامع صغیر، ج ۱ ص ۵۷

جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو وہاں سے کچھ حاصل کر لو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا، مسجدیں، عرض کیا گیا، ان سے کھانا پینا کیا ہے؟
فرمایا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (۳)
آیت مبارکہ میں یَرْتَعُ میں مجازی معنی مراد ہے۔ فراوانی اور کشادگی سے میوے کھائے، سیر و تفریح کرے۔
علمائے لغت اور جلیل القدر جمہور مفسرین نے اسی پر اجماع کیا ہے۔ (۴)

يَلْعَبُ (از باب سَمِعَ) لَعِبًا وَلَعِبًا کا معنی ہے، کھیلنا، مزاح کرنا، لذت و تفریح کی خاطر کوئی فعل
کرنا، ایسا فعل کرنا جس سے مقصود کشادگی، فرحت اور راحت ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کا انجام محمود ہو یا نہ

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۲۲ (۳)
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۷
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۶
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۳۴۷
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸ (۴)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التأویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ)، مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ص ۲۳۶
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۸۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۲۶

ہو، مشق بہم پہنچانا، تربیت حاصل کرنے کے فعل۔ (۵)

آیت میں اس سے مراد مباح کھیل، دوڑ میں سبقت لے جانا، تیر اندازی، شکار کھیلنا، سواری کرنا وغیرہ ایسے افعال ہیں جن سے آنے والے مشکل حالات کا مقابلہ اور دشمن سے نبرد آزما ہونا ممکن ہو۔ یہ افعال صورت کھیل ہیں مگر درحقیقت یہ لہو و لعب نہیں۔ (۶)

پس منظر:

برادران یوسف نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام، باپ بیٹے کے درمیان جدائی

- (۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۵۰
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۲۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۸۳
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۵
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۷۰
- (۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۶۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۶
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۱۸۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۱۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۲۷
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالہی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۲۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن سعید البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۳

ڈالنے کی تدبیر پر اتفاق کر لیا۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ یوسف ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ صحراء میں سیر و سیاحت کے لئے ہمارے ساتھ روانہ فرمادیتجئے۔ وہاں دوڑے گا، تیر اندازی سیکھے گا، شکار کرے گا، سواری کی تربیت حاصل کرے گا، اس طرح سیر و سیاحت سے اس کی صحت پر عمدہ اثرات مرتب ہوں گے۔ وہاں وہ کشادہ دلی اور فراوانی سے میوے کھائے گا۔

کچھ تحفظات کا ذکر کر کے حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے ساتھ صحراء میں روانہ کر دیا۔ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کندھے پر بٹھالیا۔ جب باپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو اسے اپنے ساتھ دوڑنے پر مجبور کر دیا۔ یہ ان کی ایذا رسانی کا پہلا مرحلہ تھا۔ یاد رہے اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نابالغ تھے۔ (۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ طبیعت کے نشاط کے لئے میدانوں، باغوں، صحراؤں وغیرہ کی طرف چلنا، سیر و سیاحت کرنا جائز ہے، برادرانِ یوسف نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر و تفریح کے لئے باہر لے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں اس فعل سے منع نہ فرمایا۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۲ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۶ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۶۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جارا فخر محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۳ |

﴿۲﴾ بیابان ایسے درخت جن کا مالک کوئی نہ ہو، ان کے پھل میوے کھالینا جائز ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کی اجازت مانگنے پر منع نہ فرمایا۔ (۹)

﴿۳﴾ کھیل دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) **مباح:** جس کھیل میں گناہ نہ ہو، جیسے مرد کا بیوی سے ملاعبت کرنا، سواری کرنا، تیر اندازی کرنا، وغیرہ۔

(ب) **محظور:** ایسا کھیل جس کے ذریعے کسی گناہ کا ارتکاب ہو، یا تضييع اوقات ہو۔ مباح کھیل میں مشغول ہونا جائز ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے مباح کھیل سے منع نہ فرمایا۔ حضور سید الانام امام الانبیاء صلوات اللہ

تعالیٰ وسلامہ علیہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”فَهَلْ بَكَرًا تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ“ (۱۰)

کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا۔ تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ (۱۱)

﴿۴﴾ متوقع دشمن کے خلاف جسم کی تربیت اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے ذرائع اپنانا جائز ہے، اس سلسلہ میں

☆ (۹) انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۰ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۱۸۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۶

☆ رواہ النسائی عن جابر، ج ۲ ص ۶۹

☆ (۱۰) احکام القرآن، از امام ابوہریر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۰ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۹۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۱

جسمانی مشقت، تیر اندازی، سواری، ہتھیاروں کا استعمال سیکھنا اور اسی طرح جدید آلات حرب و ضرب اور مدافعت کے تمام اسباب مہیا کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو اس امر کے اظہار پر انہیں منع نہ فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے اپنے امتیوں کو جسمانی طاقت جمع کرنے، اور قوت حاصل کرنے اور دشمن کے خلاف تیار رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

”الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ“ (۱۲)

طاقت ور مومن کمزور مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور محبوب ہے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ انشراح صدر اور خوش طبعی کے مباح امور بجالانا اور مزاج پیدا کرنا جائز ہے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

”إِنَّ عَلِيًّا تَلْعَابَةٌ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کثرت سے مزاح فرماتے تھے۔ (۱۴)

ایک شخص دوسرے کو لے کر امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس نے میری ماں سے برا سلوک کیا ہے، آپ نے فرمایا، اسے دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سایہ کو مارو۔

☆ (۱۲) رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۹، ونحوہ رواہ مسلم

☆ (۱۳) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۸ ص ۹۷

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۶

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۶

☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۷۱

یہ مزاج تھا جو مزاج کی خشکی کو دور کرتا ہے، ایسا کرنا جائز ہے۔ (۱۵)

ہدایت ضروریہ:

علمائے لغت اور علمائے تفسیر کا اجماع اس امر پر ہے کہ آیت زیب عنوان میں یَرْتَعُ اپنے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بعض نام نہاد جدید مفکرین نے اجماع کا خلاف کرتے ہوئے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔
”کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے، کچھ چر چک لے گا اور کھیل کود سے بھی دل بہلائے گا، ہم اس کی حفاظت کو موجود ہیں۔“

ترجمہ مذکورہ میں محض لغت کا سہارا لیا گیا ہے، علمائے لغت اور علمائے تفسیر کی تصریحات کو نظر انداز کیا گیا۔
مذکورہ ترجمہ اجماع امت کے بھی خلاف ہے اور سب سے بڑھ کر شانِ نبوت کی توہین و تنقیص پر مشتمل ہے۔ ”چر چک لینا“ حیوانات کا کام ہے، انسانوں کا نہیں اور پھر تمام انسانوں سے انبیاء کرام علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بے شمار درجے بلند ہے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نہایت درجہ محتاط ہونا فرض ہے۔
اللہ تعالیٰ جل و علا توفیق ہدایت نصیب کرے۔



- (۱۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۸ ص ۹۷
☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

باب (۲۲۱) ﴿گھوڑوں، اونٹوں، تیراندازی اور﴾

﴿پیدل دوڑ میں مسابقت﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَجَاءُ وَاَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ☆ قَالُوا يَا بَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَآكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ☆

(سورہ یوسف آیات ۱۶، ۱۷)

اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ بولے، اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے ہوئے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں۔

حل لغات:

عِشَاءً رات کی ابتدائی تاریکی، مغرب سے عشا تک اندھیری، دن کا آخری حصہ۔ (۱)

- | | |
|---|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی . ص ۸۰۷ |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۳۵ |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر ح ۲ ص ۲۹ |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۰۳ |

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گہرے کنوئیں میں گرا کر آپ کے بھائی شام کے اندھیرے میں اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس روتے ہوئے آئے۔ اگرچہ وہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دن کے اجالے میں ہی کنوئیں میں گرا کر اپنا قبیح منصوبہ پورا کر چکے تھے۔ مگر رات کی تاریکی کا انتظار کرتے رہے تاکہ ہمارا مصنوعی رونا ہمارا بہانا بن سکے۔

”نَسْبِقُ“ (از باب نَصْرٍ وَضَرْبٍ) سے باب اِفْتِعَالٍ سے جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ بمعنی آگے بڑھنا اور غالب آنا۔ باب اِفْتِعَالٍ باب مُفَاعَلَةٍ کے معنی میں ہے، یعنی طرفین کی طرف سے بازی لے جانے کا مقابلہ۔ مجازی طور پر اس کا اطلاق تیر اندازی، گھوڑ دوڑ، اور پیدل دوڑ پر ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔ (۲)

- (بقیہ ۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ص ۱۹۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۳۹
- ☆ القاموس المحيط از علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ بیروت، ص ۲۲۷
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۲
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۷
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۱۸ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام کو بھائی کنوئیں میں ڈال کر رات کو روتے ہوئے آئے تو باپ حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے رونے کی وجہ دریافت کی۔ کیا کوئی بھیڑیا بکری لے گیا ہے؟ تو برادران یوسف نے نہایت تاسف سے بتایا کہ ہم دوڑ میں مشغول تھے، اپنے سامان کے پاس بوجہ صغریٰ ہم نے اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کو چھوڑا تھا۔ ہماری غیر حاضری میں بھیڑیا آیا اور یوسف کو کھا گیا۔

اباجی! آپ کو اپنے بیٹے یوسف سے بہت زیادہ محبت ہے، آپ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگرچہ ہم سچ بھی کہتے ہیں تو آپ کو ہماری بات پر یقین نہ آئے گا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کا رونا اور آہ زاری کرنا اس کی مظلومیت پر قطعی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بعض افراد تصنع سے سچ منج کا ساروتا رو لیتے ہیں۔ اس لئے حاکم اور قاضی کسی مدعی کے محض رونے سے اس کے دعویٰ کو صحیح نہ سمجھ لے۔ ایک مرتبہ قاضی شریح کے پاس حضرت شعی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے، ایک شخص روتا ہوا آیا۔ حضرت شعی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے پر ترس آیا اور قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے رونے کی طرف متوجہ کیا۔ غرض یہ تھی کہ آپ

- | | | |
|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۵ | ☆ |
| ☆ | تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۱۴ | ☆ |
| ☆ | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹ | ☆ |
| ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ | ☆ |
| ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷ | ☆ |
| ☆ | حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۵۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶ | ☆ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲ | ☆ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۹۹ | ☆ |
| ☆ | تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۷ | ☆ |
| ☆ | الوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۹۲ | ☆ |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰ | ☆ |

اس کے حق میں فیصلہ فرمائیں۔ لیکن حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ برادران یوسف نے کتنے عظیم جرم کئے، خیانت کی، حضرت یوسف علیہ السلام کو ارادہ قتل سے کنوئیں میں گرا دیا، باپ سے جھوٹ بولا، یہ سب گناہ کبیرہ تھے، اس کے باوجود اپنی سچائی اور مظلومیت ثابت کرنے کے لئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ ان کا رونا حقیقت کے برعکس تھا، وہ خود ظالم تھے۔ اس لئے اس مدعی کے محض رونے سے اس کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا، تاوقتیکہ یہ گواہ پیش کرے یا مدعی علیہ جرم یا حق کا اقرار کر لے۔ (۳)

کسی سے اپنی حاجت رات کی تاریکی میں طلب نہ کرو۔ کیونکہ حیا آنکھ میں ہوتی ہے اور رات کا اندھیرا اس حیا کے معلوم کرنے میں مانع ہے، یہ حکم استنبابی ہے، برادران یوسف رات کی تاریکی میں باپ کے پاس روتے ہوئے معذرت خواہ ہوئے کہ اس وقت ان کی حیا پردہ میں تھی، اور وہ توقع کر رہے تھے کہ ان کی معذرت قبول کر لی جائے گی۔ (۴)

معذرت پیش کرنے کا بہترین وقت رات کا اندھیرا ہے۔ دن کی روشنی میں معذرت کرتے ہوئے زیادہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے، دن کو معذرت کرتے ہوئے حیا متاثر ہوتی ہے، برادران یوسف نے باپ سے رات کی تاریکی میں معذرت کی تھی۔ (۵)

- (۳) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۹
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۳ ص ۲۲۶
- (۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳
- (۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۳

﴿۴﴾ دوڑ میں آگے نکل جانے کی کوشش، گھوڑے، اونٹ کو دوڑا کر منزل تک آگے لے جانے کی کوشش اور تیراندازی میں صحیح نشانہ پر تیر پھینکنا عمدہ کھیل ہیں۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں یہ کھیل رائج تھے۔ حضور سید عالم نور مجسم امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ان میں شرکت فرمائی اور تحسین فرمائی۔ یہ کھیل جہاد میں معاون ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

”عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَابَقَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَتَلَّتْ عُمَرُ“ (۶)

نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے گھوڑ روڑ میں حصہ لیا۔ حضور سید عالم ﷺ کا گھوڑا سب سے آگے نکل گیا۔ دوسرے نمبر حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے گھوڑے تھے۔

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں گھوڑ دوڑ کا رواج تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثِيَّةَ الْوِدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي ذَرِيقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِمَّنْ سَابَقَ“ (۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جن گھوڑوں کو اضمار کیا گیا تھا ان کا مقابلہ نبی اکرم ﷺ نے حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک کرایا اور جن گھوڑوں کو اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ان کا مقابلہ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی ذریق تک کرایا۔ حضرت عبداللہ نے بھی حصہ لیا۔

(۶) ☆ رواہ احمد عن علی، ج ۱ ص ۱۱۲، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۳۷

(۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱ ص ۳۵۵ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۵، ۵۶

☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ، ج ۱ ص ۴۰۲، ۵۹ ☆ رواہ النسائی عن عبد اللہ، ج ۲ ص ۱۲۳

☆ رواہ الدارمی عن عبد اللہ، ج ۲ ص ۲۷۹ ☆ رواہ مالک فی کتاب الجہاد

اضمار کا معنی یہ ہے کہ ایک مدت تک گھوڑے کو معمول سے کم چارہ ڈالا جائے اور اس کو ایک کوٹھڑی میں بند کر کے رکھا جائے حتیٰ کہ اس کو خود پسینہ آئے۔ اس کے بعد اس کو معمول کے مطابق چارہ ڈالا جائے۔

حضور سید عالم ﷺ نے تیر اندازی کے مقابلہ کو بھی بنظر تحسین ملاحظہ فرمایا اور تیر اندازی کا حکم فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

”مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَضَلُّونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَامَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ، قَالُوا، كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِرْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ“ (۸)

نبی اکرم ﷺ بنو اسلم کے چند اشخاص کے پاس سے گزرے، وہ تیر اندازی کر رہے تھے، آپ نے فرمایا۔ حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد تیر اندازی سیکھو، کیونکہ تمہارے باپ (حضرت سیدنا اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام) تیر انداز تھے، اور اب میں بنی فلاں کے ساتھ مل کر تیر اندازی کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ فریق مقابل نے تیر اندازی سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیوں تیر اندازی نہیں کرتے ہو؟۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر اندازی کریں جب کہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں۔ (براہ ادب انہوں نے تیر اندازی نہ کی) آپ نے فرمایا۔ تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (۹)

☆ رواہ البخاری عن سلمة بن الأكوع، ج ۱ ص ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۰۶

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۵

☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمن، ج ۱ ص ۲۳۳

☆ رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر، ج ۲ ص ۲۰۷

☆ رواہ الدارمی عن عقبۃ بن عامر، ج ۲ ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۲ ص ۴۷۱

﴿۵﴾ تیر اندازی، گھوڑ دوڑ، پیدل دوڑ وغیرہ امور میں نیت اور مقصد جہاد کی تیاری، دشمن کا مقابلہ، اپنے مال جان کی عزت کی حفاظت ہو تو یہ امور جائز ہیں۔ اگر ان سے مقصود اظہارِ تفاخر، شہرت، تعیش ہو تو یہ ممنوع ہیں کہ یہ لہو و لعب باطل ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

”كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمَى الرَّجُلُ بِقَوْسِهِ وَتَادِيَهُ فَرَسَهُ وَمَلَأَ عَبَةً أَهْلِهِ فَإِنَّهُمْ الْحَقُّ“ (۱۰)

ہر کھیل باطل ہے سوائے تین کے، قوس سے تیر چلانا، گھوڑے کو سدھارنا، اپنی بیوی سے ملاعت۔ (۱۱)

- ☆ بقیہ ۹) تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۴
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۱۹۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۸
- ☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عبد الرحمن، ج ۱ ص ۲۳۳
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن، ص ۲۰۷
- ☆ رواہ الدارمی عن عقبہ بن عامر، ج ۲ ص ۲۶۹
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۵-۱۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۵

﴿۶﴾ گھڑ دوڑ، تیر اندازی اور پیدل دوڑ میں اگر کسی جانب سے مالی شرط نہ ہو تو مطلقاً جائز ہے، البتہ مسابقت میں مالی شرائط کے جواز کی صرف تین صورتیں ہیں۔

اول: حاکم وقت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔ فریقین میں کوئی بھی مالی شرط نہ لگائے۔

دوم: کوئی صاحب ثروت اپنی طرف سے جیتنے والے کو مالی انعام دینے کا اعلان کرے۔

سوم: مسابقت میں حصے والوں میں کوئی ایک فریق جیتنے والے کے لئے مالی انعام کا اعلان کرے کہ جو کوئی جیتے گا انعام لے گا۔ اگر مالی انعام مقرر کرنے والا خود جیتے تو وہ رقم اسی کی ہے۔ (۱۲)

﴿۷﴾ مسابقت میں حصہ لینے والے دونوں (یا جتنے فریق ہوں) اپنی طرف سے ایک مقرر رقم جیتنے والے کے لئے انعام مقرر کر لیں اور شرط ٹھہرے کہ جو جیتے گا وہ ساری رقم لے گا، یہ ناجائز اور جوا ہے۔ امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ہاں اگر تیسرا آدمی ان میں اپنا گھوڑا شامل کرے اور اسے گمان غالب ہو کہ میں جیت جاؤں گا تو اب یہ مقابلہ جائز ہے اور مالی شرط بھی جائز ہے، جیتنے والے کے لئے مالی انعام وصول کرنا جائز ہے اور اگر تیسرا آدمی کا گھوڑا ایسا ہو کہ اسے جیتنے کا گمان غالب نہ ہو تو اب یہ مالی شرط ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

”مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ“ (۱۳)

جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو اپنے مغلوب ہونے کا خطرہ ہو تو جوا نہیں ہے، اور جس شخص نے اپنا گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا اور اس کو مسبوق (مغلوب) ہونے کا خطرہ نہ ہو (ہدف پر پہلے پہنچ جانے اور جیت جانے کا یقین ہو) تو پھر یہ جوا ہے۔ (۱۴)

☆ (۱۲) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۴۷

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۵

☆ (۱۳) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۴۸، ۱۴۷

﴿۸﴾ جس مسابقت میں جو پایا جاتا ہو وہ مسابقت حرام ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ مسابقت میں گھوڑے اور اونٹ پر خود سوار ہونا اولیٰ ہے، البتہ کسی بالغ کو سوار کرنا بھی جائز ہے، نابالغ کو سوار کرنا

منع ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

”لَا تَرْكَبُ الْخَيْلَ فِي السَّبَاقِ إِلَّا أَرْبَابُهَا“

مسابقت میں گھوڑے پر اس کا مالک ہی سوار ہو۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ مالی انعام کی شرط صرف تین مسابقتوں میں جائز ہے۔

اول: تیر اندازی میں مسابقت

دوم: اونٹوں میں مسابقت

سوم: گھوڑوں میں مسابقت۔

یہ تینوں امور جہاد میں معاون اور اس کے آلات ہیں۔ ان کے علاوہ مسابقت کے دیگر مقابلہ جات ناجائز ہیں، کیونکہ وہ صرف اظہارِ تفاخر اور تعیش کا ذریعہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

”لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ خَافِرٍ أَوْ نَفْلٍ“ (۱۷)

مسابقت میں مالی انعام کی شرط صرف اونٹوں یا گھوڑوں یا تیر اندازی میں جائز ہے۔

﴿۱۱﴾ مسابقت کے جواز کی تین شرطیں ہیں۔

اول: مسابقت معلوم ہو۔

دوم: مسابقت میں حصہ لینے والے گھوڑے یا اونٹ یا افراد قساوی الحال ہوں۔

سوم: مسابقت میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جس میں جوا کی صورت ہو۔ (۱۸)

☆	(۱۵)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳
☆	(۱۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۸
☆	(۱۷)	رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۵ ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۳۹
☆		☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۱۲۵ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۲۱۲
☆		☆ رواہ احمد، ج ۳ ص ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱
☆	(۱۸)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۶

﴿مقدمات میں علامت پر بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ صبر﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَجَاءَ وَعَلَى قَمِيصِهِ بَدَمٌ كَذِبٍ. قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
أَمْرًا. فَصَبْرٌ جَمِيلٌ. وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ☆

(سورہ یوسف آیت ۱۸)

اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔ کہا، بلکہ تمہارے دلوں نے
ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے۔ تو صبر اچھا۔ اور اللہ ہی سے مدد چاہتا
ہوں ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو۔

حل لغات:

”بَدَمٌ كَذِبٌ“ کذب مصدر ہے، بمعنی جھوٹ بولنا۔ خون کو مصدر سے موصوف کرنے میں مبالغہ مراد ہے۔ یعنی جھوٹا
خون۔ ایسا خون جو خود زبان حال سے ان کے جھوٹ پر دلالت کر رہا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں گرا دیا، اس وقت ان
کے جسم سے قمیص اتار لی تھی۔ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کے گلے میں یہ جتنی قمیص بطور تعویذ ڈال
دی تھی، جو نمرود کی آگ میں گراتے وقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت جبریل امین علیہ السلام
نے جنت سے بحکم خداوندی پہنادی تھی۔ برادران یوسف نے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی غرض سے کنوئیں میں ڈالنے
کے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اس کا خون قمیص پر لگایا، تاکہ باپ کے سامنے اسے بطور
علامت پیش کر سکیں کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے اور یہ اس کا خون ہے، لیکن یہ ظالم اپنے بھائی کی قمیص کو پھاڑ نہ سکے۔ اللہ

تعالیٰ جل وعلا نے اس قیص میں ان کے ظلم، افترا اور جھوٹ کی علامت پیدا فرمادی کہ قیص سالم تھی، پھٹی نہ تھی۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا جاتا تو قیص کیسے سلامت رہتی۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب قیص سالم دیکھی تو فرمایا۔ بھیڑیا کیسا دانشور تھا کہ یوسف کو کھا گیا، مگر قیص سالم رکھی۔ یہ امر ان کے جھوٹے خون کی علامت تھی۔ (۱)

سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَمْرًا سَوَّلًا (از باب سَمِعَ) سَوَّلًا کا معنی ہے، پیٹ کا ناف کے نیچے سے ڈھیلا ہونا۔

سَوَّلَ کا معنی ہے گمراہ کرنا، بھلانا، مزین کر کے دکھانا، قبیح شے کو مزین کر کے پیش کرنا۔ حضرت یعقوب علیہ

- ☆ (۱) احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۳ ص ۲۸۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۱۸ ص ۱۰۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۷
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۷
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۹۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن عبد اللہ شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰

الصلوة والسلام نے بیٹوں کے جھوٹ کھل جانے پر فرمایا۔ حقیقت وہ نہیں جو تم کہہ رہے ہوں۔ بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بہت بڑے امر کو تمہاری نظر میں آسان اور حقیر بنا کر دکھایا ہے، شیطان نے تمہارے قبیح فعل کو تمہارے سامنے مزین کر دکھایا ہے۔

”فَصَبْرٌ جَمِيلٌ“ اس اندوہناک اور دردناک صورت حال میں میرے لئے صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

صبر جمیل وہ صبر ہے جس میں اپنے درد اور تکلیف کی شکایت بندوں سے نہ کی جائے۔ (۲)

”وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ“ عَوْنُ مصدر سے باب استفعال کا اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی جس سے مدد چاہی جائے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظالم بیٹوں کے ظلم اور افترا پر اطلاع پا کر ان سے ارشاد فرمایا۔ اب میں تمہیں کیا کہوں، میرا محبوب نور نظر مجھ سے جدا ہوا، تم نے اسے ہلاک کرنے کی سازش کی۔ اگر میں تم سے قصاص

- (۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۶۰۶
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۳۹
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۳
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۶ ص ۳۸۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲۶
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۲
- ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶
- ☆ تفسیر روح المعالی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۰۲
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۵۱

لوں تو بھی میرے لئے دوہری پریشانی کا باعث ہے۔ اس پیچیدہ صورت حال میں میں اپنے رب کریم جل جلالہ سے ہی مدد چاہتا ہوں کہ وہ اس نازک صورت حال میں میری مدد فرمائے۔ (۳)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حاکم، حاکم اور قاضی کے سامنے جب کوئی فیصلہ طلب مقدمہ پیش ہوا اور مدعی کی دلیل اس کے دعویٰ کی تائید نہ کرتی ہو تو اسے چاہئے کہ مدعی فیہ (جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے) کی علامات، نشانات کو ملاحظہ کرے، یہ علامات اور نشانات مدعیان میں سے جس کی تائید اور ترجیح کرتی ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دے، امت کا اسی پر اجماع ہے۔ حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹوں کے دعویٰ (کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے) کے مقابل جب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص سالم دیکھی تو فیصلہ کر لیا کہ اگر اسے بھیڑیا کھا جاتا تو قمیص کیسے سالم رہتی؟ یہ ایک ایسی علامت تھی جو برادرانِ یوسف کے دعویٰ کی علامت (قمیص پر بکری کا خون لگا کر لانا) کے مقابل قابلِ ترجیح تھی۔ قتل، چوری، ڈکیتی، ملاوٹ، خیانت وغیرہ مقدمات میں اسی اصول اور قاعدے کے مطابق فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۵ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۲ |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۷ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۵۰ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۱۵ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۷ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۱ |

﴿۲﴾ جمیع انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مزارات مقدسہ میں حیاتِ دنیویہ بلکہ اس سے افضل زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کے اجسام مطہرہ صحیح و سالم ہیں۔ مٹی پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ ان کے اجسام مطہرہ کو کوئی گزند پہنچائے۔ اسی طرح کوئی درندہ بھی ان کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ برادرانِ یوسف اپنے دعوے کی تائید میں ایک بھیڑیا پکڑ لائے کہ اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم پھاڑ کھایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے رب! اسے زبان عطا فرما، تاکہ یہ صحیح صورتِ حال بتا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسانی زبان دی۔ اس نے بتایا کہ میں ایک مسافر بھیڑیا ہوں، اپنے گم شدہ بھائی کی تلاش میں مصر سے یہاں آیا ہوں، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں میں بے گناہ ہوں۔ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں۔ ”انبیاء کرام کے خون ہم تمام درندوں پر حرام ہیں۔“ حدیث شریف میں ہے۔

”الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ“ (۵)

اس لئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بالخصوص حضور سید الانبیاء خاتم المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہونے والا نہایت ادب و احترام، توقیر و تکریم کرتے ہوئے سلام پیش کرے، وہ یقین جانے کہ وہ اس کا سلام سن رہے ہیں اور اس کا جواب عطا فرما رہے ہیں۔

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا نُورَ اللَّهِ (۶)

- ☆ (۵) رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن انس / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۱۲
- ☆ (۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۵۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی نساء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۳۱

﴿۳﴾ خوف، حزن افلاس، علالت، ضعف، مال و جان اور پھلوں کے نقصان، دکھ، درد، غم و الم، پریشانی و حیرانی کے عالم میں صبر عظیم اجر کا باعث ہے، بے صبری میں مصیبت تو نہیں ملتی، البتہ اجر عظیم سے محرومی ایک نئی مصیبت ہے، صبر کرنے والوں کو اللہ رب العالمین کی اعانت و معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ صبر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کریمہ میں سے ہے۔ بندہ مؤمن کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہر مصیبت میں صبر کرے، اور رب قدوس عزاسمہ سے ہی استعانت کرے۔ صبر یہ ہے کہ اپنی مصیبت کا شکویٰ مخلوق سے نہ کرے۔ یاد رہے حاکم، حکیم، قاضی و طبیب سے بطور حکایت اپنی تکلیف بیان کرنا صبر کے منافی نہیں۔ قرآن مجید میں صبر کی تاکید کی گئی ہے، احادیث صحیحہ کثیرہ بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

پاک دامن، معزز محترم اور نامور شخصیت کی عزت و عصمت پر بہتان تراشی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ بنت صدیق ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب تہمت لگی اور آپ کے خلاف ناپاک بہتان باندھا گیا تو آپ نے کمال صبر کا اظہار فرمایا۔

”فَلَسِّنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّیْ بَرِیْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَیْسَ اَعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنِّیْ بَرِیْئَةٌ لِّتُصَدِّقُوْنِیْ فَاَللّٰهُ لَا اَجِدَلِیْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا اَبَا یُوْسُفَ حِیْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ“..... الحدیث (۷)

اگر میں تمہیں اپنی برأت بیان کروں تو تم میری تصدیق نہ کرو گے اور اگر میں اس بہتان کا اعتراف کر لوں اور اللہ خوب جانتا ہے میں بری ہوں، تو تم میری بات قبول کر لو گے۔ قسم بخدا میرے پاس اپنے اور تمہارے لئے اور کوئی مثال نہیں سوائے حضرت یعقوب علیہ السلام کی مثال کے، جنہوں نے مصیبت کے وقت فرمایا تھا، تو صبر اچھا، اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔ (۸)

(۷) رواہ البخاری عن عائشہ، ج ۲ ص ۵۹۶ ☆

(۸) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۲ ☆

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۱

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۶

﴿۴﴾ بندہ مومن کے تمام افعال، اقوال اور اعتقادات اگر اللہ رب العالمین کی رضا کی طلب کے لئے ہوں تو وہ سب بہتر ہیں، ورنہ تمام اعمال و اقوال بے کار ہیں۔ رضا جوئی اور عدم رضا جوئی کا فیصلہ قلب مومن کر لیتا ہے، حدیث شریف میں اسی طرف ارشاد ہوا۔

”اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ“ (۹)

نورِ حق سے منور اپنے دل سے فتویٰ لے (وہی درست ہے) اگرچہ (اس کے خلاف) مفتیان کرام تجھے فتویٰ دیں۔ (۹)

﴿۵﴾ مومن کے سامنے جب دو یا زیادہ مصائب پیش ہو جائیں اور ان میں سے اسے ایک نہ ایک برداشت کرنا پڑے تو ان میں آسان مصیبت اپنا لے اور بڑی مصیبت کے درپے نہ ہو۔ جو دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے وہ ان میں سے آسان کو اپنائے۔

- (بقیہ ۸)
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۳
 - ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۱۵
 - ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۳۷
 - ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۹
 - ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۷
 - ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۷
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
 - ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۷
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۱
 - ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۳
 - ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۹۳
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۱
 - ☆ رواہ البخاری فی التاریخ عن وابصۃ بہوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۶۵
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۳
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۷

حدیث شریف میں ہے۔

”مَنْ ابْتَلَىٰ بِلَيْتَيْنِ فَلْيَخْتَرْهُمَا“ (۱۰)

اسی اصول شرعیہ کے مطابق حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محبوب بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گم شدگی اور برادران یوسف کے بیان کے مطابق (کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے) کی تلاش نہ کی اور نہ مجرم بیٹوں کے لئے سزا تجویز کی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہے۔ مقام تسلیم و رضا اللہ تعالیٰ کے مقربین کا اسلوب ہے۔ نیز اس بات کا قوی امکان تھا کہ اگر آپ بیٹے کی تلاش شروع کرتے تو بھائی اپنے دفاع میں حضرت یوسف علیہ السلام کو واقعہ قتل کر دیتے۔ اگر بیٹوں کو قرار واقعی سزا دیتے تو بھی آپ کو صدمہ ہوتا۔ اس لئے آپ نے اس معاملہ میں صبر کیا اور مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی۔ (۱۱)

فائدہ جلیلہ:

کریم ابن کریم ابن کریم حضرت سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قیص میں تین علامات بطور معجزہ موجود تھیں۔ تین موقعوں پر اس کا اظہار ہوا۔

اول: برادران یوسف نے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ میں خون آلود قیص پیش کی۔ لیکن جب ان کی خون آلود قیص والد ماجد نے ملاحظہ کی تو وہ پھٹی نہ تھی، سالم تھی۔ قیص کی سلامتی نے برادران یوسف کا ظلم و افتراء کھول دیا۔

دوم: عزیز مصر کے محل میں جب زلیخا نے دروازے بند کر کے اپنی نفسانی خواہش کی طرف حضرت یوسف علیہ السلام

☆ (۱۰) کشف الخفا للعجلونی، ج ۲ ص ۳۲۲

☆ الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ص ۳۲۳/بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۸، ح ۹

☆ (۱۱) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۲

کو دعوت دی تو آپ نے وہاں سے اپنی عصمت کی حفاظت کی خاطر بھاگنے کی کوشش کی۔ زلیخانے آپ کی قمیص کا دامن پیچھے سے پکڑا۔ وہ دامن پھٹ گیا۔ جب مقدمہ عزیز مصر تک پہنچا تو قمیص کا پچھلا دامن آپ کی برأت پر علامت ٹھہرا۔

سوم: باپ بیٹے کی طویل فرقت کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیص بھیجی کہ اسے میرے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر رکھ دیجئے۔ ایسا کرنے سے باپ کی بینائی واپس ہو گئی۔ یہ تینوں واقعات حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کے معجزات میں شمار ہوتے ہیں۔ (۱۲)



(۱۲)

- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۶۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۸۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۱



﴿انغوا برائے تاوان نیز خرید و فروخت کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ☆

(سورہ یوسف آیت ۲۰)

اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپوں میں بیچ ڈالا اور انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی۔

حل لغات:

”وَشَرَوْهُ“ شَرٰی (از باب ضَرَبَ) شَرَاءٌ وَشَرٰی افعال اضداد میں سے ہیں، بمعنی خریدنا، فروخت کرنا۔ (۱)
 ”وَشَرَوْهُ“ کی ضمیر مفعولی سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں اور ضمیر فاعلی سے برادران یوسف اور قافلے والے دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ برادران یوسف نے یا قافلے والوں نے حضرت یوسف کو فروخت کر دیا، قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے خرید لیا۔
 ”بِثَمَنٍ“ ثَمَنٌ بیچی ہوئی چیز کا عوض، خواہ کوئی نقدی ہو یا سامان ہو، ثَمَنٌ اور قیمت اگرچہ ایک دوسرے کی بجائے استعمال ہوتے ہیں مگر ان میں چند امور مختلف ہیں۔
 (۱) ثَمَنٌ میں عوض حاصل ہونے والی شے کی مالیت فروخت ہونے والی شے سے کم یا زیادہ یا برابر ہو سکتی ہے۔ جبکہ قیمت کی صورت میں شے کی مالیت عوض کے برابر ہوگی۔

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسالرخانہ کراچی، ص ۲۳۳
- ☆ القاموس المحيط از علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۰ھ)، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۳
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۰

(۲) ثمن میں متعاقدين (خرید و فروخت کرنے والے) جس مالیت پر راضی ہو جائیں وہی عوض ہوگا، کم ہو یا زیادہ، لیکن قیمت کی صورت میں متعاقدين کا برابر مالیت پر معاہدہ کرنا شرط ہے۔

(۳) سونا اور چاندی اور ان سے بنے ہوئے سکے خلعتی طور پر ثمن ہیں۔ جبکہ قیمت میں کوئی عوض ہو سکتا ہے، مثلاً غلہ، کپڑا، لکڑی، جانور، لوہا، کوئی دھات یا کوئی اور شے۔ (۲)

”بخس“ نقصان، ردى، قلیل اور حرام کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۳)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۶۳
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۸۲
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفيومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۳
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۶۸
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۱۵۷
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۵۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۱
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۷
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جہون جولہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ہشاور، ص ۳۸۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۳
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۵

”مَعْدُودَةٌ“ گنتی کے چند درہم، عَدَد سے بنا ہے، جس کا معنی ہے گنتا۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف یا قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گنتی کے چند کھوٹے سکوں یا قلیل داموں، یا حرام کے پیسوں یا انتہائی کم عوض میں فروخت کر دیا۔ (۴)

”وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ“ زُہد سے مراد قلتِ رغبت ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی خرید و فروخت میں برادرانِ یوسف اور قافلے والوں، دونوں کو کوئی گہری دلچسپی نہ تھی۔ بھائی تو اس لئے قلیل داموں بیچ رہے تھے کہ یوسف باپ سے دور چلا جائے، انہیں قیمت سے غرض نہ تھی اور قافلے والے تو یافتہ بچہ سمجھ کر کم قیمت میں خرید رہے تھے، نیز قافلے والوں میں سے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا تھا، وہ خفیہ طور پر خرید یا فروخت کر رہا تھا کہ کہیں قافلے کے دیگر افراد قیمت میں شراکت کا دعویٰ نہ کر سکیں۔ (۵)

- | | | |
|---|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۵۵، ۱۵۷ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۱۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالہرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰ |
| ☆ | | الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۶ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۵ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۹ |
| ☆ | (۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۵۷ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۲۷ |
| ☆ | | تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۴۸ |
| ☆ | | الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۲ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۱ |

مسائل شرعیہ:

- ﴿۱﴾ آزاد مرد یا عورت کی خرید و فروخت حرام ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے۔ امت کا اسی پر اجماع امت ہے۔ برادرانِ یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کی فروخت کے عوض جو چیز کھوٹے سکے لئے تھے، رب تعالیٰ نے انہیں حرام کی قیمت بتائی۔ اسی سے معلوم ہوا کہ کسی کا اغوا کرنا اور رہائی کے عوض تاوان میں رقم طلب کرنا، حرام اور اشد حرام ہے۔ (۶)
- ﴿۲﴾ درہم و دینار (چاندی اور سونے کے سکوں) میں وزن کر کے لینا دینا ہے۔

زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲	☆	(بقیہ ۵)
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۶	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۵	☆	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۰۸	☆	
الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۷	☆	
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۵	☆	
زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۱۹۷	☆	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۵۷	☆	(۶)
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰	☆	
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۳	☆	
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۱۶	☆	
الکشاف عن حقائق التنزیل و غیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۷	☆	
زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۱۹۷	☆	
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۵	☆	
تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸	☆	
الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۱۵	☆	

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مَنْ زَادَ أَوْ إِزَادَ فَقَدْ أَرَبَى (۷)
سونے اور چاندی کا وزن کر کے برابر، برابر فروخت کرو۔ جس نے ان میں ایک طرف زیادہ وزن
کیا اس نے سود کمایا۔

ان اشیاء میں وزن سے مقصود مقدار معلوم کر لینا ہے۔ لیکن تخفیف اور سہولت کی غرض سے ان سکوں کو گن کر لینا
بھی جائز ہے، بشرطیکہ ان کا وزن برابر ہو، تاکہ متعاقبین میں سے کسی کو نقصان پہنچنے کا خدشہ نہ رہے۔ (۸)
اصل ثمن درہم و دینار (چاندی اور سونے کے سکے) ہیں۔ باقی دہاتوں کے سکے اور کاغذ کے نوٹ ثمن عرفی
ہیں۔ جب تک ان سکوں اور نوٹوں کے رواج کا عرف اور اعتبار رہے گا، یہ ثمن بن سکیں گے اور جب ان کے
رواج کا عرف اور اعتبار ختم ہو جائے یہ ثمن بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ (۹)
دہات کے سکے اور نوٹ چونکہ عوض (خریدی ہوئی شے کی حقیقی مالیت) کے برابر نہیں ہوتے۔ لہذا یہ سکے اور
نوٹ ثمن بن سکتے ہیں۔ انہیں قیمت کہنا مجاز و درست ہے۔ (۱۰)

☆	رواہ مسلم فی کتاب المسافات	☆	رواہ ابو داؤد فی کتاب البیوع	(۷)
☆	رواہ الترمذی فی کتاب البیوع	☆	رواہ النسائی فی کتاب البیوع	
☆	رواہ احمد فی مسندہ، ج ۲ ص ۲۶۲، ج ۳ ص ۹۳، ۵۱، ۹، ج ۴ ص ۱۰۹، ج ۵ ص ۷۱، ۲۰، ج ۶ ص ۲۲، ۱۹			
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰	☆		(۸)
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷	☆		
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۵۶	☆		
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۱	☆		
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۱۹۶	☆		
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳	☆		
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۳	☆		(۹)
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰	☆		(۱۰)
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰	☆		
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۵۵	☆		
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۳	☆		
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۳	☆		

- (۵) کسی عقد بیع میں اگر روپیوں یا سکوں کو متعین نہ کیا گیا ہو، ان کی صرف تعداد مقرر کی گئی ہو تو اتنی تعداد میں روپے یا سکے دینے لازم ہوں گے۔ بلکہ اگر سکے یا نوٹ متعین کر دیئے گئے ہوں تو عقد بیع میں وہی سکے یا نوٹ دینے لازم نہیں۔ صرف اتنی مالیت کے عرفی ثمن (سکے یا نوٹ) دینے لازم ہوں گے۔ (۱۱)
- (۶) متعاقبین بیع قیمتی شے کو حقیر عوض میں اگر فروخت یا خریدنے پر راضی ہو جائیں تو یہ بیع جائز ہے۔ مثلاً سونا چاندی کو کاغذ کے نوٹ کے عوض خریدنا، بیچنا جائز ہے۔ (۱۲)
- (۷) یافتہ بچہ (لقیط) آزاد اور مسلمان شمار ہوگا۔ (۱۳)



- (۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۵۶
- (۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۵۷
- (۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۱۸، ۱۰۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۵

باب (۲۲۴) ﴿عصمتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام﴾

﴿بعض مقدمات کا فیصلہ علامات پر کیا جاسکتا ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصُهُ مِنْ دُبُرٍ وَالْفَيَّاسِيَّةُ هَالِدُ الْبَابِ
قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ☆ قَالَ هِيَ رَأَوْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ
كَانَ قَمِيصُهُ قُدِّمَ قَبْلَ فَصَدَقْتُ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ☆ وَإِنْ كَانَ
قَمِيصُهُ قُدِّمَ دُبُرَ فَكَذَبْتُ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ☆ فَلَمَّا رَأَى قَمِيصُهُ
قُدِّمَ دُبُرَ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ☆

(سورہ یوسف آیات ۲۸ تا ۳۵)

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے
چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس ملا۔ بولی، کیا سزا ہے
اس کی، جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی، مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی
مار۔ کہا، اُس نے مجھے لُبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں، اور عورت کے گھر

والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگر ان کا کرتہ آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا، اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے، پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چرا دیکھا تو بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتہ ہے۔ بیشک تمہارا چرتہ بڑا ہے۔

حل لغات:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ: سَبَقَ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) سے باب اِفْتَعَالَ کا تشبیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدری معنی ہے، جلدی کرنا، سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں دروازے کی جانب بڑھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کی دعوت گناہ سے بچتے ہوئے بھاگے اور زلیخا نے ان کا تعاقب کیا۔

وَقَدْ ثَقَمِيصَهُ: قَدْ لِبَائِي میں کاٹنا، چیرنا۔ قَطُّ کا معنی ہے۔ چوڑائی میں کاٹنا۔ (۱)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام دروازے کی جانب بڑھے، زلیخا نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ اس طرح زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن لیبائی میں چیر دیا۔

سَيِّدَهَا: لفظ سَيِّدٌ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ متولی، رئیس قوم، مالک، مولیٰ، شریف، فاضل، سردار، زوج وغیرہ۔ (۲)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۹۵ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۷۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۱۳۱۰ |
| ☆ | (۲) | المنجد از لوہس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۰۲۰ |

آیت زیب عنوان میں اس سے زوج، خاوند مراد ہے۔ کیونکہ عزیز مصر قطفیر زلیخا کے خاوند تھے۔ فی الحقیقت وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے مالک نہیں تھے، بلکہ وہ آزاد تھے، غلام نہ تھے۔ کوئی نبی غلام نہیں ہوتا۔ (کاذب مفتری قدنی مدعی نبوت ”غلام احمد“ کا دیانی کا حال اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔) حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام قوم کے مالک و سردار ہوتے ہیں۔ (۳) لفظ سید کی تحقیق اور اس کے اطلاق کا محل سورہ آل عمران، آیت ۳۹ کے احکام کے ضمن میں بیان ہو چکے ہیں۔

ہی رَاوَدَتْنِی عَنْ نَفْسِیْ بِرَاوَدَ کا معنی ہے چاہنا، ارادہ کرنا۔

مُرَاوَدَةٌ: دو افراد کا تنازعہ کہ ایک وہ چاہے جو دوسرے کے ارادے کے خلاف ہو۔ یعنی دوسرے کو اپنے ارادہ سے روک دے۔

رَاوَدَ عَنْ اور عَلٰی کے صلہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے، دھوکا دینا۔ گناہ کی ترغیب دینا۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس عورت (زلیخا) نے مجھے میرے ارادہ حفظ عفت سے روکنا چاہا، اس نے مجھے دھوکا دیا اور مجھے گناہ کی ترغیب دی ہے۔

- | | | |
|---|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------|
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۴۷ | (بقیہ ۲) |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۴۱ | |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (۵۳۰۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۰۶ | |
| ☆ | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۴ | |
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۲ | (۳) |
| ☆ | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۷۳ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷ | |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۲ | |
| ☆ | لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵ | |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۱ | |
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۹۰ | (۳) |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۷ | |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۱۹ | |
| ☆ | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۵۸ | |

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اس امر پر دلالت کر رہی ہے کہ ارادہ گناہ عورت نے کیا اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ارادہ حفظِ عفت کے خلاف ارادہ کیا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ارادہ گناہ سے بھی بری ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لَہٗ

وَشَہِدَ شَہِدٌ: آیت مبارکہ میں شہادت سے مراد وہ گواہی نہیں، جو حکام کے پاس ادا کی جاتی ہے، بلکہ اس سے مراد سچ جھوٹ معلوم کرنے کی ایک ترکیب ہے۔ یعنی ایک فرد نے انہیں وہ علامت بتائی جس سے فریقین کے دعویٰ کی حقیقت واضح ہو گئی۔ (۵)

مِنْ اٰہِلِہَا: علامت بیان کرنے والا شاہد عورت کے رشتہ داروں سے تھا۔ ”ہا“ ضمیر کا مرجع عورت ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر بہتان باندھا اس کا خاوند اقتدار میں تھا۔ وہ اپنی زوجہ کے دعویٰ کو جلد درست ماننے پر قادر تھا، مگر اللہ تعالیٰ قدوس و قادر ہے، اس نے عورت کے دعویٰ کی تکذیب کے لئے اسی کے خاندان سے ایک شاہد کھڑا کر دیا، تاکہ عورت پر حجت کاملہ مکمل اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت ثابت ہو سکے۔ (۶)

- (۵) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۶۸
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۶
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۱۲
- ☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۲۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ فاضل لواء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۳
- (۶) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۳
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۱

فائدہ جلیلہ:

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عزیز مصر کی بیوی ”زلیخا“ کے معاملہ میں شاہد کون تھا۔ علماء مفسرین نے چند اقوال بیان فرمائے ہیں۔

اول: چند ماہ کا دودھ پیتا بچہ، جو گہوارہ میں تھا۔ یہ بچہ زلیخا کا قریبی رشتہ دار تھا۔ اکثر مفسرین نے اسے ہی مختار کہا ہے۔

دوم: ایک بالغ مرد، جس کی ڈاڑھی تھی۔

سوم: خود بادشاہ وقت، جو دروازے کے پاس موجود تھا۔

چہارم: حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی ہوئی قمیص، خود اپنا حال زبان حال سے بیان فرما رہی تھی۔

فائدہ عظیمہ:

حالت رضاعت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے چند بچوں نے بطور معجزہ یا کرامت کلام کیا ہے۔ مختلف روایات میں ان کی تعداد مختلف بیان ہوئی ہے۔ مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَبِيٌّ كَانَ فِي زَمَانِ جُرَيْجٍ وَصَبِيٌّ آخَرُ
الحديث (۷)

گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا، حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، جرجی راہب کے زمانہ کا ایک بچہ، اور ایک بچہ۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

تَكَلَّمَ أَرْبَعَةٌ (فِي الْمَهْدِ) وَهُمْ صِغَارٌ (فَلَذَكَرَ) مِنْهُمْ شَاهِدٌ يُوسُفَ (۸)

☆ رواہ احمد فی مسندہ ج ۲ ص ۳۰۸، رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۸۹

☆ رواہ سعید بن جبیر عن ابن عباس مرفوعاً

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۷۲

☆ الحاکم فی مستدرک ج ۲ ص ۲۹۷

گہورے میں بچپن کے زمانہ میں چار بچوں نے کلام کیا۔ ان میں ایک حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت و برأت کی گواہی دینے والا بچہ ہے۔

امام عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شیر خوارگی کہ حالت میں کلام کرنے والے گیارہ بچے ہوئے ہیں۔

(۱) حضور سید عالم نور مجسم سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات و اکمل التسلیمات

(۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام

(۳) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

(۴) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

(۵) حضرت سیدہ طاہرہ مریم رضی اللہ عنہا

(۶) جبرئیل راہب کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۷) حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت بیان کرنے والا بچہ

(۸) اپنی ماں کی برأت بیان کرنے والا بچہ

(۹) آسیہ زوجہ فرعون کی کنگھی کرنے والی عورت کا بچہ

(۱۰) ہادی کے زمانہ کا شیر خوار بچہ۔ (۹)

- (بقیہ ۸)
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۱۵
- ☆ السلسلۃ الضعیفہ للالبانی، ص ۸۸۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۱۱، ج ۵ ص ۲۷ بحوالہ
- ☆ موسوطہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۳ ص ۲۱۱
- (۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمائی مجددی (م ۱۲۷۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۲

آیت مبارکہ کا تاریخی پس منظر:

بردران یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو قافلے والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ قافلے والے آپ کو مصر لے آئے اور آپ کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں پیش کیا، آپ کے حسن و جمال کے انوار و برکات نے پورے مصر کو منور فرما دیا، جو بھی ایک نظر آپ کا دیدار کر لیتا، دل و جان سے آپ پر فریفتہ ہو جاتا، عزیز مصر بیش بہا دولت دے کر آپ کو گھر لے آیا اور اپنی زوجہ زلیخا سے کہا کہ اس نوجوان کو اپنے محل میں عزت و اکرام سے رکھو۔ ممکن ہے ہم اسے اپنا متنبی بنالیں۔ (یاد رہے کہ عزیز مصر کے ہاں اولاد نہ تھی، شاید وہ اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر نہ تھا) ایک عرصہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں نہایت متانت، شرافت اور عفت و عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے قیام پذیر رہے۔ عزیز مصر کی زوجہ زلیخا آپ کے حسن و جمال اور اخلاق و اطوار کی بدولت آپ پر فریفتہ تھی۔ ایک روز اس نے محل کے تمام دروازے بند کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ گناہ کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو ارادہ گناہ سے بھی محفوظ رکھا۔ ساتویں کوٹھری کے اندر آپ کے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کی شکل آپ کو نظر آئی۔ وہ اپنے بیٹے کی حفاظت پر مامور تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب زلیخا کے ارادہ گناہ کو بھانپ لیا، تو آپ باہر کی طرف دوڑے، جس بند دروازے کی طرف بڑھتے، اس کا قفل از خود کھل جاتا۔ یہاں تک کہ آخری دروازے تک پہنچ گئے، زلیخا اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے آپ کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ آخری دروازے پر پہنچ کر اس نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا۔ آپ نے چھڑانے کی کوشش کی۔ اس سے قمیص کا پچھلا دامن چر گیا۔ اسی حالت میں دروازے پر عزیز مصر اپنے مصاحبین کے ساتھ موجود تھا، زلیخا نے اپنے گناہ پر پردہ ڈالتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو مورد الزام ٹھہرایا اور اپنے صاحب اقتدار خاوند عزیز مصر سے کہا، اس نے تیری بیوی سے برا ارادہ کیا۔ اسے سزا دو، قید کر دو یا ضرب شدید سے پیش آؤ۔

معصوم عن الخطا حضرت یوسف علیہ السلام کے دامن عفت پر جب بہتان باندھا گیا تو آپ نے اپنی عفت و عصمت بیان فرمائی اور فرمایا میں نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا، بلکہ اسی نے مجھے دعوت گناہ دی ہے، میں تو اس سے بھاگا ہوا

باہر نکل آیا ہوں۔

یاد رہے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے ہر مصیبت کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ بھائی کا ظلم، ایذا، کنوئیں میں ڈالنا (یہ ارادہ قتل تھا)، غلام بنا کر فروخت کر دینا اور پھر قافلے والوں کی بدسلوکی وغیرہ، تمام امور پر آپ نے صبر فرمایا۔ ان کے خلاف کوئی کلمہ نہ کہا، حالانکہ انہیں اس کی اجازت تھی، مگر جب دامن عصمت پر الزام آیا تو آپ نے فوراً اس کی تردید کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر عائد الزام کے خلاف آپ کے پاس کوئی عینی شاہد نہ تھا۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کے ثبوت کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے غیبی امداد فرمائی اور ایک شیر خوار بچہ کو، جو عورت کے خاندان سے تھا، قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اس نے کہا، اسے الجھے ہوئے معاملہ کا فیصلہ بڑا آسان ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی پھٹی قمیص کو ملا خطہ کرو۔ اگر اس کا اگلا دامن چاک ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت یوسف علیہ السلام نے ارادہ گناہ کیا ہے اور عورت نے اپنا دفاع کرتے ہوئے ان کا اگلا دامن پھاڑ دیا ہے اور اگر قمیص کا پچھلا دامن چرا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ عورت نے ارادہ گناہ کیا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام اپنا دامن عصمت محفوظ کرنے کی خاطر وہاں سے بھاگے ہیں، عورت نے آپ کی قمیص کا پچھلا دامن پکڑا ہے، اس سے وہ چر گیا ہے۔

چنانچہ جب عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کا پچھلا دامن چرا دیکھا تو وہ حقیقت حال سے آگاہ ہو گیا، اسے یقین ہو گیا کہ مجرم عورت ہے۔ اس نے مکر و حیلہ سے اپنے گناہ کا الزام حضرت یوسف علیہ السلام پر باندھا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام قطعی طور پر الزام سے بری ہیں۔ (۱۰)

- (۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۱
- ☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۱۲۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۶۰ھ) مطبوعہ ادارة المطابع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰

مسائل شرعیہ :

- (۱) تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اعلان نبوت سے پہلے اور بعد، تمام کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ جس ذات کو اللہ تعالیٰ جل و علا اپنی نبوت و رسالت کے لئے چن لیتا ہے، ان سے گناہوں کا صدور محال ہوتا ہے۔ عصمت انبیاء کا عقیدہ نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ جب بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کا ذکر کرے نہایت ادب و احترام، عزت و وقار سے کرے۔ انبیاء کرام کی بعض لغزشوں کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے، وہ ان کے خالق و مولا نے کیا ہے، بندہ کے لئے ان کا ذکر سوائے حکایت کے جائز نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر عورت نے الزام لگایا، آپ نے اس کی تردید فرمادی اور اللہ تعالیٰ نے اس تردید کو واضح کلمات سے بیان فرمادیا۔ (۱۱)
- (۲) عزت پر حرف آتا تو ہوا اپنی صفائی پیش کرنا جائز ہے۔ یہ صبر کے خلاف نہیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے

☆	(۱۰) البوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۴
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۰۵
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۱۳
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۰
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۱
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۰
☆	(۱۱) الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۳۱
☆	تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۳
☆	تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۱۱
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۰
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۱۹
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۱

ازالہ عتہمت فرمایا۔ (۱۲)

﴿۳﴾ حیا ایک پسندیدہ عمل ہے۔ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ زلیخا کے بہتان سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا عیب بیان نہیں کیا، اور عورت کے بہتان کی تردید کا مرحلہ آیا تو آپ نے حیا کی بنا پر حاضر عورت کے بارے میں ضمیر غائب ”ہی“ استعمال کی۔ حاضر کی ضمیر ”ہذہ یا تلک“ کا استعمال نہ فرمایا۔ بندہ مؤمن کی یہی شان ہونی چاہئے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ کسی مقدمہ میں اگر عینی شاہد نہ ہوں تو علامات اور آثار کی بنا پر اس کا فیصلہ کرنا جائز ہے، جیسے لقطہ، (گری پڑی شے) چوری، امانت، ودیعت، مکان کی دیوار پر ملکیت کے دعوے داروں کا مقدمہ اور چھت وغیرہ۔ (۱۴)

﴿۵﴾ لقطہ (گری پڑی شے) اٹھانے والے کے پاس کسی نے اس شے کی علامات بیان کیں تو اٹھانے والے کو وہ شے مدعی کو دے دینا جائز ہے اگرچہ قضاء اسے دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، یہاں تک کہ وہ مدعی گواہ پیش کرے۔ کیونکہ مدعی، مدعی علیہ (شے اٹھانے والے) کا قبضہ زائل کرنا چاہتا ہے، وہ بغیر دلیل کے جائز نہیں اور علامت دلیل نہیں، دلیل کے قائم مقام ہے۔

- (۱۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۱۹
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۱
- (۱۳) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵
- (۱۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۳

حدیث شریف میں ہے۔

الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ) (۱۵)

دعویٰ کرنے والے کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی۔ (۱۶)

﴿۶﴾ چور کے پاس چوری کا مال ہو اور ایک فرد یا جماعت دعویٰ کرے کہ یہ مال ہمارا ہے اور وہ اس مال کی علامت بھی بیان کرے تو حاکم کچھ دیر انتظار کرے تاکہ کوئی اور مدعی دعویٰ نہ کر دے۔ اگر کوئی مدعی نہ آیا تو مدعی کو وہ مال دے دینا جائز ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ لقیط (یافتہ بچہ) کے بارے میں دو شخصوں نے دعویٰ کیا۔ ایک نے یافتہ بچہ کے جسم میں موجود کوئی علامت بیان کی تو علامت بیان کرنے والا دوسرے سے زیادہ مستحق ہے، اسی سے اس کا نسب ثابت ہوگا۔ (۱۸)

﴿۸﴾ گھریلو سامان کے بارے میں خاوند اور بیوی نے اپنی اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو جو سامان مردوں کے استعمال کا ہوگا وہ مرد کے قبضہ میں دے دیا جائے گا اور جو سامان عورت کے استعمال کا ہوگا وہ عورت کو دے دیا جائے گا اور جو سامان مرد اور عورت کے یکساں استعمال کا ہوگا وہ مرد کا تصور ہوگا۔ یہ فیصلہ سامان کی ظاہری ہیئت کی بنا پر ہوگا۔ (۱۹)

﴿۹﴾ ایک شخص نے دوسرے کو اپنا مکان کرایہ پر دیا۔ دروازہ کے ایک پٹ پر کرایہ دار نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے۔ اگر یہ پٹ مکان کے دوسرے دروازوں کے موافق ہوگا تو پٹ مالک مکان کا ہے اور اگر یہ پٹ دوسرے دروازوں کے موافق نہ ہو تو یہ کرایہ دار کا ہے۔ یہاں فیصلہ بھی علامت پر ہوگا۔ (۲۰)

- | | | | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|------------------------------------|------|
| ☆ | رواہ الترمذی عن ابن عباس ج ۱ ص ۱۹۳ | ☆ | رواہ البخاری عن ابن عباس ج ۱ ص ۳۴۲ | (۱۵) |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ (نحوہ) عن ابن عباس ص ۱۶۹ | | | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱ | ☆ | | (۱۶) |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱ | ☆ | | (۱۷) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۷۳ | ☆ | | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱ | ☆ | | (۱۸) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۷۳ | ☆ | | (۱۹) |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱ | ☆ | | (۲۰) |

﴿۱۰﴾ مالک مکان اور کرایہ دار کے درمیان چھت سے گری ہوئی لکڑی کے بارے میں اختلاف ہوا۔ اگر لکڑی کے نقش و نگار اور ہیئت چھت کی دوسری لکڑیوں کے موافق ہوں تو وہ لکڑی مالک مکان کی ہے، ورنہ کرایہ دار کی۔ (۲۱)

﴿۱۱﴾ اگر کسی اوزار کے بارے میں دو شخصوں نے اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا تو وہ اوزار اسی کا ہوگا جو اس سے کام کرتا ہو۔ مثلاً پاپوش ساز کا قالب زرگر کے قبضہ میں ہو اور پاپوش ساز دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے تو اس کی صناعت کا اعتبار کرتے ہوئے پاپوش ساز کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ (۲۲)

﴿۱۲﴾ قلیل نقصان اکثر اوقات بڑی مصیبت سے حفاظت کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے اس حکمت پر غور کرتے ہوئے نقصان پر پریشان نہ ہونا ہو چاہئے، بلکہ صبر اور شکر ادا کرنا چاہئے، حضرت یوسف علیہ السلام کی قیص کا نقصان ہوا تھا، مگر یہی نقصان ان کی برأت اور عصمت کا ظاہری سبب بن گیا تھا۔ (۲۳)

﴿۱۳﴾ عورت کا مکر و فریب شیطان کے مکر و فریب سے قوی اور شدید ہوتا ہے، شیطان کے مکر سے بچنا اگرچہ دشوار ہے مگر عورت کے مکر سے بچنا اس سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ اس لئے مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر وقت عورت کے فریب سے ہوشیار رہے۔ مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط نہایت خطرناک ہے۔ شیطان کے فریب کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ ضَعِيفٌ.....الایة

(سورۃ النساء، آیت ۷۶)

بے شک شیطان کا دَاؤ کمزور ہے۔

مگر عورت کے فریب کے بارے میں ارشاد ہوا۔

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۱) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۱ |
| ☆ | (۲۲) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۲ |
| ☆ | (۲۳) | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی'، ۳۹۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۱۷ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۷ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہندی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۱ |

إِنَّ كَيْدَ كُنْ عَظِيمٌ.....الایہ

(سورہ یوسف، آیت ۲۸)

بیشک تمہارا (عورتوں) چرتر بڑا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَا يَتَسَّ الشَّيْطَانُ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّهُ مِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ (۲۴)

شیطان جب کسی کو فریب دینے میں مایوس ہو جاتا ہے تو وہ عورت کے بہروب میں آکر فریب دیتا

ہے۔ (۲۵)



☆ رواہ فی روح المعانی، ج ۱۲ ص ۲۲۳

(۲۴)

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۷۵

(۲۵)

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حنّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۹۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جارا فہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۳

☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ص ۳۹۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۲۳

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۳

باب (۲۲۵) ﴿جبر واکراہ، استقامت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالَتْ فَلَيْكُنَّ الَّذِي لُمْتُنِي فِيهِ ، وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ
فَاسْتَعْصَمَ ، وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا أَمَرُهُ لَيُسْجَنَ وَلَيَكُونَا مِنَ
الصَّغِيرِينَ ☆ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ
وَالَا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۲، ۳۳)

زیلخانے کہا، تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بے شک میں نے
ان کا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچا لیا اور بے شک اگر وہ یہ کام
نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور
ذلت اٹھائیں گے۔ یوسف نے عرض کی، اے میرے رب! مجھے قید خانہ
زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں، اور اگر تو مجھ سے
ان کا مکر نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا اور نادان بنوں گا۔

حل لغات:

فَلَيْكُنَّ: ذَلِکَ اور کُنَّ سے مرکب ہے۔ ذَلِکَ اسم اشارہ بعید ہے، لیکن اس کا مشاڑ الیہ (جس کی طرف
اشارہ کیا گیا ہے) حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، چو قریب ہیں۔ قریب کو، اسم اشارہ بعید سے تعبیر کرنے

میں حکمت یہ ہے کہ مشاڑ الیہ عظیم المرتبت، رفیع الشان اور حسن و جمال میں بے مثال ہے۔

کُنْ ضَمِيرُ مَوْنُثْ کے ساتھ، مراد یہ ہے کہ یہ تمہارا وہی ہے۔ (۱)

لَمُتَشْنِي فِيهِ: لَامٌ يَلُومُ (از باب نَصَر) لَوْ مَا وَمَلَامًا وَمَلَامَةً (فِي اور عَلٰی کے ساتھ) کا معنی ہے،
ملامت کرنا، طعنہ دینا۔

زنانِ مصر نے جب حسنِ یوسف کا مشاہدہ کیا تو وہ بے خود ہو گئی تھیں اور بجائے پھلوں کے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے، اس وارفتگی کے عالم میں زنانِ مصر کو پا کر زلیخانے نے ان سے کہا، اس کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار پا کر تم نے مجھے طعنہ دیا تھا اور مجھ پر ملامت کی بوچھاڑ کر دی تھیں۔ ہاں تو یہ وہی ہے، اب بتاؤ کہ میں تمہاری طرح معذور تھی کہ نہیں۔ یقیناً میں معذور تھی۔

وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ: رَاوَدَ سے مُرَاوَدَةٌ کا معنی ہے، کسی کو ایسے فعل کی طرف بلانا جو وہ خود نہ چاہتا ہو۔

(نوٹ: اس کلمہ کی لغوی تحقیق سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۳ میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔)

زلیخانے زنانِ مصر کے سامنے سابقہ صورت حال سے پردہ اٹھایا اور بھرے مجمع میں اعلان کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی رضا اور ارادہ کے خلاف میں نے اس سے گناہ چاہا۔

فَاسْتَعْصَمَ: عِصْمَةٌ سے باب استفعال کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ (یعنی میرے ارادہ گناہ کے باوجود)

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت فرمائی۔

- ☆ (۱) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳

باب استیفعال کی بنا مبالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی عصمت کی حفاظت نہایت بلیغ اور شدید انداز میں فرمائی۔ (۲)

تنبیہ:

اہل حشو و لاحق روایات کرنے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں جو شان نبوت سے فروتر کلمات کہے ہیں، اس ایک کلمہ نے ان سب کا رد بلیغ فرمادیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَیِّدِنَا یُوسُفَ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم

لِیُسَجِّنَ: (از باب نصر) سَجَأَ سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ (مصدری معنی قید کرنا ہے)۔ آخر میں نون تاکید ثقیلہ اور اول میں لام تاکید داخل ہے، اس کا معنی یہ ہے، (اگر اس نے میرا چاہا پورا نہ کیا تو) اسے ضرور بالضرور قید میں ڈال دیا جائے گا۔

وَلِیَكُونَا مِنَ الصَّغْرِیْنَ: صَغِرَ (از باب سَمِعَ)، صَغُرَ (از باب کَرُمَ)، صَغَرَا وَصَغَارَا وَصَغُرَا وَصَغُرَانَا بمعنی چھوٹا ہونا۔

صَغُرَ (از باب کَرُمَ) صَغَرَا وَصَغُرَا وَصَغَارَا وَصَغُرَانَا بمعنی ذلیل و خوار ہونا۔

صَاغِرٌ کا معنی ہے، ذلیل، حقیر، ذلت و ظلم برداشت کرنے والا، قدر و منزلت میں فرد تر، کم درجہ والا، جس کی

- (۲) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۴۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلمی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی ۳۹۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۶

ذات میں نقص نہ ہو مگر اسے مجبوراً کم ترین درجہ دیا جائے۔ قرآن مجید میں یہ کلمہ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے مثلاً.....

حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ☆ (سورۃ التوبہ، آیت ۲۹)

جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (۳)

(نوٹ: اس کلمہ کی لغوی تحقیق ذرا تفصیل کے ساتھ سورہ التوبہ، آیت نمبر ۲۹ کے ضمن میں گذر چکی ہے)

وَلَيَكُونَنَّ نُونٌ تَاكِيدٌ خَفِيفٌ (بصورت الف) اور اول میں لام تائید کا ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے، (اگر اس نے میری مراد پوری نہ کی تو) وہ ضرور بالضرور ذلت برداشت کرے گا۔

حَبْسِ مَدِيدٍ (لمبی قید) اور ضرب شدید جبر و اکراہ کی مکمل تصویر ہیں۔ مزید براں رفیع المرتبت، عظیم القدر،

مجسمہ وقار و عزت اور خاندان نبوت و رسالت کا فرد وحید، کریم ابن کریم ابن کریم حضرت سیدنا

یوسف بن حضرت سیدنا یعقوب بن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم

اجمعین جیسے معصوم کو (نعوذ باللہ العظیم) ذلت و رسوائی کی وعید شدید جبر و اکراہ کی وہ آخری حد ہے کہ اس سے آگے

جبر و اکراہ کی کوئی صورت متصور نہیں۔ جبر و اکراہ کی یہ وعید شدید مطلق العنان صاحب اقتدار کی اس پر حاوی بیوی

کی طرف سے دی گئی۔ جس کا ادنیٰ اشارہ انسانی بساط کا ہر عمل بروئے کار لانے پر آمادہ اور خود اس واقعہ پر غضب

ناک تھا۔ آیت میں کَيْدٌ هُنَّ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ تہدید تمام زنانِ مصر کی طرف سے تھی۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۹۰۰ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۸۱ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۷۹ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسن بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۸۱ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراہی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۴ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳۵ |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۸۴ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۷۷ |

أَصْبُ الْيَمَنِ : صَبَا يَصْبُو صَبُوًا وَصَبُوًا (الی اور لام کے صلہ کے ساتھ) کا معنی ہے، مشتاق ہوتا،

میلان کرنا، بچوں جیسے کام کرنا، افراط شوق رکھنا، خواہش نفس کی طرف جھکاؤ ہونا۔

أَصْبُ مضارع متکلم شرط کی جزا ہونے کی بنا پر مجزوم ہے۔ (مقتل کی جزم حرف علت کا کرنا ہے) صَبَا مشرق سے قبلہ کی طرف چلنے والی خوشگوار ہوا۔ (کہ وہ بھی بیت اللہ کی مشتاق ہے) (۵)

آیت کا معنی یہ ہے کہ (اگر تو مجھ سے اُن کا مکر نہ پھیرے گا تو) میں ان کی طرف مائل ہوں گا۔ اُن سے میرا میلان طبع نہ ہونا تیری ہی اعانت سے ممکن ہے۔ (۶)

- (بخیه ۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۳۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقّی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۲
- ☆ تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۷
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۶۷۴
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرّاعب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۷۴
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۰۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۸۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۳۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۲۰

پس منظر:

زنانِ مصر نے زلیخا کو طعنہ دیا کہ وہ ایک کنعانی غلام کی محبت میں گرفتار ہو کر رہ گئی ہے۔ اس طرح بازار میں طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔ زنانِ مصر کو علم نہ تھا کہ زلیخا جس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اگر اس محبوب (حضرت یوسف علیہ السلام) کا جلوہ عام ہو جائے تو جو اسے ایک نگاہ دیکھ لے، وہی اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے۔ زلیخا نے اپنے اوپر عائد الزام دور کرنے کے لئے زنانِ مصر کو جمع کیا، ان کے سامنے پھل رکھے اور چھریاں، تاکہ وہ چھریوں سے پھل کاٹ کر کھائیں اور لطف اندوز ہوں۔ زنانِ مصر کے مجمع میں حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کو اس وقت لایا گیا جب وہ پھل کاٹنے کے لئے تیار تھیں۔ حُسنِ بے مثال سیدنا یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنانِ مصر حیرت زدہ ہو گئیں۔ ایسا حُسن تو کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا، حُسنِ یوسف میں زنانِ مصر اس طرح محو ہو گئیں کہ انہوں نے پھلوں کی بجائے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ انہیں احساس تک نہ ہوا کہ ہم کیا کر رہی ہیں، وہ بیک زبان بول اٹھیں۔

(سورہ یوسف، آیت ۳۱)

حَاشَ لِلّٰہِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلٰکٌ کَرِیْمٌ ☆

اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں۔ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

دیدار حُسنِ یوسف کے مشاہدہ کے بعد ان پر زلیخا کی وارفتگی کی حقیقت کھل گئی۔ اس سے ان کے طعن کی زبان

- | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱ |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶ |
| ☆ | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۳ |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۹ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۲ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲۱ ص ۲۳۳ |
| ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲ |
| ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲ |
| ☆ | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۳ |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۷ |

بند ہوگئی۔ اب زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا۔ زلیخا کی مراد پوری کر دو۔ اور مزید کہا کہ اب تیرے لئے اس کی مراد پوری کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔..... عوامی تائید کے اس سازگار ماحول کو پا کر زلیخا نے کہا۔

”اگر اس نے میری مرد پوری نہ کی تو میں اسے ہمیشہ کے لئے قید میں ڈالوا دوں گی اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے۔“

جبر و اکراہ کے اس خوفناک ماحول میں زلیخا کی مراد پوری کرنے کی بجائے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہر آنے والی مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ عصمت انبیاء کے عظیم مقام کی آپ نے حفاظت فرمائی۔ (۷)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ زنا قطعی حرام ہے۔ اس کی حرمت قرآن مجید کی نصوص قطعیہ، احادیث کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاَحِشَةً ۚ وَ سَاءَ سَبِيْلًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل، آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

- (۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۲۹، ۱۳۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۲۲۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالہرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۳۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہنری عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۴۱

بلکہ اس کی حرمت سابقہ ادیان میں بھی موجود رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا واقعہ اس کی بین دلیل ہے۔ (۸)

﴿۲﴾ جملہ انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار نبوت سے پہلے اور بعد تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ وہ گناہ تو کیا ارادہ گناہ سے بھی پاک ہوتے ہیں۔ ان کی طرف کسی گناہ یا ارادہ گناہ کی نسبت ان کی شان رفیع کے قطعی خلاف ہے۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ کسی نبی و رسول کے بارے میں ایسا کلمہ نہ کہے جس سے ان کی توہین کا ادنیٰ کا سا پہلو بھی نکلے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کی عفت و عصمت پر الزام لگانے والوں نے خود اقرار کیا کہ انہوں نے غلط بہتان تراشی کی۔ (۹)

نوٹ: عصمت انبیاء کرام علیہم السلام کا مسئلہ قرآن مجید میں متعدد مقامات میں وارد ہوا ہے۔ ابھی سورہ یوسف، آیت نمبر ۲۲ میں گزرا ہے۔

﴿۳﴾ اکراہ یا جبر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے کہ جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جبر کرنے والے نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مجبور اپنی مرضی

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۸) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۷ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶ |
| ☆ | | تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۵۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حنفی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۳ |
| ☆ | | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۲۷ |
| ☆ | (۹) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۷ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۴ |
| ☆ | | تفسیر البہوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۱۳۰ |

کے خلاف کام کرے مگر مجبور جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم و جابر ہے، جو کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا، یہ صورت بھی اکراہ کی ہے۔ ظالم مجبور کرنے والے کو مکرہ (را کے زیر کے ساتھ) اور جس کو مجبور کیا گیا ہے مکرہ (را کے زیر کے ساتھ) کہتے ہیں۔

اکراہ کا حکم اس وقت متحقق ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے اس کے کر ڈالنے پر قادر ہو۔ جیسے بادشاہ یا ظالم یا ڈاکو، کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے گا تو وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ زلیخانے اپنی نامرادی پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ضرب شدید قید بندید اور ذلیل و رسوا کرنے کی جو دھمکی دی، وہ اکراہ کی صورت ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ اکراہ کی دو قسمیں ہیں۔

ایک اکراہ تام، اس کو ملجی بھی کہتے ہیں۔

دوسرا اکراہ ناقص، اس کو غیر ملجی بھی کہتے ہیں۔

- (۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۶۸
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۳۹۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ الہابی ہنسی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (از دو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر البہری المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البہری، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۳

اکراہ تام یہ ہے کہ مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید کی دھمکی دی جائے۔

ضرب شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو۔

اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو۔ مثلاً پانچ جوتے یا پانچ کوڑے ماروں گا، یا تجھے ملازمت سے یا گھر سے نکال دوں گا، یا مکان میں بند کر دوں گا، ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ، اکراہ تام تھا کہ مطلق العنان صاحب اقتدار کی بیوی کی طرف سے تھا کہ میری مراد پوری نہ کرنے کی صورت میں قید مدید، ضرب شدید اور صاحب عزت کی عزت، عفت و عصمت خاک میں ملا دینے کی دھمکی تھی۔ ریشمی پچھونے کی بجائے جیل کی چٹائی، محل سے قید خانے میں چوروں، ڈاکوؤں، بھگوڑوں کے ساتھ پابند سلاسل ہونے کی تہدید و وعید تھی۔ (۱۱)

﴿۵﴾ اکراہ تام کی چند شرطیں ہیں۔

(۱) جبر و اکراہ کرنے والا اس فعل پر قادر ہو، جس کی دھمکی دے رہا ہو۔

(ب) جس پر جبر و اکراہ کیا گیا ہو اس کا غالب گمان ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے وہ کر گزرے گا۔

(ج) جس چیر کی دھمکی دے رہا ہو وہ جان سے مار ڈالنا، یا عضو کاٹنا یا ایسا غم پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی و رضامندی سے نہ ہو۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۶۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حنّان الدلمسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸ |
| ☆ | | تفسیر البہوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۳ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲ |

(د) جس کو دھمکی دی گئی ہے وہ پہلے سے وہ کام نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے کی حق کی وجہ سے ہو۔ مثلاً

اس سے کہا جائے کہ تو اپنا مال ہلاک کر دے، یا دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اس کام کو نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً

فلاں کا مال ہلاک کر دے، یا حق شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ مثلاً شراب پینا، زنا کرنا وغیرہ۔ (۱۲)

﴿۶﴾ زنا کرنے پر اکراہ ہو، خواہ تام ہو یا ناقص، زنا کی اجازت نہیں۔ مگر اس زانی پر اکراہ تام کی صورت میں حد زنا

نافذ نہ ہوگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اکراہ تام کے باوجود آپ نے ارادہ بدکاری بھی نہ کیا۔ (۱۳)

﴿۷﴾ جب بندہ مومن دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو اسے ہلکی مصیبت اختیار کر لینی چاہئے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ

السلام نے دعوت گناہ کی بجائے قید کو اختیار کر لیا۔ (۱۴)

﴿۸﴾ عفت و عصمت کی حفاظت اللہ تعالیٰ جل و علا کے نزدیک محبوب ہے۔ اس کے لئے مال جان اور دنیا کی ہر شے

قربان کی جاسکتی ہے، اور دنیا کی ہر مصیبت اس کی حفاظت کے لئے برداشت کر لینی چاہئے۔ عفت و عصمت

کی عظمت حدیث شریف میں اس طرح بیان ہوئی۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ،
وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّ فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا
عَلَى ذَلِكَ وَافْتَرَقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ
مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶ ☆ (۱۲)

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶ ☆ (۱۳)

الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۱ ☆

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳ ☆

الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۱ ☆ (۱۴)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۷۷ ☆

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱ ☆

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حبان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۱ ☆

حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۲ ☆

حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينَهُ (۱۵)

سات سعادت مند وہ ہیں جو روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت میں ہوں گے، اس روز اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

☆ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بسر ہوئی۔

☆ وہ مسلمان جس کا دل مسجد میں ایسا لگ چکا ہو کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مسجد سے نکلے تو دوبارہ مسجد میں داخل ہونے کی فکر میں ہو۔

☆ دو مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں ملیں اور جب جدا ہوں تو دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔

☆ وہ مسلمان جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اس کے خوف سے تر ہو جائیں۔

☆ ایسا مسلمان جسے صاحب منصب اور صاحب حسن و جمال اجنبی عورت دعوتِ گناہ دے اور وہ کہے میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوا تیری مراد پوری نہیں کر سکتا۔

☆ ایسا مسلمان جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔ (۱۶)

☆ (۱۵) رواہ الانعم مالک والترمذی عن ابی ہریرۃ وابی سعید ورواہ احمد والبخاری و مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ وابی سعید معاً بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۵۰

☆ (۱۶) الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جارا فہر محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبدالقہن سفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۱

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۴۶

﴿۹﴾ اکراہ میں ہر شخص پر جبر کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔ کمینہ آدمی کو جب تک ضرب شدید کی توبت نہ آئے اکراہ نہیں پایا جاتا۔ معمولی طور پر مارنے یا گالی دینے کی اسے پروا نہیں ہوتی، مگر صاحب عزت، شریف النفس کے لئے محض سخت کلامی ہی سے اکراہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ صاحب اقتدار کا اس طرف پھری نظروں سے دیکھ لینا ہی اس کے اکراہ کے لئے کافی ہے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ حالت اکراہ میں (مثل حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے) محض قدرت بشریہ اور طاقت انسانیہ کا عزم حصول عصمت میں کافی نہیں۔ اس حال میں بھی صرف رب کریم جل و علا کا فضل و کرم ہی بندے کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر فرض ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر نگاہ رکھے۔ اپنے علم، دولت، زور، حسن، اقتدار وغیرہ پر اعتماد نہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كُنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۱۸)

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی راہنمائی نہ کر دوں۔ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت و قوت میرے پاس نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بچ سکتا ہوں) (۱۹)

- ☆ (۱۷) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۸۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۷
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ، ص ۲۸۰
- ☆ (۱۸) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۱

﴿۱۱﴾ جس مشقت کا انجام دنیا میں مدح و تحسین اور آخرت کا ثواب و راحت ہو، اس لذت سے بہتر ہے جس کا انجام دنیا میں رسوائی اور آخرت کا عذاب ہو۔ مردان خدا معصیت کی بجائے مصیبت کو برداشت کر لیتے ہیں، اس کا عکس کرنے والے بے وقوف اور معرفت الہی سے جاہل ہوتے ہیں۔ دانا فعل قبیح کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بندہ مومن کو دانش مندی کا ثبوت دیتے ہوئے ایسا ہی کرنا چاہئے۔ (۲۰)

﴿۱۲﴾ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ ابتلا میں صبر کی بجائے عافیت کی دعا مانگے۔ ابتلا بہر صورت ابتلا ہے۔ امتحان میں پورا اترنا ہر ایک کے لئے اگر ممکن ہو تو بھی دشوار ضرور ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گذرے اور وہ دعا مانگ رہا تھا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ، فَقَالَ، قَدْ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسُئِلَ اللَّهُ الْعَافِيَةَ (۲۱)

- ☆ (بقیہ ۱۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حنّان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن سیفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸ ص ۲۳۵
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حنّان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۵
- ☆ باب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۴۷
- ☆ رواہ احمد بن معاذ بن جبل، ج ۵ ص ۲۳۵، ۲۳۱

اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا۔ تو نے مصیبت مانگ لی ہے، اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیا کر۔ (۲۲)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

☆☆☆☆☆

- (۲۲) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۳۹۶
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۲
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۵
- حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۲۷

﴿تحدیثِ نعمت کا جواز، طریق دعوت وارشاد﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقُنِيهِ إِلَّا نَبَأُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا
ذَلِكَ مَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي . إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ
بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ☆ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ . مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ . ذَلِكَ مِنْ
فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۳۸، ۳۷)

یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ
میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ یہ ان علموں میں
سے ہے جو مجھے میرے رب نے مجھے سکھایا ہے: بیشک میں نے ان لوگوں کا
دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے
اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ہے۔ ہمیں
نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر
اور لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

حل لغات:

إِنَّا نَبِّئُكُمْ بِمَا يَأْتِيكُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمْ:

النَّبأُ اس خبر کو کہتے ہیں جس میں عظیم فائدہ پایا جائے۔ اس سے علم یا غلبہ طن حاصل ہو اور وہ کذب (جھوٹ) سے پاک ہو۔ جیسے خبر متواتر، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر اور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی خبر۔

یاد رہے کہ نبأء میں انباء کی نسبت زیادہ بلاغت ہے، یعنی یقینی خبر دی۔ ایسی خبر کہ جسے خبر دی گئی اسے اس کا علم نہ ہو۔

النُّبوءَةُ اور النُّبُوَّةُ بندوں کی طرف اللہ تعالیٰ کی سفارت، تاکہ ان کی معاد (آخرت) اور معاش (دنیوی زندگی) کی خبرابیاں دور ہو سکیں۔

النَّبِيُّ اور النَّبِيُّ: اللہ کی طرف سے وحی کی بنا پر غیب کی خبریں بتانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق خبریں دینے والا۔ (۱) آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر اس (کھانے) کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ (جس سے تمہیں یقینی علم ہو جائے گا۔)

ذَلِكَ مِمَّا عُلِّمَنِي رَبِّي: مِمَّا میں سے بعض کا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ خوابوں کی تعبیر کا یقینی علم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور یہ ان علوم میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بے شمار یقینی علوم عطا فرمائے ہیں۔ وہ غیب کے علوم مجھے تعلیم فرمائے ہیں۔ جو علوم مجھے رب تعالیٰ نے دیئے ہیں، ان کا تعلق کہانت، نجوم یا جادو سے نہیں، بلکہ یہ غیب کے یقینی علوم ہیں۔ (۲)

(۱) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۱

المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خالہ کراچی، ۱۲۳۳

المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغب، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۱۶

الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۵۳

لاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی (زہدی حنفی) (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۱

(۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱

اِنِّیْ تَرٰکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا یُؤْمِنُوْنَ: کلمہ ترک کا معنی چھوڑنا یا چھوڑ دینا ہے۔ مگر یہ معنی اس آیت میں

صحیح نہیں۔ کسی شے کو چھوڑنے میں یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ شے پہلے اس نے اختیار کی تھی یا وہ شے اس میں موجود تھی اب اس نے وہ شے ترک کر دی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام ہر حال میں کفر و شرک اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کا کفر کی ملت ترک کرنا کبھی متصور نہیں، بلکہ ایسا تصور کرنا خود کفر ہے۔

اس لئے آیت میں ترک سے مراد وہ حالت ہے جو ترک کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ علامہ محمد مرتضیٰ الزبیدی (مولف تاج العروس من جواهر القاموس) فرماتے ہیں۔

وَقَدْ یُقَالُ فِیْ کُلِّ فِعْلٍ یَنْتَهِیْ اِلٰی حَالٍ لِّمَا تَرَکْتَهُ (۳)

کلمہ ترک کا استعمال کبھی ایسے فعل پر ہوتا ہے جس کا انجام ترک (چھوڑ دینے) پر ہوتا ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے آیت مبارکہ میں ترک کا معنی یوں کیا ہے۔ ابتدا ہی میں کسی شے کو نہ کرنا۔ اس فعل کی طرف کُلّی طور پر عدم التفات، کبھی توجہ نہ کرنا، اجتناب کرنا، رکے رہنا، اس فعل سے ہمیشہ دور رہنا۔

مفہوم یہ ہے کہ میں (حضرت یوسف علیہ السلام) ابتدا ہی سے کافروں کے دین سے دور رہا۔ میں نے کبھی ان کی طرف التفات ہی نہیں کی۔ میں کُلّی طور پر اس سے اجتناب کرتا رہا۔ کلام عرب بلکہ قرآن مجید میں اس کی

☆ (بقیہ ۲) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التأویل، از امام جلالہ محمد حشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۳

☆ الوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۳

☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۵۱

☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۲۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۱۱۳

کثیر مثالیں موجود ہیں کہ فعل سے اس کا انجام مراد ہوتا ہے، مثلاً رب تعالیٰ کی طرف استہزاء، حیا وغیرہ کی نسبت کرنا، اپنے لغوی حقیقی معنی میں نہیں، ان کا انجام مراد ہے۔ عدم التفات، اجتناب کلی اور عدم تعرض کی بجائے کلمہ ترک استعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ وہ کافر بھی کفر کو چھوڑ کر میرے آبائی دین، ملت ابراہیمی کی طرف آجائیں۔ (۴)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبْرَاهِيمَ وَاسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ: اَبَاءٌ جَمْعُ ہے اَب کی۔ اس کا اطلاق حقیقی

باپ، چچا، دادا، پردادا اور اس سے اوپر کی نسل پر ہوتا ہے۔ بخلاف والد کے کہ اس سے مراد صرف حقیقی باپ ہی ہوتا ہے۔ اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی باپ حضرت یعقوب، اپنے دادا حضرت اسحاق اور اپنے پردادا حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اَب (باپ) کہا ہے۔

ایک اور آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے اپنے والد کی وصیت کے جواب میں جو عرض کیا، اس میں اپنے دادا کے حقیقی بھائی حضرت اسمعیل علیہ السلام اور پردادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کلمہ اَب (جمع آباء) سے تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید میں ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ خَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيۙ قَالُوْا نَعْبُدُ

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰمَّاٰكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهَ وَّاحِدًاۚ وَنَحْنُ لَكَ مُسْلِمُوْنَ ☆

(سورة البقرة، آیت ۱۳۳)

- (۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۷۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۳
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۵۲

بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی، جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا، میرے بعد کس کی پوجا کرو گے۔ بولے، ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء و ابراہیم و اسمعیل و اسحاق کا ایک خدا، اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

یونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آزر کو اب کہا۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَرَأَيْتَ أَخَذَ صَنَامًا آلِهَةً..... الآية (سورة الانعام، آیت ۷۴)

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔

یاد رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تاریخ تھا، جو مومن و موحد تھے۔ (۵)

ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ: نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کے انعامات میں ایک انعام

ہے، جو اس نے بلا واسطہ ہمیں عطا فرمایا ہے اور اس کے واسطے سے رشد و ہدایت بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ

کے انعامات میں سے سب سے بڑا انعام ہے۔ بندوں کو رشد و ہدایت انبیاء کرام علیہم السلام کے واسطے سے

ہی ملتی ہے۔ اس کے بغیر بندوں تک رشد و ہدایت، ایمان، عرفان و ایقان پہنچنا ممکن نہیں۔ (۶)

پس منظر:

قید خانہ میں بادشاہ مصر کے دو مقرب خادم، منصرم باورچی خانہ اور منصرم آبدار خانہ (باورچی اور ساتھی)

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید ہو گئے۔ ان کے خلاف بادشاہ کے کھانے میں زہر ملانے کا جرم ثابت ہو چکا تھا۔

☆ (۵) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۸

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۸

☆ (۶) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۳)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۰

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۶۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۶۲

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳)، مطبوعہ لدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۶

جیل پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے علم و فضل کی شہرت ہو گئی۔ حسن یوسف سے قید خانہ کے درد یوار روشن ہو گئے۔ جیل کا اندرونی اور بیرونی حصہ چالیس چالیس ہاتھ آپ کی برکت سے پاک بنا دیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام تمام قیدیوں کے ساتھ احسان فرمانے لگے۔ اگر کوئی قیدی بیمار ہو جاتا تو آپ اس کی عیادت و نگہداشت کرتے۔ اگر کسی قیدی کی جگہ تنگ ہو جاتی تو آپ اس کو کشادہ جگہ دے دیتے۔ اگر کسی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ شے فراہم کر دیتے۔ ان تمام باتوں کے علاوہ آپ عبادت میں انتہائی کوشش فرماتے۔ راتوں کو نماز میں اور دن کو روزہ میں گزار دیتے۔ جب آپ جیل میں پہنچے تو دیکھا کہ قیدی غمگین ہیں، مصیبت میں مبتلا ہیں، ان کا سہارا ٹوٹ چکا ہے۔ (مطلق العنان بادشاہوں کی قید کا یہی حال ہوتا ہے) آپ ان کو تسلی دینے لگے۔ فرمایا۔

”لوگو! پریشان نہ ہو، صبر کرو، اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔“

پرانے قیدیوں نے نوجوان قیدی (حضرت یوسف علیہ السلام) کی ہمت افزا گفتگو اور ہمدردانہ رویہ کو دیکھ کر کہا۔

”اللہ تجھے برکت دے۔ تیرا چہرہ کیسا حسین ہے۔ تیرا اخلاق کتنا اعلیٰ ہے۔ تیری باتیں کتنی پیاری ہیں۔ تیرے ساتھ رہنے سے ہمیں برکت حاصل ہوگی۔“

جیل کے نگران نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اعلیٰ روحانی مقام کی ادنیٰ جھلک دیکھ کر کہا۔

”نوجوان! اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں تمہیں آزاد کر دیتا۔ پھر بھی میں تیرا حق مصاحبت اچھی طرح ادا کرتا رہوں گا۔ تیرے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ جیل کی جس کوٹھری میں رہنا پسند کرو وہیں رہ سکتے ہو۔“

اسی دوران بادشاہ کے دونوں مقرب مذکورہ بالا قیدی آپ کا امتحان لینے کی غرض سے آئے۔ انہوں نے آپ سے کہا۔ ہم دونوں کو خواب آئی ہے، اس کی تعبیر بتا دیجئے اور پھر دونوں نے اپنی اپنی خواب بیان کر دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں فوری طور پر تعبیر دینا مناسب نہ جانا۔ کیونکہ ایک کی تعبیر تکلیف دہ تھی۔ اس پر بڑی مصیبت آنے والی تھی۔ اس لئے آپ نے تعبیر کی طرف توجہ نہ دی۔ بلکہ بعض دوسرے اہم امور کی طرف توجہ فرمائی۔ ان کے یقین کو

پختہ کرنے کے لئے آپ نے اپنے چند معجزات اور اپنی اعلیٰ صفات کا ذکر کیا۔ یہ اس لئے تھا کہ آپ انہیں جو ہدایت دینا چاہتے تھے، اس صداقت پر وہ یقین کر لیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے جانشینوں کی دعوت و ارشاد کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دعوت سے پہلے ان کو اپنی صداقت کا یقین دلاتے ہیں۔ ثبوت یقین کے لئے وہ کئی ذرائع استعمال میں لاتے ہیں۔ کبھی اپنا اعلیٰ کردار پیش کرتے ہیں۔ کبھی کسی معجزہ کا اظہار کرتے ہیں (اور انبیاء کے جانشین اپنی کرامت کا اظہار کرتے ہیں۔ کبھی اپنا علمی مقام واضح کرتے ہیں) اور اس کے علاوہ دیگر امور بجالاتے ہیں۔ جب قوم اور مخاطبین کو ان کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے، پھر وہ دعوت ایمان، تبلیغ رشد و ہدایت اور تعلیم امور شریعت فرماتے ہیں۔ حضور امام الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ نے دعوت تو حید و رسالت سے پہلے اپنا چالیس سالہ امانت و صداقت کا کردار قوم کے سامنے دہرایا۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر اور دعوت تو حید و رسالت سے پہلے اپنے

- (۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۸۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۷۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۶
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالہرکات عبداللہ شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۳۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۵۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ لبصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۳۸، و ما بعد

چند معجزات بیان فرمائے۔ انہیں بتایا کہ تمہارے گھر سے آنے والے کھانے کی مقدار، رنگ، نوعیت، قسم، وقت اور دیگر کیفیات یہ ہوں گی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تھا۔
 اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِّنَ الطَّیْنِ کَهَيْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فِیْکُوْنُ طَیْرًا۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ، وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَاَنْبِئُکُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدْخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَآیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ☆

(سورہ آل عمران، آیت ۴۹)

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی صورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو، اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اسی طرح کوئی عالم اجنبی ماحول میں اپنا علمی مقام اس لئے بیان کرے تاکہ اس کی ہدایت پر یقین ہو جائے تو یہ جائز اور طریق انبیاء کے موافق ہے۔ اور یہی وہ اسلوب ہے جسے رب کریم نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحُکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.....الایۃ (سورۃ النحل، آیت ۱۲۵)

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ (۸)

﴿۲﴾ اگر کسی جگہ کے لوگ کسی عالم یا عارف باللہ کے مرتبے سے ناواقف ہوں اور وہ عارف یا عالم اپنی دعوت پھیلاتا

- | | | |
|---|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط، از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۳۰ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۵۲ |

چاہے تو اگر وہ اپنے اوصاف، مدارج علمیہ اور مقامات روحانیہ کسی قدر بیان کر دے تاکہ لوگوں میں اس کی وقعت واضح ہو جائے تو یہ جائز ہے۔ اس تدبیر سے لوگوں کو اس کے علم و عرفان سے فائدہ اندوز ہونے کا موقع مل جائے گا۔ یہ بات خود ستائی کے ذیل میں نہیں آتی۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ تحدیثِ نعمت کا حکم تو حکمِ الہی ہے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (سورۃ الضحیٰ، آیت ۱۱)

اور رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا تعارف خاندانِ نبوت کا عظیم فرد ہونے کے حوالہ سے کروایا۔

جن اولیاء نے اپنے مراتبِ قرب اور مدارجِ فوز کا کسی قدر ذکر کیا ہے اس میں یہی حکمت کار فرما ہے۔ مثلاً غوثِ اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کا ارشاد مبارک۔

قَدَمِيْ هِدِيْ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اِلٰهِي

میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کا فرمان واجب الاذعان

”اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت دی ہے۔“

اور اسی طرح دیگر سلاسلِ طریقت کے مقتدایانِ کرام کے فرمان موجود ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے امور پر طعن کا باعث جہالت یا حسد ہوتا ہے۔ (۹)

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۹) | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۳۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۲۶ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقادر بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۷ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۶۰ |

﴿۳﴾ سچا دین اور صراط مستقیم وہی ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین کا طریقہ ہے۔ جو طریقہ اس کے علاوہ ہے وہ صراط مستقیم اور سچا دین نہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دین کا تعارف یوں فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا دین ہے۔ میں اسی دین کی اتباع کرتا ہوں۔ مومن کے لئے انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء کے دین کی اتباع لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ سچے دین پر چلنے والوں پر لازم ہے کہ وہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور خداداد علوم غیبیہ پر ایمان رکھیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قوم کے سامنے سچے دین کی علامت نبی کا علم غیب بتائی۔ قوم سے فرمایا کہ جن امور کا تمہیں علم نہیں میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم و اذن سے تمہیں وہ بتاتا ہوں۔ میں کاہن یا نجومی نہیں کہ میری خبروں کی بنیاد کہانت یا علم نجوم ہو۔

انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر جا بجا موجود ہے۔ (۱۱)

- ☆ (بقیہ ۹)
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ بقم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۵۲
- ☆ (۱۰) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۸۷
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ بقم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۸
- ☆ (۱۱) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۷
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوہی، ۳۹۷

(۵) جب کوئی جاہل کسی عالم سے رجوع کرے تو عالم مفتی کے لئے لازم ہے کہ پہلے اسے اچھی تدبیر سے اہم امور کی طرف توجہ دلائے۔ پھر اس کے استفتاء کا جواب دے۔ دنیوی امور پر دین کی دعوت اور رشد و ہدایت کو ترجیح دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر پوچھنے والوں کو تعبیر سے پہلے حق کی طرف دعوت دی۔ (۱۲)

(۶) اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اتباع میں اولیاء اور علماء فیضان کا واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل و علا واجب الوجود اور بندے درجہ امکان میں ہیں۔ واجب الوجود اور امکان میں کوئی مناسبت نہیں۔ واجب الوجود نے ہدایت بندوں تک انبیاء مرسلین کے ذریعے پہنچائی کہ وہ درجہ برزخ پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے فیض لیتے ہیں اور بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ بندوں کا اللہ تعالیٰ سے وصال ان قدسی صفات حضرات کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کا شکر گزار بننا بھی لازم ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور (ہمارے واسطے سے) لوگوں پر، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (۱۳)

- ☆ (۱۱) بقیہ (۱) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۳
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۵۱
- ☆ (۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۱۹۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۴۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۳۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۰
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ۳۹۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۴۲
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ بقم، ایران، ج ۳ ص ۵۳۹
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۶

باب (۲۲۷) ﴿منصب کا طلب کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۵۵)

یوسف نے کہا، مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے۔ بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

حل لغات:

خَزَائِنِ الْأَرْضِ: خَزَائِنَ کی جمع خَزَائِنُ ہے۔ اور الْأَرْضُ سے مراد مصر کی زمین ہے۔

خَزَائِنُ الْأَرْضِ سے مراد ہے کہ مصر کی زمین اور مملکت کے غلہ کے تمام اجناس اور تمام محصولات میرے زیر تصرف کر دے۔ میں جس طرح چاہوں ان میں تصرف کر دوں۔ کوئی دوسرا میرے تصرف میں حائل نہ ہو۔ فرمان میرا ہو باقی سب فرمانبردار ہوں۔ (۱)

إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ: مصر کے تمام خزانوں، اجناس اور اموال کی حفاظت کرنا جانتا ہوں اور میرے پاس رب کا عطا کردہ وہ علم ہے جس سے میں جانتا ہوں کہ ان کو کیسے سنبھالا جاسکتا ہے اور کہاں خرچ کرنا ضروری ہے۔ حساب کتاب بخوبی جانتا ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اموال کا حساب و کتاب لکھنا اور رکھنا سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام نے شروع فرمایا۔

- | | | |
|---|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | تفسیر البغوی المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي، مطبوعه ملتان، ج ۲ ص ۳۳۲ |
| ☆ | | زاد المسير في علم التفسير، تاليف الامام عبدالرحمن ابن الجوزي، مطبوعه المکتب الاسلامي، بيروت، ج ۳ ص ۲ |
| ☆ | | لباب التاويل في معاني التنزيل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعه لاہور، ج ۳ ص ۲۷ |
| ☆ | | الدر المنثور في التفسیر الماثور، مصنفه علامه جلال الدین عبدالرحمن السيوطی، مطبوعه مکتبه اية الله العظمی، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۵۲ |
| ☆ | | حاشية الجمل على الجلالين، تاليف علامه سليمان الجمل (۱۲۰۳ھ)، مطبوعه قديمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۳۹ |

پس منظر:

حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر کی قید میں بے جا محبوس تھے۔ ان دنوں بادشاہ مصر نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ سات فرہ گائیں کہ انہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ہیں۔ بادشاہ کے اس خواب کی تعبیر سے اس کے امراء و وزراء عاجز آ گئے۔ بلکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ پریشان خواب ہے، اس کی تعبیر کوئی نہیں۔

اسی دوران قید سے رہا ہونے والے بادشاہ کے ایک مقرب کو یاد آیا کہ قید خانہ میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، جو خواب کی تعبیر بتاتے ہیں۔ بادشاہ نے اسے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے روانہ کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر یہ دی کہ تم سات برس کھیتی کرتے رہو اور ضرورت سے بچا ہوا غلہ بالیوں میں رہنے دو۔ اس کے بعد سات برس قحط کے آئیں گے، ان میں تمہارا سات برس کا جمع شدہ غلہ ختم ہو جائے گا، صرف تھوڑا بچے گا۔ پھر ایک برس آئے گا جس میں مینہ آئے گا، اس میں لوگ رس نچوڑیں گے۔ خواب کی یہ تعبیر جب بادشاہ نے سنی، تو بولا کہ تعبیر دینے والے کو میرے پاس لاؤ۔ قاصد حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے میرے خلاف عورتوں سے الزام کی تردید کرالو، تا کہ میری عصمت سب کے سامنے آجائے۔ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا۔ سب نے بیک زبان کہا کہ یوسف کا دامن ہر عیب سے پاک ہے، ہم ہی سے لغزش ہوئی، یوسف سچا اور بے گناہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت، عفت، حلم، وقار، علم اور عزت جب بادشاہ نے ملاحظہ کر لی تو آپ کو اعزاز و اکرام سے قید خانہ سے لانے کا اعلیٰ انتظام کیا۔ آپ کے سر پر تاج رکھا۔ شاہی تلواریں آپ کے زیب تن کی، اور جواہرات سے مرصع تخت آپ کے لئے بچھوایا۔ تخت کے گرد ریشمی پردہ لٹکایا۔ یہ تخت تیس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا (۴۵ x ۱۵) تھا۔ اس پردے پر بستر بچھے ہوئے تھے اور ساٹھ باریک پردے تھے۔ پھر تاج پہن کر آپ کو برآمد ہونے کے لئے عرض کیا گیا۔ آپ تاج سر پر رکھ کر برآمد ہوئے۔ برف کی مانند آپ کا رنگ گورا اور چاند کی طرح چہرہ تاباں تھا۔ بدن کی

صفائی کی وجہ سے چہرے کی رنگت بدن میں نمایاں تھی۔ اس شان کے ساتھ آپ تخت پر جلوہ گر ہوئے کہ تمام امراء فرماں بردار ہو گئے۔ بادشاہ نے درخواست کی کہ وہ اپنے خواب کی تعبیر آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہے۔ آپ نے تعبیر دہرائی۔ بادشاہ کہنے لگا کھیتی باڑی کا اتنا وسیع اور دقیق کام کون کرے گا۔ غلہ اور اموال کا حساب کتاب اور مشکل وقت تک کے لئے اس کی حفاظت کون کرے گا۔ ایسا آدمی ملنا انتہائی دشوار ہے۔ ان کلمات سے درحقیقت آپ پر اعتماد کا اظہار کر رہا تھا۔ اور وہ چاہتا تھا کہ یہ مشکل کام آپ انجام دیں۔

خلق خدا پر آنے والے مصائب کے دفعہ، عدل و انصاف کے قائم رکھنے اور اجرائے احکام شریعت کے پیش نظر آپ نے بادشاہ سے فرمایا۔ زمین کی پیداوار اور اموال کے خزانوں پر مجھے کامل دسترس دے دو۔ میں ان شاء اللہ آنے والے مشکل حالات پر قابو پالوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ملکہ اور علم عطا فرمایا ہے۔ دین اور دنیا کے مصالح کو خوب جانتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ نے امور مملکت آپ کے سپرد کر دیئے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے علم و فضل کا اظہار اس کے سامنے کرے جو اس کی ان خوبیوں سے ناواقف ہو، تا کہ وہ اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھا سکے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ مصر کے سامنے اپنی امانت داری، کارگزاری اور مصالح دنیا سے واقفیت کا اظہار فرمایا۔ بلکہ اگر کوئی اور وہاں ایسا نہ ہو جو اس دینی اور دنیوی امور کی انجام دہی کر سکے اور اس میں وہ کام کرنے کی اہلیت ہو تو اس کا اظہار واجب ہو جاتا ہے۔ اہلیت کے اس اظہار میں مخلوق خدا کی ضرورت پوری کرنے کی نیت ہو۔ فخر اور تکبر کی نیت سے اپنی تعریف بیان کرنا منع ہے۔ ارشاد ربانی.....

فَلَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ..... الآية

(سورة النجم، آیت ۳۲)

تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بناؤ۔

..... کا یہی محل ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنا تعارف یوں بیان فرمایا۔

أَنَا وَلِدَادِمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ..... الحديث (۲)

میں اپنے رب کے ہاں تمام بنی آدم سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا
(بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا ہوں)

ایسا ہی ایک اور حدیث میں ہے۔

أَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ
مُشَفِّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ خَلْقُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيَدْخِلُنِيهَا
وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ..... الحديث (۳)

میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ (بلکہ اظہار حقیقت کے طور پر بیان کرتا
ہوں) قیامت کے روز میں لواء الحمد (حمد کا پرچم) اٹھانے والا ہوں اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔
روز قیامت سب سے پہلے میں شفاعت طلب کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو
گی، اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔ جنت کے دروازوں کی کنڈیاں سب سے پہلے میں کھلواؤں
گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھ فقیر مومنوں کو اس میں پہلے
داخل فرمائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور تمام پہلوں پچھلوں میں سے سب سے زیادہ اللہ
تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

قسم بخدا! میں جانتا ہوں کہ کون سی آیت دن میں نازل ہوئی اور کون سی آیت رات میں نازل
ہوئی۔ (قرآن مجید کے علوم، آیات کے شان نزول اور اسرار و رموز کا علم اللہ نے مجھے کثرت سے
دیا ہے)

(۲) رواہ الترمذی عن انس بن مالک، ج ۲ ص ۲۰۱ ورواہ الدارمی

(۳) رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۰۲

قرآن مجید کے علوم کے حامل حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے علوم کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔
اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہو تو میں اس کے پاس حاضر
ہو کر اس سے وہ علم حاصل کر لوں گا۔

ضرورت کے وقت اپنی خوبیوں کا اظہار تحدیثِ نعمت ہے۔ اس کے جواز میں شک نہیں۔ (۴)

(۲) اگر انسان کو اپنی ذات پر اطمینان ہو کہ وہ عدل قائم کرنے، احکام شریعت کے جاری کرنے، حق قائم کرنے اور
ظلم کو مٹانے پر قادر ہے اور اس کی نیت حبِ دنیا و حبِ جاہ سے پاک ہے تو حکومت کا کوئی عہدہ اور قضا کی
طلب کرنا جائز ہے۔ بلکہ اگر معلوم ہو کہ میرے سوا اس عہدہ کے لائق کوئی اور نہیں تو یہ طلب جمیل، مستحسن بلکہ
واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے خزانوں، محاصل اور زمین کی پیدوار کے انتظام و
انصرام کا منصب اس لئے طلب فرمایا تھا کہ اس منصب کی ذمہ داری صرف آپ ہی پوری کر سکتے تھے۔ اگر
آپ اس منصب پر فائز نہ ہوتے تو مخلوق خدا نا قابل بیان مشکلات سے دو چار ہو جاتی۔ خلفاء راشدین
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امور خلافت کی ذمہ داری اسی نیت سے سنبھالی۔

- (۳)
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۴
 - ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۲
 - ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۱۶۱
 - ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجہ التأویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۵۵
 - ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۲۳۵
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۶۱
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۲ ص ۳۸۲
 - ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۹
 - ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۰
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵
 - ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۲۷
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۷
 - ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۵۰
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۱۱، ۲۱۷

اگر عدل قائم کرنے، ظلم مٹانے، غلبہ حق قائم کرنے اور اجرائے احکام شریعت پر قادر نہ ہو یا اس کی استعداد نہ رکھتا ہو یا جب جاہ یا جب اقتدار کی نیت ہو تو مملکت کے کسی منصب کی طلب اور اس کو مطلوبہ منصب دینا ناجائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کے اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے۔

لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا (وَفِي رِوَايَةٍ أُوتِيَتْهَا) عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتُ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا (وَفِي رِوَايَةٍ أُوتِيَتْهَا) عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتُ عَلَيْهَا (۵)

عہدہ امارت کا سوال نہ کرو اگر طلب کی بنا پر تمہیں امیر بنا دیا گیا تو پھر تجھے تیرے حال کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر بغیر طلب کے تجھے عہدہ امارت دیا گیا تو پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تیری اعانت کی جائے گی۔ (۶)

- (۵) ☆ رواہ البخاری عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۲ ص ۱۰۵۸، ۹۸۰
- ☆ رواہ مسلم عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۲ ص ۱۲۰، ۴۸
- ☆ رواہ النسائی عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۲ ص ۳۰۳
- ☆ رواہ ابو داؤد عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۲ ص ۵۰
- ☆ رواہ الترمذی عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۱ ص ۱۸۳
- ☆ رواہ الدارمی عن عبد الرحمن بن سمرة، ج ۲ ص ۲۳۳
- (۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۱۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۸ ص ۲۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۴۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۷

﴿۳﴾ کافر، فاسق یا ظالم حاکم کی طرف سے کسی منصب پر مامور ہونا جائز ہے۔ بشرطیکہ.....

(ا) وہ منصب افادیت عامہ کا حامل ہو۔

(ب) حصول منصب جاہ طلبی کا داعیہ نہ ہو۔

(ج) منصب کے فرائض ادا کرنے کی استعداد رکھتا ہو۔

(د) حاکم کی طرف سے منصب کے فرائض کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ نہ ہو۔

ظالم اور فاسق حکمرانوں کی طرف سے ہمارے سلف صالحین نے عہدہ قضا قبول کیا ہے اور وہ خدمت دین، عدل و انصاف کے قیام اور اجرائے احکام شریعت کی غرض سے یہ منصب قبول کرتے رہے۔ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہ مصر کی طرف سے خزانہ کی حفاظت اور تقسیم کی ذمہ داری قبول فرمائی تھی۔ اس وقت وہ بادشاہ دین ابراہیمی پر نہ تھا۔ البتہ اگر حاکم کی طرف سے فرائض منصبی کی ادائیگی میں دخل اندازی کا خدشہ ہو یا احکام شریعت کے جاری کرنے کی استعداد نہ ہو یا حب دنیا و حب اقتدار ہو تو یہ منصب قبول کرنا ناجائز ہے۔ (۷)



احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۲	☆	(۷)
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۱۵	☆	
الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۵۵	☆	
زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۳۵	☆	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۶۱	☆	
انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۰	☆	
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالہرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۷	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۷۹	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۱۸	☆	

﴿نظر لگنا۔ دم کرنا﴾

باب (۲۲۸)

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

قَالَ يَبْنِي لَا تَدْخُلُوا مِنِّي بَابٍ وَاحِدًا وَاَدْخُلُوا مِنِّي أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ
وَمَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ . إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ . عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ . وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۶۷)

اور کہا، اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں
سے جانا۔ میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا۔ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے، میں نے
اسی پر بھروسہ کیا، اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہئے۔

حل لغات :

وَمَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ :

أَغْنَى إِغْنَاءً، عَنْ صَلَاحٍ كَيْفَ سَأَلَ كَافِي هُوَ۔

أَغْنَى عَنْهُ وَغْنَاءُ فُلَانٍ وَغْنَاءُ وَغْنَاءُ وَغْنَاءُ بِمَعْنَى دَوْرَ كَرْنَا۔

عربی محاورہ ہے: هَذَا مَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا اس کا معنی ہے، یہ تجھے کوئی نفع نہیں دے گا۔ (۱)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۹۲
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۳۶۶
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۱۹۹
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۷۱

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کی ہدایت یوں فرمائی کہ اے میرے بیٹو! شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ کہیں تمہیں نظر بد نہ لگ جائے۔ اس سے بچاؤ کا حل یہ ہے کہ تم شہر کے ہر دروازے سے الگ الگ داخل ہونا۔ تمہاری حفاظت کے لئے میری یہ تدبیر ہے۔ مگر اس کے ساتھ یقین رکھو کہ تقدیر کو تدبیر نہیں ٹال سکتی، اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی مصیبت کو ٹال نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر دیا ہے وہی ہو کر رہے گا۔ میں نے تو ایک تدبیر کی ہے۔ اس لئے کہ ممکن ہے وہ آنے والی مصیبت ٹل جائے۔ (۲)

”اِنَّ الْحُكْمَ اِلَاللّٰهِ“ حکم کا معنی ہے، کسی دوسرے پر کوئی چیز اس طرح لازم کر دینا کہ وہ اس کا خلاف نہ کرے۔ اس معنوں میں ”حکم“ تو بس اللہ وحدہ لا شریک لہ جبار و قہار ہی کا چلتا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور حقیقی معنوں میں حکم نہیں کر سکتا ہے کہ مکمل اختیار و اجبار بندوں پر صرف اسی کا ہے۔ مخلوق میں سے کسی حاکم، قاضی، ظالم و جابر کا کوئی حکم حقیقی معنوں میں حکم نہیں۔ انہیں مجازی طور پر حکم کہہ سکتے ہیں۔ (۳)

- (۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۵۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۲۸
- ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۲۰۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۶
- (۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۵
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۱

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ: کسی پر اپنے تمام امور تفویض (سپرد) کر دینا اور اسی پر بھروسہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔ وکیل بروزن فعیل بمعنی اسم مفعول استعمال ہوتا ہے اور کبھی بمعنی اسم فاعل بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی حافظ ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ.....

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ..... الایہ (سورہ آل عمران، آیت ۷۳)

..... میں وکیل بمعنی حافظ ہے۔ مخلوق کا وہی مالک متولی اور خلق کی تدبیر اسی سے قائم ہے۔

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا۔ (۴)

پس منظر:

قحط پڑنے کے بعد کنعان کے لوگ مصر سے غلہ لانے کے لئے گئے۔ ان میں برادرانِ یوسف بھی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اس وقت ملکِ مصر میں خزانہ اور اجناس کے مالک و متصرف تھے۔ ہر آنے والے کو ضرورت کے مطابق غلہ دیتے۔ برادرانِ یوسف کو انہوں نے غلہ دیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے ضعیف باپ اور باپ کی خدمت پر مامور بھائی بنیامین کے حصہ کا غلہ بھی دیا۔ اس وقت اونٹ کا بوجھ غلہ ایک آدمی کو دیا جاتا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ یہ بھائی دوبارہ لینے آئیں۔ اس کے لئے یہ تدبیر کی کہ خدام کو حکم دیا کہ غلہ کی قیمت، جو ان سے وصول ہوئی تھی خفیہ طور پر ان کے غلہ میں رکھ دی تاکہ گھر جا کر اس احسان کو مانیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آئندہ جب غلہ لینے آؤ گے تو اپنے بھائی بنیامین کو ساتھ لانا ورنہ تمہیں غلہ نہ دوں گا۔ بیٹوں نے واپس کنعان آ کر جب غلہ کی بوریاں کھولیں تو ان میں ان کی قیمت کی تھیلی موجود تھی۔ انہوں نے باپ سے اس احسان اور حسن سلوک کی تعریف کی اور عرض کی کہ آئندہ

- | | |
|---|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۱۰ |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۶ |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۲۳۳ |
| ☆ | قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۹۵ |
| ☆ | مدارک التنزیل وحقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲ |

ہمارے بھائی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیئے تاکہ اس کے حصہ کا غلہ بھی وصول کر سکیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس سے بہت پہلے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے کہنے پر اپنے سے جدا کر چکے تھے۔ ان کا فراق ہی ان کے لئے سوہانِ روح بنا ہوا تھا۔ اب باپ کے لئے دوسرے بیٹے بنیامین کو جدا کرنا دشوار تھا، تاہم بھائیوں کے اصرار پر باپ بنیامین کو بھائیوں کے ساتھ روانہ کرنے پر تیار ہوئے۔ لیکن اس مرتبہ انہوں نے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب کی مرتبہ جب تم مصر میں داخل ہونا چاہو تو ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ اس میں حکمت میں یہ تھی کہ برادرانِ یوسف بڑے حسین و جمیل، سروقامت، گل رخسار، باکمال و باجمال، صحت مند، توانا اور عالم شباب میں تھے۔ شاہِ مصر کے ہاں ان کی عزت زبانِ زد عام تھی۔ اس وجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خیال ہوا کہ کہیں اجتماعی ہیئت میں داخل ہوتے دیکھ کر کسی کو نظر نہ لگ جائے۔ اس سے پہلی مرتبہ روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں کو یہ وصیت نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ اس وقت کوئی مصر میں ان سے واقف نہ تھا اور پھر بنیامین بھی ان کے ساتھ نہ تھا۔ اب کی مرتبہ وہ بھی ان کے ہمراہ تھا۔ (۵)

- (۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابوہریرہ محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوہریرہ محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۰۹۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۹ ص ۲۲۶
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۳۸۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۵۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۴۰۲
- ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۵
- ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۳۱
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۳
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۵۷

مسائل شرعیہ :

(۱) حسین و جمیل، عجیب و غریب اور تعجب انگیز شخص یا شے کو دیکھنے والی نظر بد بعض اوقات اس شخص یا شے کو متاثر کر دیتی ہے۔ اس کی صحت و اعتدال میں فرق پڑ جاتا ہے۔ نظر بد کا لگنا برحق ہے۔ سنت مصطفیٰ ﷺ اور اجماع امت اسی پر قائم ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے اس کی تائید فرمائی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے حسین و جمیل، گل رخسار، سرو قد بیٹوں کو نظر بد سے بچانے کے ارادے سے فرمایا تھا کہ شہر مصر میں اکٹھے داخل نہ ہونا، کہ کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے۔ نظر بد لگ جانے کا عقیدہ برحق ہے۔ اس کا انکار بد مذہبی اور انکار حدیث صحیحہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ (۶)

نظر لگ جانا برحق ہے اور اگر کوئی شے قدر سے بڑھ سکتی ہے تو وہ نظر لگ جاتا ہے۔ (۷)

- ☆ (بقیہ ۵)
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۵
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۵۷
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۳۵۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۵
- ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۸۷۴، ۸۷۵
- ☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۲۰
- ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۱۸۵
- ☆ رواہ الترمذی عن یحییٰ بن ابی کثیر، ج ۲ ص ۳۶
- ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۷۳، ۲۹۳، ج ۲ ص ۲۲۲، ۲۶۹، ۳۲۰، ۳۳۹، ۳۷۸، ج ۳ ص ۷۶، ج ۵ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۲

﴿۲﴾ نظر بد سے حفظِ ما تقدم کی تدبیر اختیار کرنا جائز ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر شہر میں متفرق طور پر داخل ہونے کی تدبیر سے یہی مراد تھی۔ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹوں حضرت سیدنا اسماعیل اور حضرت سیدنا اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نظر بد سے حفاظت کے لئے دم فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا و مولانا سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ اپنے نواسوں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو نظر بد سے حفاظت کا دم فرمایا کرتے تھے۔ حدیث سریف میں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ أَعِيْذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مِثْلَ لَمْ يَقُولْ كَانَ أَبُوْكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا اسْمَاعِيْلَ وَاسْحَقَ (۸)

حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نواسوں حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے۔

(ترجمہ دعا) ”میں ان دونوں کو شیطان، حشرات الارض اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“ پھر آپ فرماتے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم بھی اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی انہی کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔ (۹)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا وحدہ لا شریک لہ ہے، وہی خالق حقیقی ہے، وہی مسبب الاسباب ہے، وہی موثر حقیقی ہے،

- (بقیہ)
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۷
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۳
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۵
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۱
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۷۵
 - ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ۲ ص ۳۰۳
 - ☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۳۵
 - ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۷۰، ۲۲۶
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۲
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۱

وہی صانع ہے، وہی حکیم ہے، صرف اسی کا حکم چلتا ہے، اس کے حکم کا کوئی مانع نہیں۔ نظرِ بد اسی کی مشیت سے پیدا ہوتی ہے، اس کی تقدیر اور منشا کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، آنکھ میں نظرِ بد کی تاثیر اسی نے پیدا کی ہوئی ہے، یہ ایسا ہی جیسا کہ افعی (سانپ کی ایک قسم) کی آنکھ میں تاثیر ہے جو اس سے نظر ملاتا ہے اس کے زہر سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ نفع و نقصان کے بارے میں اسی کا فیصلہ نافذ ہے۔

وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ الْآيَةُ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۲)

اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو، مگر خدا کے حکم سے۔

اس لئے نظرِ بد لگنے کی حقیقت کے ساتھ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ پر ایمان و ايقان پختہ ہونا لازم ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ انسان مامور ہے کہ اس عالم کے اسبابِ معتبرہ کی رعایت ملحوظ خاطر رکھے، اور اس کا مامور ہے کہ حزم و یقین

کرے کہ اسباب اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے ہی موثر ہو سکتے ہیں، اور بچاؤ کی انسانی تدابیر فیصلہ الہی اور

تقدیر کو بدل نہیں سکتے۔ انسان اس پر بھی مامور ہے کہ مہلک اشیاء سے پرہیز کرے اور بقدر امکان تحصیل

منافع اور دفع ضرر میں کوشش کرے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ، اجماع امت اور اسلام کی یہی تعلیم ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے ضرر کے خدشہ کو دور کرتے ہوئے انہیں ہدایت فرمائی تھی۔ (۱۱)

﴿۵﴾ کسی بیماری، پریشانی اور ضرر سے حفاظت یا دفعیہ کے لئے قرآن مجید کی آیات، احادیثِ طیبہ میں ماثور ادعیہ یا

بزرگانِ دین کے تعلیم کئے ہوئے کلمات سے ہی دم کرے۔ ایسے کلمات سے جن کا معنی کفر ہو یا ان کلمات کا

☆ (۱۰) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ لیبلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۵۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۳

☆ (۱۱) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹

معنی معلوم نہ ہو، دم کرنا ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح حضور نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضر ہوئے، آپ کو شدید درد میں مبتلا پایا، شام کو پھر عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ بالکل صحت مند ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ اتَى فَرَقَانِي، فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَخَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ انہوں نے مجھے ان کلمات کے ساتھ دم کیا۔ (ترجمہ کلمات دم) اللہ کے نام سے میں ہر ایذا دینے والی شے، ہر نظرِ بد اور ہر حاسد سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

کسی شے یا شخص کے حسن و خوبی دیکھتے تعجب و مسرت ہوتی ہے۔ نظر اس تعجب و مسرت کی حالت میں لگتی ہے۔ بغض، حسد، عناد، عداوت وغیرہ کی حالت میں نظر نہیں لگتی۔ اس لئے نظر لگانے والا نظر کے سبب گناہگار یا فاسق نہیں ہو جاتا۔ نظر لگ جانے کے باعث جو نقصان یا ضرر ہو اس کا اس پر کفارہ بھی نہیں۔ کیونکہ یہ ضرر اس کے ارادہ یا قصد سے نہیں ہوا۔ البتہ جادو گر کے عملِ جادو سے اگر کوئی فوت ہو گیا تو قصاص میں جادو گر کو قتل کیا جائے گا۔ (۱۲)

دم کرنے سے بیماری، پریشانی، درد وغیرہ دور ہو سکتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کو درد کی حالت میں حضرت جبریل علیہ السلام نے دم فرمایا، آپ کا درد جاتا رہا۔ آپ حضرات حسنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو دم فرمایا کرتے تھے۔ (۱۳)

نظر لگانے والا اگر معین اور معلوم ہو تو اس کے اعضاء دھو کر نظر والے پرائڈیلے جائیں اور اگر غیر معلوم وغیر معین ہو تو اس پر دم کیا جائے، اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت ہبل بن حنیف رضی اللہ عنہ کسی مقام پر نہا رہے تھے، ان کے خوبصورت جسم کو کسی نے دیکھا، اس سے آپ کو نظر لگ گئی۔ اس سے وہ بیمار

(۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۷
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹
(۱۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۸

ہو گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نظر لگانے والے کو حکم دیا کہ اپنے اعضا کا غسل اس پر بہا دو۔ اس سے انہیں شفا مل گئی۔ (۱۴)

﴿۹﴾ نظر لگانے والے پر واجب ہے کہ اپنے اعضا کا غسل نظر والے پر ڈالے۔ اگر وہ انکار کرے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ يَوْمَ الْعَائِنِ فَيَتَوَضَّاءُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمُعِينُ (۱۵)

حضور نبی اکرم ﷺ نے نظر لگانے والے کو حکم فرماتے کہ وہ اعضا وضو دھوئے، پھر اس سے نظر والے کو اس سے غسل دیا جائے۔

﴿۱۰﴾ حسین و جمیل اور تعجب انگیز شے یا شخص دیکھ کر اسے برکت کی دعا دے۔ اللہ تعالیٰ اس شے اور شخص کو نظر بد سے محفوظ فرما دے گا۔ مثلاً یوں کہے۔

تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ. اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ. يَا مَاشَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۱۶)

﴿۱۱﴾ ترتیب اسباب اور اسباب کا استعمال اللہ تعالیٰ کو موثر حقیقی جانتے ہوئے کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ (۱۷)

﴿۱۲﴾ اسمائے الہیہ اور ادعیہ ماثور پر مشتمل تعویذ گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ البتہ بیت الخلا اور عورت کے پاس جاتے وقت اتار دے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ البتہ وہ تعویذ اگر مستور ہو تو نہ اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۱۸)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۲۷ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۶ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸ |
| ☆ | (۱۵) | رواہ ابو داؤد عن عائشہ، ج ۲ ص ۱۵۸ |
| ☆ | (۱۶) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۶ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸ |
| ☆ | (۱۷) | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۳ |
| ☆ | (۱۸) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۵ |

﴿۱۳﴾ بندہ مومن کے لئے جائز ہے کہ آیات قرانیہ، ادعیہ، ماثورہ اور کلمات خیر سے اپنے آپ کو دم کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. (۱۹)

حضور سید عالم ﷺ جنوں اور نظر بد کے شر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئی تو ان سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان دونوں کے سوا کو آپ نے ترک فرما دیا۔

اسی طرح جادو، نظر بد، حشرات الارض، تمام امراض، زخموں، چوری اور بے عزتی وغیرہ کے شر سے دعا مانگنا جائز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ، صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین اور علمائے راسخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اسی پر عمل رہا ہے۔ (۲۰)



- | | |
|--------|------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ (۱۹) | رواہ الترمذی عن ابی سعید. ج ۲ ص ۳۵ |
| ☆ | رواہ النسائی عن ابی سعید. ج ۲ ص ۳۱۷ |
| ☆ (۲۰) | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۱ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البیروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۹۱ |

باب (۲۲۹) ﴿کفالت، ضمانت، اجارہ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قَالُوْا اِنْفَقْدُ صَوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهِ زَعِيْمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۲)

بولے بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لئے ایک اونٹ کا
بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

حل لغات:

نَفَقْدُ: (از باب ضَرَبَ) فَقَدْ اَوْ فَقَدْ اَنَا وَفُقْدَا كَامَعْنٰی ہے، گم ہونا، شے کے وجود کے بعد عدم ہو جانا،
کسی شے کا حواس سے اس طرح غائب ہو جانا کہ اس کا پتہ نہ ملتا ہو۔ (۱)

صَوَاعَ الْمَلِكِ: بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ، یہ پیالہ بہت قیمتی تھا، اس لئے قحط کے زمانہ میں اس سے غلہ بھی ناپا جاتا
تھا۔ (۲)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسالرخانہ کراچی، ۹۳۷ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۳ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۶۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۵۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱ |
| ☆ | (۲) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۹۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۹ |

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس پیمانے کے ساتھ ابھی غلہ ناپ کرتا فلی والوں کو دیا وہ پیمانہ کہیں کم ہو گیا ہے۔ اس پیالہ سے چونکہ بادشاہ پانی بھی پیتا ہے، اس لئے اس کا ملنا بہت اہم ہے۔

حَمْلُ اور حَمْلُ کا معنی ہے بوجھ جو اٹھایا جائے۔ مگر ان میں فرق ہے۔ حَمْلُ (حا کے کے کسرہ کے ساتھ) کا معنی ہے، وہ ظاہر بوجھ جو سر یا پیٹھ پر لاداجائے۔ اور حَمْلُ (حا کے فتح کے ساتھ) وہ باطنی بوجھ جو کوئی مادہ اپنے پیٹ میں بچہ کی صورت میں اٹھاتی ہے۔ (۳)

حَمْلُ بَعِيرٍ سے مراد ہے، ایک اونٹ کا بار یا بوجھ جو وہ اٹھا سکتا ہے۔ اونٹ کا بار اہل عرب کے نزدیک ایک معلوم مقدار ہے، جیسے وسق، صاع وغیرہ۔ (۴)

أَنَابِهِ زَعِيمٌ: زَعِيمٌ، كَفِيلٌ، حَمِيلٌ، ضَمِينٌ اور قَبِيلٌ یہ تمام کلمات بمعنی ضامن کے استعمال ہوتے ہیں۔ جوابدہ۔ (۵)

- (۳) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۳۱
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۷۴
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۳۵
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۸۴
- (۴) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۶ ص ۱۸۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۹
- (۵) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۱۳
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۳۳
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۲
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۱۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مر لٹنی حسینی زہیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۳۲۳

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کوئی گم شدہ پیالہ تلاش کر کے لائے گا اسے ایک بار شتر غلہ بطور انعام دیا جائے گا۔ اور بادشاہ کی طرف سے غلہ دینے کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ یعنی وہ غلہ دینا میرے ذمہ ہے۔ (۶)

پس منظر:

برادرانِ یوسف کنعان سے جب دوسری مرتبہ مصر سے غلہ لینے آئے تو حسبِ قرارداد بنیامین کو ساتھ لے آئے تھے۔ ان حضرات نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خوش خبری سنائی کہ ہم آپ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق بنیامین کو ساتھ لے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم نے بہت اچھا کیا ہے۔ پھر ان سب کی آپ نے مہمانی فرمائی۔ علیحدہ علیحدہ دسترخوان بچھائے اور ہر دسترخوان پر دو صاحبوں کو بٹھایا۔ بنیامین اکیلے رہ گئے، وہ رو پڑے، دل میں سوچا، اگر میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہوتے تو میرے ہمراہ بیٹھتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، ”بنیامین تم اکیلے رہ گئے ہو، آؤ میرے ہمراہ دسترخوان پر بیٹھ جاؤ، کھانا ملاحظہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، ”اگر میں تمہارے بھائی کی جگہ ہو جاؤں تو کیسا ہے۔“ بنیامین نے عرض کی کہ آپ جیسا بھائی کے میسر ہو سکتا ہے؟ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کا نورِ نظر ہونا اور راحیل (زلیخا) کا لختِ جگر ہونا آپ کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔“ اس پر حضرت یوسف علیہ السلام فرطِ محبت سے رو پڑے اور چپکے سے فرمایا، ”میں یوسف بن یعقوب ہوں، مگر راز ظاہر نہ کرنا۔“ بنیامین یہ سن کر بے خود ہو گئے اور عرض کی کہ اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ ”تمہیں روکنے کی کوئی تدبیر نہیں، سوائے اس کے کہ کوئی ناپسندیدہ بات تمہاری طرف منسوب کی جائے۔“ بنیامین نے کہا۔ ”کوئی مضائقہ نہیں۔“

- | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۵ |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۱ |
| ☆ | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۹ |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۹ |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶ |

پھر جب ان بھائیوں کا سامان اور غلہ مہیا کر دیا تو غلہ ناپنے کا پیانہ اپنے بھائی بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا (یہی پیانہ بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ تھا)۔ پھر محافظ نے سامان سے پیانہ طلب کیا۔ اس نے تلاش کیا مگر نہ ملا۔ وہ دوڑتا ہوا اس قافلے کی طرف گیا اور یہ کہا ”اے قافلے والو! تم چور معلوم ہوتے ہو۔“ وہ سمجھا کہ ابھی انہیں کو غلہ ناپ کر دیا ہے، یہی لوگ وہ قیمتی پیالہ لے گئے ہوں گے۔ پیالہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے خفیہ طور پر حسب قرار داد بنیامین کے سامان میں رکھ دیا گیا تھا۔ محافظ سامان کو خبر نہ تھی۔ اس لئے اس نے قافلے والوں پر مجموعی طور پر چوری کا شبہ ظاہر کیا۔ کنعان کے راستے پر جانے والے اس قافلے نے مڑ کر دیکھا اور کہا۔ ”تمہاری کیا شے گم ہو گئی ہے؟“ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کے پینے کا پیالہ (جس سے غلہ ناپا جاتا ہے) گم ہو گیا ہے، جو کوئی اس پیالہ کو تلاش کر کے لادے گا اسے ایک اونٹ غلہ بطور انعام دیا جائے گا اور اس کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گم شدہ شے یا شخص کی تلاش پر انعام مقرر کرنا، انعام کا اعلان کرنا اور ملنے پر انعام ادا کرنا جائز ہے۔ آیت زیب عنوان سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۰ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۸ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۷ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۵۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جولہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۷ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پالی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۸ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ لبصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |

﴿۲﴾ کفالت کے جواز اور اس کی مشروعیت قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع امت منعقد ہے۔ آیت زیب عنوان میں ”وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ“ اس پر صریح دلیل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔
وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ کفالت کرنے والا ضامن ہے۔ (۹)

﴿۳﴾ ایک معاملہ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی کفالت کی۔ (۱۰)
کفالت (کفیل بننا) کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے۔ یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمے تھا، دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ مطالبہ خواہ دین کا ہو یا عین کا یا نفس کا۔ جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب یا مکفول کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ ہو اس کو اصیل یا مکفول عنہ کہتے ہیں۔ جس نے ذمہ داری لی وہ کفیل یا ضامن اور جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہ ہے۔

﴿۴﴾ کفالت یا ضمانت جن الفاظ سے لازم ہوتی ہے، وہ یہ ہیں۔ میں نے اس کی کفالت کی۔ میں نے اس کی ضمانت دی۔ میں اس کا کفیل ہوں۔ میں اس کا ضامن ہوں۔ اس کا ذمہ مجھ پر ہے۔ اس کے ذمہ جو مطالبہ ہے، وہ میں پورا کروں گا۔ وغیرہ۔ (۱۱)

- | | | | |
|---|----------|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (بقیہ ۸) | ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۲ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۰ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵ |
| ☆ | (۹) | ☆ | رواہ ابو داؤد عن ابی امامہ، ج ۲ ص ۱۳۶ |
| ☆ | | ☆ | ورواہ الترمذی فی البیوع وفی الوصایا |
| ☆ | | ☆ | ورواہ ابن ماجہ فی الصدقات |
| ☆ | | ☆ | ورواہ احمد، ج ۵ ص ۳۱۷، ۲۶۲ |
| ☆ | (۱۰) | ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | | ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۸ |
| ☆ | | ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲ |
| ☆ | | ☆ | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جولہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور'، ۳۸۷ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶ |
| ☆ | (۱۱) | ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | | ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۶ |

مجهول مال کی ضمانت دینا جائز ہے۔ اس صورت میں طالب جس مال کا مطالبہ کرے گا ضامن کے ذمہ اس کا دینا لازم ہوگا۔ حضور سید عالم ﷺ نے مال مجهول کی ضمانت قبول فرمائی۔ آپ کی عادت مبارکہ (ہجرت کے ابتدائی سالوں میں) یہ تھی کہ جب کوئی جنازہ حاضر کیا جاتا آپ دریافت فرماتے اس کے ذمہ کوئی دین ہے۔ اگر کوئی دین ہوتا تو آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہ فرماتے، بلکہ صحابہ کرام کو حکم فرماتے کہ تم اس کا جنازہ ادا کرلو۔ اگر میت کے ذمہ کوئی دین نہ ہوتا تو آپ نماز جنازہ کی امامت فرماتے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَصَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَى ذِيْنَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ (۱۲)

نبی اکرم ﷺ کے حضور ایک میت لائی گئی تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ ادا کریں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کی، اس کے ذمے کوئی قرض نہیں۔ اس پر آپ نے اس کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ کچھ دیر بعد ایک اور میت حاضر کی گئی۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کا جنازہ پڑھو۔ (میں جنازہ نہیں پڑھتا) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے قرضہ کا میں ذمہ دار ہوں۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

☆ (بقیہ ۱۱)

- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۸۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ۱۸ ص ۱۷۹
- ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶
- ☆ رواہ البخاری عن سلمۃ بن الاکوع، ج ۱ ص ۳۰۶

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بغیر تعین دین کے اس کی کفالت کی۔

ہجرت کے کئی سال بعد حضور سید عالم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی میت حاضر لائی جاتی، آپ فرماتے، میت کا ترکہ میت کے وارثوں کا ہے اور اگر میت کے ذمہ کوئی دین ہے تو میں اس کا ضامن ہوں۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَالَ. أَنَا أُولَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَىٰ قَضَاءِ هُوَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ (۱۳)

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول کو فتوحات سے نوازا تو (جنازہ کے موقع پر) آپ فرماتے، میں ہر مومن کے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں۔ اگر میت نے دین چھوڑا تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ کرم پر ہے اور اگر ترکہ چھوڑا تو وہ وارثوں کا ہے۔

میت کے مجہول دین کی ضمانت حضور سید الانبیاء و امام المرسلین ﷺ دیتے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ طالب یا مکفول لہ نے اگر اسیل یا مکفول عنہ سے مطالبہ وصول کر لیا تو کفیل مطالبہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ اگر کوئی شخص کسی کے ذمے مال کی ضمانت دیتا ہے تو قرض خواہ کے لئے جائز ہے کہ وہ جس سے چاہے اپنا قرض وصول کرے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ نفس کی کفالت یا ضمانت کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو جس کی کفالت کی یا ضمانت دی، حاضر لائے۔ جس

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | رواہ ابو داؤد عن جابر، ج ۲ ص ۱۱۹ |
| ☆ | | رواہ النسائی عن جابر، ج ۱ ص ۲۷۹ |
| ☆ | (۱۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳ |
| ☆ | (۱۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳ |
| ☆ | (۱۶) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶ |

طرح آج کل کچھریوں میں ہوتا ہے کہ مدعی علیہ سے کفیل یا ضامن طلب کیا جاتا ہے۔ جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ مکفول عنہ کو مقررہ تاریخ پر حاضر لائے۔ اگر وہ اسے حاضر نہ لائے تو اسے حراست میں لیا جاسکتا ہے۔ (۱۷)

﴿۹﴾ سلطنت کی طرف سے جو مطالبات لازم ہوتے ہیں، ان کی کفالت بھی صحیح ہے، خواہ وہ مطالبات جائز ہوں یا ناجائز۔ کیونکہ یہ مطالبہ، مطالبہ دین سے بھی سخت ہوتا ہے، مثلاً آج کل گورنمنٹ زمین داروں سے مال لیتی ہے، تاجروں سے آمدنی کا ٹیکس لیتی ہے، اگر اس کے دینے میں تاخیر کرے فوراً حراست میں لیا جاتا ہے۔ اس کی جائیداد نیلام کر دی جاتی ہے۔ مکان کا ٹیکس، آمدنی کا ٹیکس، تجارت کا ٹیکس، کارخانہ کا ٹیکس وغیرہ ان تمام مطالبات کے ادا کرنے پر آدمی مجبور ہے۔ لہذا ان سب کی کفالت یا ضمانت صحیح ہے، جس پر مطالبہ ہے اگر اس کے حکم سے کفالت کی تو کفیل اس سے کفالت کی رقم وصول کر سکتا ہے۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ کفیل کے ذمہ مکفول عنہ کو صرف ایک مرتبہ حاضر کر دینا ہے۔ ہاں اگر ایسے الفاظ سے کفالت کرے، جس سے عموم سمجھا جاتا ہو، مثلاً کہے کہ جب کبھی تو اسے طلب کرے میں سے حاضر لاؤں گا۔ یا دعویٰ کے تصفیہ تک میں اسے حاضر لا تا رہوں گا تو ایک بار حاضر لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔

- (۱۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۷۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶
- (۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۵

﴿۱۱﴾ حدود اور قصاص کی کفالت نہیں ہو سکتی، کیونکہ حدود اور قصاص میں نیابت نہیں ہو سکتی۔ ہاں جس پر حد واجب ہو، اس کے نفس کی کفالت ہو سکتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ شخصی ضمانت کی صورت میں اگر مکفول عنہ فوت ہو جائے تو تکفیل کے ذمہ اس کا حاضر کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ اب اس کی حاضری ناممکن ہے۔ (۲۰)

﴿۱۳﴾ اجارہ (اجرت پر کام کرنا) شرعاً جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اس کے جواز پر دلائل قائم ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ (۲۱)

﴿۱۴﴾ کام کی اجرت مقرر کرنا جائز ہے، اور یہ ضرورت کی بنا پر ہے، اگرچہ اس میں ایک طرف مجہول ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی یہ کہے کہ جو کوئی یہ کام کر دے گا اسے اتنی مزدوری دی جائے گی۔ مزدوری ان عقود میں سے ہے جن کا فسخ کرنا فریقین کے لئے جائز ہے۔ مزدور کے لئے کام شروع کرنے کے بعد منسوخ کرنا جائز ہے جب کہ وہ اپنا حق ساقط کر دے، اور جب مزدور کام شروع کر دے تو مزدوری کرانے والے کے لئے اس کا فسخ کرنا جائز

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۹) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳ |
| ☆ | (۲۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۳ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳ |
| ☆ | (۲۱) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۶، ۱۰۹۷ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جولہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۷ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۰ |
| ☆ | | انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کراٹہ، ج ۳ ص ۳۹۹ |

نہیں۔ اگر وہ مزدوری کے معاہدہ کو فسخ کرنا چاہے تو اس کا حق الحذمت ادا کرے۔ (۲۲)

﴿۱۵﴾ جو کوئی اس سامان کو اٹھا کر فلاں جگہ تک لے جائے، اسے اتنی اجرت ملے گی۔ اگر کسی نے وہ سامان وہاں تک پہنچا دیا تو وہ اجرت کا مستحق ہے، اگرچہ اس نے کسی خاص شخص کا تعین نہ کیا ہو۔ اگرچہ سامان اٹھانے والے نے زبان سے اسے قبول نہ کیا ہو۔ اس کا سامان وہاں پہنچا دینا ہی اجارہ کی قبولیت ہے۔ (۲۳)

﴿۱۶﴾ اگر کوئی کرایہ دار مالک کے مکان میں بطور کرایہ دار رہتا ہے۔ اگر مالک اسے کہے کہ آج کے بعد تم جتنے دن اس مکان میں رہو گے، ہر دن یا ماہ کا اتنا کرایہ ہوگا۔ کرایہ دار نے زبان سے کچھ نہ کہا، مگر جتنے دن یا مہینے رہے گا، ہر دن یا ہر ماہ کا کرایہ اس کے ذمہ ہوگا۔ کرایہ دار کا مکان میں ٹھہرنا ہی اس کی رضا مندی تصور ہوگا۔ یہ اجارہ جائز ہے۔ (۲۴)

﴿۱۷﴾ مزدوری کی اجرت کی ضمانت کام کرنے سے پہلے جائز ہے۔ (۲۵)

﴿۱۸﴾ حضور سید عالم شارح اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۲) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۰ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۲۹۹ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۰ |
| ☆ | (۲۳) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | (۲۴) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵ |
| ☆ | (۲۵) | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۸۷ |

کی شریعتوں کے جو احکام بغیر کسی تردید کے منقول ہوئے ہیں، وہ ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔ کفالت، ضمانت، اجارہ وغیرہ کے احکام زیر عنوان آیت میں بیان ہوئے، ان پر ہماری شریعت نے تردید نہ فرمائی، لہذا یہ احکام ہمارے لئے واجب العمل ہیں۔ (۲۶)



- (۲۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۸۷
- ☆ تفسیر روح المعالی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۶

باب (۲۳۰) ﴿خفیہ تدبیر کے ذریعے مقصود حاصل کرنا﴾

﴿مستحسن و غیر مستحسن حیلہ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ
كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَاءٍ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۷۶)

تو اوّل ان کی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے، پھر
اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔
بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے، مگر یہ کہ خدا
چاہے۔ ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک
علم والا ہے۔

حل لغات:

فَبَدَأَ: بَدَأَ کا مصدری معنی ہے، ظاہر ہونا، شروع کرنا۔ (فاحرف عطف ہے) آیت مبارکہ میں اس کا معنی ہے، تلاشی

شروع کی۔ (۱)

يَاوَعِيْتَهُمْ: اَوْعِيَةً جمع ہے وَعَاءٌ کی (کسرہ واؤ فصیح ہے، اس کو ضمہ واؤ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے)

وَعَاءٌ کا معنی ہے، جس میں کسی شے کی حفاظت کی جائے۔ مراد برتن، تھیلا، بوری، بستر بند۔ (۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ برادرانِ یوسف کے سامان کی تلاشی کے وقت سب سے پہلے بڑے بھائی کے سامان کی تلاشی لی گئی، پھر دوسرے کی، پھر تیسرے کی، علیٰ ہذا القیاس بنیامین کے سامان کے علاوہ باقی سب کے سامان کی تلاشی لی گئی، مگر گم شدہ پیمانہ نہ ملا۔ سب سے آخر میں بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ اس کے سامان سے پیمانہ برآمد ہو گیا۔ اگر اوّل ہی سے بنیامین کے سامان کی تلاشی لی جاتی تو اس پر تہمت کا الزام آتا۔

بنیامین کے سامان سے جب پیمانہ برآمد ہوا تو برادرانِ یوسف بہت شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو لعن طعن کرنے لگے۔ بنیامین نے وہ جواب دیا جو حقیقت پر مبنی بھی تھا، مگر اس کی حقیقت کی تہ کو اس کے بھائی نہ پاسکے۔ فرمایا، میرے سامان میں پیمانہ میں نہیں رکھا، نہ میں نے اسے چرایا ہے، بلکہ اس نے پیمانہ میرے سامان میں رکھ دیا ہے جس نے پہلی مرتبہ تمہاری پونجی تمہارے سامان میں رکھ دی تھی۔ اس تدبیر کو آیت کے اگلے حصہ میں بیان کیا گیا ہے۔

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوسیٰ مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۵ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۱ |
| ☆ | (۲) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوسیٰ مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۸۳ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۲ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۸ |

كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ:

کدنا: کادیکید کیدا (از باب ضرب، باع) سے ماضی معروف جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ کد بروزن بع۔ ناخمیر جمع

متکلم کی ہے، اس کا مرجع ذات باری تعالیٰ ہے۔

کید کا معنی ہے، مکر، سازش، حیلہ، تدبیر۔

اس فعل (اور اس طرح کے دیگر متعدد افعال مثلاً مکر، استہزاء وغیرہ) کی نسبت جب مخلوق کی طرف ہو تو مکروہ و مذموم معنی مراد ہوتے ہیں۔ یعنی سازش، مکر۔

اور جب اس فعل (اور اس طرح کے دیگر افعال) کی نسبت اللہ تعالیٰ جل و علا کی طرف ہو تو اس سے مراد خفیہ تدبیر ہوتی ہے۔ یعنی یہ افعال مخلوق کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی ابتدا ہوتی ہے اور اگر ذات باری کی طرف منسوب ہوں تو اس سے مراد فعل کی نہایت ہوتی ہے۔ گویا یہ افعال مذموم و مکروہ معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور محبوب و محمود معنوں میں بھی۔ (۳)

اس آیت مبارکہ میں کید محمود معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

یعنی ارشادِ بانی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روکنے کی جوتدبیر کی وہ ہم نے اسے بتائی تھی۔ اس کی اپنی رائے نہ تھی۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۱ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۴۴۳ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۴ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۱۱ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۹۰ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زہدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۹ |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۹ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۶ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حنّان الدلسی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲ |

فِي دِينِ الْمَلِكِ : دین اس آیت میں بمعنی قانون، حکم، عملداری اور حکم ہے۔ (۵)

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَأُ: درجات جمع ہے درجہ کی۔ اس کا معنی ہے مرتبہ۔

نَرْفَعُ فَعْلٌ مضارع استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

- ☆ (بقیہ ۳)
- ☆ تفسیر البہوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن سیوطی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۶۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۱
- ☆ تفسیر البہوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۱
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۶۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) جسے چاہیں ہم اس کے مراتب اور درجات بلند کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے (حضرت یوسف علیہ السلام) کو علم، حکمت، نبوت، فہم، اور بادشاہی سے نوازا، کئی طرح کی عطا کی، انواع کرامات دیئے، ابواب العلوم سے نوازا، اپنی خواہشات پر قابو دیا، ہدایت کی توفیق دی۔ (۶)

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عِلْمٌ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔ یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کا علم زیادہ ہے، دوسرے سے تیسرے کا اور تیسرے سے چوتھے کا، علیٰ ہذا القیاس اس سلسلہ کی انتہا مخلوق میں سے حضور سید عالم عالم ماکان و مایکون ﷺ ہیں اور موجودات میں علم کی انتہا عالم الغیب والشہادۃ علیم بذات الصدور جل و علا پر ہے۔ مفسرین نے اس آیت میں اس علم سے مراد مخلوق کے علم والے لئے ہیں۔ یعنی یہ ایسا عام ہے جس سے بعض افراد کو خاص کر لیا ہے (مخصوص عنہ البعض)۔ حضور سید عالم عالم ماکان و مایکون ﷺ کے مخلوق میں سے سب سے بڑے عالم ہونے کی بارہا شہادت ان کے خالق و مالک، طالب و مطلوب اللہ رب العزت جل و جلالہ نے دی ہے۔ کثیر آیات میں سے ایک آیت مبارکہ آپ بھی تلاوت فرمائیں۔

.....وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ، وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ☆
(سورۃ النساء، آیت ۱۱۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ علم الہی تو غیر متناہی ہے۔ اس کی قطعیت میں کوئی شبہ ہی نہیں۔ (۷)

- (۶) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جواد علیہ السلام، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۲
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان الدلسی (م ۵۴۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲
- ☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۰
- (۷) ☆ تفسیر البہرۃ المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البہری، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۴۱

پس منظر:

برادران یوسف جب دوسری مرتبہ غلہ لینے مصر میں آئے تو رقم کی تھیلی جو پہلی بار ان کے سامان میں قصد اُرکھ دی گئی تھی، وہ بعینہ واپس لے آئے۔ اب ان کے کردار اور چال چلن سے ظاہر ہو چکا تھا کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے نہیں، انہوں نے نہ خود کسی کا مال کھایا اور نہ اپنے جانوروں کو بیگانے کھیت سے مالک کی مرضی کے بغیر کچھ کھانے دیا۔ اپنے جانوروں کے منہ پر جالی چڑھا رکھی تھی تاکہ وہ کسی کے کھیت سے بلا اجازت چارا نہ کھا سکیں۔ ان کے عمل و کردار نے ثابت کر دیا کہ وہ پیالہ کی چوری میں بے قصور ہیں۔ اس پر حضرت کے کارندوں نے آپ کے حکم سے ان سے پوچھ لیا کہ اگر تم میں سے کسی کے غلہ کی بوری سے پیمانہ برآمد ہو جائے تو پھر اس کی سزا کیا ہوگی؟ برادران یوسف نے کہا کہ ہمارے باپ دادا کے قانون میں چور کو غلام بنا کر رکھ لیا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں شاہ مصر کی عملداری قانون یہ تھا کہ چور کو پکڑ کر مارا جاتا اور مال مسروقہ سے دو گنا مال مالک کو ادا کیا جاتا تھا۔

اس سے پہلے دسترخوان پر پہلی ملاقات میں بنیامین اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کہہ چکے تھے کہ اب میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، ”تم کو معلوم ہے کہ والد ماجد میری وجہ سے کتنے غمگین ہیں اور اگر تم بھی یہاں رہ گئے تو ان کا غم اور بڑھ جائے گا۔ اور تمہیں یہاں رکھنا اس وقت ممکن نہ ہوگا جب تک میں تم کو کسی ایک برے کام سے منسوب نہ کر لوں۔ تمہاری طرف ایسی چیز منسوب نہ کر دوں جو لائق شرم ہو۔ بنیامین

☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۲
☆	تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۱
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۱
☆	حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۶۵
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۲

نے کہا، مجھے اس کی پروا نہیں، جو آپ مناسب جانیں کریں، میں بالکل آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا، میں ایک خفیہ تدبیر کرتا ہوں، جس سے تمہارا یہاں روک لینا میرے لئے آسان ہو جائے گا۔ میں اپنا پیالہ تمہارے سامان میں چھپا دوں گا۔ کسی اور کو اس کی خبر نہ ہوگی اور پیالہ کی چوری کا پھر اعلان کروادوں گا، تاکہ تمہاری روانگی کے بعد میرے لئے تم کو واپس لانا ممکن ہو۔“ بنیامین نے اس پر رضا مندی ظاہر کر دی۔ یہ تدبیر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائی تاکہ آپ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت کے مطابق بنیامین کو روک سکیں اور باقی بھائیوں کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ اقدام وحی الہی کے اتباع میں تھا۔ اللہ تعالیٰ جل و علا مالک و مختار ہے، وہ اپنی مخلوق میں جیسا چاہے تصرف فرمادے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس کا اعلان واجب الاذعان ہے کہ میرے کسی فعل یا امر پر اعتراض مخلوقات کے لئے جائز نہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ☆

(سورة الانبياء، آیت ۲۳)

اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔

چنانچہ سامان کی تلاشی شروع کی گئی۔ پہلے دوسرے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی لینے والے جب کسی کی بوری کھولتے تو استغفار کرتے۔ یکے بعد دیگرے سب کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ کسی کے سامان سے پیالہ نہ نکلا، نہ نکلنا تھا۔ حتیٰ کہ آخر میں بنیامین کی بوری رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا ”میرا خیال ہے، اس نے کوئی چیز نہیں اٹھائی ہو گی، اس کی تلاشی نہ لی جائے۔“ پھر جب بنیامین کے سامان کی تلاشی لی گئی تو پیالہ اس میں سے نکل آیا۔ اب برادران یوسف کے اپنے اقرار کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔

یہ حیلہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھا کہ اس میں حکمت اور مصلحت مطلوبہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس حیلہ کے اختیار کرنے میں مدد فرمائی۔ (۸)

- | | |
|-------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاصی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۶ |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹۸ |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵ |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۵ |

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جو کام فی نفسہ حرام یا ممنوع نہ ہو مگر اس کا حصول کسی خفیہ تدبیر پر موقوف ہو تو اسے خفیہ تدبیر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ جیسے ایک بھائی کا دوسرے بھائی کے پاس رہنا اس خفیہ تدبیر کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس خفیہ تدبیر کا ارتکاب جائز ہے۔ اس میں دلیل یہ ہے کہ صحیح امر جائز غرض پورا کرنے اور اپنے حقوق وصول کرنے کے لئے کسی خفیہ تدبیر پر عمل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے کسی شرعی حکم یا ضابطہ کی مخالفت نہ ہوتی ہو۔ عرف شرع میں اس خفیہ تدبیر کو ”حیلہ“ کہتے ہیں۔

حیلہ کے جواز پر قرآن مجید اور احادیث طیبہ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات کی تصریحات ناطق ہیں۔ زیب عنوان آیت مبارکہ میں حیلہ کے جواز کی صراحت ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے دور ابتلا میں قسم کھائی تھی کہ میں تندرست ہو کر بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ صحت یاب ہونے پر رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انہیں جھاڑو ماریں، جس میں سوتیلیاں ہوں۔ اس سے آپ کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور بیوی کو ایذا بھی نہ ہوگی۔ اس حیلہ کی تعلیم کا بیان قرآن مجید میں صراحت سے موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

- | | | | |
|---|---------|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | بقیہ ۸) | ☆ | الکشاف عن حقائق التزیل وعیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جارا فہز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۱ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۰ |
| ☆ | | ☆ | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۰ |
| ☆ | | ☆ | انوار التزیل واصرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۳ |
| ☆ | | ☆ | لباب التأویل فی معانی التزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵، ۳۳ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۰ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۸ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۲ |
| ☆ | | ☆ | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۶۳ |
| ☆ | | ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۱ |

وَاخْذِبِيْكَ ضِعْفًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنُتِ ۚ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۚ نِعَمَ الْعَبْدِ ۚ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ☆

(سورہ ص، آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ بیشک ہم نے اسے صابر پایا۔ کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوم کو بت پرستی سے روکا۔ قوم نہ مانی۔ بلکہ آپ کے درپے آزار ہو گئی۔ ایک مرتبہ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ کل شہر بابل سے باہر ہمارا میلہ ہے، وہاں ہمارے ساتھ چلے اور رونق تماشا ملاحظہ کیجئے۔ ممکن ہے کہ آپ اس سیر کے بعد ہم کو بت پرستی پر ملامت نہ کریں گے۔ آپ ان کے ساتھ میلہ میں نہیں جانا چاہتے تھے۔ آپ نے ایک تدبیر اختیار فرمائی۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا، جس سے قوم سمجھی کہ آپ ستاروں سے آئندہ کی خبر معلوم کر رہے ہیں، وہ لوگ ستاروں کی تاثیر حقیقی کے قائل تھے، ان میں سے اکثر نجومی تھے، آپ کا یہ عمل ایک خفیہ تدبیر تھی، جس کے ذریعے آپ ان کے میلے میں شرکت سے اجتناب چاہتے تھے، آپ کی تدبیر سے وہ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَنظَرَ نَظْرًا فَنُجُومٌ ☆ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ☆ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ☆

(سورۃ الصُّفٰت، آیات ۸۸، ۸۹، ۹۰)

پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں کو دیکھا۔ پھر کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ تو وہ اس سے پیٹھ دے کر پھر گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس حیلہ کو مقام مدح میں بیان فرمایا ہے۔ قوم کی عدم موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں گئے۔ کلباڑا سے بتوں کو توڑ دیا۔ صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا اور کلباڑا اس کے گلے میں ڈال دیا، تاکہ قوم کے پوچھنے پر اسے بتایا جاسکے کہ یہ تمہارا بڑا معبود ہے۔ اسی نے چھوٹوں کو توڑا ہوگا۔ قوم جب میلے سے واپس آئی اور اپنے بتوں کی حالت زار کو دیکھا تو سمجھے یہ ابراہیم کی کاروائی ہو گئی۔ طیش میں آکر آپ سے دریافت کیا۔ بتوں کے خلاف آپ کی کاروائی کو ایسے انداز میں بیان کیا جس سے وہ سمجھے کہ واقعی اس بڑے بت کی کارستانی ہے۔ آپ کے اس حیلے کو رب کریم جل وعلا نے مقام مدح میں یوں

بیان فرمایا۔

قَالُوا أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِالْهَيْئَةِ ابْرَاهِيمُ ☆ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا فَاسْتَلَوْهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ☆
(سورۃ الانبیاء، آیات ۶۲، ۶۳)

بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم! فرمایا، بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا، تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی حسین زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر پر تھے۔ اردن سے گزرتے ہوئے آپ کو معلوم ہوا کہ اس علاقہ کا حاکم ظالم اور جابر ہے اور ہر شخص کی خوبصورت بیوی کو پکڑ کر اس سے بدکاری کرتا ہے۔ البتہ کسی کی بہن پر تعرض نہیں کرتا۔ ظالم و جابر کے کارندے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے قصد میں پڑھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی عصمت کی حفاظت کی خاطر ایک خفیہ تدبیر کی اور ظالم کے کارندوں سے فرمایا۔ یہ میری بہن ہے۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ میری دینی بہن ہے۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر صرف یہی دو مومن تھے۔ پھر آپ اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

لَا تُكَذِّبْنِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ إِنَّكَ اخْتَبْتِي..... الحديث (۹)

میری بات کو مت جھٹلانا کیوں کہ میں نے انہیں تیرے بارے میں بتا دیا ہے کہ یہ میری دینی بہن ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تدبیر سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عصمت محفوظ ہو گئی۔

خیبر کا خراج وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو حضور سید عالم ﷺ نے مقرر فرمایا۔ خراج میں انہوں نے عمدہ کھجوریں مدینہ منورہ روانہ کیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ خیبر میں سب کھجوریں اسی طرح کی عمدہ ہیں؟ محصل خراج نے عرض کیا، نہیں۔ بلکہ ہم ردی کھجوریں زیادہ دے کر تھوڑی عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ایک قسم کی اجناس کے تبادلہ میں برابری شرط ہے۔ کمی بیشی کی صورت میں سود ہوگا۔ پھر آپ نے ردی کھجوروں کے عوض عمدہ کھجوریں حاصل کرنے کا حیلہ تعلیم فرمایا، ارشاد ہوا۔

☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۴۷۳

☆ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، للعننی، ج ۱۲ ص ۳۱، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

بِيعِ الْجَمْعَ بِالذَّارِهِمْ ثُمَّ اتَّبِعْ بِالذَّارِهِمْ جَنِيًّا (۱۰)

ردی کجوروں کو روپیوں کے بدلے فروخت کرو اور (حاصل ہونے والے) روپیوں کے عوض عمدہ کجوریں خرید لو۔

غرضیکہ صحیح غرض، اپنے حقوق حاصل کرنے اور حرام و ممنوع امور سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کرنا جائز ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ جائز حیلہ اصول دین میں سے ہے۔ (۱۱)

﴿۲﴾ جس حیلہ سے انسان کسی حرام کام سے بچ جائے یا کسی حلال شے کو حاصل کرے تو وہ حیلہ مستحسن ہے اور جس حیلہ کی وجہ سے انسان کسی حق کو باطل کر دے یا باطل کو حیلہ سے طمع کر کے حق ظاہر کرے وہ حیلہ حرام ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

.....وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ☆

(سورۃ المائدہ، آیت ۲)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

حدیث شریف ہے۔

☆ رواہ البخاری عن ابی سعید و ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۹۳

☆ ورواہ النسائی عن ابی سعید و ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۲۱۹

☆ ورواہ ابن ماجہ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ، فی کتاب البیوع

☆ احکام القرآن، از امام ابوہریرہ محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوہریرہ محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۶۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہرہ بن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲، ۳۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۲

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ (۱۲)

امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کے احکام لکھ بھیجے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔ نیز یہ بھی لکھا کہ زکوٰۃ بے بچنے کے حیلے سے متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے۔

مثلاً بکریوں کی زکوٰۃ کا کم از کم نصاب چالیس بکریاں ہیں۔ ان سے اگر ایک بھی کم ہوگی تو ان پر زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔ ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت ان میں چند ایک کسی کو اس نیت سے ہبہ کر دے کہ باقیوں پر زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی۔ یہ مجتمع کو متفرق کرنے کی مثال ہے۔ اسی طرح چالیس سے ایک سو انیس بکریوں تک صرف ایک بکری زکوٰۃ کی فرض ہے۔ فرض کیجئے دو شخصوں کے پاس چالیس بکریاں ہیں۔ دونوں پر ایک ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے، مگر دونوں نے زکوٰۃ سے بچنے کا یہ حیلہ کیا کہ دونوں نے اپنی متفرق بکریاں ایک شخص کو ہبہ کر دیں۔ اب اس کے پاس اسی بکریاں ہو گئیں، مگر اس پر صرف ایک بکری ہی زکوٰۃ فرض رہی۔ یہ متفرق کو مجتمع کرنے کی مثال ہے۔ ان مذکورہ دونوں حیلوں میں فرض کو ساقط کرنے کا حیلہ کیا گیا ہے۔ یہ دونوں حیلے حرام ہیں۔ (۱۳)

﴿۳﴾ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ سال پورا ہونے سے پہلے اپنے مال کو فروخت کر دے، یا کسی کو ہبہ کر دے جب کہ اس کی نیت یہ نہ ہو کہ وہ ایسا کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائے گا۔ اس پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جب سال پورا ہو جائے اور اس کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل آجائے تو اس کے لئے بقدر نصاب مال میں کمی کرنا یا تصرف کرنا جائز نہیں۔ (۱۴)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۲) | رواہ البخاری عن انس، ج ۲ ص ۱۰۲۹ |
| ☆ | (۱۳) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۳۶ |
| ☆ | | صحیح البخاری، ج ۲ ص ۱۰۲۹ |
| ☆ | (۱۴) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۳۶ |

﴿۴﴾ احکام شرع کا تعلق ظاہر مال سے ہے۔ باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ جل و علا کے سپرد ہے۔ شارع اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

أَمُرْتُ أَنْ أَحْكُمَ بِالظَّاهِرِ وَاللَّهُ يَتَوَلَّى السَّرَائِرَ (۱۵)

مجھے ظاہر حال پر حکم کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔ دلوں کے حال اللہ تعالیٰ عز و جل کے سپرد ہیں۔ سنن نسائی میں امام نسائی نے ایک باب اس سلسلہ میں مخصوص کیا ہے۔

الْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ

(ج ۲ ص ۳۰۶)

نوٹ: سورۃ التوبہ، آیت ۷۳ کے مسائل شرعیہ کے ضمن میں یہ مسئلہ تفصیل سے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۵﴾ بعض اوقات انسان کو بڑا مقصد حاصل کرنے کے لئے کچھ قربانی بھی دینا پڑتی ہے۔ بنیامین کو اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس رہنے کے لئے عارضی طور پر چوری کا الزام برداشت کرنا پڑا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور تدبیر سے ہوا۔ اس لئے بڑے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے معمولی نقصان اٹھانا جائز ہے۔ (۱۶)

﴿۶﴾ بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ علم اور علماء کی تعظیم کرے اور علماء کے لئے لازم ہے کہ وہ تواضع اختیار کریں۔ ہمہ دانی کا دعویٰ نہ کریں۔ ممکن ہے کہ ایک عالم سے دوسرا عالم، علم میں اعلیٰ و افضل ہو۔ مخلوقات میں سب سے بڑا علم والا اللہ تعالیٰ عز و جل کا محبوب رسول عالم ماکان وما یکون ﷺ ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ علم درجات کمال میں سے ہے۔ برادران یوسف اگرچہ علم والے تھے، مگر حضرت یوسف علیہ السلام کا علم ان سے زیادہ تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ عز و جل نے حضرت یوسف علیہ السلام کے درجات ان سے بلند فرمائے۔

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | کشف الغطاء، للمجلونی، مطبوعہ دار التراث، بیروت، ج ۱ ص ۲۲۱ |
| ☆ | | اسرار المرلوعہ، لعلی القاری، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ، بیروت، ص ۱۱۳ |
| ☆ | | الدرا المنتشرة فی الاحادیث المشتهرة، للسبوطی، طبعہ اولی، ص ۲۰ |
| ☆ | (۱۶) | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۳ |
| ☆ | (۱۷) | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶ |

اس لئے بندہ مومن پر حتی الامکان علم میں کمال حاصل کرنا لازم ہے۔ رب کریم جل وعلا نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(سورہ طہ، آیت ۱۱۴)

اور عرض کرو اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (۱۸)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّقَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. اٰمِيْنَ



- (۱۸) ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حنّان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقّی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۱
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آئۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۶۱

باب (۲۳۱) ﴿غلبہ ظن کی بنیاد پر شہادت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

ارْجِعُوا اِلٰی اَبِيْكُمْ فَقُولُوْا اَيُّاْنَا اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا

بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَفِیْطِيْنَ ☆ (سورہ یوسف، آیت ۸۱)

اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ، پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے چوری کی اور ہم تو اتنی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے۔

حل لغات:

ارْجِعُوا اِلٰی اَبِيْكُمْ: اپنے باپ کے پاس لوٹ کر چلے جاؤ۔ یہ کلمہ برادرانِ یوسف میں سے بڑے نے دوسروں کو اس وقت کہا جب بنیامین پر چوری کا الزام لگا اور وہ اس الزام میں غلام بنائے گئے۔ بھائیوں نے بڑی کوشش کی کہ بادشاہ مصر بنیامین کی بجائے کسی اور کو غلام بنالے اور بنیامین واپس باپ کے پاس پہنچ جائے۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کے بعد بنیامین سے سب سے زیادہ محبت کرنے لگے تھے۔ اس کی جدائی کا صدمہ باپ کے لئے جان گداز تھا۔ اس لئے بڑے نے دوسروں کو کہا کہ تم جاؤ اور باپ سے پوری داستان سناؤ۔ (۱)

(۱) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۹
تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ لبصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵

اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ: سَرَقَ (از باب ضَرَبَ) سَرَقًا (را کے فتح کے ساتھ) چوری کرنا اور سَرِقَ (را کے کسرہ کے ساتھ) وہ شے جو چرائی جائے۔ مال مسروق۔

معنی یہ ہے کہ اے باپ! تیرے بیٹے کے سامان سے شاہی پیالہ ہمارے سامنے برآمد ہوا۔ ہم نہیں جانتے کہ اس نے کب چرایا؟ یا کسی نے کب کے اس کے سامان میں رکھ دیا؟ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ اس پر چوری کا الزام لگا ہے۔

ایک قرات میں سَرَق کی بجائے سَرِق پڑھا گیا ہے۔ اس کا معنی بھی یہی ہے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔ (۲)

وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا: ہم اس وقت گواہی دیتے ہیں جب ہمیں علم یقینی ہو جائے۔ مگر اب ہم صرف ظاہر واقعہ پر گواہی دے رہے ہیں۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ عز و جل کے پاس ہے کہ اس نے پیالہ خود چرایا یا کسی نے

- (بقیہ ۱) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۶۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۳
- (۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲
- ☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۳۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۶۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۶

اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔ اس صورت میں ”علم“ بمعنی گمان غالب ہوگا۔ علم کا ایسا استعمال لغت عرب میں موجود ہے۔

آیت کا معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ (اے باپ) کے دین میں چور کو غلام بنا لیا جاتا ہے۔ اس امر کی شہادت بادشاہ مصر کے پاس ہم نے صرف اس علم کی بنا پر دی ہے، جو ہمیں حاصل تھا۔ (۳)

وَمَا كُنَّا لِنُفِيْبَ حَفِيْظِيْنَ: اور غیب کے محافظ نہیں۔

آپ سے بنیامین کو لیتے وقت ہمیں علم نہ تھا کہ یہ چوری کرے گا۔ ہم نے اس کی حفاظت کا ذمہ صرف اتنا لیا تھا جتنا ہمارے لئے ممکن تھا۔ ہم سے پوشیدہ کیا کرے گا؟ اس کا ہمیں علم نہیں تھا۔

آیت مبارکہ کا یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ شاہی پیالہ اس کے سامان سے نکلا۔ ہم نے نکتے دیکھا، ہمیں یہ علم نہیں کہ اس نے خود چرایا جا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا۔ ہم تو وہ بات بیان کر رہے ہیں۔ جو ہمارے سامنے ہوئی۔ حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۴)

- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ ز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۶۷
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۰۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۴۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ ز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۶۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر. تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان الدلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۸ ص ۱۹۰

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدبیر کے مطابق بنیامین کو اپنے پاس روک لیا۔ اب برادران یوسف کے لئے بڑا مسئلہ یہ پیدا ہو گیا کہ بڑی منت سماجت اور وعدہ پیمان سے بنیامین کو باپ سے جدا کر کے لائے تھے۔ اب وہ بنیامین کے بغیر باپ کے پاس کس منہ سے جاتے۔ برادران یوسف نے ایک تدبیر کی اور بادشاہ مصر سے کہا کہ آپ بنیامین کی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو روک لو اور اس کو واپس باپ کے پاس جانے دیجئے۔ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور پہلے ہی اپنے بیٹے یوسف کی جدائی میں غم میں مبتلا ہے۔ بادشاہ مصر نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم غیر مجرم کو مجرم کی جگہ پکڑ لیں تو ہم خود مجرم ہو جائیں گے۔ اس طرف سے مایوس ہو کر برادران یوسف نے مجلس مشاورت قائم کی۔ ان میں سے بڑے نے دوسروں کو کہا۔ تمہیں یاد ہے کہ بنیامین کو باپ سے بڑے وعدہ پیمان کر کے ساتھ لائے ہو۔ اب باپ کو کیسے منہ دکھاؤ گے۔ ہاں تو تم یاد کرو اس سے پہلے تم نے اپنے بھائی یوسف سے کیا سلوک کیا تھا؟ یوسف کی جدائی میں باپ غم سے نڈھال ہے۔ اب تو میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نازل کرے یا مجھے کوئی نیا حکم دے۔ اب باقیوں کا یہاں رک جانا مناسب نہیں، اس سے باپ غم میں مزید مبتلا ہو جائے گا، اب تم باپ کے پاس جا کر بنیامین کے ذمہ چوری کے الزام کو بیان کر دو، تاکہ تمہارا دامن پاک ہو جائے اور یوسف کی طرح بنیامین پر زیادتی کا الزام تم پر عائد نہ ہو۔ باپ کو بتا دو کہ پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا ہے، اس کو ہم نے دیکھا ہے، اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے خود چرایا ہے یا کسی نے اس کے سامان میں رکھ دیا ہے۔ (۵)

- ☆ (بقیہ ۳) انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۴
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۸۶
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۶۹
- ☆ (۵) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۹
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۷

مسائل شرعیہ:

- ﴿۱﴾ شہادت کی بنیاد علم و مشاہدہ ہے، مگر بعض معاملات میں علم یقینی کی بجائے گمان غالب پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔ برادرانِ یوسف نے محض غلبہ ظن کی بنیاد پر بنیامین کے خلاف چوری کی شہادت باپ کو دی۔ انہیں بنیامین کی چوری کا علم یقینی نہ تھا۔ انہوں نے بنیامین کے سامان سے پیالہ برآمد ہوتے دیکھا، چوری کرتے نہیں دیکھا تھا۔ قرآن مجید نے ان کی غلبہ ظن کی بنیاد پر ان کی شہادت کو بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔ (۶)
- ﴿۲﴾ ادائے شہادت کے لئے ضروری نہیں کہ گواہ کو واقعہ کا گواہ متعین کیا جائے۔ بلکہ گواہ کا واقعہ کے وقت حاضر ہونا ہی کافی ہے۔ مثلاً دو آدمی آپس میں حساب کر رہے تھے، ایک نے دوسرے کے لئے کسی دین کا اقرار کیا۔ ایک تیسرا آدمی وہاں موجود تھا، دونوں نے اسے اپنے حساب کا گواہ نہیں بنایا، مگر وہ اب اس دین کے اقرار کرنے کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔ اسی طرح مجلس نکاح کے وقت دو متعین گواہوں کے علاوہ ایک اور آدمی بھی ایجاب و قبول کے کلمات سن رہا تھا۔ اگرچہ یہ نکاح کا متعین گواہ نہیں مگر یہ شخص اس نکاح کے انعقاد کی گواہی دے سکتا ہے۔ (۷)

- ☆ (بقیہ ۵) تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالپی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۸۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۵۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۵۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰/۴
- ☆ (۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۸۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۷
- ☆ (۷) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲

﴿۳﴾ اگر کوئی گواہ واقعہ بھول جائے مگر یاد دلانے پر اسے یاد آ جائے تو وہ اب گواہی دے سکتا ہے۔ گویا بھولا ہوا علم اسے یاد آ گیا۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونے کے بارے میں رب کریم جل وعلا نے اس حکمت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

.....فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى.....الآیۃ
(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۲)

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے۔

البتہ اگر یاد دلانے پر بھی اسے یاد نہ آئے تو وہ گواہی نہیں دے سکتا۔ (۸)

﴿۴﴾ ایک شخص کے ذمہ کسی کا مطالبہ ہے، وہ تنہائی میں اقرار کر لیتا ہے، مگر جب لوگوں کے سامنے دریافت کرتا ہے تو انکار کر دیتا ہے۔ صاحب حق نے یہ حیلہ کیا کہ چند لوگوں کو مکان کے اندر چھپا دیا اور اس کو بلایا اور دریافت کیا۔ اس نے یہ سمجھ کر کہ یہاں کوئی نہیں ہے، اقرار کر لیا، جس کو ان لوگوں نے سن لیا، اگر دروازہ کی جھری یا سوراخ سے اس شخص کو دیکھ لیا تو اب ان کی گواہی دینا جائز ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ دستاویز پر کسی کی گواہی لکھی ہے، اگر اس کے سامنے دستاویز پیش ہوئی اس نے پہچان لیا یہ میرے دستخط ہیں۔ اگر واقعہ اس کو یاد آ گیا اگرچہ اس سے پہلے یاد نہ تھا، اب اسے گواہی دینا جائز ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اگر کوئی آدمی ایسے امر کی شہادت دے کہ اس کی عمر اور اس کے احوال اس کی شہادت کے احتمال نہیں رکھتے تو وہ شہادت رد کر دی جائے گی۔ (۱۱)

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۸) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲ |
| ☆ | (۹) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵ |
| ☆ | (۱۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵ |
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۵ |

﴿۷﴾ اگر کسی معاملہ میں صرف وہی گواہ ہے اور اگر یہ گواہی نہ دے گا تو صاحب حق کا حق ضائع ہو جائے گا تو اسے شہادت لازم ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ غلبہ ظن کی بنا پر بعض اوقات شہادت جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے زلیخا کے الزام کے خلاف حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدِّمَ قَبْلَ فَصَدَّقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ☆ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدِّمَ ذُبُرٌ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ☆ فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدِّمَ ذُبُرٌ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ. إِنْ كَيْدُكُنَّ عَظِيمٌ ☆

(سورہ یوسف، آیات ۲۶ تا ۲۸)

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی، اگر ان کا کرتہ آگے سے چڑھا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے۔ پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے چڑھا دیکھا، بولا، بیشک یہ عورتوں کا چرتہ ہے۔ بیشک تمہارا چرتہ بڑا ہے۔

یہ گواہ عینی شاہد نہ تھا، اس نے واقعات سے غلبہ ظن حاصل کر کے گواہی دی، وہ گواہی مقبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکایت کر کے اس کو مقرر اور ثابت رکھا۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی دو عورتوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو کھا گیا۔ ان دونوں عورتوں نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا کہ یہ بیٹا اس کا ہے۔ پھر دونوں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مقدمہ لے کر گئیں اور ان کو واقعہ سنا کر فیصلہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا، چھری لاؤ، میں اس بیٹے کے دو حصے کر دیتا ہوں اور ایک ایک حصہ دونوں عورتوں کو دے دیتا ہوں۔ تو چھوٹی عورت بولی۔ لَا، يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَىٰ بِهِ لِلصَّغْرَىٰ (۱۳)

(۱۲) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' ج ۳ ص ۱۰۲
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۹ ص ۲۳۵
(۱۳) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ ج ۲ ص ۷۷

نہ نہ، اللہ آپ پر رحم فرمائے (بچے کے ٹکڑے نہ کیجئے) یہ اس بڑی کا بیٹا ہے۔ اس پر آپ نے فیصلہ فرمایا کہ بیٹا چھوٹی عورت کا ہے۔

بڑی عورت بچے کے دو ٹکڑے کرنے پر راضی تھی، اس کا بیٹا بھیڑیا کھا گیا تھا۔ اب وہ نہیں چاہتی تھی کہ چھوٹی کا بیٹا بھی زندہ رہے، لیکن چھوٹی عورت جس کا واقعہ میں یہ بیٹا تھا، وہ اتنے پر راضی ہو گئی کہ بیٹا زندہ رہے، اگرچہ کسی اور کے پاس رہے۔ اس واقعہ میں گمان غالب کے مطابق حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ہوا ہے۔ اس لئے دور حاضر میں بعض مقدمات میں گمان غالب کے مطابق ہی شہادت اور فیصلہ ہوتا ہے اور یہ جائز ہے۔ مثلاً.....

(۱) آلہ قتل پر لگایا ہوا خون اور مقتول کا خون اگر ایک ہی ثابت ہو جائے اور لیبارٹری ٹیسٹ اس کی تصدیق کر دے تو آلہ قتل جس سے برآمد ہو گا وہی قاتل ٹھہرے گا۔ اگرچہ قتل کا عینی شاہد کوئی نہ ہو۔ غلبہ ظن کی بنا پر اسے قاتل کہا جائے گا۔

(ب) ایک مرد اور ایک عورت ایک مکان میں بطور خاوند اور بیوی کے رہ رہے ہوں تو ان کو خاوند اور بیوی ہی تصور کیا جائے، اگرچہ ان کے نکاح کا گواہ موجود نہ ہو۔ ان کا بطور خاوند بیوی کے ایک ساتھ رہنے سے ان کے نکاح کا غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔ اب ان کے نکاح کی گواہی دی جاسکتی ہے۔

(ج) ایک شخص فلاں کی ولدیت کے ساتھ مشہور ہے، اب اگرچہ اس کی ولادت فلاں کے ہاں ہونے پر کوئی گواہ نہیں مگر یہ وجہ شہرت غلبہ ظن حاصل ہونے کا سبب ہے۔ اب اس کی فلاں سے ولدیت کی گواہی دی جاسکتی ہے۔ (۱۴)

نوٹ: شہادت کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۸۲ میں گزر چکے ہیں۔

- ☆ (۱۴) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۵۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۱۹۹
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الحمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۹

باب (۲۳۲) ﴿مشکلات میں بندوں سے سوال کرنا﴾

﴿تجارت کے بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسْنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعٍ مُتَّزِجَةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي
الْمُتَصَدِّقِينَ ☆
(سورہ یوسف، آیت ۸۸)

پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے، بولے، اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر
والوں کو مصیبت پہنچی اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں، تو آپ ہمیں پورا
تول دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے۔ بیشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے۔

حل لغات:

الْعَزِيزُ: وہ بادشاہ جس کا حصول دشوار ہو اور کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ نہ کوئی اسے عاجز کر سکے اور اس جیسا کوئی
نہ ہو۔ مصر کے حاکم کا لقب ہے۔ (۱)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۹۹ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۲۳ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۳۳ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۷ |
| ☆ | | ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زہدی حنفی (م ۱۲۵۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳ |

برادران یوسف نے حاکم مصر کو تعظیم کی خاطر اے عزیز سے خطاب کیا۔ یعنی اے شاہ مصر! آپ ہمیشہ غالب رہے ہیں، کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔

الْضَّرُّ: شدت، حاجت، کثرت عیال اور قلت طعام کی وجہ سے ہمیں اور ہمارے اہل و عیال فاقہ میں مبتلا ہیں۔ (۲)

الْبِضَاعَةُ: تجارت کا سامان، سرمایہ، پونجی، مال کا کچھ حصہ، جس سے کچھ خریدنا مقصود ہو۔ (۳)

مَرْجَاةٌ: الْإِزْجَاءُ کا معنی ہے، کم کم یا آہستہ آہستہ چلانا۔

مَرْجَاةٌ: ایسی پونجی جس کو مسترد کر دیا جائے۔ کھوٹا سکھ، جس کا بازار میں چلن نہ ہو۔ (۴)

- ☆ (۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۵۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۷۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۴۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۰۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۴۷۷
- ☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۵۶
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۵۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۶
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۸۸
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۷۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۰۰
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۷۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۷۵۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۷
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۰۲
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۱۲
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۱
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۲

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے عزیز مصر! اس وقت غلہ کی جو قیمت لائے ہیں وہ انتہائی قلیل، رومی، بیکار، کھوٹی اور بے قدر ہے۔ قحط نے ہمارا اور ہمارے گھر والوں کا حال بے حال کر دیا ہے۔ غلہ لینے کے لئے پوری قیمت تو کیا، کھرا سکہ بھی ہمارے پاس نہیں۔ نہایت بے قدر سامان لائے ہیں۔ اس بے قدر قیمت کے بدلے ہمیں پورا غلہ دیجئے۔ (۵)

وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا: اور ہم پر صدقہ کیجئے۔ صیغہ امر بطور دعا والتجا ہے۔

تَصَدَّقْ متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً صدقہ کرنا، حق سے زائد دینا، مسامحت (درگزر) کرنا، معاف کر دینا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَالْجُرُوحِ قِصَاصٌ، فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ.....الآیۃ (سورۃ المائدہ، آیت ۴۵)

اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جودل کی خوشی سے بدلہ کر دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا۔ آیت میں **تَصَدَّقْ** بمعنی معافی ہے۔

آیت.....

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ، وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ☆

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۰)

اور اگر قرض دار تنگی والا ہو تو اسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

..... میں **تَصَدَّقْ** بمعنی معافی اور درگزر کرنے کے ہے۔

آیت..... وَدِيَّةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا.....الآیۃ (سورۃ النساء، آیت ۹۲)

۱۱- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۸ ص ۲۰۱

۱۲- لآب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۱

۱۳- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۴۱

۱۴- التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۸۸

۱۵- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰۰

اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے گی مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔
..... میں بمعنی معافی اور صدقہ کر دینے کے ہے۔

حدیث شریف میں نماز قصر کو صدقہ فرمایا گیا۔ (حالت سفر شرعی میں چار رکعت فرض کی بجائے دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں۔ اور دو رکعت معاف ہو جاتے ہیں۔)

هَذِهِ صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ (۶)

نماز قصر صدقہ ہے۔ اللہ نے (دو رکعت معاف فرما کر) تم پر صدقہ کیا ہے، اب اللہ تعالیٰ عزوجل کی معافی قبول کرو۔

آیت زیب عنوان میں تَصَدَّقُ سے مراد حق سے زیادہ دینا ہے۔ (۷)

- | | | | |
|-------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|--------------------------------------------|
| ☆ (۶) | رواہ مسلم عن یعلیٰ بن امیہ، ج ۱ ص ۲۳۱ | ☆ | ورواہ ابو داؤد عن یعلیٰ بن امیہ، ج ۱ ص ۱۷۷ |
| ☆ | ورواہ الترمذی عن یعلیٰ بن امیہ، ج ۲ ص ۱۲۸ | ☆ | ورواہ النسائی فی صلوٰۃ الخوف |
| ☆ | ورواہ ابن ماجہ فی باب الاقامة | ☆ | ورواہ الدارمی عن یعلیٰ بن امیہ، ج ۱ ص ۱۷۸ |
| ☆ | ورواہ احمد، ج ۱ ص ۲۵، ۲۶، ج ۶ ص ۶۲ | | |
| ☆ (۷) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۷۸ | | |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶۱ | | |
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۸۱ | | |
| ☆ | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۶ ص ۳۰۳ | | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۸ | | |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۵ | | |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۵۳ | | |
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۷۱ | | |
| ☆ | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۹ | | |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱ | | |
| ☆ | انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۵ | | |
| ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۶ | | |
| ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۶ | | |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۳ ص ۳۱۱ | | |
| ☆ | تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۰۱ | | |

پس منظر:

حکم الہی کے مطابق حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حیلہ سے بنیامین مصر میں رہ گئے۔ باقی بھائیوں نے کنعان جا کر صورتِ حال عرض کر دی اور صفائی پیش کرتے ہوئے گویا ہوئے کہ آپ کسی کو مصر بھیج کر اس قافلے سے پوچھ لیجئے۔ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں، وہی حقیقت ہے۔ باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا۔

”تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا، تو صبر اچھا ہے، قریب ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھ سے لا ملائے۔“

”میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔“

”اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔“

اب برادرانِ یوسف تیسری مرتبہ مصر پہنچے۔ اس سفر میں ان کے دو مقصد تھے، باپ کے حکم مطابق یوسف کی تلاش اور غلہ کا حصول۔ چنانچہ مصر پہنچ کر عزیز مصر سے درخواست کی کہ

”اے قادر و مقتدر غالب و عزت والے حاکم! ہم اور ہمارے خاندان والے قحط سے تکلیف میں مبتلا ہیں، ہمیں غلہ دیجئے۔ لیکن اس مرتبہ غلہ خریدنے کے لئے ہمارے پاس قابلِ قدر رقم نہیں۔ بلکہ ہم فاقوں کے مارے غلہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس جو پونجی ہے وہ بے قدر ہے لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں پورا ناپ دیں۔ جیسا پوری قیمت ادا کرنے والوں کو آپ دیتے ہیں۔ اور اس سے پہلے آپ نے ہمیں پورا غلہ دیا ہے۔ بلکہ ہمارے حق سے کچھ زیادہ ہی دے دیجئے۔“

اس سے وہ دو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے، عزیز مصر نے اگر رحم کرتے ہوئے غلہ دے دیا تو ہم سمجھیں گے تلاشِ یوسف کی درخواست پیش کرنا بھی فائدہ مند ہوگا۔

چنانچہ آئندہ کے واقعات اس پر دلالت کرتے ہیں۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ صاحب عزت کی تعظیم کرتے ہوئے اس کو عزت کے کلمات سے خطاب کرنا جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیزِ مصر کو ”عزیز“ کے خطاب سے مخاطب کیا۔ جس کا مفہوم یہ ہے غالب و عزت والا حاکم، وہ حاکم جس کا حصول مشکل ہو۔ قرآن مجید میں عزت والوں کو عزت سے مخاطب کیا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کتنے پیارے انداز میں خطاب کیا گیا۔

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ.....الآية

(سورہ یوسف، آیت ۴۶)

اے یوسف! اے صدیق!

طالب و مطلوب، حبیب و محبت رسول اکرم ﷺ کو ان کے رب نے بڑے ہی پیارے اور عزت والے کلمات سے خطاب فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ ☆ اے جھرمٹ والے!

(سورۃ المزمّل آیت ۱)

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ☆ اے بالا پوش اوڑھنے والے!

(سورۃ المدثر، آیت ۱)

بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ حفظِ مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے عزت والوں کو عزت کے القاب سے یاد کرے۔ (۹)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۸) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۵۲ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۴۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۰ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۰۱ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۶ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۶ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۸۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۵ |
| ☆ | (۹) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۵ |

﴿۲﴾ بھوک، پیاس، پریشانی، غم، خوف وغیرہ کے وقت اس کے سامنے اپنی تکلیف بیان کرنا، جس سے نفع کی امید ہو، جائز ہے۔ بلکہ بھوک وغیرہ سے اگر جان جانے کا اندیشہ ہو تو تکلیف بیان کرنا واجب ہے۔

ایسا ہی مریض کو طبیب، حکیم، ڈاکٹر کے سامنے اپنی جسمانی تکلیف بیان کرنے کی اجازت ہے۔

یہ اس وقت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی جناب میں شکوہ نہ کیا جائے۔ اپنی تکلیف بیان کرنا تو کل کے منافی نہیں۔ بندوں سے سوال کرنا اور ان سے اپنی حاجات طلب کرنا جائز ہے، جب کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماذون جانے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ خوردنی اجناس کی خرید و فروخت تول کر اور ناپ کر، دونوں طرح سے جائز ہے۔ برادرانِ یوسف نے عزیز مصر سے پورے ناپ کا غلہ لینے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بیان فرما کر برقرار رکھا ہے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ اجناس کی خرید و فروخت ہم جنس سے برابر مقدار میں جائز ہے۔ جنس ایک ہو تو خرید و فروخت میں تفاضل (زیادہ لینا دینا) جائز نہیں۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی جائز ہے۔ (۱۲)

﴿۴﴾ ہر مالک کو اختیار ہے کہ وہ اپنی شے کو مناسب قیمت پر ایک کو فروخت کرے۔ اور وہی شے دوسرے کے ہاتھ کم قیمت پر فروخت کرے۔ برادرانِ یوسف نے عزیز مصر سے بے قدر پونجی کے عوض پوری قیمت کا غلہ لینے کی درخواست کی تھی۔ (۱۳)

﴿۵﴾ ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کثیرہ میں اس مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: سورہ انعام آیت نمبر ۱۵۲، سورہ ہود، آیت نمبر ۸۵ میں یہ مسئلہ گزر چکا ہے اور ان شاء اللہ العزیز آئندہ بھی اس کی تفصیل اپنے موقع پر آئے گی۔ (۱۴)

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۷۷

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۵۲

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۸۸۰

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۸۸۰

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۸۸۰

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۸۸۰

﴿۶﴾ ناپ اور وزن کرنے کی اجرت فروخت کرنے والے کے ذمے ہے۔ کیونکہ اپنی ملک سے جدا اور ممتاز کرنا اسی کے ذمہ ہے اور یہ ناپ اور تول کے بغیر ممکن نہیں۔ البتہ اگر پورا ڈھیر یا مکمل شے فروخت کر رہا ہو تو ناپ تول کی ضرورت نہیں۔ (۱۵)

﴿۷﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولادوں پر صدقات واجبہ لینا جائز نہیں۔ البتہ صدقات نافلہ لے سکتے ہیں۔ لہذا سادات کرام کثرہم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ، صدقہ فطر اور عشر کے مصارف نہیں۔ (۱۶)

﴿۸﴾ مشکلات میں صبر کرنا احسن ہے اور سوال کرنے سے بچنا بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سے مشکلات دور کرنے کا سوال بہترین کلام ہے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے غموں کا حال اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ..... الْآيَةُ
(سورہ یوسف، آیت ۸۶)

☆☆☆☆☆

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۵۴ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۴۶ |
| ☆ | | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۷۶ |
| ☆ | (۱۶) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۵۴ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۱ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۰ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۱۸ ص ۲۰۲ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۰۵ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۷۸ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۲ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۱۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۴۶ |
| ☆ | | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۷۶ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی پشاور، ۴۹۸ |

باب (۲۳۳) ملاقات کے آداب و انداز

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهُ رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ إِنَّ نَزْعَ الشَّيْطَانِ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ☆

(سورہ یوسف، آیت ۱۰۰)

اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا، اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا، بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں کے درمیان ناچاقی کرا دی تھی، بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے۔ بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔

حل لغات:

وَرَفَعَ: اوپر چڑھایا، بلند کیا، بلندی پر بٹھایا۔ (۱)

أَبَوَيْهِ: اپنے ماں باپ کو۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا، آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی خالہ سے نکاح کر لیا تھا۔ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔ اور پھر وہ آپ کی سوتیلی ماں بھی تھی۔ جس طرح عرف میں چچا کو باپ کہا جاتا ہے، اسی طرح خالہ کو ماں کہہ لیتے ہیں۔ (۲)

الْعَرْشِ: تخت، بادشاہ کی نشست گاہ۔ (۳)

- | | | |
|---|-----|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸ |
| ☆ | (۲) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۷۸ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۱ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۰ |
| ☆ | | انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۵ |
| ☆ | | الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۴ ص ۵۱۱ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۰۹ |
| ☆ | (۳) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۴۵۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۰ |

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ مصر میں داخلہ پر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدین کا اعزاز کرتے ہوئے اپنے شاہی تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا۔

وَاَخْرُؤَالِهٖ سَجْدًا: خَر (از باب ضَرْبٍ اور نَصَر) خَرًا وَاَخْرُؤَرًا کا معنی ہے بلندی سے پستی میں گرنا، سجدہ کرنا، ایسا گرنا کہ گرنے کی آواز آئے۔

خَرًا لِلّٰہِ سَاجِدًا۔ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑا۔ (۴)

سَجَدَ (از باب نَصَر) سُجُودًا، عاجزی و خاکساری سے جھکنا، عبادت میں پیشانی و ناک زمین پر رکھنا۔ (۵)
لہٰ ضمیر کا مرجع حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آیت مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ والدین اور بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سجدہ میں گرے۔ یہ سجدہ تحیت کا تھا، عبادت کا نہ تھا اور اہل الہی کے موافق تھا، اس کی حکمتیں مولا عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اہل الہی کے مطابق ذبح کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اس کی حکمتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۶)

- (۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۱۰
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۳۳
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۸۱
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۵۴
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۷۲
- (۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۴۲
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۳
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۲۹
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷۱
- (۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد المالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۵، ۲۶۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۵۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تألیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۸

وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ: الْبَدْوُ، الْبَادِيَةُ، الْبَدَاوَةُ، بمعنى صحراء، جنگل، صحرائی میدان، نسبت کے لئے بَدَوِيٌّ، بَدَوِيٌّ ہے۔ (۷)

آیت مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا انعام ہے کہ آپ کو اور آپ کے خاندان والوں کو دیہات، صحرا سے نکال کر اس شہر مصر میں میرے پاس لے آیا۔ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہائش دیہات اور صحرائی میدان میں تھی۔ (۸)

مِنْ بَعْدَانِ نَزَعَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ اخَوَتِي: نَزَعَ (از باب فَتَحَ وَضَرَبَ) نَزَعًا، کا معنی ہے، اختلاف ڈالنا، ایک دوسرے کے خلاف اکسانا، ایڑی سے گھوڑے کو ابھارنا، فساد ڈالنا۔ (۹)

☆ (۶) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۲۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیت العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰

☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۷۷

☆ تفسیر البہوی المسخى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۵۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۹۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حبان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۳

☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۲

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۱

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۶۹

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے فساد ڈلوایا تھا، اسی وجہ سے میرے بھائیوں نے میرے خلاف بہت کاروائیاں کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل وعلا کی رحمت سے شیطان کا داؤ اور مکر زائل ہو گیا اور ہمارے درمیان سے فساد جاتا رہا۔

اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَآيْسَآءٍ لَّطِيْفٌ، صفات الہیہ میں سے ایک صفت مبارکہ ہے۔

لطیف وہ ذات ہے جو بندوں پر اس طرح مہربانی فرمائے کہ بندوں کو اس ذریعہ کا علم بھی نہ ہو، اور بندوں کے مصلحت کے اسباب اس طرح پیدا فرمائے کہ انہیں گمان بھی نہ ہو۔ دقیق امور کا عالم۔
لطف سے مراد اکرام اور نرمی ہے۔

بیشک میرا پروردگار بندوں پر اس طرح اکرام و نرمی فرماتا ہے کہ بندوں کے وہم گمان سے بھی ورا ہوتا ہے، اور جب چاہتا ہے نرمی فرماتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ایک طویل پس منظر میں ہے۔ بھائیوں کا حسد، کنوئیں میں ڈالنا، کنوئیں سے نکل کر غلامی، بازار مصر میں فروخت کے لئے بولی لگنا، عزیز مصر کی بیوی کا مکر، زنان مصر کا مکر، غیر معینہ مدت تک قید، قید سے رہائی، طویل عرصہ تک والد سے فراق، اور نہ جانے کیسے کیسے ابتلا، اور پھر بھائیوں کا محبت کرنا، والدین سے ملاقات، اور قید سے تخت شاہی، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ لطیف و علیم، خیر و قدیر جل جلالہ کی مہربانی سے ناممکن ممکن ہوا۔ ان ابتلاؤں اور پھر انعامات کی حکمتوں سے وہی واقف ہے۔ دوسرا کیا جانے؟ (۱۰)

☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۸	☆	بقیہ ۹
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۲۱	☆	
☆	تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۶ ص ۳۳	☆	
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷	☆	(۱۰)
☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۵۱	☆	
☆	تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۲ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۹	☆	
☆	لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۱	☆	

پس منظر:

مصر میں تیسری مرتبہ حاضری کے بعد برادرانِ یوسف نے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان لیا تو آپ نے بھائیوں سے فرمایا کہ تم کنعان واپس جاؤ اور اپنے ساتھ والدین اور دیگر افرادِ کنبہ کو بھی لاؤ۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو سو سواریاں ان کے ہمراہ روانہ کیں کہ والدین اور خاندان کے افراد سوار ہو کر آسانی سے مصر آسکیں۔ ادھر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بادشاہ مصر شاندار استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل آئے۔ ان کے ہمراہ چار ہزار امراء تھے۔ ہر امیر کے ساتھ بے شمار لشکر تھا۔ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مصر کے قریب پہنچے تو آپ نے بے شمار استقبال، ہجوم کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ پیدل تھے اور یہوذا کے کندھے کا سہارا لئے چل رہے تھے۔ آپ نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا یہ فرعون کا لشکر ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ آپ کے محبوب بیٹے یوسف کے ہمراہی ہیں، جو آپ کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ بعد کے واقعات کا ذکر آیت مبارکہ زیب عنوان میں ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ سجدہ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ سجدہ عبادت، سجدہ تعظیم، سجدہ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا)، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ شکر۔

سجدہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کے لئے ہوتا ہے۔ معبود حقیقی صرف وہی ذات ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو سجدہ عبادت کرنا شرک ہے۔

سجدہ تعظیم اور سجدہ تحیہ (ملاقات کے وقت سجدہ کرنا) پہلی امتوں میں رائج تھا۔ ہمارے نبی خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے۔ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے سجدہ تعظیم اور سجدہ

☆ (بقیہ ۱۰) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۳

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۶۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۱۱

تحت حرام ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ☆
وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ☆

(سورہ آل عمران، آیات ۷۹، ۸۰)

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ سے کتاب اور حکم و پیغمبری دے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ، اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو اور نہ تمہیں کفر کا حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرا لو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو گئے۔

آیت مذکورہ اس وقت نازل ہوئی جب نجران کے عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کو رب بنالیں۔ یا اس کا نزول اس وقت ہوا جب بعض مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہیں سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ (۱۱)

سجدہ تحت اور سجدہ تعظیمی کی حرمت پر کثیر احادیث طیبہ ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا۔

لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَأَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَا مَرُثَ الْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا (۱۲)

تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین معلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۶۳ ☆ (۱۱)

تفسیر ضاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۱ ص ۱۶۳ ☆

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۲۶۶ ☆

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۲۶۶ ☆

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۷۷ ☆

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۳۳ ☆ (۱۲)

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۷۲ ☆

ولہوہ رواہ ابو داؤد عن قیس بن سعد، ج ۱ ص ۲۹۸ ☆

ولہوہ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ، ۱۳۳ ☆

اگر میں کسی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کا حکم کرتا تو بیوی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔
(مخلوقات میں سے کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے سجدہ تحیت کے بدلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو وہ کلمات ملاقات عطا فرمائے جو اہل جنت ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت کہیں گے۔ یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
جھک کر سلام کرنا بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

معظم لوگوں کے لئے قیام تعظیسی جائز ہے۔ حدیث شریف اس کا حکم دیا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ میں حاضر آئے۔ ان کی قوم کے چند افراد اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں موجود تھے۔ انہیں مخاطب ہو کر آپ نے ارشاد فرمایا۔
قُومُوا اِلٰی سَيِّدِکُمْ وَخَيْرِکُمْ (۱۴)

خود حضور سید عالم نور مجسم ﷺ خاتون جنت سیدہ بتول فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے قیام فرماتے اور خاتون جنت سیدہ بتول فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سید عالم نبی اکرم ﷺ کے لئے قیام فرماتیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَاقْبَلَهَا وَاجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَاقْبَلَتْهُ وَاجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا..... الحديث (۱۵)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۵ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۹۱ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۴۵۰ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۶ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ |
| ☆ | | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آية العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۸۸ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۰ |
| ☆ | (۱۴) | رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری، ج ۱ ص ۳۲۷ ☆ |
| ☆ | (۱۵) | رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشہ، ج ۲ ص ۲۵۰ |

خاتونِ جنت بتول زہراء رضی اللہ عنہا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں حاضر ہوتیں حضور ان کے لئے قیام فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، اور انہیں اپنی نشست گاہ پر ساتھ بٹھاتے، اور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نورِ نظرِ نختِ جگر خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوتے تو وہ حضور کے لئے قیام فرماتیں، انہیں بوسہ دیتیں اور انہیں اپنی نشست گاہ پر بٹھاتیں۔ (۱۶)

﴿۳﴾ قیام تعظیسی نہ کرنے سے جو شخص کبیدہ خاطر ہو اور وہ یہ سمجھے کہ فلاں نے میرے لئے قیام نہ کر کے میرا حق ادا نہیں کیا تو اس کا یہ خیال تکبر کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کے لئے اسلام میں سخت وعید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ سَرَّهٖ اَنْ يَّمْثَلَ لَهٗ الرَّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعْ اَمَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۱۷)

جو اس پر خوش ہو کہ لوگ اس کے لئے قیام کریں تو اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہئے۔ (۱۸)

﴿۴﴾ ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے۔ مصافحہ کرنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہ زائل ہوتے ہیں۔ اس کے بے شمار فضائل ہیں۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۶) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۷۷ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵ |
| ☆ | (۱۷) | رواہ احمد، ج ۳ ص ۳۰۰ |
| ☆ | | رواہ البخاری فی الادب، ص ۹۷۷ |
| ☆ | (۱۸) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۷۷ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸ |

حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا (۱۹)

جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں، اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

نمازوں بالخصوص فجر اور عصر کے بعد نمازی حضرات کا آپس میں مصافحہ کرنا مندوب ہے۔ (۲۰)

﴿۵﴾ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے احسن و افضل ہے۔ مسلمان بھائیوں کے درمیان مودت و محبت کے اضافہ کا باعث ہے۔ علماء سلف و خلف کا اسی پر اجماع ہے۔ حضور سید عالم ﷺ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ فرمایا کرتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَلَّمَ نَبِيُّ ﷺ كَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يَعْلَمُنِي السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ..... الحديث (۲۱)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے تشہد کی اس اہتمام کے ساتھ تعلیم دی جیسا کہ قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم فرماتے۔ دراصل حالیکہ میری ہتھیلی حضور کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ (اور حضور کی ہتھیلی میری دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی) (۲۲)

﴿۶﴾ معظمانِ دینی کے ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔

حضور سید عالم ﷺ اور خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا عمل ابھی گزرا۔

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۹) | رواہ الانمہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و الضیاء عن البراء / بحوالہ کنز العمال، ج ۹ ح ۲۵۳۳ |
| ☆ | (۲۰) | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲ |
| ☆ | (۲۱) | رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۹۲۶ |
| ☆ | | ورواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۷۴ |
| ☆ | (۲۲) | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۷ |

حدیث شریف میں ہے کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے چند سوال دریافت کئے۔ صحیح جواب پا کر اس نے آپ کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور مشرف باسلام ہوا۔
فَقَبَّلُوا أَيْدِيَهُ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ نَبِيٌّ (۲۳)

سوانہوں نے آپ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا۔ پھر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا اور گواہی دی کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ (۲۳)

﴿۷﴾ ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کرنا یا اس کا جواب دینا مکروہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا تُسَلِّمُوا تَسْلِيمَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَهُمْ بِالْأَكْفِ وَالرُّؤُوسِ وَالْإِشَارَةِ (۲۵)
یہود و انصار کی طرح سلام نہ کیا کرو۔ ان کا سلام ہاتھ کی ہتھیلی، سر اور اشارہ سے ہوتا ہے۔ (۲۶)

﴿۸﴾ ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے وقت معانقہ (گلے ملنا) سنت ہے۔ جبکہ خوف فتنہ نہ ہو۔ ملاقات کے وقت

حضرت یعقوب نے حضرت یوسف علیہا الصلوٰۃ والسلام سے معانقہ فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔
أَوَّلُ مَنْ عَانَقَ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ قَبْلَ السَّجُودِ يَسْجُدُ هَذَا إِلَهُذَا وَهَذَا إِلَهُذَا فَجَاءَ الْإِسْلَامُ
بِالْمُصَافَحَةِ (۲۷)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے سب سے پہلے معانقہ فرمایا، اس سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے تھے۔ اسلام نے مصافحہ کو رائج کیا۔

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۳) | رواہ الترمذی عن صفوان بن نسال، ج ۲ ص ۱۱۵ |
| ☆ | (۲۴) | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۵ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۵۸ |
| ☆ | (۲۵) | رواہ الدہلمی عن جابر/بحوالہ کنز العمال، ج ۹ ص ۲۵۲۷۲ |
| ☆ | (۲۶) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۱۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰۷ |
| ☆ | (۲۷) | رواہ ابو الشیخ لی الثواب عن تمیم/بحوالہ کنز العمال، ج ۹ ص ۲۵۳۵۹ |

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے معاف فرمایا۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُبَيِّنَ لَهَا فَرَعَ الْبَابِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُرْيَانًا يَجْرُؤُوبَهُ، وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ غُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَأَعْتَقَهُ وَقَبْلَهُ (۲۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، اس روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے (عائشہ صدیقہ) کے گھر میں تھے۔ حضرت زید نے آکر دروازے پر دستک دی۔ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہوئے، اس وقت حضور کے کندھے مبارک پر چادر نہ تھی (فرط مسرت سے) آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کا کندھا ننگا نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید سے معاف فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

حضور سید عالم ﷺ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ بتول الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور انہیں گلے لگایا۔ حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں۔
فَجَاءَ يَسْتَلِحُ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبْلَهُ (۲۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (۳۰)
سلام کی ابتداء سنت ہے، اور اس کا جواب فرض ہے۔ (۳۱)

﴿۹﴾ علماء مشائخ اور معظمانِ دینی کا استقبال کرنا جائز، بلکہ اعزازِ دین کی خاطر ان کا استقبال واجب ہے۔ ان کے

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۸) | رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشہ، ج ۲ ص ۱۱۵ |
| ☆ | (۲۹) | رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۸۵ |
| ☆ | (۳۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمائی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۰۹ |
| ☆ | (۳۱) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۰ |

استقبال کرنے سے دین کی عزت و حشمت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اور دین کی شوکت و حشمت کے اسباب بروئے کار لانا واجب ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود نبوت اور سلطنت کے اپنے والد کریم حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شہر سے باہر نکل کر امراء، وزراء، کثیر لشکریوں کے ہمراہ شاندار استقبال کیا۔

مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے موقع پر اہل مدینہ نے حضور سید الکونین نبی الحرمین امام القبلتین سید الثقلین آقا و مولیٰ ﷺ کا تین روز انتظار فرمایا اور تیسرے روز قبا سے مدینہ منورہ تک (قریباً پانچ کلومیٹر) عظیم الشان جلوس کے ہمراہ ایسا استقبال کیا کہ چشمِ فلک نے ایسا پاکیزہ، بادب، باوقار استقبال نہیں دیکھا۔ حضور سید عالم ﷺ نے اس کو مسترد نہیں فرمایا، بلکہ اپنی رضا کا اظہار فرمایا۔ (۳۲)

صالحین کی قبور مبارکہ کے نزدیک دفن ہونا یا دفن کرنے کی وصیت کرنا جائز بلکہ افضل ہے۔ کیونکہ ان کے مزارات رحمتِ الہی نازل ہونے کی جگہیں ہیں، ان کا قرب رحمتِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصر میں اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصال کے قریب وصیت فرمائی کہ میرا دفن میرے آباء و اجداد حضرت اسحاق، حضرت ابراہیم علیہما السلام کے جوار میں بنانا، چنانچہ ان کے وصال کے بعد آپ کا تابوت ملک شام لے جایا گیا اور وہاں ان کو ان کے آبا و اجداد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ یہ حضرات مقبولانِ بارگاہِ رب العزت اور مہبطِ انوارِ الہی ہیں۔ (۳۳)

- (۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۹۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۷۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۶
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۵۹۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۴ ص ۵۹۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۰۹
- (۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷
- ☆ تفسیر البغوی المسنیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۵۱

﴿۱۲﴾ تمام مخلوق اور ان کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ عزوجل ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ☆

(سورة الصف، آیت ۹۶)

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

خیر و شر کا خالق وہی رب العالمین احسن الخالقین ہے۔ مگر ادب کی خاطر شر کی نسبت نفسِ امارہ یا شیطان کی طرف کر دیتے ہیں۔ یہی اسلوبِ صالحین ہے۔ اسی کی اتباع لازم ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کی عدوات کو شیطان کی طرف منسوب کیا۔ حالانکہ اس کا خالق بھی وہی ذاتِ وحدہ لا شریک لہ ہے۔ (۳۴)

﴿۱۳﴾ اگر کسی بھائی کا قصور معاف کر دیا جائے تو پھر اس قصور کا ذکر بھی مناسب نہیں۔ صالحین کا یہ سبق یاد رکھنے کے قابل ہے۔

ذِكْرُ الْجَفَاءِ فِي وَقْتِ الصَّفَا جَفَاءً

دو دلوں کی مصالحت اور صفائی کے بعد جرم کا ذکر کرنا خود جرم ہے۔

اسی لئے حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھائیوں کے قصور معاف کر دینے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم گئے تو بھائیوں کی دشمنی دوستی میں تبدیل ہوتے بیان نہ فرمائی، تاکہ بھائیوں کا دل رنجیدہ نہ ہو۔ بندہ مومن کو اسی اسلوب کی پیروی کرنا لازم ہے۔ (۳۵)

- ☆ (بقیہ ۳۳) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جعفر از محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۷۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۱۲
- ☆ (۳۴) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ (۳۵) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۵۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۹

﴿۱۳﴾ مصائب میں مبتلا انسان کو رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ مصائب و آلام کے احاطہ میں مبتلا انسان کے لئے اللہ تعالیٰ جل و علا اپنی مشیت و رحمت سے ایسا راہ بنا دیتا ہے کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ابتلاء شاید ہی کسی کا ہو۔ گہرے کنوئیں میں ارادہ قتل سے بھائیوں کا گرانا، مطلق العنان بادشاہ کے حکم سے قید مسلسل وغیرہ، لیکن یہ سب ابتلاء بالآخر کافور ہوئے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب تعالیٰ کے اسم لطیف کا ذکر خاص طور فرمایا۔ اس لئے مصائب و آلام، بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا بندہ مومن کو رب تعالیٰ جل و علا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ (۳۶)

فائدہ جلیلہ:

(۱) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت زلیخا کے بطن سے تین اولادیں ہوئیں۔ دو بیٹے۔ افرائیم اور منشا،

- ☆ (بقیہ ۳۵)
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۶۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۱
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۷
- ☆ تفسیر البہوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۲۵۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حبان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۳۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۶۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۱۱

اور ایک بیٹی رحمت، جو حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقد نکاح میں آئیں۔ (۳۷)

فائدہ جلیلہ :

(۲) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے میں طویل عرصہ گزرا۔ چالیس یا اسی برس کے بعد تعبیر پوری ہوئی۔ (۳۸)

فائدہ جلیلہ :

(۳) حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ایک سو بیس برس تھی۔ سترہ برس کی عمر میں کنوئیں میں گرائے گئے باپ سے جدائی اسی برس رہی۔ باپ سے ملاقات کے تیس برس بعد وصال فرمایا۔
(۱۷۰ = ۲۳ + ۸۰ + ۱۷) (۳۹)

☆ (۳۷) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۵
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التأویل، از امام جاراٹز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۷۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۳
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

☆ (۳۸) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۹۱
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۸ ص ۲۱۳
☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۶
☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۳ ص ۵۸۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۶۱
☆ (۳۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۶۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۴

فائدہ جلیلہ:

(۴) مقربان بارگاہ رب العزۃ جل وعلا، انبیاء و صلحاء کی دعائیں اور قدوم برکت لزوم دین و دنیا کی برکات کا موجب ہوتی ہیں، حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ورود مصر کے بعد مصر کا سات سالہ قحط جاتا رہا۔ اناج، غلہ اور دیگر حوائج انسانیہ کی فراوانی ہو گئی۔ ہر طرف رحمت و برکت کے آثار نمودار ہوئے۔

مکہ والوں نے حضور سید عالم ﷺ کو ایذا نہیں دیں۔ آپ نے ان کے لئے معاش کی تنگی کی بددعا کی۔ سات برس وہ بھی سخت قحط میں مبتلا رہے۔ بالآخر انہوں نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو (جب وہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔) اپنا نمائندہ مقرر کر کے مدینہ منورہ حضور انور ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں دعا کی درخواست کے لئے بھیجا۔ آپ کی دعا سے مکہ معظمہ کا قحط جاتا رہا۔ حدیث شریف کے واقعہ کا اختصار یہ ہے۔

فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَ أَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتُ فَأَمْرَ بِصَلَةِ الرَّجِمِ وَأَنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَذْعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ..... (إِلَى أَنْ قَالَ) فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَقُوا الْغَيْثَ..... الحديث (۴۰)

حضور سید عالم ﷺ مکہ کے مشرکین کے لئے بددعا کی۔ سوا نہیں قحط نے پکڑ لیا۔ اس قحط میں اکثر وہ ہلاک ہو گئے۔ انہیں مردار اور ہڈیاں کھانا پڑیں۔ یہاں تک کہ ابوسفیان مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں اور آپ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ عزوجل سے ان کے لئے بارش کی دعا کیجئے۔ چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بارش عطا فرمائی۔ بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے محبوب و مقرب بندوں کے واسطے سے دعا کرے، تاکہ اس کی دعا قبولیت سے جلد سرفراز ہوں۔ (۴۱)

رواہ البخاری عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۹

☆

(۴۰)

☆

(۴۱)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۹۱

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آج ۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ / ۱۸ اپریل ۲۰۰۴ بروز اتوار بعد نماز مغرب سورہ یوسف
شریف کے احکام کی تسوید، ترتیب سے فرائض حاصل ہوئی۔

مولیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب و محبت رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین کے صدقے فقیر حقیر غفرلہ القدر اور اس کی اولاد کو نفس و شیطان کے مکر سے محفوظ رکھے۔ دنیا میں آفات و بلیات
کے بھنور سے عافیت عطا فرمائے اور آخرت میں صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے۔ آمین۔

نفس و شیطان زد کریم راہ من

رحمت باشد شفاعت خواہ من

☆☆☆☆☆

- ☆ (بقیہ ۳۱)
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جعفر ازہر محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۷۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۹۱
☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۵۱
☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۸۵

﴿علم الہی کے جلوے، رحم سے متعلق بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمَقْدَارٍ ☆

(سورۃ الرعد آیت ۸)

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو کچھ گھٹتے اور
بڑھتے ہیں اور ہر چیز اس کے پاس ایک انداز سے ہے۔

حل لغات:

اللَّهُ يَعْلَمُ: اللہ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل کا علم غیر متناہی ہے۔ يَعْلَمُ میں علم مطلق ہے اور مطلق فردِ کامل کی طرف منحرف ہے۔ علم
کامل بلکہ علم حقیقی اسی کے پاس ہے۔ ہر شے کی کیفیت اور کیت اس کے علم سے خارج نہیں۔ (۱)
مَا تَحْمِلُ: حمل کا معنی ہے، اٹھانا، برداشت کرنا، خواہ سر پر اٹھائے، کمر پر اٹھائے، یا پیٹ میں اٹھائے۔ مگر اس

- (۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالک بن قریطی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۸۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۰۸

آیت مبارکہ میں حَمْلٌ سے مراد پیٹ کا اٹھانا ہے۔ یعنی ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے۔ (۲)

حَمْلٌ اُنْثٰی: ہر مادہ، اس میں ہر جاندار کی مادہ مراد ہے۔ اس میں عورت کے علاوہ حیوانات کی ہر مادہ شامل ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم غیر متناہی کا ایک ذرہ یہ بھی ہے کہ اس کا علم ہر حیوانات کے ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے، اس کا علم رکھتا ہے۔ پیٹ میں مذکر ہے یا مونث، صبیح (خوبصورت) ہے یا قبیح (بدصورت)، صالح (نیک) ہے یا طالح (بد بخت)، شقی ہے یا سعید، اس کی عمر طویل ہے یا قصیر، قوی ہے یا ضعیف، یہ اللہ کا دوست ہے یا دشمن، سخی ہے یا بخیل، عالم ہے یا جاہل، عاقل ہے یا بے وقوف، کریم ہے یا لئیم، سفید ہے یا سیاہ، غرضیکہ پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال، پیٹ میں رہتے وقت اور اس سے پہلے اور پیدا ہوتے وقت اور پیٹ میں رہتے اور جو کچھ اس پر گزرا اور گزرنے والا ہے، جب تک پیٹ میں رہے گا اس اندرونی و بیرونی ایک ایک عضو، ایک ایک پردہ، جو صورت دیا گیا، جو دیا جائے گا، ہر ہر رنگ جو وزن، مساحت پائے گا، بچے کی لاغری، فربہی، غذا، حرکت، حقیفہ، زائدہ، انبساط، انقباض اور زیادت و قلت خون طمث، حصول فضلات و ہوا و رطوبات وغیرہ کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں، غرض ذرہ ذرہ اسے معلوم ہے۔ یہ تمام علم اس کے غیر متناہی علوم کا ایک ادنیٰ ذرہ ہے۔ ذرہ کو صحرائے بسیط سے یا قطرہ کو بحر محیط سے جو نسبت ہے وہ نسبت متناہی ہے مگر پیٹ کے معلومات کو اس کے غیر متناہی علوم سے وہ نسبت بھی نہیں۔ آیت کریمہ میں مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام میں سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرمایا ہے۔ (۳)

- | | | |
|---|-----|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۳۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۹ |
| ☆ | (۳) | من المادات شیخنا المجدد قدس سرہ العزیز |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۹ ص ۲۸۵ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۳۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۵ |

وَمَا تَفِيضُ الْأَرْحَامُ: غَاضٌ يَغِيضُ (از باب ضَرَبَ) غِيْضًا وَمَغَاضًا اور تَغِيْضٌ و انْغَاضٌ تَمَلُّ

البواب سے اس کا معنی ہے، پانی کم ہونا، نیچے اتر جانا، قیمت گھٹ جانا، فاسد کر دینا، اس پانی کی مانند کر دینا جس کو زمین جذب کر لے۔

الْفَيْضُ. غير مکمل اسقاط شدہ پچہ۔ (۴)

اَللّٰهُمَّ رَحِمٌ کی جمع ہے۔ رَحِمٌ اور رَحِمٌ بھی اس میں لغات ہیں۔ (۵)

☆ (بقية ۳)

لباب التأويل في معاني التنزيل المعروف به تفسير خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعه لاہور، ج ۳ ص ۵۴

مدارک التزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۲

تفسير جلالين، از علامه حافظ جلال الدين سيوطي و علامه جلال الدين محلي مطبوعه مكتبه فيصليه مکه مکرمه، ج ۲ ص

تفسیر صاوی، از علامه احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳هـ) مطبوعه مکتبه فیصلیه مکه مکرمه، ج ۲ ص ۲۶۶

تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۰

للكشاف عن حقائق التنبؤ وعين الانذار في كتابه: تأليف الامام عبدالرحمن ابن الجوزي، مطبوعه المكتب الاسلامي، بيروت، ج ٢ ص ٣٠٨

لکشاف عن حقائق التنزیل وعبیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۸۵

تفسير البغوي المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي، مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۸

فسیر روح البیان از علامه امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۵هـ) مطبوعه مکتبه عثمانیه، کوئته، ج ۳ ص ۳۷

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۸

ناشیه الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (۱۲۰۳ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۹۹

وارالتزئیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۱۰

منجد از لوئیس معلوف ایسوعی' مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسالرخانه کراچی، ۸۹۲.

مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۶۸

مصباح المنير لى غريب الشرح الكبير للراعى، مؤلفه علامه احمد بن محمد على المقبرى الفيومى، مطبوعه مصر، ج ٢ ص ٥٢

ج العروس از علامه سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ م)، مطبوعه مصر، ج ۵ ص ۶۳

کام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۸۰

جامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبد الله محمد بن احمد مالكي قرطبي، مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان، ج ۹ ص ۲۸۶

سير القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۰۲

سور البحر المحيط از علامه محمد بن يوسف الشهير ابن حيان اندلسي (٤٥٣هـ) مطبوعه بيروت، ج ٥ ص ٣١٩

مباح المنير في غريب الشرح الكبير للرازي، مؤلفه علامه احمد بن محمد بن علي المقرئ القويم، مطبوعه مصر، ج ١، ص ٢٥٢

رَحْمَ مادہ کے پیٹ میں تھیلی نما بچہ دانی، جوعصاب، فضلات اور عروق پر مشتمل ہوتی ہے۔ عروق کے ذریعے اس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔ (۶)

آیت کا مفہوم یہ ہے جس طرح مادہ کے پیٹ کی بچہ دانی کھٹتی اور بڑھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی حرکت کو بھی جانتا ہے۔

پس منظر:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم کامل ہے۔ اس کی قدرت تام ہے۔ قضاء و قدر کے دائرہ سے کوئی شے باہر نہیں۔ وہ فرمائی معجزات کو پیدا کر سکتا ہے، کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام پر ایمان نہ لانے والے کافروں کو ہدایت بھی دے سکتا ہے۔ مگر مطلوبہ معجزات کی درخواست سے طلب ہدایت مقصود نہیں، بلکہ محض عناد ہے اور اسی عناد کے زیر اثر ایسی فرمائشیں کی جاتی ہیں، اس لئے ان فرمائشوں کو پورا نہیں کرتا۔ اور چونکہ ان کے کافر رہنے کا علم ازلی اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اس لئے ان کو ہدایت یاب ہونے کی توفیق بھی نہیں دیتا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ان کے فرمائش معجزے پورے نہیں کرتا، لہذا اس کا علم و قدرت ناقص ہے۔ ایسا قطعاً نہیں۔ اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے غیر متناہی علم میں ایک ذرہ رحم کے حالات کو مکمل جانتا ہے۔ اسی تناظر میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی علم کی حضرت بارگاہِ صمدیت جل و علا سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں خضر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجوہ سے ہے۔

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۳۷ |
| ☆ | (۷) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۹۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۰ |

اول: علم کا ذاتی ہونا..... کہ بذات خود، بے عطائے غیر ہو۔

دوم: علم کا غنا..... کہ کسی آلہ و جارحہ و تدبیر و فکر و نظر و التفات و انفعال کا اصلاً محتاج نہ ہو۔

سوم: علم کا سرمدی ہونا..... کہ ازلاً وابداً ہو۔

چہارم: علم کا وجوب..... کہ کسی طرح اس کا سلب ممکن نہ ہو۔

پنجم: علم کا ثبات و استمرار..... کہ کبھی کسی وجہ سے اس میں تغیر، تبدل، فرق، تفاوت کا امکان نہ ہو۔

ششم: علم کا اقصی غایت کمال پر ہونا..... کہ معلوم کی ذات، ذاتیات، اعراض، احوال لازمہ، مفارقہ، ذاتیہ، اضافیہ، ماضیہ، آتیہ (آنے والے)، موجودہ، ممکنہ سے کوئی ذرہ کسی وجہ پر مخفی نہ ہو سکے۔

ان چھ وجوہ پر مطلق علم حضرت احدیت عزوجل سے خاص..... اور اس کے غیر سے مطلقاً منفی..... یعنی کسی کو کسی ذرہ کا ایسا علم جو ان چھ وجوہ سے ایک وجہ رکھتا ہو، حاصل ہونا ممکن نہیں۔ جو کسی غیر الہی کے لئے عقول مفارقہ ہوں یا نفوس ناطقہ، ایک ذرے کا ایسا علم ثابت کرے یقیناً جماعاً کافر و مشرک ہے۔

ان تمام وجوہ کی طرف آیت کریمہ میں باطلاق کلمہ ”یَعْلَمُ“، ارشاد فرمایا کہ یہاں ”علم“ کو مطلق رکھا اور مطلق فرد ”کامل“ کی طرف منصرف..... اور علم کامل بلکہ علم حقیقی حق الحقیقت وہی ہے جو ان وجوہ سبب کا ہو۔ تمام موجودات، ممکنات، مفہومات، ذرات، صفات، نُسب، اضافات، واقیات، موہومات، غرض ہر شے و مفہوم کو علم کا تام و محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نامتناہی علوم معاً حاصل ہوں، جن کے احاطے سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو، جیسے فرماتا ہے۔

عِلْمُ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ☆
(سورہ سبا، آیت ۳)

غیب جاننے والا (ہے) اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی کتاب میں ہے۔

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر و ضلال۔ (۸)

﴿۲﴾ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس کا حقیقی، مکمل اور تام علم صرف اللہ تعالیٰ عزوجل کو ہے۔ البتہ بعض علامات و امارات متزہ، منجملہ خواص خارجہ کا بتانا، جس سے ذکورت و انوشت (نر اور مادہ کا ہونا) کا قیاس ہو سکے، مخلوق کے لئے ممکن ہے۔ جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل ہونا، یا اور بعض تجربات تازہ جیسے داہنے یا بائیں طرف کی بیشتر جنبشیں، یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے پستان میں سرخی یا اوداہٹ آنا، یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا، یا حرکات زن میں خفت یا ثقل پانا، یا قاروے میں اکثر اوقات حرمت یا بیاض رہتی، یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ بخیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی، یا چشم کبود میں زراوند قوق بعسل شریشتہ کا صبح علی الطريق حمل، یا ظہر تک مثل صائم رہ کر مزدہ دہن کا امتحان کہ شیریں

☆ من افادات شیخنا المجدد قدس سرہ الاحد

- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۸۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۸۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۹ ص ۱۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۰۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۶
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۳۴
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۹۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۰

ہو یا تلخ۔ الی غیر ذلک..... یہ تمام تجربات و مشاہدات ظنی ہیں کہ ان کی قطعیات کا اقرار کفر ہے۔ عادت، تجربہ مشاہدہ بدل سکتے ہیں، بخلاف علم کے۔

اسی طرح دورِ جدید میں ایکس رے، الٹرا ساؤنڈ یا دیگر امتحانات سے مادہ کے پیٹ کے بچے کے بعض حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ سب ظنی امور ہیں۔ قطعی علم اللہ تعالیٰ عزوجل کو حاصل ہے۔ (۹)

﴿۳﴾ مدتِ حمل (انسانوں میں) بالعموم نو ماہ ہے۔ اس سے کم اور زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے۔ اسی پر علماء کا اجماع ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدتِ حمل دو سال ہے۔ اگر کوئی عورت چھ ماہ تک بچہ جنے تو اس کا خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح دو سال تک بچہ جنے تو بھی خاوند اس کے نسب سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح حمل کی صورت میں مطلقہ کی کم از کم عدت چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک ہو سکتی ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

لَا يَكُونُ الْحَمْلُ أَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ قَدَرًا مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِعْزَلِ (۱۰)

حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو برس ہے تکلے کے سایہ برابر بھی اس سے نہیں بڑھ سکتی۔ ایک دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

مَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلَى سَنَتَيْنِ قَدَرًا مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عَمُودِ الْمِعْزَلِ (۱۱)

عورت کی مدتِ حمل دو برس سے تکلے کے سایہ برابر بھی نہیں بڑھ سکتی۔

چونکہ یہ امور عقلیہ و قیاسیہ نہیں، اس لئے ایسی روایات حکماً مرفوع ہوتی ہیں۔ (۱۲)

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۰۸

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۹ ص ۲۸۹

رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج ۲ ص ۳۲۲

ورواہ البیہقی و ابن جریر عن عائشہ

رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج ۲ ص ۳۲۲

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۰۸

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۹ ص ۲۸۹

﴿۴﴾ حاملہ عورت کو حیض نہیں آسکتا۔ حاملہ اگر خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ والی نماز پڑھ سکتی ہے، روزہ رکھ سکتی ہے، اس سے مباشرت جائز ہے، وہ مانند معذور شرعی کے ہر وقت کے لئے تازہ وضو کرے گی۔ اصول یہ ہے کہ حمل اور حیض جمع نہیں ہو سکتے۔

غزوہ اوطاس میں جو کنیریں آئیں، ان کے بارے میں حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَا تُؤْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ بِحَيْضَتِهَا (۱۴)

حاملہ کنیر سے وطی نہ کی جائے یہاں تک وہ بچہ جن لے اور غیر حاملہ سے وطی نہ کی جائے یہاں تک ایک حیض گزار کر رحم کو پاک نہ کرے۔

ایک اور حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

لَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُسْقَى مَاءَهُ زِدْعَ غَيْرِهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يُؤْمِنُ

- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۳۸۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۶۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۵
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۰۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۳۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۱
- ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری، ج ۱ ص ۳۰۰
- ☆ رواہ الترمذی عن عریاض بن ثابت النصارى، ج ۱ ص ۲۲۵
- ☆ رواہ الدارمی عن ابی سعید الخدری، ج ۲ ص ۲۲۳

(۱۴)

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰى اِمْرَاةٍ مِّنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرَثَهَا (يعنى بِحَيْضَةٍ) (۱۵)

کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنا پانی کسی کی کھیتی کو پلائے (حاملہ سے وطی نہ کرے) اور کسی مرد کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ کسی قیدی کنیز سے وطی کرے، یہاں تک وہ ایک حیض گزار کر پاک نہ ہو لے۔

حضور سید عالم ﷺ نے رحم کی پاکی حیض آنے سے بیان کی، تو ثابت ہوا کہ حمل کی صورت میں حیض نہیں آ سکتا۔ (۱۶)

(۵) حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس روز ہے۔ اس سے کم یا اس سے زیادہ اگر خون ہو تو وہ استحاضہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

أَقْلُ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَ أَكْثَرُهُ عَشْرَةٌ (۱۷)

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے۔ (۱۸)

(۶) حیض، نفاس، حمل وغیرہ میں جہاں مہینوں یا سالوں کی گنتی ہے اس سے مراد قمری مہینے یا سال ہوتے ہیں۔ اسی طرح جہاں بھی شریعت میں مہینوں یا سال کی گنتی کا اعتبار ہے وہاں قمری تقویم مراد ہے۔ شمسی تقویم مراد نہیں۔ مثلاً سال کے بعد زکوٰۃ، کفارات کے روزے وغیرہ۔ (۱۹)

رواہ ابو داؤد عن رویق بن ثابت انصاری، ج ۱ ص ۳۰۰

رواہ مسلم فی کتاب الرضاع

رواہ الترمذی فی کتاب النکاح

رواہ النسائی فی کتاب النکاح

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۸۶

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۲ ص ۵۰۲

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۸۷

ورواہ الربیع فی مسنده عن النس

الجامع لاحکام القرآن (حاشیہ) از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۸۸

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۹ ص ۲۸۷

﴿۷﴾ بعض معالجات اور ادویات سے رحم کی عادت مثلاً حیض کو بدلا جاسکتا ہے۔ یعنی حیض کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنا جائز ہے۔ حالتِ احرام میں اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بعض معالجات سے رحم کے بچہ کی جنس تبدیل کی جاسکتی ہے۔ یہ ممکن ہے اس کے علاج موجود ہیں۔ اسی طرح مقربانِ بارگاہِ رب العزت کی دعاؤں سے جنین کی جنس تبدیل ہو سکتی ہے۔ بلکہ دعاؤں سے استقرارِ حمل ممکن ہے۔ مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے جنین کی جنس تبدیل ہوئی۔ زچگی کا درد موقوف ہو گیا اور ولادت آسان ہو گئی۔ (۲۰)

﴿۸﴾ رحم سے نکلنے والے خون دو ہیں۔ حیض اور نفاس

ان دونوں سے عورت کا بدن ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، تلاوت کرنا، جماعت کرنا ناجائز ہے۔

استحاضہ کا خون رحم سے نہیں نکلتا بلکہ خارج رحم سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے جسم ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ وہ عورت معذور شرعی کے حکم میں ہے کہ ہر نماز کے وقت میں تازہ وضو کرے، اس سے ایک وقت نماز میں جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے۔ مثلاً وقت کی نماز، قضا نماز، نوافل، تلاوت، روزہ رکھ سکتی ہے۔ مباشرت جائز ہے۔ (۲۱)

﴿۹﴾ حمل میں ایک سے زیادہ بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں پہلے بچے کی ولادت کے بعد نفاس شروع نہ ہوگا۔ بلکہ نفاس آخری بچے کی ولادت کے بعد شروع ہوگا۔ لہذا آخری بچے کی ولادت سے پہلے وہ عورت نماز ادا کر سکتی ہے۔ (۲۲)

☆	(۲۰)	دارقطنی، ج ۲ ص ۳۲۳
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۸۷
☆	(۲۱)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۰، ۱۸۱
☆	(۲۲)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۱
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۴۸۵
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۲۱۱
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۴

﴿۱۰﴾ حاملہ کو دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ حالتِ حمل میں مباشرت جائز ہے۔ (۲۴)



- ☆ (بقیہ ۲۲) مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۴
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۳۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۳۲
- ☆ (۲۳) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۱
- ☆ (۲۴) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۱

باب (۲۳۵) ﴿اللہ تعالیٰ کے دنوں کی یاد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰی بِآیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلٰی
النُّوْرِ. وَذَکِّرْهُمْ بِآیٰمِ اللّٰهِ. اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبّٰرٍ
شَکُوْرٍ ☆

(سورہ ابراہیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں
سے اجالے میں لا۔ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا، بیشک۔ اس میں نشانیاں ہیں
ہر بڑے صبر والے شکر گزار کو۔

حل لغات:

﴿آیٰتِنَا﴾: آیت کی جمع ہے۔ مراد دلائل و براہین اور معجزات ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو نو
معجزات عطا کئے گئے۔ آٹھ کا ذکر سورہ اعراف میں اور ایک کا ذکر سورہ یونس میں ہے۔
عصا، پد بیضا، دریا کا چرنا، مَن و سلوئی اترنا، فرعونوں پر جوئیں پڑنا، مینڈکوں کی کثرت، ہر شے سے خون ٹپکنا،
طوفان آنا، قحط پڑنا، وغیرہ۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳

مَنْ الظُّلُمَاتِ: ظُلْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی اندھیریاں۔

اندھیرے کئی قسم کے ہیں۔ کفر، ضلالت، جہل، جہالت، بدعت، شک۔

آلِ السُّورِ: روشنی، بمعنی ایمان و علم، سنت، یقین۔ (۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے نبیؐ علیہ السلام کو قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کو کفر و ضلالت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و یقین کی روشنی میں لاؤ۔

وَذَكِّرْهُمْ: ذَكَّرُ صیغہ امر کا ہے باب تَدَكَّر سے۔ بمعنی یاد دلانا، ڈرانا۔

آيَاتِ اللَّهِ: آیات جمع ہے یَوْم کی، جس کا لغوی معنی ہے دن، ان دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہوئیں، یا پہلوں پر عذاب آیا۔

- ☆ (بقیہ ۱) انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۱۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۸۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۳۹۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۲۶۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۳۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۸۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۳۹۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۸۳

نعمت اور محنت کے دن، چونکہ نعمت اور عذاب کا تعلق دنوں سے ہوتا ہے اس لئے ان دنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
لفظ جلالت (اللہ) کی طرف نسبت عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ جیسے بیت اللہ۔

مراد یہ ہے کہ اے موسیٰ! اپنی قوم کو وہ دن یاد دلاؤ جن دنوں اللہ تعالیٰ عز و جل نے انہیں فرعون کی قید، ظلم و ستم سے رہائی دلائی، ان کے لئے دریا میں راستے بنا دیئے، ان پر بادلوں نے سایہ کئے رکھا، ان پر من و سلویٰ نازل ہوا، فرعون ان کے بچوں کو ذبح کرتا تھا اس ظلم سے رہائی دلائی، جنگل میں سے ان کے لئے راستہ بنایا۔ وغیرہ۔

یہ دن کا تذکرہ کر کے انہیں اللہ تعالیٰ جل و علا کی مزید نعمتوں کا امیدوار بنائیے۔ (۳)

صَبَّارٌ: صَابِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی بہت صبر کرنے والا۔

شَكُورٌ: شَاكِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، بمعنی بہت شکر گزار۔ (۴)

- احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶ ☆ (۳)
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۴۱ ☆
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳ ☆
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۸۴ ☆
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۶ ☆
- الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۸ ☆
- تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶ ☆
- زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۲۶ ☆
- تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸ ☆
- حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۳۳ ☆
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۳۱۸ ☆
- تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ لبصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰ ☆
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ لبصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰ ☆
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۹۸ ☆
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷ ☆
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵ ☆
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵ ☆
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۸۴ ☆
- احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶ ☆ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ایسا وعظ کرنا جس سے دلوں میں رقت اور یقین میں قوت آئے جائز اور سنت انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعدہ و وعید ہو۔ بدعت سے خالی ہو اور ہر شبہ اور گمراہی سے پاک ہو۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی قوم کو وعظ سنائے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ہر موقعہ کی مناسبت سے وعظ فرمایا۔ آپ کے وعظ میں ترغیب، ترہیب، وعدہ و وعید ہوتا۔ قرآن مجید بتمامہ حضور سید عالم ﷺ کا وعظ ہے۔ اس سے پہلی نافرمان قوموں کی سرکشی پر عذاب نہیں، فرمانبردار بندوں پر انعامات الہی، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں کے حالات اور سیرتیں، توحید و رسالت، آسمانی کتابوں، فرشتوں، حشر و نشر، قیامت، نامہ اعمال، حساب و کتاب، میزانِ عدل، جنت و دوزخ اور ابدی زندگی وغیرہ کا اجمالی اور تفصیلی بیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالیٰ نے انعامات الہیہ کا وعظ سنانے کا خاص حکم فرمایا ہے۔ (۵)

☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۲۲	☆	(بقیہ ۳)
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵	☆	
☆	مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۶	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۹۸	☆	
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۸۵	☆	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۹	☆	
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶	☆	(۵)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۳۱	☆	
☆	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۳	☆	
☆	تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۰۵	☆	
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۲۶	☆	
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۸۳	☆	
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۸	☆	
☆	تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰	☆	
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰	☆	

﴿۲﴾ وعظ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتوں کا ذکر خاص طور پر کرنا حکم خداوندی اور سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔

”وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ“ کی صریح دلالت کے علاوہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا وعظ اس پر شاہد عادل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

بَيْنَمَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ. وَأَيَّامِ اللَّهِ نِعْمَاؤُهُ وَبَلَاءُهُ..... الحديث (۲)
حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک روز اپنی قوم کو وعظ کے دوران ”ایام اللہ“ کی یاد دلارہے تھے۔ ”ایام اللہ“ (اللہ کے دن) وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی نعمتیں نازل ہوئیں اور تافرانوں پر عذاب نازل ہوا۔

نزولِ مائدہ (من وسلوی) کے روز کو حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے عید (خوشی کا دن) شمار کیا۔ آپ کی دعایوں ہے۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عَيْدًا لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ، وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ☆
(سورہ مائدہ، آیت ۱۱۴)

- ☆ (بقیہ ۵) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۸
- ☆ تفسیر البہوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۹۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۴
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد القاسمی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۴
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۶۳ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۳۳
- ☆ تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس. مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۶۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۸۳
- ☆ رواہ مسلم عن ابی بن کعب، ج ۲ ص ۲۷۰ ☆ رواہ البخاری فی کتاب التفسیر
- ☆ رواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ ☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۱۲۰

عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

آیت اعلان تکمیل دین یوم عید ٹھہرایا گیا۔ احادیث طیبہ نے اس کی تصریح فرمائی۔ (۷)

لہذا نزول قرآن کا دن، صاحب قرآن کی ولادت کا روز مسعود، طالب و مطلوب، حبیب و محبوب نبی اکرم نور مجسم ﷺ کا شبِ اسرئیل دیدارِ رب کریم جل و علا سے مشرف ہونے کی رات اور اس نوعیت کے دیگر انعام والے ایام کی یاد منانا جائز و مستحسن، کارِ ثواب اور اجرِ جزیل کا باعث ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ بندہ مومن کے اعلیٰ اخلاق کی زینت صبر اور شکر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ عز و جل نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف میں انہیں شمار فرمایا ہے۔ ارشادِ بانی ہے۔

اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا، وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشُّكُورُ ☆
(سورہ سبا، آیت ۱۳)

اے داؤد والو! شکر کرو اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی معیتِ خاصہ اور قربِ صبر والوں کو نصیب ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ☆ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

- | | | | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|---------------------------------------|-----|
| ☆ | رواہ البخاری عن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۱۱ | ☆ | رواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۱۹ | (۷) |
| ☆ | رواہ النسائی عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۴۳ | ☆ | رواہ الترمذی فی کتاب التفسیر | |
| ☆ | رواہ احمد، ج ۱ ص ۳۹، ۲۹ | | | |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱۶ | | | (۸) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۲۳۲ | | | |
| ☆ | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۰۱ | | | |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۹ ص ۸۳ | | | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۷ | | | |

حدیث شریف میں صبر اور شکر کو کامل ایمان کہا گیا ہے۔

الْإِيمَانُ نِصْفَانِ. نِصْفٌ فِي الصَّبْرِ وَنِصْفٌ فِي الشُّكْرِ (۹)

ایمان کے دو جزو ہیں۔ نصف حصہ ایمان صبر اور نصف حصہ ایمان شکر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ عَجَبٌ. لَا يَقْضِي اللَّهُ لَهُ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ شَرًّا

فَشَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ (۱۰)

مومن کے تمام کام عجیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کا انجام اس کے

لئے بہتر ہوتا ہے۔ اگر اسے تقدیر الہی سے تنگی پہنچے تو یہ صبر کرتا ہے۔ وہ تنگی اس کے لئے باعثِ

رحمت بن جاتی ہے اور اگر اسے کوئی بھلائی پہنچے تو وہ اس پر شکر کرتا ہے تو وہ بھلائی اس کے لئے

باعثِ رحمت بن جاتی ہے۔

اس لئے بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ مصیبت کے وقت صبر کرے اور حصولِ نعمت کے وقت شکرِ الہی بجالائے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جلِ سلطانہ کی نعمتیں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے ہیں مگر ان سے چند ایمان والے ہی فائدہ اٹھاتے

☆ (۹) رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس / بحوالہ جامع صغیر ج ۱ ص ۲۱۷

☆ (۱۰) رواہ احمد ج ۳ ص ۳۳۲ ج ۶ ص ۱۵

☆ (۱۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۱۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۹ ص ۳۳۲

☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۷۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۹۸

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۸

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۸۵

ہیں۔ قرآن مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے کتابِ ہدایت ہے مگر اس سے صرف صاحبِ تقویٰ ہی ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح حضور سید الکونین نبی الثقلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی نبوت، رسالت، رحمت، ہدایت سب کے لئے ہے مگر اس سے خوش نصیب ہی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ بندہ مومن کو کوشش کر کے حضور سید عالم ﷺ کی رحمت و ہدایت سے بہرہ ور ہونا چاہئے۔ نور چشم کے علاوہ نور بصیرت بھی آپ کی ذات قدسی صفات سے حاصل کرنی چاہئے۔ مولیٰ تعالیٰ عز اسمہ ہم کو حضور سید عالم ﷺ کے فیضان سے بہرہ ور فرمائے۔ (۱۲)

﴿۵﴾ فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ ہے۔ بندوں اور مخلوق کی طرف فعل کی نسبت مجازی ہے۔ یہ مجازی نسبت کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان تمام مثالوں کی صحت پر علماء کا اجماع ہے۔

حقیقی طور پر ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ و کرم پر ہے مگر اس نے رسولوں، نبیوں، ولیوں کو ہادی بنایا ہے اور انہیں ہدایت دینے والا فرمایا ہے۔ شفا دینے والا وہی ایک شافی حقیقی ہے مگر اس نے دوا میں اور حکیم و طبیب کے ہاتھ میں شفا رکھ دی ہے۔ اسی طرح مشکلات کو دور کرنے والا حقیقی طور وہی ایک ذات ہے، مگر اس نے

- (۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۴۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۰۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۰۶
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۴۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۸۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۳۹۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۹

اپنے بندوں میں سے بعض مقربین کو مشکل کشا، حاجت روا بنایا ہے۔ انہی مجازی طور پر حاجت روا کہنا اور ماننا جائز ہے۔ (۱۳)

فائدہ جلیلہ:

سورہ ابراہیم کے ابتدا میں حضور سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے خطاب ہوا۔
کَتَبَ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ..... (سورہ ابراہیم، آیت ۱)
ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ۔
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰی بِآیَاتِنَا اَنْ اَخْرِجَ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ..... (سورہ ابراہیم، آیت ۵)

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا۔

واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ایک ایک قوم کی طرف ہوئی مگر حضور امام الانبیاء سید المرسلین کی بعثت تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوق کی طرف ہوئی۔ خود ہادی رسل ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ کَافَّةً (۱۴)

میں تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔



(۱۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸

(۱۴) رواہ احمد، ج ۳ ص ۳۰۳

﴿شرعی مجبوری کی حالت میں ممنوع اشیاء مباح ہو جاتی ہیں﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلرُّسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي
مِلَّتِنَا، فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ☆ وَلَنُسَكِّنَنَّكُمْ
الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ، ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدَ ☆

(سورہ ابراہیم، آیات ۱۳-۱۴)

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا، ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال
دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی
کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے بعد زمین
میں بسائیں گے۔ یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے
ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے، اس سے خوف کرے۔

حل لغات:

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا: ہم تمہیں ضرور اپنی زمین سے نکال دیں گے۔ زمین سے مراد بستی اور شہر ہے۔ (۱)

- | | |
|---|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷ |
| ☆ | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۰۵ |
| ☆ | تویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ۲۷۰ |

أَوْ لَتَعُوذُنَّ فِي مِلَّتِنَا: یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ۔

عَادَ يَعُوذُ عَوْدًا وَعِيَادًا کا معنی ہے، لوٹ کر آنا، دوبارہ آنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، کبھی عَادَ بمعنی صَارَ بھی استعمال ہوتا ہے، بمعنی ہونا۔ علمائے تحقیقات لغویہ اور اجلہ مفسرین نے تصریح فرمائی ہے کہ آیت مذکورہ میں عَادَ بمعنی صَارَ (ہونا) استعمال ہوا ہے۔ اس میں اعادہ کا معنی نہیں، بلکہ ابتدا مراد ہے۔ (۲)

مَقَامِ: مَقَامٌ (میم کے ضمہ کے ساتھ) بمعنی ٹھہرنا اور مَقَامٌ (فتح میم کے ساتھ) ٹھہرنے کی جگہ۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ مذکورہ انعام اس کے لئے ہیں جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اور حساب کتاب کا خوف رکھتا ہو۔ اپنے اعمال میں قصور پر اس کی نظر ہو۔ (۳)

(۲)

(۳)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۱۵
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۵۱
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۳۶
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جعفر صادق (ع)، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقادر بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۰۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۹۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۱۱

وعید: عذاب کے وعدہ کو وعید کہتے ہیں۔ اس کے آخر میں ”یا“ ضمیر متکلم محذوف ہے۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میری نافرمانیوں پر جو میں نے عذاب کا وعدہ دے رکھا ہے، اس عذاب کے وعدے سے مجھ سے ڈرتے ہیں۔

مسائل شرعیہ :

(۱) حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہمیشہ سے اپنی نافرمان قوموں کی طرف سے ایذا کا سامنا رہا ہے۔ عقائد باطلہ پر ڈٹے ہوئے توحید و رسالت اور نیک چلنی کی دعوت کے ہمیشہ مخالف رہے۔ کافروں اور سرکشوں نے اپنے نبی اور اس پر ایمان لانے والے کو ہر ممکن ایذا دی۔ جبر و اکراہ کے ایسے حالات پیدا کئے کہ انہوں نے ہجرت فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں کے مصائب سے مصر سے ہجرت کا حکم ہوا۔ حضور سید العالمین امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔

غار حرا میں پہلی وحی کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کا شانہ اقدس میں تشریف لائے۔ غیر معمولی حالات کے پیش آنے پر ام المومنین آپ کے ہمراہ ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لائیں۔ یہ شیخ تورات کا عالم تھا۔ اس نے آپ سے تمام حالات سماعت فرمائے اور فرمایا۔

هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ مُخْرِجِيْ هُمْ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ لَقَطٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمَكَ الصُّرُكُ نَصْرًا مَوْزَرًا..... الحديث (۵)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۲۶ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۳ |
| ☆ | (۵) | رواہ البخاری عن ام المومنین عائشہ، ج ۱ ص ۳، ج ۲ ص ۴۰ |
| ☆ | | رواہ مسلم عن ام المومنین عائشہ، ج ۱ ص ۸۸ |

یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت تک جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں، جب آپ کی قوم آپ کو (اپنے وطن سے) نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے (تعجب سے) دریافت فرمایا، کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں جو بھی آپ جیسی دعوت لایا اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ ہوا۔ اگر میں اس وقت تک رہا تو آپ کی خوب ہمد کرتا۔

ان ایذاؤں اور ابتلاؤں کے باوجود انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے امتیوں نے صبر کیا۔ لہذا بندہ مومن کے لئے لازمی ہے کہ مصائب پر صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی اور اجر جزیل کا وعدہ اس کے علاوہ ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ حالتِ اکراہ (مجبوری کی صورت میں) ممنوع اشیاء کا استعمال مباح ہو جاتا ہے۔ دین اسلام کا یہ اصول ہمیشہ سے نافذ رہا ہے اور رہے گا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے حالتِ اکراہ میں اپنا وطن اور گھریار کو ترک کر کے ہجرت فرمائی۔ (۷)

﴿۳﴾ کسی مسلمان کو کفر کی طرف رغبت دینا کفر ہے۔ کفر کی رغبت دینے والا اگر مسلمان ہو تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | . | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۳۸ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹ |
| ☆ | (۷) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | (۸) | الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الاقاویل فی وجہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۲ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حبان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۱ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمرو رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۰ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حلی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹ |

﴿۳﴾ بغیر کسی شرعی جواز یا قانونی ضرورت کے کسی مسلمان کو اس کی ملکیت سے بے دخل کرنا حرام اور طریقہ کفار ہے۔ سرکش قوموں کا اپنے انبیاء کو ہجرت پر مجبور کرنا کفر پر کفر ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ اہل حق ہر زمانہ میں قلیل رہے ہیں۔ ظالم و فاسق ایک دوسرے کی مدد کر کے اہل حق پر غلبہ پانے کی کوشش میں رہے ہیں، مگر بہتر انجام ہمیشہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرنے والوں کا رہا ہے اور ان شاء اللہ العزیز رہے گا۔ رب قادر کریم جل و علا کا ارشاد ہے۔

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا، إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ .
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ☆
(سورة الاعراف، آیت ۱۲۸)

موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بنائے اور آخر میدان پر ہیزگاروں کے ہاتھ ہے۔

کمزور اور صابروں کو اللہ تعالیٰ ظالموں کے املاک کا مالک بنا دیتا ہے۔ اس اٹل حقیقت کو اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا.....الآيَةُ
(سورة الاعراف، آیت ۱۳۷)

اور ہم نے اس قوم کو جو دبائی گئی تھی اس زمین کے پورے پچھم کا مالک کیا، جس میں ہم نے برکت رکھی۔

یہ حکم قیامت تک جاری رہے گا۔ ہدیث شریف میں اس کی واضح بشارت موجود ہے۔ امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَذَى جَارَهُ اَوْرَثَهُ اللَّهُ دَارَهُ (۱۰)

(۹) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۱
(۱۰) رواہ العجلونی فی کشف الخفاء، ج ۲ ص ۳۰۳ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی شریف، ج ۸ ص ۴

جس نے اپنے ہمسایہ کو ایذا دی اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر کا مالک بنا دیا۔

لہذا بندہ مومن کو انبیاء و صالحین کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مصائب و آلام میں صبر کرنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ ایک وقت بعد ظالم و جابر مقہور و مجبور ہوگا۔ (۱۱)

﴿۵﴾ انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ہمیشہ ہر حال میں حق پر رہے۔ اعلان نبوت سے پہلے اور اعلان نبوت کے بعد صغائر و کبائر سے محفوظ و معصوم رہے۔ کسی حال میں ان کا کوئی لمحہ کفر سے ملوث نہیں ہوا۔ اظہار نبوت سے پہلے یا بعد ان کی طرف گناہ یا کفر کی نسبت کرنے والا خود گمراہ اور کافر ہے۔ اس لئے انبیائے کرام کی شان ارفع میں نامناسب کلمہ کہنے سے قطعی گریز چاہئے۔ آیت مبارکہ میں کلمہ ”أَوَلْتَعُوذُنَّ“ کی تفسیر نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ (۱۲)



- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۲ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۰ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۰۰ |
| ☆ | (۱۲) | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۲ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۱۱ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۰ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۱ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۹ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۹۱ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن مسعود، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۷ |

﴿اولاد کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے﴾

﴿نیز حریم شریفین کے بعض احکام﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي ذَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْنِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي
إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ☆

(سورة ابراہیم، آیت ۳۷)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی، جس میں
کھیتی نہیں ہوتی، تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب! اس
لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے
اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے۔ شاید وہ احسان مانیں۔

حل لغات:

”مِنْ ذُرِّيَّتِي“: من تبغیض کے لئے ہے۔ یعنی اپنی اولاد میں سے کچھ یہاں بسائے ہیں۔

اس سے مراد حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی ہونے والی اولاد ہے۔ (۱)

يَا وَيْلَتَىٰ يَوْمَئِذٍ "دو پہاڑوں کے درمیانی نالہ کو وادی کہتے ہیں۔ پھر اس میں وسعت کرتے ہوئے

پہاڑوں یا ریت کے ٹیلوں کے درمیانی میدان کو وادی کہتے ہیں۔ اس جگہ اس سے مراد مکہ معظمہ کی جگہ ہے۔

غَيْرِ ذِي زَرْعٍ "ایسی جگہ جو کھیتی باڑی کے قابل نہ ہو۔

چونکہ مکہ مکرمہ (زاوہا اللہ شرفاً و تعظیماً) سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان سنگلاخ زمین ہے، اس میں کاشت ممکن

نہیں۔ اس لئے اس زمین کو "غیر ذی زرع" فرمایا گیا۔ یعنی اس میں کھیتی نہیں ہوتی۔

عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ "تیرے عزت والے گھر کے پاس۔

اس سے مراد بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ) ہے۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت

اسماعیل علیہ السلام کو اس وادی میں منتقل فرمایا تھا اس وقت بیت اللہ کے نشانات وہاں نہ تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی

تعمیر بیت اللہ طوفان نوح کے وقت اٹھالی گئی تھی۔ اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ

ابھی بیت اللہ کی تعمیر نہیں کی تھی، مگر وہاں ہونے والی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔

☆ (۱) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۷

☆ الکشاف عن حقائق التنزيل و عیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمرو رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

☆ انوار التنزيل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزيل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پنی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۲

مُحَرَّم سے مراد حرمت و عزت والا کے ہیں۔ یہ عزت والا اور حرمت والا گھر ہمیشہ سے حرمت و عزت والا رہا ہے۔ جو امور دیگر مقامات پر جائز ہیں یہاں حرام ہیں۔ جب سے یہ بیت اللہ بنا ہے اس پر کوئی جابر قبضہ نہیں کر سکا۔ (۲)

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ: دعا میں رب کریم کو ندا کی تکرار تضرع اور عاجزی کے لئے ہے۔

اے رب ہمارے! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس کھیتی باڑی کے ناقابل وادی میں اس لئے بسایا ہے تاکہ یہ نماز قائم رکھیں۔ تیرے گھر کی زیارت کریں۔ تیرا ذکر کرتے رہیں۔ اس حرمت والے گھر کا طواف کریں۔ اس مبارک گھر سے برکت حاصل کریں۔ اس کے قرب و جوار میں تیری رحمت تلاش کرتے رہیں۔ یہاں ان کے قیام و سکونت کا مقصود یہ ہے کہ وہ دنیوی معاملات سے بے نیاز ہو کر تیری یاد میں مشغول رہیں۔ (۳)

- (۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۳۶۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۵۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۳
- (۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۳۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۲۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۶۷
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۸
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲ ص ۱۵۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۲۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۵

”فَاجْعَلْ أَفْنِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ“ : أَفْنِدَةً جمع ہے فُؤَاد کی۔ اس کا مادہ اشتقاق فَاذ (از باب فَتَح) فَاذًا بمعنی دل پر مارنا، دل پر لگنا۔

فَاذ اللَّحْمِ فِي النَّارِ کا معنی ہے، گوشت کو آگ میں بھوننا، حرکت اور تحریک کا معنی بھی اس میں ملحوظ ہے۔
فُؤَاد کا معنی دل ہے۔ دل چونکہ شوق کی آگ میں جلتا ہے اور ہمیشہ اس میں حرکت ہوتی ہے۔ ایک حال پر نہیں رہتا ہے، اس لئے دل کو فُؤَاد کہتے ہیں۔

کبھی فُؤَاد کا استعمال عقل پر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى

(سورة النجم آیت ۱۱)

دل (یا عقل) نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

محققین علمائے لغت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فُؤَاد عام ہے قلب سے۔ فُؤَاد دل کو گھیرنے والی شے ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا وَالْيَمَنُ أَفْنِدَةٌ (۴)

تمہارے پاس یمن والے آئیں گے، ان کے دل بہت رقیق اور بہت نرم ہیں۔ (۵)

- | | | | | |
|---|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|---------------------------|-----|
| ☆ | رواہ البخاری فی المغازی | ☆ | رواہ مسلم فی کتاب الایمان | (۴) |
| ☆ | ورواہ احمد، ج ۲ ص ۲۵۲، ۳۸۰، ۳۸۰، ج ۴ ص ۱۵۴ | | | |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۸۶ | ☆ | | (۵) |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغب، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۶۳ | ☆ | | |
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۹۸ | ☆ | | |
| ☆ | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۴۳۸، ۴۳۷ | ☆ | | |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳ | ☆ | | |
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۱ | ☆ | | |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۷ | ☆ | | |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸ | ☆ | | |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۷ | ☆ | | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۸ | ☆ | | |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۶ | ☆ | | |

”مِنَ النَّاسِ“: میں مِنْ تبغیضیہ ہے، مراد بعض لوگ یعنی مسلمان ہیں۔ یعنی مسلمانوں کے دلوں میں اس گھر کا شوق پیدا کر دے۔

اگر مِنْ نہ فرمایا جاتا تو فارسی، رومی، ترکی، ہندی، یہود، نصاریٰ اور مجوس وغیرہ سب ہی اس گھر میں ہجوم کر آتے اور مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ (۶)

تَهْوَى إِلَيْهِمْ: دل کو ان کی طرف مائل کر دے۔

هَوَى (از باب ضَرَبَ) هَوِيًا وَهَوِيَانًا کا معنی ہے، اوپر سے نیچے کی طرف گرنا، بلند ہونا، چڑھنا۔

هَوَى (از باب عَلِمَ) هَوِيًا کا معنی ہے، محبت کرنا چاہنا، خواہش کرنا۔

هَوَى شہوت کی طرف میلان نفس۔

هَوَاءَ بمعنی خالی، زمین و آسمان کے درمیان کا خلا۔ (۷)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان الدلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۳۲ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۶۸ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسنن معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۸ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام لغیر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۹ ص ۱۳۷ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸ |
| ☆ | | النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از لاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۲ |
| ☆ | (۷) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خالہ کراچی، ۱۳۳۶ھ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۸ھ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القرومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۳۲ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۳۲ھ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسن بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۷۹ھ |
| ☆ | | لج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۱۵ |

آیت سے مراد یہ ہے کہ (اے رب! میں نے اپنی بعض اولاد تیرے عزت و حرمت والے گھر کے قریب بسائی ہے) تو تو دنیا کے اطراف و اکناف کے بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے، بیت اللہ کی زیارت کے ساتھ ان کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو۔ وہ جھکے ہوئے آئیں، کھینچے ہوئے آئیں۔ (۸)

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ: اور انہیں کھانے کو پھل دے۔

حرم محترم کا ذکر ایک دوسری جگہ رب کریم جل مجدہ نے یوں فرمایا ہے۔

أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا مِّنَّا يُجِبِي إِلَيْهِ الثَّمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ لَّدُنَّا وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ☆

(سورۃ القصص آیت ۵۷)

کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں، ہمارے پاس کی روزی۔ لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں۔

چنانچہ رب جلیل نے اپنے خلیل علیہ السلام کی دعا پوری فرمائی، یہاں کی زمین قابل کاشت نہیں۔ پھر بھی یہاں حرم مکی میں دنیا کے ہر شہر کا، ہر موسم کا پھل، گرمی، سردی، خزاں، بہار کا ہر میوہ موجود رہتا ہے۔ اور پھر فلسطین کے شاداب علاقہ کو اٹھا کر مکہ معظمہ کے قریب منتقل کر دیا اور یہاں کا سنگلاخ علاقہ وہاں رکھ دیا۔ قرب مکہ معظمہ میں واقع شہر طائف بھی ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔

- (۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۲۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ محمد بن علی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۵۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۳۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۷

حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی مذکورہ دعا دین اور دنیا کی تمام بھلائیوں کی جامع ہے۔ (۹)

پس منظر:

رب جلیل جل مجدہ الکریم کے حکم سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے دودھ پیتے اکلوتے لخت جگر حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ کی زمین پر بسا دیا۔ اس وقت یہاں انسان اور آبادی کا کوئی نشان نہ تھا۔ یہ سنگلاخ زمین بے آب و گیاہ تھی۔ مکہ مکرمہ کے اولین باسیوں کے پاس چھوہاروں کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت خلیل علیہ السلام جب الوداع ہونے لگے تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا کہ اکیلے کیوں چھوڑے جا رہے ہو۔ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چند بار کے دریافت کرنے کے باوجود کوئی جواب نہ دیا۔ جب حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا، کیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑے جا رہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تب اللہ ہمیں ضائع نہ فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود پانی جب ختم ہو گیا تو دودھ پیتے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیاس لگی۔ پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کوہ صفا پر چڑھیں تاکہ کہیں پانی یا کسی انسان کا پتہ چل سکے، مگر وہاں کچھ نہ پایا۔ پھر وہاں سے اتر کر کوہ مروہ کی طرف چل پڑیں۔ درمیانی نشیب وادی سے دوڑ کر گزریں تاکہ ان کا نور

- (۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۴۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۹ ص ۱۳۷
- ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۳۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۱۱
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۵۷

نظر زیادہ دیر نظر سے اوجھل نہ رہے۔ مروہ پر بھی کسی مطلوب شے کا نشان نہ پایا، پھر صفا کی طرف روانہ ہوئیں۔ اس طرح سات بار صفا اور مروہ کے درمیان آئیں اور گئیں۔ بالآخر مروہ پر آپ نے دیکھا کہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑیوں کی رگڑ (یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر مارنے) سے وہاں ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت ہاجرہ نے اس کے گرد آڑ بنا دی۔ یہ چشمہ زمزم کہلایا۔ اس سے ماں بیٹے نے سیراب ہو کر پانی پیا۔ یہ چشمہ آج بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے بے شمار زائرین کو سیراب کر رہا ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے مقام سے ایک میل دور ”ثنیہ“ پر پہنچ کر دعائیں مانگی، جو آیت مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ (۱۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے اہل و عیال کو ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں نہ آبادی ہو، نہ خورد و نوش کی اشیاء ہوں، اور وہاں ان کی ہلاکت کا قوی اندیشہ ہو۔ اس معاملہ میں وہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۰) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳، ۳۷۸ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۷ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۴۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۷ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۲۴ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۲۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۵۶ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۳ |

والسلام کی اقتدا کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اس کا یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ عز اسما پر توکل کیا ہے۔
ایسا توکل کرنا جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی بنا پر ایسا کیا اور
اسے رب کریم کی طرف سے کوئی حکم نہیں ملا۔ ہلاکت کے موقع سے خود بچنا اور اپنے اعزہ و اقارب کو حتی
الامکان بچانا فرض ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء کا دعویٰ کرتے ہوئے کوئی اپنا بیٹا
خود ذبح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اپنی اولاد کو ہلاکت کی جگہ نہیں چھوڑ سکتا۔ رب کریم جل وعلا ارشاد فرماتا ہے۔

(سورة البقرة آیت ۱۹۵)

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (۱۱)

﴿۲﴾ زمزم ایک جنتی چشمہ ہے۔ اس کا رخ رکن اسود کی طرف سے ہے۔ حضرت سیدنا اسمعیل ذبح اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے ایڑیوں کی رگڑ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارہاصات میں سے
ہے۔ (یاد رہے ”ارہاص“ نبی کا وہ معجزہ ہوتا ہے جو ظہور نبوت سے پہلے ظاہر ہو)

یہ چشمہ اب تک جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد
کا شمار انتہائی دشوار ہے۔ (۱۲)

﴿۳﴾ زمزم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی۔ جسمانی اور روحانی امراض کا شافی علاج ہے۔ جس غرض و مقصد
کے لئے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ غرض و مقصد پورا فرما دیتا ہے۔ اس کی یہ خاصیت قیامت تک باقی رہے گی۔
حدیث شریف میں ہے۔

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ (۱۳)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶ |
| ☆ | (۱۲) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۱ |
| ☆ | (۱۳) | رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ ۲۲۶۰ ☆ ورواہ ابن ابی شیبہ و احمد والبیہقی فی السنن عن جابر |
| ☆ | | ورواہ البیہقی فی شعب الایمان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۳۸ |

زمزم شریف کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ وہ نیت پوری کر دیتا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ آ کر تیس روز تک صرف زمزم شریف پر گزر کرتے رہے۔ وہی ان کی غذا رہی۔ آج بھی جو بندہ مومن اخلاص نیت سے اسے پئے، اسی کی مطلوبہ حاجات پوری ہوں گی۔ (۱۳)

﴿۴﴾ شریعت مقدسہ میں جو امور منصوص ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور جو فضائل منصوص صحیحہ سے ثابت ہیں ان کا اعتقاد و یقین فرض ہے۔ ان میں شک کرنا اور اس بنا پر تجربہ کرنا اللہ تعالیٰ و عزوجل کے عذاب کو دعوت دینے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرنے کے مترادف ہے۔ زمزم شریف کے جن فضائل کا ذکر احادیث صحیحہ شریفہ میں وارد ہے ان کی تصدیق لازم ہے۔ تکذیب دین و آخرت کے خسارہ کا باعث ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ زمزم پینے کے بعد دعا مانگے، قبول ہوگی۔ اس کے لئے جامع دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں منقول ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ (۱۶)

﴿۶﴾ اولاد کو ضروریات دین کی تعلیم دینا فرض ہے۔ ضروریات دین کی تعلیم کے بعد مزید دینی تعلیم حاصل کرنا اور اس کی تعلیم و تدریس، تبلیغ و تربیت کے لئے اولاد میں سے بعض کو اس طرف متوجہ اور وقف کرنا سنت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور دیگر بعض کو دنیوی امور کی طرف متوجہ کرنا مباح ہے۔ آیت مبارکہ میں ”مِنْ ذُرِّيَّتِي“ کا یہی اقتضا ہے۔ (۱۷)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳ |
| ☆ | (۱۵) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۰ |
| ☆ | (۱۶) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۰ |
| ☆ | (۱۷) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (۵۷۵ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۳۱ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۶۶ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۷۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶ |

(۷) بیت اللہ شریف زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً اور حرم مکی میں روزِ افریش سے لے کر قیامت تک قتال حرام ہے۔

سوائے ایک ساعت کے، کہ روزِ فتح مکہ حضور سید عالم ﷺ کے لئے حلال ہوا۔ حرم شریف کی حرمت و عظمت کی خاطر یہاں چند احکام اس کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مثلاً

(۱) یہاں کی گھاس یا کوئی درخت کا ٹنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ کسی خود رو جھاڑی کا کاٹنا بھی ناجائز ہے۔ سوائے

اِذْخُرُ گھاس کے، کہ اس کو حضور سید عالم ﷺ نے مستثنیٰ فرمادیا ہے۔ (۱۸)

(ب) احرام کی حالت میں یہاں شکار کرنا، شکار کے لئے حکم دینا، شکار کی طرف اشارہ کرنا حرام ہے۔

(ج) یہاں کی گری پڑی شے اٹھانا جائز نہیں۔ سوائے اس نیت کے کہ اسے مالک تک پہنچایا جائے۔

(د) آفاقی کے لئے بغیر احرام کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں۔

(ه) حرم شریف میں کسی کافر کا داخلہ ممنوع ہے۔ (۱۹)

☆ (بقیہ ۱)

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۴

تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۷

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۶

تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۲

الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳

تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۷

رواہ البخاری فی کتاب الجنائز، فی کتاب العلم و فی کتاب الصيد، و فی کتاب البیوع و فی کتاب اللقطة، و فی کتاب الجزیة

... و فی کتاب المغازی، و فی کتاب الدیات ☆ و رواہ مسلم فی کتاب الحج

☆ و رواہ ابو داؤد فی کتاب المناسک ☆ و رواہ النسائی فی کتاب المناسک

☆ و رواہ ابن ماجہ فی کتاب المناسک

☆ و رواہ احمد فی مسنده، بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱ ص ۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عبداللہ بن اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۳۱

نوٹ: حرم شریف کے تفصیلی احکام سورۃ بقرہ آیت نمبر، ۱۲۵-۱۵۸-۱۹۰ تا ۱۹۲- سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۷- سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲- ۹۷ وغیرہ کے احکام کے ضمن گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً میں نماز (بلکہ تمام عبادات) ادا کرنا دیگر مقامات کے مقابلہ میں ایک لاکھ گنا اجر کا باعث ہے۔ احادیث صحیحہ میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ دنیا کے ہر شہر میں عیدین کی نماز شہر سے باہر کھلے میدان یا عید گاہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ (اگر یہ ممکن نہ ہو تو مساجد میں نماز عیدین ادا کرنا جائز ہے) مگر مکہ مکرمہ میں نماز عیدین مسجد حرام میں ادا کی جائیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی مساجد دیگر شہروں کی مساجد سے افضل ہیں۔ دیگر شہروں کی نسبت ان میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔ (۲۲)

﴿۱۱﴾ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنا دیگر شہروں میں نماز ادا کرنے سے ماسوا مسجد حرام کے پچاس ہزار مرتبہ زائد افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَ صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْقِبْلِيِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرَيْنَ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسٍ مِائَةِ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَ صَلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ (۲۳)

- | | | |
|---|----------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (بقیہ ۱) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۲۶ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن النجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۶۷ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۵۷ |
| ☆ | (۲۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱ |
| ☆ | (۲۱) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۲ |
| ☆ | (۲۲) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۳، ۳۷۲ |
| ☆ | (۲۳) | رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ۱۰۳ |

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے، اور قبیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں، اور جس مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہو اس میں ایک نماز پانچ سو نمازیں، اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں، اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ مدینہ منورہ اور اس کے متعلقات کے بارے میں دعا مانگی۔
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفِيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ (۲۴)
 اے اللہ! جو تو نے مکہ معظمہ میں برکت و ثواب رکھا ہے، مدینہ طیبہ میں اس سے دو گنا ثواب اور برکت دے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں عاشقانِ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تکریماً یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی ایک نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے، اور اس میں ہونے والے کسی گناہ کا عذاب بھی لاکھ گنا ہے، مگر مدینہ منورہ میں نیکی کا ثواب تو پچاس ہزار (اور ایک روایت کے اعتبار سے دو لاکھ) ہے، مگر اس میں ہونے والے کسی گناہ کا عذاب ایک ہی ہے۔ اسی لئے حضور سید عالم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (۲۵)

☆	رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۲۵۳	☆	رواہ مسلم عن انس فی کتاب الحج	(۲۴)
☆	رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۴۸۳۳	☆	رواہ احمد	
☆	رواہ البخاری عن سفیان بن زہیر، ج ۱ ص ۲۵۲	☆	رواہ مسلم عن سفیان بن زہیر فی الفضائل	(۲۵)
☆	رواہ مالک عن سفیان بن زہیر فی الفضائل	☆	رواہ احمد عن ابی ایوب	
☆	رواہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۸۱۳۲، ۳۳۹۰۵	☆		
☆	رواہ ابن سعد و احمد و بغوی عن سفیان بن ابی فرد، ج ۱۲ ص ۳۳۹۰۵	☆		
☆	بحوالہ کنز العمال، ج ۱۲ ص ۳۳۹۰۵	☆		
☆	رواہ ابن عساکر عن جابر / بحوالہ کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۳۹۰۱۱	☆		
☆	رواہ الطبرانی عن ابی سعید الساعدی / بحوالہ کنز العمال	☆		

مدینہ طیبہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر انہیں علم ہو جائے۔

اس لئے بندہ مومن مدینہ شریف میں حاصل ہونے والے لمحات کی نہایت قدر کرے۔ نہایت ادب و احترام، عزت و وقار، شرم و حیا، متانت اور دیانت سے ان لمحات کو نعمتِ غیر مترقبہ اور بے بہا غنیمت جانے۔

(۱۲) علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ بیت اللہ شریف کی جگہ تمام روئے زمین بلکہ مدینہ منورہ سے بھی افضل ہے۔ اور اس پر جمہور علمائے امت کا اجماع ہے کہ وہ قطعہ زمین جو حضور انور نبی اکرم رسول اعظم ﷺ کے جسدِ اطہر سے ملا ہوا ہے وہ تمام جہاں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف اور عرش الہی سے بھی افضل ہے۔

لہذا بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ جب وہ مدینہ طیبہ مزار پر انوارِ سید الا برار نبی مختار شفیعنا الی یوم القرار علی صاحبہا افضل الصلوٰات واکمل التسلیمات پر حاضر ہو تو اپنی قسمت پر نازاں ہو، اور خوش بختی کے ان لمحات میں اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بکثرت درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اپنی، اپنے والدین، اپنے اعزہ و اقارب اور جمیع مسلمانوں کی مغفرت طلب کرے۔ وہاں کی حاضری بالیقین کفارہ گناہ ہے۔ ان کا رب اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ، وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ☆ (سورة النساء آیت ۶۴)
اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۲۶)

- (۲۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۴۲۷
☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ الہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۶
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۸

﴿۱۳﴾ ارکانِ اسلام میں سے نماز سب سے اہم اور فضیلت والا رکن ہے۔ اس کا درجہ دیگر ارکان کے مقابل بڑا بلند ہے۔

قربِ خداوندی کے حصول کا سب سے عمدہ اور بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کو بیت اللہ کے قریب چھوڑا تا کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ لہذا بندہ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی میں قطعاً کوتاہی نہ کرے۔ اور اگر ہو سکے تو نوافل بھی ادا کرے تا کہ قربِ خداوندی حاصل ہو۔ (۲۷)

﴿۱۴﴾ متبرک مقامات اور متبرک اوقات سے برکت حاصل کرنا حکمِ خداوندی ہے۔ اسی طرح متبرک اشخاص کی صحبت و مصیبت باعثِ برکت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بعض اولاد کو برکت والے گھر بیت اللہ کے نزدیک بسایا۔ آج حج کرنے والے وہاں کے متبرک مقامات، حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، صفا و مروہ، حطیم، میزابِ رحمت بلکہ خود بیت اللہ شریف سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ زائرینِ حرمین شریفین کو ان مقامات سے خوب برکتیں حاصل کرنی چاہئیں، اور رب تعالیٰ کی رحمتوں کو وہاں تلاش کرنا چاہئے۔ رحمتِ خداوندی اگرچہ ہر جگہ ہے، مگر متبرک مقامات میں اس کا حصول آسان ہوتا ہے۔ (۲۸)

☆ (۲۷) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۹ ص ۳۷۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۶۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۴۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۴۴۲

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۴ ص ۴۲۶

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۲۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۵

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۸

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۸۸

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۳

Marfat.com

دردمندانہ التماس:

سورۃ ابراہیم کے احکام کی تسوید و ترتیب کے دوران اس فقیر غفرلہ القدر کو ایک سانحہ فاجعہ ہانکے پیش آیا۔ فقیر غفرلہ القدر کی عفت مآب والدہ ماجدہ قدس سرہا العزیز و برکات اللہ مضجعہا و اذخلہا فی اعلیٰ علیین کا وصال پر ملال بھر قریباً ایک سو برس ۱۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ ۲۷ مئی ۲۰۰۴ء بروز منگل (منگل بدھ کی درمیانی رات، سات بج کر پچاس منٹ پر) ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا رَحْمَةٌ وَّاسِعَةٌ کَامِلَةٌ، اَللّٰهُمَّ نُوْرِ قَبْرِهَا بِنُوْرِ الْمُصْطَفٰی ﷺ، اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ حَسَابَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنْسْ وَحْشَتَهَا فِیْ قَبْرِهَا الْجَدِیْدَةِ، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْهَا کَمَا رَبَّیْنِیْ صَغِیْرًا، اٰمِیْنْ یَا رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا رابعہ صفت، مرنجان مرنج، صحیح العقیدہ، باعمل اور مثالی ماں تھیں۔ زندگی بھر کسی سے دشمنی نہ کی۔ بلکہ انہیں دشمنی کرنے کا ملکہ ہی نہ تھا۔ اگر کسی نے انہیں ایذا دی، اس کے لئے خصوصی دعا فرماتیں۔

قارئین کرام سے دردمندانہ التماس ہے کہ اس کتاب سے جب وہ فائدہ اٹھائیں، میرے والدین کریمین کے رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ فقیر غفرلہ القدر ممنون ہوگا۔ درحقیقت اس کتاب کی ترتیب و تسوید میں ان کی دعائیں ہر وقت میرے شامل حال رہیں ہیں۔

﴿نماز اور جہاد میں پہلی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت﴾

﴿اور نماز کے چند مسائل﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاخِرِينَ ☆

(سورة الحجر آیت، ۲۴)

اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔

حل لغات:

”الْمُسْتَقْدِمِينَ“: اِسْتَقْدَمَ بمعنی تَقَدَّمَ کے ہے، یعنی آگے بڑھنے والے۔

”الْمُسْتَاخِرِينَ“: اِسْتَاخَرَ بمعنی تَاَخَّرَ کے ہے، یعنی پیچھے رہنے والے۔

آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے سب اللہ تعالیٰ کے علم محیط میں شامل ہیں، کائنات کا کوئی فرد یا ذرہ علم الہی سے خارج نہیں۔ وہ ہر گزشتہ، موجودہ اور آئندہ تمام افراد اور امور کا عالم ہے، جو فوت ہو گئے اور جو زندہ ہیں، جو اپنے باپ کے پشتوں سے نکل چکے ہیں اور جو ابھی وہاں موجود ہیں، پہلی امتوں والے اور پچھلی امتوں والے، خیر و

طاعات میں آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے، جہاد میں شہید ہونے والے اور مجاہدین، اول مخلوق اور آخری مخلوق، نماز میں پہلی صفوں میں کھڑے ہونے والے اور پچھلی صفوں میں کھڑے ہونے والے، جہاد میں اگلی صفوں میں رہنے والے اور پچھلی صفوں میں رہنے والے، سب اس کے علم میں ہیں۔

جمہور مفسرین نے آگے بڑھنے والوں اور پیچھے رہنے والوں سے مراد نماز، جہاد، خیر اور طاعات میں رہنے والے مراد لئے ہیں۔ ویسے عمومی طور پر سب ہی شامل ہیں۔ (۱)

شان نزول:

اس آیت کے شان نزول میں دو روایات منقول ہیں۔ ممکن ہے دونوں کے پس منظر میں یہ آیت نازل ہوئی ہو۔
 (۱) مدینہ منورہ مسجد نبوی میں حضور سید عالم ﷺ کی اقتدا میں عورتیں پچھلی صفوں میں نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ ان میں ایک حسین و جمیل عورت شامل نماز ہوتی۔ بعض صحابہ کرم قصداً پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے تاکہ نماز کی کسی حالت مثلاً رکوع یا سجدہ میں غیر محرموں پر نظر نہ پڑھے۔ اور بعض جن کے دلوں میں ابھی تقویٰ راسخ نہیں ہوا تھا وہ پچھلی صفوں میں شامل ہوتے تاکہ رکوع وغیرہ میں بغلوں کے درمیان سے عورتوں کو جھانک

- | | |
|---|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۹۶ |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۷۷ |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰ |
| ☆ | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۲۵۵ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۲ |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۰ |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۱ |
| ☆ | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۳۸ |
| ☆ | تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ن ۲۷۷ |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰ |

تاک لیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ پہلی اور آخری صفوں میں کھڑے والوں کی نیت سے بخوبی واقف ہے، اور اسی کے مطابق انہیں جزا دے گا۔ (۲)

(۲) حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نماز باجماعت، اول وقت میں نماز کی تیاری اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔ جو صحابہ کرام مسجد نبوی کے قریب رہتے تھے وہ وقت سے پہلے ہی مسجد میں حاضر ہو جاتے اور جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مکان مسجد سے دور تھے مثلاً قبیلہ بنو عذرہ، انہیں مسجد نبوی میں آنے میں تاخیر ہو جاتی۔ اب ان دور کی رہائش والے صحابہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے مکان فروخت کر کے مسجد نبوی کے قریب مکان خرید لیں تاکہ مسجد میں اول وقت نماز میں پہنچنا آسان ہو۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں ہدایت کی گئی کہ اپنے مکانوں میں رہائش اختیار رکھو۔ پہلی صفوں میں شامل ہونے والوں اور پچھلی صفوں میں شامل ہونے والوں کی نیتوں کا عالم، عالم الغیب والشہادۃ، علیم بذات الصدور جل وعلا ہے۔ اور اجر نیتوں پر موقوف ہے۔ تمہاری نیتوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس لئے اپنے گھروں میں اطمینان و سکون سے رہائش رکھو اور ممکن حد تک مسجد میں حاضر ہوا کرو۔ (۳)

رواہ الترمذی والنسائی و ابن ماجہ و ابو داؤد و احمد و البیہقی وغیرہا

- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۳۹
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۵۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۹۶
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۹ ص ۱۷۸
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۹۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۳۲

مسائل شرعیہ:

(۱) نماز میں ادھر ادھر دیکھنا عبث اور بعض اوقات فاسد نماز ہے۔ نماز کی حالت میں پچھلی صفوں میں کھڑی عورتوں کو دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کا بے جا اختلاط منع ہے۔ اگرچہ مسجد ہی میں کیوں نہ ہو۔ (۴)

(۲) نماز کے مستحب اول وقت میں، مسجد میں حاضر ہو کر، پہلی صف میں، امام کے قریب نماز ادا کرنے میں تین اجر ہیں۔

(۱) مسجد میں اول وقت میں حاضری کا اجر۔

(ب) پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا اجر۔

(ج) امام کی مجاورت (قریب کھڑے ہونے) کا اجر۔

صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَآءِ وَالْآخِرِ لَآ يَجِدُونَ إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَأَسْتَهْمُوا..... الحديث (۵)

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا ثواب کتنا کثیر ہے، پھر اس کے لئے سوائے قرعہ اندازی کے اور کوئی چارہ نہ پائیں تو قرعہ کر لیں۔ (تا کہ وہ ثواب حاصل کر سکیں) (۶)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۵۰	☆	(۴)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۶	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالہی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۴۱	☆	
رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۸۶، ۹۰	☆	(۵)
رواہ المسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۸۲	☆	
رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ۱۰۹	☆	
رواہ مالک، ۲۳	☆	
رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۳۲، ۳۰۳، ۲۷۸، ۲۲۶	☆	
رواہ الترمذی فی المواقیت	☆	
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷	☆	(۶)
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۸	☆	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰	☆	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۱۲۷	☆	
زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۳۹۵	☆	

- ﴿۳﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں داخل ہوا، پہلی صف میں، امام کی مجاورت میں (امام کے ساتھ) نماز ادا کی تو صرف دو ثواب ملے، پہلی صف میں نماز پڑھنے اور امام کی مجاورت (ساتھ مل کر نماز پڑھنے) کا ثواب، البتہ تیسرے ثواب (وقت شروع ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہونے) سے محروم رہا۔ (۷)
- ﴿۴﴾ جو شخص وقت شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا اور اسے پہلی صف میں جگہ نہ ملی تو اسے صرف مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب ملا۔ باقی تینوں ثوابوں سے محروم رہا۔ (۸)
- ﴿۵﴾ امام کے پیچھے ہر شخص کو نماز میں کھڑا ہونے کی اجازت نہیں۔ امام کی مجاورت میں صرف بالغ صالح امامت کھڑا ہو، تاکہ اگر کسی وجہ سے امام امامت سے قاصر ہو جائے تو اس پاس والے کو اپنا قائم مقام بنادے، تاکہ جماعت مکمل ہو جائے۔ اگر نابالغ یا امامت کے ناقابل شخص امام کے پیچھے کھڑا ہو اسے وہاں سے ہٹا دینا جائز ہے۔ حضور سید عالم نبی انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔
- لِيلِيْنِي مِنْكُمْ اَوْ لَوْ اَلَا حَلَامَ وَالنَّهْيُ الْحَدِيْثُ (۹)

☆	الکشاف عن حقائق التنزيل وعلوم الاقاويل في وجوه التاويل، از امام جارا لله محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۹	☆	(بقیہ ۶)
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۳۲	☆	
☆	تنویر المقياس من تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲۷۷	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۶	☆	
☆	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷	☆	(۷)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰	☆	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۳۲	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۶	☆	
☆	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷	☆	(۸)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۶	☆	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۳۲	☆	
☆	رواہ مسلم عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۸۱	☆	(۹)
☆	رواہ ابو داؤد عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۱۰۵	☆	
☆	رواہ ابن ماجہ عن ابی مسعود، ص ۷۰	☆	
☆	رواہ الدارمی عن ابی مسعود الانصاری، ج ۱ ص ۳۲۳	☆	
☆	رواہ احمد، ج ۱ ص ۴۵۷، ج ۳ ص ۱۲۲	☆	

جماعت میں میرے قریب بالغ اور عاقل کھڑا ہو۔ (۱۰)

﴿۶﴾ جماعت کی صورت میں محراب کے نزدیک امام کا کھڑا ہونا بہ نسبت دوسرے نمازی کے زیادہ حق رکھتا ہے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ صفوں کو ترتیب دینا، سیدھا کرنا اور صالحین کو اگلی صف یا صفوں میں جگہ دینا امام کی ذمہ داری ہے۔ خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ امامت کراتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

تَاخِرِيَا فُلَانُ، تَقْدِمُ يَا فُلَانُ

اے فلاں! تو پچھلی صف میں چلا جا (یا اے فلاں تو ذرا پیچھے ہٹ) اور اے فلاں تو اگلی صف میں

آ (یا اے فلاں تو ذرا آگے بڑھ) (۱۲)

﴿۸﴾ صالحین کی مجلس، مجاورت، ہمسائیگی اور قرب رحمت خداوندی کے حصول کا باعث اور باعث اجر جزیل ہے۔

مقتدی کو حکم ہے کہ حتی الامکان پہلی صف میں امام کے قریب کھڑا ہو۔ یہی حال دیگر صالحین کا ہے۔ صالحین کی ہم نشینی شقاوت کو سعادت میں بدل سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسُهُمْ..... الحديث (۱۳)

اللہ کا ذکر کرنے والے ایسی قوم ہیں کہ اس کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا (اس کی بد بختی سعادت میں بدل جاتی ہے)

لہذا بندہ مومن کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ نیکوں کی صحبت، مجلس اور ہمسائیگی اختیار کرے۔ (۱۴)

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۸ ☆ (۱۰)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰ ☆

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۸ ☆ (۱۱)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰ ☆

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰ ☆ (۱۲)

رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج ۲ ص ۲۲۲ ☆ (۱۳)

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۷ ☆ (۱۴)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰ ☆

تفسیر البہوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۴۸ ☆

(۹) اس امت میں بعض صالح وہ ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تو ان کے پیچھے نمازیوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تو جماعت کی آخری صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اگلے کسی صالح نمازی کی سجدے کی برکت سے ان کی مغفرت ہو جائے اور وہ فرماتے تو رات میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس لئے بطور انکسار و عاجزی اگر کوئی جماعت میں آخری صف میں کھڑا ہو تو اس کے لئے وجہ جواز ہے۔ (۱۵)

(۱۰) جہاد میں دشمن کے مقابل پہلی صف میں کھڑا ہونا اور اپنی جان کو جان آفریں کو خریداری کے لئے پیش کرنا،

سب سے افضل کام ہے۔ اس میں کوئی خفا نہیں اور نہ کسی کا اس میں اختلاف ہے۔ غزوات میں حضور اشیع

الاشجعین رحمۃ اللعالمینؐ ہمیشہ پہلی صف میں ہوتے۔ کیونکہ آپ سب لوگوں سے شجاع اور بہادر تھے۔ رسول

اللہؐ سے آگے کوئی بھی نہ بڑھ سکتا تھا۔ حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ گرم

ہو جاتی تو ہم حضور سید عالمؐ کی پناہ لیتے۔

حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كُنَّا وَاللَّهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَاسُ نَتَّقِي بِهِ وَأَنَّ الشَّجَاعَ مِنَ اللَّذِي يُحَاذِي بِهِ (۱۶)

اللہ کی قسم! جب غزوات میں گھمسان کا رن پڑتا تو ہم حضورؐ کی پناہ میں آ جاتے اور ہم میں سے

وہ بہادر شمار ہوتا جو اس عالم میں حضورؐ کے قریب رہتا۔

شجاعت تو کیا؟ تمام اوصاف کمال، صفات جمال اور اوصاف جلال میں حضور سید المرسلین، امام الانبیاء، نبی

الحرین، وسیلتانی الدارینؐ تمام مخلوق سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ جو کمال اور وصف کائنات میں کسی کو ملا، یا ملے گا، وہ حضور

سید عالمؐ کی بارگاہ سے ملا ہے اور ملتا رہے گا۔

ایک عارف ربانی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۰

(۱۶) ☆ رواہ مسلم عن البراء ج ۲ ص ۱۰۰

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَسَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نَوَّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمَكِّنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بَعْدَ از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (۱۷)

﴿۱۱﴾ اپنے مکان سے قریبی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ اس میں جماعت کا اہتمام نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنا تعمیر مسجد ہے اور تعمیر مساجد مومنوں کی علامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا صَلَوةَ لِبَجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ (۱۸)

مسجد کے ہمسایہ کی کامل نماز مسجد ہی میں ہوتی ہے۔ (۱۹)

﴿۱۲﴾ جس کا گھر مسجد سے دور ہو اور وہ باقاعدگی سے چل کر جماعت میں شامل ہوتا ہو اس کا ثواب اس سے زائد ہے جس کا گھر مسجد کے قریب ہو اور وہ جماعت میں شریک ہوتا ہو۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جسے کوئی مہم مسجد کی حاضری میں مانع نہ ہو یا وہ کسی فرض کفایہ میں مشغول ہو۔ مثلاً تعلیم و تعلم وغیرہ۔ (۲۰)

- احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۲۸ ☆ (۱۷)
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۰ ☆
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۴۵۱ ☆
- تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان ج ۳ ص ۴۸ ☆
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر ج ۱۹ ص ۱۷۸ ☆
- انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۰ ☆
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۳ ص ۴۵۵ ☆
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ج ۱۳ ص ۳۲ ☆
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۰۰ ☆
- مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۰۰ ☆
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۳۴۱ ☆
- رواہ الدارقطنی عن جابر وعن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر ج ۲ ص ۳۶۳ ☆ (۱۸)
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۳ ص ۴۵۵ ☆ (۱۹)
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ ج ۳ ص ۴۵۵ ☆ (۲۰)

﴿۱۳﴾ بعض اوقات نماز کو مستحب وقت سے موخر کرنا مستحب ہے۔ مثلاً.....

(۱) ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا۔

(ب) اول وقت پانی دستیاب نہ ہو اور آخر وقت میں ملنے کا قوی گمان ہو۔

(ج) کھانا حاضر ہو اور اسے بھوک لگی ہو۔ اس صورت میں اگر نماز میں مشغول ہو گا تو اس کی توجہ کھانے کی طرف

رہے گی۔ حضور قلب سے نماز نہ پڑھ سکے گا۔

(د) آخر وقت میں جماعت کا ملنا یقینی ہو۔

(ه) ابھی وہ ایسی جگہ ہے جہاں نماز ادا کرنا منع ہے اور آخر وقت میں مباح جگہ ملنے کی توقع ہو۔ (۱۲)

﴿۱۴﴾ مردوں کی صفوں میں پہلی صف میں کھڑا ہونا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور عورتوں کی صفوں میں عورت کو آخری

صف میں کھڑے ہونے سے زیادہ ثواب ہے۔ البتہ نماز جنازہ کا حکم اس کے برعکس ہے کہ نماز جنازہ کی

آخری صف میں کھڑا ہونا افضل ہے۔ (۲۲)



(۲۱) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۷

(۲۲) ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۵۶

﴿اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار زمین کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ☆ (سورة الحجر آیت ۸۰)

اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔

حل لغات:

”الْحِجْر“: حَجْر (از باب نَصَر) حَجْرًا او حَجْرًا اَنَا کا معنی ہے، منع کرنا۔

حَجْرٌ عَلَيْهِ الْقَاضِي کا معنی ہے، قاضی کا کسی کو مالی تصرف سے روک دینا۔

حَجْرٌ عَلَيْهِ الْأَمْر کا معنی ہے، محروم کرنا، ناجائز ٹھہرانا۔

حَجْرًا اور حَجْر کا معنی ہے، چاند کا ہالہ والا ہونا۔

الْحِجْر کا معنی ہے، ممانعت، رکاوٹ، آنکھ کا خانہ۔

الْحُجْرُ وَالْحِجْرُ کا معنی ہے، گود، اس کی جمع ہے حُجُور۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَرَبَّائِكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ (سورة النساء آیت، ۲۳)

اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں۔

الْحِجْرُ عَقْل، گھوڑی۔ عَقْل برائی سے روکتی ہے اور گھوڑی اپنے پیٹ میں بچہ پالتی ہے۔

الْحِجْرَ بِمَعْنَى پتھر۔ الْحُجْرَةُ کا معنی ہے، کمرہ، قبر، احاطہ مویشی۔

الْحِجْر کا معنی ہے۔ بہت پتھروں والی زمین، وہ گھر جس کا احاطہ پتھروں سے کیا جائے۔

حَجْرُ الْكَعْبَةِ حَظِيم، خانہ کعبہ کے مغرب میں واقع قوسی دیوار کے اندر کا رقبہ۔

حضرت صالح علیہ السلام ثمود کی طرف مبعوث ہوئے۔ قوم ثمود مکہ مکرمہ اور تبوک کے درمیان وادی میں آباد تھی۔ (بعض نے کہا کہ حجاز اور شام کے درمیان آباد تھی) یہ قوم پہاڑی پتھروں کو تراش کر مکان بناتے تھے، اس لئے انہیں ”أَصْحَابُ الْحِجْرِ“ کہا گیا ہے۔ (۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جملہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی ایک نبی کی تکذیب کرنا (جھٹلانا)، اسی طرح کفر ہے جس

- ☆ (۱) المفردات فی تہرīb القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۰۸
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۶۰
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۱۸۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۳۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۵۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۶۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ مہشہری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۲۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۵
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۰۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۸۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۷۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۵۸
- ☆ صحیح البخاری، ج ۱ ص ۲۷۸

طرح تمام انبیائے کرام کی تکذیب کفر ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا دین، دین اسلام تھا۔ وہ سب ایک ہی ذاتِ بابرکات کے فرستادہ تھے۔ اگرچہ ان کی شریعتوں میں اختلاف رہا، مگر دین ایک ہی تھا۔ رب کریم جل و علا اپنے بندوں کو ان سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے اور مومن یوں کہتے ہیں۔

لَا نَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ

(سورة البقرة آیت، ۳۰۵)

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

قوم ثمود نے صرف حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی، مگر رب تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ انہوں نے تمام رسولوں کی تکذیب کی۔

اسی طرح کسی ایک صحابی کی صحابیت کا انکار تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا انکار ہے۔ اس گمراہی سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (۲)

- (۲)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۶
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۵۶
 - ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۶۳
 - ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۵
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۱
 - ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلال الدین محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۳۸
 - ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۴۱۱
 - ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۵
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۰۵
 - ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حارن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۰
 - ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۷
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۳۸۳
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۷۵
 - ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۹۱
 - ☆ تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۵۸

﴿۲﴾ اولیاء اللہ کے جمیع سلاسل ایک ہی چشمے سے جاری ہیں۔ اصول میں سب کا اتفاق ہے۔ سب کا منتہی ایک ہی ذات قدسی صفات ہے۔ تمام سلاسل ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کا انکار سب کا انکار اور اولیاء اللہ کی تکذیب ہے۔ اس گمراہی سے بچنا بھی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ (۳)

﴿۳﴾ مواضع عذاب سے نفع لینا جائز نہیں۔ ممکن ہے جو عذاب اس جگہ اتر رہا ہے، اس میں یہ بھی گرفتار ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ، فَاسْتَقْوَامِنْ أَبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبُئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ (۴)۔

(غزوہ تبوک کے سفر کے دوران) صحابہ کرام نے حضور نبی اکرم رسول معظم ﷺ کے ہمراہ قوم ثمود کی آبادی میں نزول اجلال فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس آبادی کے کنوؤں کے پانی سے اپنے برتن بھر لئے اور اسی پانی سے آٹا گوندھا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جو پانی تم نے (اس سرزمین سے) بھرا ہے وہ انڈیل دو، اور گوندھے ہوئے آٹے کو اونٹوں کو کھلا دو۔ نیز آپ نے حکم فرمایا کہ صرف اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔ (۵)

﴿۴﴾ جن مواضع پر عذاب نازل ہو چکا ہے، یا نازل ہو رہا ہے، وہاں امن سے داخل ہونا، قیام کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً دیار ثمود، وادی محسر، مسجد ضرار، مشرکین کے مقابر وغیرہ، اگر ان مواضع سے گزرنا پڑے تو خوف عذاب اور تیزی سے گزر جائے۔

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۶ ص ۳۸۲ |
| ☆ | (۴) | رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر، ج ۲ ص ۴۱۱ |
| ☆ | | رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۱ |
| ☆ | (۵) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۴۷۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۷۶ |

حدیث شریف میں ہے۔

لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ، ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ (۶)

ظالموں کی جگہوں میں داخل نہ ہو۔ اگر وہاں جانا پڑے تو روتے ہوئے جاؤ۔ اس خوف سے کہ جو عذاب ان ظالموں کو پہنچا کہیں تمہیں نہ پہنچ جائے۔ (۷)

نوٹ: اس مسئلہ کی مکمل وضاحت سورۃ توبہ، آیت ۱۰۷ میں گزر چکی ہے۔

﴿۵﴾ کھانے پینے کی جو نجس شے انسان خود استعمال نہیں کر سکتا وہ کسی جانور کو کھلا دینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد گزر چکا ہے کہ وادی شمود کے پانی سے گوندھے ہوئے آلے کو اونٹوں کو کھلا دو۔ (۸)

﴿۶﴾ رزق حلال اگر کسی وجہ سے قابل استعمال نہ رہے تو اسے ضائع کرنا نہ چاہئے۔ کسی ممکنہ استعمال میں لایا جائے۔ (۹)

﴿۷﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے، آثار اگرچہ مرور زمانہ سے مٹ چکے ہوں۔ غزوہ تبوک کے سفر میں حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پینے والے کنوئیں سے پانی بھرنے کا حکم دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

وَأَمْرُهُمْ أَنْ يُسْتَقْوَامِنَ الْبُئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ (۱۰)

- | | | |
|---|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ |
| ☆ | (۷) | رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمر، ج ۲ ص ۳۱۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۴۶ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۴۷ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۷۶ |
| ☆ | (۹) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۷۶ |
| ☆ | (۱۰) | رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱ ص ۴۷۸ ☆ |
| ☆ | | رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۷ |

حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو، جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمادات بذات خود نہ متبرک ہوتے ہیں اور نہ قابلِ نفرت، بلکہ محبوبوں کی صحبت اور نسبت انہیں محبوب و متبرک بنا دیتی ہے۔ اور مبغوض (ناپسندیدہ اور غضب شدہ) لوگوں کی نسبت انہیں قابلِ نفرت بنا دیتی ہے۔

اس سلسلہ میں حجرِ اسود، زمزم، صفا و مروہ، منی، مزدلفہ، عرفات، مدینہ طیبہ، مسجد نبوی اور ریاض الجنت قسم کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

بندۂ مومن کو لائق یہ ہے کہ ان آثارِ مقدسہ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۸﴾ بعض مواضع ایسے ہیں کہ ان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

(۱) جس جگہ جانوروں کی لید اور گوبر ڈالا جائے۔

(ب) جس جگہ جانور ذبح کئے جائیں۔

(ج) قبرستان۔

(د) عام گزرگاہ، سڑک۔

(ه) حمام۔

(و) پانی کے پاس اونٹ اور دیگر جانوروں کے بٹھانے کی جگہ۔

(ز) بیت اللہ کی چھت۔

(ح) جس جگہ جاندار اشیاء کی تصاویر آویزاں ہوں۔

☆ (۱۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۴۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۷۶

(ط) جس جگہ قبلہ سمت کوئی سویا ہو۔

(ی) جس جگہ قبلہ سمت کوئی نمازی کی طرف رخ کئے ہو۔ (۱۲)

﴿۹﴾ کسی شے کے فضائل منسوخ نہیں ہو سکتے، نہ تبدیل ہو سکتے ہیں، اور نہ ان میں نقصان ہو سکتا ہے، البتہ فضائل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اظہار نبوت سے پہلے حضور آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ عام بشر کی حیثیت سے زندگی بسر فرماتے تھے۔ وحی آنے کے بعد نبی اور رسول بنے، بلکہ خاتم الانبیاء والمرسلین کا مرتبہ پایا، پھر خلعت اور محبوبیت عظمیٰ کا منصب عطا ہوا۔

ابتدائے وحی میں آپ نے حکم خداوندی فرمایا۔

مَا أَدْرِى مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ
(سورة احقاف، آیت ۹)

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔

پھر یہ آیت منسوخ ہوئی اس کا نسخ یوں نازل ہوا۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ☆ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَنُفِثَ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ

وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ☆ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ☆ (سورة الفتح آیات ۱ تا ۳)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی، تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے

اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے، اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے، اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔

کسی نے آپ کو ”يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ“ (اے مخلوق میں سے سب سے بہتر) سے خطاب کیا، تو اس پر آپ نے

فرمایا۔ ”یہ شان تو ابراہیم کی ہے“

ایک موقع پر آپ نے فرمایا۔ ”تم میں سے کوئی میرے بارے میں یہ نہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں“

ایک موقع پر فرمایا۔ السَّيِّدُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۵۱، ۴۸

مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوٰۃ المصابیح، مولفہ ملا علی بن سلطان محمد القاری مکی (م ۱۰۱۳ھ) مطبوعہ مکہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۲۱۸

پھر آپ کا آخری ارشاد ان سب کا ناخ ٹھہرا۔

اَنَّا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَىٰ لِيَوَّاءَ الْحَمْدُ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اَدَمَ
فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِيَوَّاءِ نِيٍّ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ (۱۳)

قیامت کے روز میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا (بلکہ یہ اظہارِ حقیقت اور
تحدیثِ نعمت ہے) لواء الحمد میرے دستِ مبارک میں ہو گا اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔ آدم علیہ
السلام اور ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہوں گے، سب میرے جھنڈے تلے ہوں گے، اور میں سب
سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا۔

اس طرح حضور آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ کے فضائل بڑھتے رہے اور بڑھ رہے ہیں۔ بندہ مومن کے لئے لازم
ہے کہ وہ حضور سید الانبیاء، دیگر انبیائے کرام اور اولیائے کاملین کے بڑھتے ہوئے فضائل و کمالات کی تلاش
کرتا رہے اور انہیں ہی بیان کرتا رہے۔ (۱۴)

﴿۱۰﴾ کفار اور مشرکین کے عبادت خانوں کو بتوں وغیرہ کی نجاست اور ظاہری نجاست سے پاک کر کے مسجد بنایا جا
سکتا ہے۔ عمارت سے علامتِ کفر و شرک مٹا دیا جائے اور صفیں قبلہ رخ بچھادی جائیں۔ اب ان میں نماز ادا
کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور انور، نور مجسم، رسول اکرم ﷺ
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اسلام قبول کیا، اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ واپسی پر ہم نے عرض کی کہ
ہماری سرزمین میں کلیسا (یہودیوں کا عبادت خانہ) ہے۔ آپ نے فرمایا۔

فَاِذَا اتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَانْكُسِرُوا بِعَتَكُمْ وَاَنْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا
مَسْجِدًا..... الحديث (۱۵)

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | رواہ الانعمہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابی سعید / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۱۸۵ |
| ☆ | (۱۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۲۹ |
| ☆ | (۱۵) | رواہ النسائی عن طلق بن علی، ج ۱ ص ۱۱۳ |

جب تم اپنی سرزمین میں پہنچو تو کلیسا کو توڑ دو اور (تبرک کے لئے) اس پانی کو اس جگہ چھڑک دو اور وہاں مسجد بنا لو۔

نبی اکرم ﷺ نے طائف کے بت خانہ سے بتوں کی نجاست دور کر کے وہاں مسجد بنا دی۔ خود مسجد نبوی شریف زادہ اللہ شرفاً و تکریماً کی جگہ قدیم سے مشرکین کا قبرستان تھا۔ حضور سید عالم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو مٹا کر وہاں مسجد بنا دی۔

یاد رہے مسجد نبوی شریف جہاں نبی، اس کا ایک حصہ دو یتیموں کی ملک تھا، آپ نے وہ جگہ ان سے خرید لی۔ (۱۶) علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مشرکین کے قبرستان کی زمین ظاہرہ نجاست سے پاک ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے۔ (۱۷)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعُلَمَائِهِ مَلَّتِهِ أَجْمَعِينَ

سورۃ الحج کے چند احکام و مسائل کی تسوید و ترتیب ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ / ۶ جون ۲۰۰۴ء بروز اتوار مکمل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔



(۱۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۵۱
(۱۷) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۵۱

﴿چوپایوں کے بعض فوائد اور احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ☆ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ☆ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بِلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرءُوفٌ رَّحِيمٌ ☆ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْخَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ☆

(سورة النحل آیت ۵ تا ۸)

اور چوپائے پیدا کئے، ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں، اور ان میں سے کھاتے ہو، اور تمہارا ان میں تجل ہے جب شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے چھوڑتے ہو، اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر۔ بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، کہ ان پر سوار ہو

اور زینت کے لئے، اور وہ پیدا کرے گا جس کی تم کو خبر نہیں۔

حل لغات:

”الْأَنْعَامَ“: جمع ہے، اس کا واحد نَعَمٌ یا نَعَمٌ ہے۔

اصل میں اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے، مگر اونٹ، گائے، بکری اور مینڈھے کے جوڑوں (نر اور مادہ) پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ (۱)

”تَكْمٌ“: میں لام انتفاع کا ہے، یعنی اے انسانو! ان جانوروں میں تمہارے لئے نفع ہے۔ (۲)

”دِفْءٌ“: دَفِیْءٌ (از باب سَمِعَ) دِفْءٌ اور دُفُوءٌ ۱. دُفُوءٌ (از باب کَرُمَ) دَفَاءٌ ۲ بمعنی گرم ہونا، گرمی پانا، گرمی محسوس کرنا۔

دِفْءٌ گرمی حاصل کرنے کا سامان، صوف، اُون اور بالوں سے تیار لباس، کمبل، خیمہ وغیرہ۔ جانوروں کی اولاد۔ (۳)

- (۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۶۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵
- (۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حکی پشاور، ۳۹۰
- (۳) ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵
- ☆ المسند از لوئیس معلوف ایسوی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۸۵

”مَنَافِعُ“: مَنَفَعَةُ کی جمع ہے۔ نفع سے مراد یہاں ہر جانور کی اولاد اور نسل ہے۔ نیز ان جانوروں کے نفع میں ان پر سوار ہونا، بوجھ اٹھانا، دودھ دینا، وہی، پنیر، گھی، گوشت، فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت، اور انہیں کرایہ پر دینے کی اجرت شامل ہے۔ (۴)

- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۵
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۷۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۹۵
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۶۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۰۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۸
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ۱۱۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۷۵
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التأویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۵۵۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۷
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۸
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۱، ۳۹۰۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۷۵

”مِنْهَا تَأْكُلُونَ“: تبعیض کے لئے ہے۔ یعنی مذکورہ جانوروں کے بعض اجزا (گوشت، چربی) تم کھاتے ہو، اور بعض اجزا کھانا حرام یا مکروہ ہیں۔ (۵)

”وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ“: جمال وہ شے جس سے زینت حاصل کی جائے۔ کمالِ حسن۔

مویشیوں کا جمال یہ ہے کہ ان کی جسمانی بناوٹ اور شکل و صورت دیکھنے میں اچھی لگتی ہے، اور مویشیوں کی تعداد کی کثرت بھی ان کے جمال میں داخل ہے۔ کیونکہ جب لوگ کثیر تعداد کے مویشی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کے مویشی ہیں۔ جب یہ اکٹھے ہو کر چلتے ہیں تو بھلے لگتے ہیں۔ (۶)

”تُرِيحُونَ“: رَاح (از باب نصر) رَوْحاً یعنی شام کے وقت آنا، جانا، کام کرنا۔

أَرَا ح (از باب افعال) إِرَاحَةً مختلف صلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔ مثلاً.....
.....القوم قوم کا ہوا میں داخل ہونا۔

- (۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۳ ص ۹۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۲۲۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵
- (۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۷۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۰۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵

.....ہ کسی کو راحت میں رکھنا۔

.....علی فلاں حقہ کسی کا حق واپس کر دینا۔

.....المعروف بھلائی پانا۔

.....الشی یوحسوس کرنا۔

.....الماء او اللحم پانی یا گوشت کا بدبودار ہونا۔

.....الرجل کسی کا سانس لینا، شام کے وقت میں داخل ہونا۔

.....الابل اونٹوں کا بوقت شام باڑہ میں لانا۔ (۷)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد شام کے وقت مویشیوں کا باڑا کی طرف لانا ہے۔ یعنی جب شام کے وقت تم مویشیوں کو واپس باڑے کی طرف لاتے ہو تو اس میں تمہاری ایک شان ہے۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۸۸ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۶ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۷۱ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۶ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۶۲ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۷ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۸ |
| ☆ | | باب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۹۹ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۰۶ |

”تَسْرَحُونَ“: سَرَحَ (از باب فَتَح) سَرَحًا وَسُرُوحًا کا معنی ہے، مویشی کو چرنے کے لئے چراگہ میں صبح کے وقت بھیجنا۔ (۹)

آیت مبارکہ میں اِرَاحَةً کو سَرَحًا سے مقدم کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ شام کو جب مویشی چر کر واپس باڑے کی طرف آتے ہیں، اس وقت ان کے پیٹ بھرے اور تھن دودھ سے پُر ہوتے ہیں، اور مویشی بالعموم اکٹھے ہو کر آتے ہیں، بخلاف صبح کے وقت کے، کہ اس وقت بھوکے ہوتے ہیں اور چراگاہ کو متفرق ہو کر چلتے ہیں۔ اس لئے مویشی کا شام کا خُسن، صبح کے خُسن سے زائد ہوتا ہے۔ (۱۰)

”وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ“: اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

أَثْقَالٌ جمع ہے، اس کا واحد ثَقْلٌ یا ثَقْلٌ ہے۔ بمعنی مسافر کا سامان، مسافر کا اپنا بدن۔ (۱۱)

- (۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۵۸
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۹
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۱
- (۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۷۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۳ ص ۵۵۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵
- (۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۷۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۸
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵

”بِشَقِّ الْاَنْفُسِ“: شِقُّ اور شَقُّ دونوں کا معنی ہے، مشقت، جانب، نصف، پہاڑ کا گوشہ۔

جانوروں کی مشقت کے ساتھ، یا جب تم بوجھ لے اٹھا کر چلتے ہو تو تمہاری قوت نصف ہو جاتی ہے۔ ادھر مرا ہو کر۔ (۱۲)

”وَالْخَيْلِ“: اسم جمع ہے۔ اس کا واحد کوئی نہیں ہے، بمعنی گھوڑے۔ (۱۳)

”الْبِغَالِ“: بَغْلَةٌ کی جمع ہے، بمعنی خچر۔

”الْخَمِيرِ“: حِمَارٌ کی جمع ہے، بمعنی گدھے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جانور بلکہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
(سورۃ البقرہ آیت ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے

مخلوق کی ہر شے انسان کے لئے مسخر کر دی گئی، مگر انسان صرف ذاتِ باری عزاسمہ جل شانہ کی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا۔ خود اس کے خالق جل جلالہ نے ارشاد فرمایا۔

(۱۲)

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۔

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۷۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۱۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جگئی پشاور، ۳۹۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۰۱

(۱۳)

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

(سورة طہ آیت ۴۱)

اور میں نے تجھے خاص اپنے لئے بنایا۔

پس ہر بندہ خالق پر لازم ہے کہ وہ اپنے مقصد تخلیق کو مد نظر رکھتے ہوئے خالق کا بندہ بن کر رہے۔ اس سے سرکشی کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۲﴾ اونٹ، گائے، بکری، مینڈھا کے جوڑے (نر اور مادہ) کے علاوہ مرغی، بطخ، مچھلی، خشکی اور تری کے شکار، پرندے حلال بنائے ہیں، ان سے نفع لینا جائز ہے۔ مثلاً ان کا گوشت دودھ اور دودھ سے بننے والی اشیاء، مکھن، پنیر، لسی، گھی کھانا جائز ہے۔ ان کا فروخت کرنا جائز ہے۔ سواری کے جانوروں پر سوار ہونا، بوجھ لادنا، جائز ہے۔ ان سے کھیتی باڑی کا کام لینا جائز ہے۔ ان کے بال، اُون اور صوف کا استعمال مثلاً لباس بنانا، کمبل یا خیمے بنانا، جائز ہے۔ دباغت کے بعد ان کا چمڑا استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱۵)

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۴) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۹۰ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵ |
| ☆ | (۱۵) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۶۹ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۶۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱۹ ص ۲۲۷ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۷ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۵ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۳۲۹ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۸ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۳۹۰ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۰۵ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵ |

﴿۳﴾ حلال جانور کا گوشت کھانا اس صورت میں جائز ہے، جب اسے شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔ ذبح کے بغیر یا غیر اللہ کے نام پر ذبح ہونے والے جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ وحشی جانور جس کا ذبح کرنا ممکن نہ ہو، اس کا شرعی طریقہ سے شکار کرنا جائز ہے۔ مچھلی اور مٹی کی دل بغیر ذبح کے حلال ہیں۔ (۱۶)

﴿۴﴾ حلال جانور کے چند اجزاء کھانا جائز نہیں، یہ حرام ہیں۔ ان میں نر کا ذکر (آلہ تناسل)، مادہ کی شرمگاہ، دبر، حرام مغز، بہتا ہوا خون، خصیتیں، مثانہ، پتہ وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۷)

﴿۵﴾ زینت اور جمال اگرچہ دنیوی متاع ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ منصوص زینت کے علاوہ اسباب زینت کا استعمال جائز ہے۔ عمدہ لباس، عمدہ سواری، عمدہ مکان اور عمدہ غذا کا استعمال جائز ہے۔ (۱۸)

﴿۶﴾ جانوروں میں بچہ ماں کے تابع نسب ہے۔ اگر کسی جانور کی ماں حلال ہے تو بچہ حلال ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو یا حرام۔ اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ حرام ہے، خواہ اس کا باپ حلال ہو۔ مثلاً گھریلو گدھی اور وحشی گدھے کا بچہ حرام ہوگا، اور وحشی گدھی اور گھریلو گدھے کا بچہ حلال ہوگا۔ (۱۹)

﴿۷﴾ خنزیر اور انسان کے سوا ہر جانور کی کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ مردہ جانور کی ہو یا ذبح کئے ہوئے جانور کی۔ خنزیر نجس العین ہونے اور انسان کی تکریم کی خاطر، ان کا چمڑا دباغت کے بعد بھی پاک نہیں ہوتا۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۶) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰ |
| ☆ | (۱۷) | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۹۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۳۷ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۷۵ |
| ☆ | (۱۸) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۹ |
| ☆ | (۱۹) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳ |

حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ (۲۰)

ہر چمڑا جب رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (۲۱)

﴿۸﴾ جانور کے بال، اُون اور صوف پاک ہیں، خواہ جانور مردہ ہو یا ذبح کیا ہو۔ صوف سے لباس بنانا سنتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ خود سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے صوف کا جبہ استعمال فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

.....وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ..... الْحَدِيثُ (۲۲)

آپ نے (دورانِ سفر) صوف کا جبہ زیب تن فرمایا تھا۔ (۲۳)

﴿۹﴾ جانوروں پر سفر کرنا اور ان پر بوجھ لادنا جائز ہے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے، ان کے ساتھ نرمی کی جائے، ان کے آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھے۔

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۰) | رواہ مسلم و رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و الدارمی و مالک و احمد / المعجم المفهرس لالفاظ الحدیث النبوی، ج ۱ ص ۱۳۹ |
| ☆ | (۲۱) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقّی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷ |
| ☆ | (۲۲) | رواہ البخاری عن المغیرہ بن شعبہ، ج ۲ ص ۸۶۳ |
| ☆ | | رواہ مسلم فی کتاب الایمان و الطہارۃ |
| ☆ | | و رواہ ابو داؤد فی کتاب الطہارۃ |
| ☆ | | و رواہ ابن ماجہ فی کتاب الطہارۃ و اللباس و المناسک |
| ☆ | | و رواہ الدارمی فی الوضوء |
| ☆ | | و رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۱۶، ج ۳ ص ۲۵۱ |
| ☆ | (۲۳) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۷۰ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۵ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۹۱ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الحمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب حاحہ کراچی، ج ۳ ص ۲۰۵ |

حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْرِعُوا السَّيْرَ
وَإِذَا ارْتَدْتُمْ التَّعْرِيسَ فَتَكْبُوا الطَّرِيقَ (۲۴)

جب تم شادابی کے موسم میں سفر کرو تو اپنے اونٹ کو اس کا حق دو (راستے میں گھاس سبزی وغیرہ اسے
چرنے دو) اور جب تم خشکی کے موسم میں سفر کرو تو جلد سفر طے کرو (تاکہ سواری کو بھوک کم محسوس
ہو) اور جب رات کے آخری حصے میں قیام کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر اترو۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے اونٹ، گھوڑے، گدھے، نچر وغیرہ چوپائے ہماری ملک میں دیئے۔ انہیں ہمارے لئے
مسخر کیا اور ان سے انتفاع جائز رکھا۔ یہ اس کی طرف سے رحمت ہے۔ انسان جس چیز کا مالک ہو جائے اسے
کرایہ پر دینا جائز ہے۔ لہذا ان چوپایوں کو کرایہ پر دینا جائز ہے۔ یہ اجارہ کے حکم میں ہے۔ (۲۶)

﴿۱۱﴾ جس نے جانور کو اس شرط پر اجارہ پر دیا کہ اس پر مثلاً دس بوریاں گندم لادے گا۔ اس نے اجارہ کی شرط کے
مطابق دس بوریاں گندم لادی، مگر وہ چوپایہ ہلاک ہو گیا تو اس پر کوئی تاوان نہیں، اور جس نے اجارہ کی شرط
سے زائد وزن اس پر لادا اور وہ جانور اس سے ہلاک ہو گیا تو ہلاک کرنے والے کے ذمہ کرایہ ہے اور جانور کی
قیمت کا اتنا حصہ بھی جتنا اس نے زائد وزن ڈالا۔ (۲۷)

☆	(۲۴)	رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ص ۳۵۳	☆	رواہ مسلم فی الامارۃ
☆		رواہ الترمذی فی الادب		
☆	(۲۵)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' ص ۱۰۳		
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ص ۱۰		
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۱۳		
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱		
☆		تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۵		
☆	(۲۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ص ۱۰		
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور' ۳۹۱		
☆	(۲۷)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ص ۱۰		

﴿۱۲﴾ جانور کو موضعِ مسمیٰ کے لئے اجرت معلوم کے لئے کرایہ پر لیا، مگر اس نے موضعِ مسمیٰ سے تجاوز کیا۔ اب جانور ہلاک ہو گیا تو اس کے ذمے کرایہ اور جانور کی قیمت بطور ضمان لازم ہے۔ (۲۸)

﴿۱۳﴾ گھریلو گدھے اور خچر کا گوشت حرام ہے۔ وحشی گدھے کا گوشت بالاتفاق جائز ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔
نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ (۲۹)

شارع اسلام حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (خیبر کے موقع پر) گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (۳۰)

﴿۱۴﴾ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ مفتی کے لئے جائز نہیں کہ بلا سبب گھوڑے کے ذبح کا حکم دے۔ البتہ اگر ہلاکت کے قریب ہو تو ذبح کرنا جائز ہے۔ (۳۱)

﴿۱۵﴾ اگر کسی حلال جانور کو مسلمان اور غیر مسلم مل کر ذبح کریں تو اس کا کھانا حرام ہے۔ یہ شرعی ذبح کے حکم میں نہیں۔ (مل کر ذبح کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ چھری پر دونوں کا ہاتھ ہو) البتہ اگر غیر مسلم نے صرف جانور پکڑ کر رکھا ہو اور ذبح مسلمان نے کیا ہو تو ذبح جائز ہے۔ (۳۲)

﴿۱۶﴾ اگر ایک ہی معاملہ میں حلت اور حرمت (حلال ہونا اور حرام ہونا) جمع ہو جائیں تو حرمت کا پہلو غالب ہوگا اور حرمت کا فتویٰ دیا جائے گا۔ (۳۳)

☆	(۲۸)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۷۵
☆	(۲۹)	رواہ البخاری و مسلم و غیرہ ما عن البراء و عن جابر و عن علی و عن ابن عمر و عن ابی ثعلبہ / جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۳۸
☆	(۳۰)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳۳
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۲۹۳
☆	(۳۱)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۷۱
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۲۹۳
☆	(۳۲)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۷۸
☆	(۳۳)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۵

﴿۱۷﴾ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔ حرمت یا کراہت طاری ہے۔ (۳۴)

نوٹ: اباحتِ اصلیه کے احکام سورہ بقرہ، آیت ۲۹ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱۸﴾ گھوڑے اگر سب مادہ ہوں یا نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور یہ چکر گزر کرتے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ ہر

گھوڑے کے بدلہ ایک دینار یا ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرْسٍ دِينَارٌ تُؤَدِّيهِ (۳۵)

چکر گزر کرنے والے اونٹوں میں ہر اونٹ کے عوض ایک دینار زکوٰۃ ہے جو وہ ادا کرے گا۔ (۳۶)

﴿۱۹﴾ جمال اور حُسن تین نوع کا ہے۔

(۱) صورت اور ترکیب اعضا میں جمال۔

(ب) اخلاقِ باطنہ میں جمال۔

(ج) افعال میں جمال۔

ان کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

(۱) صورت اور ترکیب اعضا میں جمال وہ ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ جمیل و حسین صورت دل میں نقش ہو جائے۔

(ب) اخلاقِ باطنہ کا جمال یہ ہے کہ انسان کی صفات خوبصورت ہوں۔ ان میں علم، حکمت، عفت اور عدل ہو، غصہ کو ضبط کرتا ہو، ہر شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو۔

(ج) افعال کا جمال یہ ہے کہ اس کے اخلاق سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہو۔ لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے۔ اور ان سے نقصان کو دور کرنے کے درپے رہے۔

(۳۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳

(۳۵) ☆ رواہ الدار قطنی عن جابر، ج ۲ ص ۱۲۶

(۳۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۳۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۷۸

جمال کے ان تین انواع میں سے پہلی قسم بندے کے اختیار میں نہیں۔ یہ خالق کی تخلیق سے متعلق ہے۔

دوسرے دو نوع بندے کے اختیار میں ہیں۔ لہذا بندہ مومن اخلاق اور افعال میں جمال کو اختیار کرے۔ (۳۷)

نوٹ: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام میں موسیقی بھی شامل ہیں۔ جنہیں آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں گھوڑے، اونٹ، نچر، دراز گوش اور بکریاں بکثرت تھیں۔ گائے یا بھینس کے بارے میں کوئی روایت نہیں۔ البتہ گائے کی قربانی ازواج مطہرات رضوان تعالیٰ علیہن کی طرف سے کی۔

فائدہ (۱)

حضور ﷺ کے دس گھوڑے تھے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

- | | | | |
|-----|----------------------------|-----|---------------------------------------------------|
| (۱) | سَکْبُ | (ب) | مُزَجَبْرُ (ضمہ میم و سکون را، فتحہ تا و کسر جیم) |
| (ج) | لِزَاز | (د) | لَحِيفُ (فتحہ لام، کسرہ حا) |
| (۵) | وَرْدُ | (و) | ضُرَيْسُ |
| (ز) | ظَرِبُ (فتحہ ظا و کسرہ را) | (ح) | مُلَاوِحُ (ضمہ میم و کسرہ واو) |
| (ط) | سَبْحُ | (ی) | بَحْرُ |

اربابِ سیر نے اور نام بھی ذکر کئے ہیں، مثلاً بلق، ذوالفقار، ذواللمہ، مرتجل، تراوح، سرحان، یعسوب،

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳۷) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۷۰ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۹۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۷۵ |

نحیف، ادم، سجا، بجل، طرف، مندوب۔ (۳۸)

فائدہ (۲) جن نچروں کو حضور سید عالم ﷺ کی خدمت کا شرف ہوا، وہ یہ ہیں۔

(۱) دُلْدُل (ب) فِضْہ (ج) ایلِیہ (۳۹)

فائدہ (۳) حضور سید الانبیاء خاتم المرسلین ﷺ کی خدمت کا شرف جن دراز گوشوں (گدھوں) کو ملا، وہ یہ ہیں۔

(۱) عَفِیْر (بروزن زُبیر) (ب) فروہ (ج) یَعْفُور

(د) ایک اور دراز گوش، جسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ لائے تھے۔ (۴۰)

فائدہ (۴) حضور سید عالم، نور مجسم، نبی اکرم ﷺ کی جن اونٹوں نے خدمت بجالائی، وہ پندرہ سے زائد تھے۔

(۱) قَصُوا (فتحہ قاف اور سکون صاد) (ب) عَضْبَاء (ج) جِذْمَا

(د) صَرْمَا (ه) صِلْمَا (و) مُحَضْرَمَه (ضمیمہ فتحہ حا اور سکون ضاد) (ز) مِصْرَمَه

(ح) مدینہ طیبہ کے نواح میں مقام غابہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیس اونٹ تھے۔ جن سے ہر

رات کو دو مشکیزے دودھ لایا جاتا تھا۔ (۴۱)

☆☆☆☆☆

☆	(۳۸)	مدارج النبوت، ج ۲ ص ۱۰۳۱
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰
☆	(۳۹)	مدارج النبوت، ج ۲ ص ۱۰۳۷
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱
☆	(۴۰)	مدارج النبوت، ج ۲ ص ۱۰۳۹
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱
☆	(۴۱)	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸
☆		مدارج النبوت، ج ۲ ص ۱۰۳۲

باب (۲۴۱) ﴿سمندر سے فوائد حاصل کرنا، عرف کی شرعی حیثیت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لَنَا كُلَّوَامِنُهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُ جُودَامِنُهُ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرْفِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ☆

(سورہ النحل آیت ۱۴)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت
کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو، اور تو اس میں کشتیاں
دیکھے کہ پانی کو چیر کر چلتی ہیں، اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں
احسان مانو۔

حل لغات:

”سَخَّرَ“: سَخَرَ (از باب فَتَح) سَخَّرَ يَسَخِّرُ سَخَّرَ وَتَسَخَّرَ وَاسْتَخَرَّ کا معنی ہے، مغلوب کرنا، ذلیل
کرنا، کشتی کا عمدہ رفتار سے چلنا۔ سَخَرَ (از باب سَمِعَ) سَخَّرَ يَسَخِّرُ سَخَّرَ وَتَسَخَّرَ وَاسْتَخَرَّ کا معنی ہے، ٹھٹھا کرنا، مذاق کرنا۔ (۱)

- | | |
|---|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | المنجد از لولیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۳۹ |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۷ |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۰ |
| ☆ | القاموس المحيط از علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)، مطبوعہ بیروت، ۲۳۳ |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۸۵ |
| ☆ | ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۱۰ |

آیت میں تسخیر سے مراد یہ ہے کہ تمہارے لئے سمندر کو مغلوب بنا دیا اور تمہارے لئے ممکن بنا دیا کہ تم اس میں کشتی کے ذریعے سواری کرو، اس سے تازہ گوشت (مچھلی) نکال کھاؤ اور اس کی تہہ سے قیمتی موتی نکال لو۔ گہرے کھاری اور مہلک پانی کو تمہارے لئے نفع بخش بنا دیا۔ (۲)

”لَحْمًا“: گوشت، سمندر اور دریا کے گوشت سے مراد مچھلی ہے۔

لَحْم (از باب نَصَرَ) لَحْمًا کا معنی ہے، مضبوط کرنا۔

لَحْم (از باب فَتَحَ) لَحْمًا کا معنی ہے، گوشت کھلانا۔

لَحْم (از باب سَمِعَ) لَحْمًا کا معنی ہے، لازم ہو کے رہنا۔

لَحْم (از باب سَمِعَ) لَحْمًا نیز لَحْم (از باب كَرُمَ) لَحَامَةً کا معنی ہے، بہت گوشت والا جسم رکھنا، گوشت کا مشتاق ہونا۔ (۳)

- (۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت السان، ج ۱۰ ص ۱۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۲۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۲۷۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۹
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶
- (۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۶
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۲۸
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۶۷

”طَرِيًّا“: طَرَاءُ (از باب کَرُم) طَرَاءٌ قَوْطَرَاءٌ بمعنی تروتازہ ہونا، نیز طَرُوْ سے بھی اسی باب پر آتا ہے۔ (ہمزہ اور واؤ کے ساتھ) اس سے صفت مشبہ طَرِيٌّ ہے۔ (۴)

سمندر اور دریا سے نکلنے والی تازہ مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال بنائی ہے۔ مچھلی کی رطوبت اگر ختم ہو جائے تو اس کا کھانا مضر اور فسادِ بدن کا باعث ہے۔ اس لئے اسے بالخصوص تازہ گوشت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۵)

”حَلِيَّةٌ“: زیور، اس سے مراد لُوْلُو اور مرجان ہیں۔ اس کی وضاحت قرآن مجید میں ہے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ☆
(سورة الرحمن آیت ۲۲)

ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ (۶)

”تَلْبِسُونَهُمَا“: (صیغہ جمع مذکر حاضر) تم اس زیور کو پہنتے ہو۔ زیور عورتیں پہنتی ہیں اور ان کی زیب و زیبائش چونکہ اپنے خاوندوں کے لئے ہوتی ہے۔ گویا عورتوں کا زیور پہننا تمہارا پہننا ہے۔ (۷)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۳۹ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰۳ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفيومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۰ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۳۳ |
| ☆ | (۵) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ). مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۶) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۹ |
| ☆ | (۷) | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۳۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۷۷۹ |

”مَوَاحِرَ“: جمع ہے، اس کا واحد مَوَاحِرُ ہے۔

مَخْرَ (از باب نَصَرَ اور فَتَحَ) مَخْرًا وَمُخْرًا کا معنی ہے، پانی کو پھاڑنا، کشتی کی تیز ہوا چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، کشتی کا چلنا اور ہوا کی رفتار کا سامنے آنا۔

مَوَاحِرَ وہ کشتیاں ہیں جن کی رفتار کی آواز سنائی دے، وہ کشتیاں جو اپنے سینے کے زور سے پانی کو چیرتی ہیں۔ ایک ہی ہوا سے آنے والی کشتیاں، خشک زمین کو پانی دینا تا کہ اس میں ہل چلانا آسان ہو جائے۔ (زمین کا سینہ پھاڑنے کے لئے پانی دینا) (۸)

”وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ“: اور تا کہ اس کا فضل تلاش کرو۔

- ☆ (بقیہ)
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۱۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۳۹۳
- ☆ (۸) المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۹۲
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۶۳
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۵۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۷
- ☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۰۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۰۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۳۹۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۰

اس سے مراد سمندر کے ذریعے تجارت ہے۔ سمندر کے ذریعے تجارت کا نفع خشکی کے ذریعے تجارت سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ احرام کی حالت میں بھی اس کا شکار کرنا اور کھانا جائز ہے۔ اسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ٹڈی دل بھی بغیر ذبح کھانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اگرچہ مچھلی کو تازہ گوشت سے تعبیر کیا ہے، مگر عرف میں مچھلی پر گوشت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ”لَحْم“ (یعنی گوشت) میں شدت کا مفہوم داخل ہے اور گوشت میں شدت اور سختی و مضبوطی کا باعث خون ہے، جو مچھلی میں نہیں ہوتا۔ (۱۰)

- (۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۹۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۰
- (۱۰) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۳۹۳
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۷۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سیفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۷۹

﴿۲﴾ مچھلی کے علاوہ سمندر اور دریا کے باقی جانور حلال نہیں۔ رب تعالیٰ جل وعلا نے صرف مچھلی کا ذکر فرمایا ہے۔
حدیث شریف میں بھی صرف مچھلی کی حلت کو بیان فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

أَحَلَّتْ لَنَا مَيْتَاتٍ. الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ (۱۱)

ہمارے لئے دو مردار حلال کئے گئے ہیں، مچھلی اور مٹی دل۔ (۱۲)

نوٹ: مچھلی کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷ میں گزر چکے ہیں۔

﴿۳﴾ جو مچھلی از خود مر کر پانی پر تیرنے لگے اسے ”طانی“ کہتے ہیں، اس کا کھانا مکروہ ہے۔ جس مچھلی کو شکار کر کے پکڑا جائے یا کسی آفت (مثلاً ضرب) سے مر کر پانی پر تیرے، تو اس کا کھانا حلال ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا أَلْفَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوا أَوْ مَاتَ فِيهِ فَطَفَى فَلَا تَأْكُلُوا (۱۳)

جس مچھلی کو سمندر باہر پھینک دے، یا پانی خشک ہو کر مر جائے، اسے کھا لو، اور از خود مر کر تیر جائے

اسے نہ کھاؤ۔ (۱۴)

﴿۴﴾ زندہ مچھلی کا کچھ حصہ الگ کر لیا گیا، جس سے وہ مچھلی مر گئی، علیحدہ ہونے والے حصہ اور بقیہ مچھلی کا کھانا حلال ہے۔ بخلاف دیگر حیوانوں کے کہ اس کا جدا ہونے والا حصہ کھانا حلال نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَمَا قُطِعَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ (۱۵)

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر، ص ۲۳۹ |
| ☆ | | رواہ احمد عن عبد اللہ بن عمر، ج ۲ ص ۹۷ |
| ☆ | (۱۲) | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۱۳) | رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ، ص ۲۴۱ |
| ☆ | (۱۴) | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۳۹۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۱۵) | رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر، ص ۲۳۹ |

زندہ جانور کا جو حصہ جدا کر لیا گیا وہ ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ اگر مچھلی کے پیٹ میں کوئی چھوٹی مچھلی پائی گئی، تو اس کا کھانا حلال ہے۔ اسی طرح اگر مچھلی کو کسی پرندے نے مار دیا ہو، یا گہرے پانی کی وجہ سے مر گئی ہو، یا چھوٹے حوض میں جمع ہو گئی اور اس کا شکار کرنا ممکن تھا۔ شکار کے بغیر مر گئی، تو ان سب کا کھانا حلال ہے۔ (۱۷)

﴿۶﴾ مچھلی جال میں مر گئی نکلنے پر قادر نہ تھی، یا شکاری نے پانی میں کوئی شے ڈالی جس میں مچھلی مر گئی، دونوں صورتوں میں اس کا کھانا حلال ہے۔ (۱۸)

﴿۷﴾ اگر کسی نے قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا۔ اس نے مچھلی کا گوشت کھایا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ کیونکہ عرف میں مچھلی کے گوشت کو گوشت نہیں کہا جاتا۔ (۱۹)

﴿۸﴾ ایک قسم کے گوشت کو دوسری قسم کے گوشت کے ساتھ کی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے، اور ایک ہی قسم کے گوشت کو اسی قسم کے گوشت کے ساتھ کی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔

یاد رہے کہ ہر نوع کے جانور کا گوشت اس جانور کے حکم میں ہے۔ مثلاً گائے کا گوشت گائے کے حکم میں ہے۔ بکری کا گوشت بکری کے حکم میں ہے۔ اونٹ، گائے بکری وغیرہ الگ الگ نوع کے جانور ہیں۔ (۲۰)

﴿۹﴾ موتی اور مونگا کا پہننا مرد و عورت دونوں کے لئے جائز ہے۔ مردوں پر سونے چاندی کے زیورات کا پہننا حرام

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۶) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۱۷) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۱۸) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | (۱۹) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۸۳ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ۲۰۰ ص ۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۸۰ |
| ☆ | (۲۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۵ |

ہے، سوائے چاندی کی ایک انگٹھی ایک نگ کی، جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ تک ہو، جائز ہے۔ عورتوں کے لئے سونے چاندی کے ہر وزن کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے۔ سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلاً لوہا، سٹیل، پیتل، تانبا وغیرہ کے زیور مرد و عورت کے لئے حرام ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ ریشم کے کپڑے عورتوں کے لئے جائز ہیں۔ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ حِلٌّ لِّلْأُنثَىٰ وَحَرَامٌ عَلَىٰ ذُكُورِهَا (۲۲)

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز ہیں اور مردوں پر حرام ہیں۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ مرد کے لئے چاندی کی انگٹھی پر نقش کرنا جائز ہے۔ البتہ اسے پہن کر بیت الخلا میں جانا جائز نہیں۔ اس سے نقوش کی توہین ہوتی ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ جس نے قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا، اس نے صرف موتی پہن لئے، تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی۔ عرف میں صرف موتی پر زیور کا اطلاق نہیں ہوتا، اگرچہ لغت اور قرآن مجید کی نص کے مطابق موتی زیور ہیں۔

قاعدہ یہ ہے کہ قسم میں عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ فرش پر نہیں سوئے گا، وہ زمین پر سویا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا (سورة البقرة آیت ۲۲)

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا۔

کیونکہ عام زمین کو عرف میں فرش نہیں کہتے۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چراغ سے روشنی حاصل نہیں کرے گا اور اس نے سورج کی روشنی دیکھی تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ سورج کو رب تعالیٰ نے چراغ فرمایا۔

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۸۷

(۲۲) ☆ رواہ الطبرانی عن زید بن ارقم وعن والہ ربحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۲

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۹۷

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۹۷

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ☆
(سورة نوح آیت ۱۶)

اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ۔

اس لئے کہ عرف میں چراغ کا اطلاق سورج پر نہیں ہوتا۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ چوپائے پر سوار نہ ہوگا، مگر کافر پر سوار ہوا تو قسم نہ ٹوٹے گی، اگرچہ رب تعالیٰ نے کافر کو بدترین چوپایہ کہا۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ☆
(سورة الانفال، آیت ۳۲)

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گوشتی ہیں جن کو عقل نہیں۔

کیونکہ عرف میں کافر کو چوپایہ نہیں کہتے۔

شریعت میں عرف اور عادت کی رعایت لازمی ہے۔ حقیقت لغویہ اگر عرف کے خلاف ہو تو وہ حقیقت متروک ہوگی اور عرف کا اعتبار ہوگا۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ عورت زیور اور زینت مرد کی رضا جوئی اور خوشنودی کے لئے استعمال کرے۔ غیر محرموں کے لئے زیور اور زینت کا استعمال عورت کے لئے جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں کلمہ تَلْبَسُونَهَا کا مفاد یہی ہے۔ (۲۶)

(۲۵)

☆

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۲

☆

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹

☆

زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۳۵

☆

الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۹

☆

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹

☆

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶

☆

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۹۵، ۳۹۳

☆

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹

☆

تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۳

☆

حاشیۃ الجمل علی الجلالین تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۱

☆

تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۰

☆

الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۵۹

(۲۶)

﴿۱۴﴾ تجارت، حصول منفعت، حج، عمرہ، تحصیل علم، ملاقات احباب وغیرہ جائز مقاصد کے لئے کشتی یا جہاز کے ذریعے سمندر اور دریا میں سفر کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر سمندر یا دریا طغیانی میں ہو اور اس کے پاس اس سے بچاؤ کا ذریعہ نہ ہو، یا یہ علم مباحث نہ رکھتا ہو تو سمندر یا دریا میں سفر کرنا جائز نہیں، کہ خواہ مخواہ ہلاکت میں پڑتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بَعْدَ اِنْجَاجِهِ فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهُ الذِّمَّةُ (۲۷)

سمندر کی طغیانی کے وقت جس نے سمندر میں سفر کیا جس سے وہ مر گیا تو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ سمندر کے موتی کسی کی ملک نہیں۔ جو اسے نکال لے اسی کا ہے۔ (۲۹)



- ☆ (بقیہ ۲۶) انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴
- ☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۷۹ (۲۷)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۸۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۴ ص ۴۳۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۴۹۴
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۶۶ (۲۹)

باب (۲۴۲) ﴿جدید سائنسی علوم، علم نجوم، علم ہیئت﴾

﴿علم فلکیات وغیرہ کا سیکھنا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَعَلَّمَتْهُمُ النُّجُومَ ۖ وَبِالنُّجُومِ هُمْ يَهْتَدُونَ ☆

(سورة النحل آیت ۱۶)

اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں۔

حل لغات:

”عَلَّمَتْ“: جمع ہے، اس کا واحد علامت ہے۔ علامت وہ نشان جس سے کسی شے کا پتہ معلوم ہو۔ جیسے راستے کے نشانات، لشکر کے نشانات۔ (۱)

ان علامات سے مراد راستے کے نشان ہیں، ان کی مدد سے منزل مقصود تک رسائی آسان ہوتی ہے۔ مثلاً پہاڑ، پہاڑیاں، وادیاں، دریا، درخت، ہوائیں وغیرہ، بعض تجربہ کار مٹی کی یوسونگھ کر راستہ کا تعین کر لیتے ہیں۔ (۲)

- | | | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|-----|
| المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۳۴ | ☆ | (۱) |
| المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷ | ☆ | |
| المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۳۶ | ☆ | |
| الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۲۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۸۲ وما بعد | ☆ | |
| تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۳۰۶ | ☆ | |
| الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لسان، ج ۱ ص ۹۱ | ☆ | (۲) |
| تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ار حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱۵ | ☆ | |

”بِالنَّجْمِ“: ستارہ، وقتِ مقررہ پر ادا کیا ہوا فرض، نیل، بے ساق نباتات، (وہ پودا جس کا تانہ ہوا اور وہ زمین پر بچھا ہو) اصل، ثریا، ہر چھوٹا بڑا ستارہ جو طلوع و غروب کرتا ہے۔ (۳)

آیت مبارکہ میں یہ کلمہ جنس کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ مراد ستارے ہیں۔ (۴)

- ☆ (بقیہ ۲)
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۶۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۶۳۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۳۳۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۲
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۵۶
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۸۳
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۱۸
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سهل العسکری (م ۵۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۳۷
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۶۲۹
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۷۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۱۶۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۹۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۶۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۶۶۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۳۳۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷

”يَهْتَدُونَ“: وہ راہ پاتے ہیں۔ سمندر اور خشکی میں، دن اور رات سفر میں ستاروں اور علامات سے صحیح راستہ کا تعین کرتے ہیں۔ ستاروں کی مقررہ گردش سے وہ ان کے خالق کی معرفت، طریق حق اور دین مستقیم کی طرف راستہ پاتے ہیں۔ نیز ستاروں کی مدد سے اپنی عبادات کے اوقات معلوم کر لیتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، صدقہ فطر..... اور ستاروں کی مدد سے سمت قبلہ کا تعین کر لیتے ہیں۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بری اور بحری سفر میں، دن ہو یا رات زمینی علامات مثلاً پہاڑ، وادی، درخت وغیرہ اور آسمانی ستاروں کی ضرورت ہر مسافر کو ہوتی ہے۔ ان کی مدد سے اپنی منزل کا راستہ معلوم کرنا جائز ہے۔ انسان کی طبعی ضرورت کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ ان مظاہر قدرت سے استمداد کو غیر اللہ سے استمداد کہہ کر شرک کہنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ (۶)

- (بقیہ ۳) ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین۔ تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ)۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۲
- (۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۹۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۱۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۹ ص ۳۳۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۵۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۲
- (۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹

﴿۲﴾ ستاروں کی چال اور قیام سے جو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے، جس سے زوال، جہت قبلہ، اوقات نماز اور روزوں کے مہینے، ایام حج، قربانی اور صدقہ فطر کا تعین ہوتا ہے، یہ مشاہدہ شریعت نے جائز بلکہ فرض قرار دیا ہے۔ یہ مشاہدہ وہی کر سکے گا جو ستاروں کی حرکات، گردش اور آپس کے روابط کا علم رکھتا ہو۔ جس طرح ارکان اسلام فرض ہیں، اسی طرح ان کے اوقات کا علم بھی فرض ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ارکان اسلام ہر مسلمان کو خود ادا کرنے ہوں گے، مگر ان کے اوقات کا تعین کسی کے بتانے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے علم توقیت، علم نجوم، علم فلکیات، جغرافیہ وغیرہ علوم فرض کفایہ ہیں۔ قدماء ائمہ و مجتہدین میں ان علوم کے عالم کثیر تھے۔ اب قلیل بلکہ نہایت ہی قلیل ہیں۔ شریعت مطہرہ میں ان علوم کو بڑا دخل ہے۔ امت مسلمہ میں ہر وقت چند افراد ہونا ضروری ہیں جو ان علوم کے عالم ہوں۔ (۷)

- ☆ (بقیہ ۶)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۹۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۱۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۳۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۱۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمد محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۶
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۱۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۸۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۱۳۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۹۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۳۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲

﴿۳﴾ نماز میں استقبال قبلہ (قبلہ کی طرف منہ کرنا) دو وجہ پر ہے۔

اول: جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اور کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا ہو، یا کسی ذریعے سے اس کا دیکھنا ممکن ہو، مثلاً چھت یا بلند جگہ پر چڑھ کر، ایسے نمازی کے لئے لازم ہے کہ اس کا چہرہ اور بدن عین کعبہ کی طرف ہو۔ حطیم کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھنا اس کے لئے کافی نہیں۔

دوم: جو شخص کعبہ کو دیکھ نہیں سکتا مثلاً مسافت پر ہے، اس کے لئے لازم ہے جہت قبلہ کو منہ کر کے نماز ادا کرے۔ (۸)

﴿۴﴾ جہت قبلہ معلوم کرنے کے متعدد ذرائع ہیں۔ ستاروں اور سورج کی مدد سے جہت قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جغرافیہ دان اپنے شہر اور بیت اللہ شریف کے طول بلد اور عرض بلد کے فرق سے جہت قبلہ معلوم کر سکتے ہیں۔ جدید عصری علوم کی مدد سے بعض ایسے آلات بنائے گئے ہیں جن سے جہت قبلہ معلوم ہو سکتی ہے۔ ان میں سے کسی بھی ذریعہ سے جہت قبلہ معلوم کرنا جائز ہے۔ ان ذرائع کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔ (۹)

﴿۵﴾ نمازی کے لئے فرض ہے کہ وہ ممکن ہو تو عین قبلہ اور ممکن نہ ہو تو جہت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ جہت قبلہ معلوم کرنے کے جو ذرائع ہیں اگر ان میں سے کسی ذریعہ سے جہت قبلہ متعین کرنے پر قادر نہیں تو تحری کرے۔ تحری یہ ہے کہ خوب غور و فکر کر کے جہت قبلہ کو مقرر کرے۔ تحری کر کے جہت قبلہ کی طرف نماز ادا کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔ اگرچہ بعد فراغ معلوم ہوا کہ اس کی تحری میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ (۱۰)

﴿۶﴾ قطب شمالی ایسا ستارہ ہے جو گردش نہیں کرتا۔ اس لئے رات کے کسی بھی حصہ میں اس سے سمت شمال معلوم ہو سکتی ہے۔ سمت شمال معلوم ہو جانے کے بعد اگر یہ معلوم ہو کہ اس کا شہر، جہاں وہ رہ رہا ہے، کعبہ سے کس سمت کتنے درجے پر واقع ہے، اس طرح قطبی ستارہ سے جہت قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

یاد رہے کہ ہمارا شہر کھاریاں بلکہ گجرات، بلکہ پنجاب کا جہت قبلہ سمت مغرب سے جنوب کی جانب ساڑھے

- | | |
|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| (۸) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ح ۱۰ ص ۹۲ |
| (۹) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ح ۱۰ ص ۹۲ |
| (۱۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ح ۱۰ ص ۹۲ |

بارہ درجے جھکاؤ پر ہے۔ موجودہ پاکستان (کشمیر سمیت) کا قبلہ مغرب سے سوا بارہ اور تیرہ درجے کے درمیان جانب جنوب جھکاؤ پر ہے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ سورج کی مدد سے جہت قبلہ کا تعین ممکن ہے۔

اول: ہر سال ۲۷ مئی بعد دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر عین کعبہ شریف (زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً) پر ہوتا ہے۔

دوم: اسی طرح ہر سال ۱۶ جولائی بعد دوپہر دو بج کر چھبیس منٹ پر سورج عین کعبہ شریف پر ہوتا ہے۔

ان دونوں میں زمین کے کسی بھی خطے پر کسی عمودی شے کا سایہ سمت قبلہ کو ظاہر کرتا ہے۔ (۱۲)

﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ جل و علانے ستاروں کی منازل اور مدارج مقرر فرمائے ہیں۔ سورج اور چاند دیگر ستاروں کی طرح

ہر ستارہ اپنے اپنے مدار میں گردش کرتا ہے۔ ہر ایک کی گردش مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے ان کے طلوع

اور غروب کی جگہ اور وقت مقرر فرما دیا ہے۔ نزول باراں، موسموں کے تغیر و تبدل اور گردش لیل و نہار کو عادی

طور پر ان سے مربوط فرما دیا ہے۔ اس لئے ستاروں کی گردش، ہواؤں کی گردش، دن رات کی ہر موسم میں

تبدیلی کے اوقات اور نزول باراں وغیرہ حالات کا اندازہ کرنا جائز ہے۔ صحابہ کرام ستاروں کی گردش سے

آنے والے حالات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔ جدید علماء علم ہیئت، نجوم اور فلکیات آنے والے موسموں،

ہواؤں، بادلوں، بارش، سورج گرہن، چاند گرہن وغیرہ کی پیش گوئی کرتے ہیں، ایسا کرنا جائز ہے۔ (۱۳)

﴿۹﴾ ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات رب قادر کریم جل و علا کی تخلیق و تقدیر سے متعلق ہیں۔ اسی طرح

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۱۴۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۱

☆ معہ الفادات جدیدہ از علماء علم جغرافیہ، علم ہیئت، علم فلکیات وغیرہ

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱

☆ الفادات جدیدہ از علماء علم ہیئت و فلکیات و نجوم وغیرہ

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۴۹

ستاروں کا اپنے اپنے بروج میں ہونے والے اثرات اللہ تعالیٰ کی تخلیق و منشاء سے متعلق ہیں۔ یہ بذاتِ خود مؤثرِ حقیقی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جل و علا کے علاوہ کائنات کی کوئی شے بھی مؤثرِ حقیقی نہیں۔ ہر شے کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی تخلیق، تقدیر اور منشاء کے تابع ہے۔ ستاروں (اور کائنات کی ہر شے) کی تاثیر حقیقی کا اعتقاد رکھنے والا کافر و مشرک ہے۔ ان کی تاثیر کو رب کریم و قادر کی تخلیق و منشاء کے تابع جاننے والا مومن ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَوةَ الصُّبْحِ بِالحَدِيثِ عَلَى اَثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ. قَالُوا. اَللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَ رَحْمَتِهِ فَاِنَّكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَ كَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ (۱۴)

حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز ہمیں پڑھائی۔ گزشتہ رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام کی طرف رُخ انور پھیرا، اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ تمہارے رب کریم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ”اللہ اور اس کا رسول ہی بہر جانتے ہیں“۔ آپ نے فرمایا کہ رب کریم فرماتا ہے کہ بندہ کبھی مجھ پر ایمان رکھتا اور ستاروں (کی تاثیر حقیقی) کا انکار کرتا ہے۔ سو جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ہمیں بارش عطا ہوئی وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں (کی تاثیر حقیقی) کا منکر ہوا، اور جس نے یہ کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہوا اور ستاروں کی تاثیر کا معتقد ہوا۔

رواہ البخاری عن زید بن خالد الجہنی، ج ۱ ص ۱۱۴، ۱۴۱

رواہ مسلم فی کتاب الایمان عن زید بن خالد، ج ۲ ص ۵۹۷

رواہ النسائی عن زید بن خالد الجہنی، ج ۱ ص ۲۲۷

رواہ احمد، ج ۲ ص ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰

لہذا باد و باراں اور دنیا کے تمام تغیرات میں مؤثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کو جانے۔ ستارے تو ان تغیرات کے اسباب ہیں، وہ چاہے تو سبب سے مسبب جوڑ دے اور چاہے تو سبب کو معطل کر دے۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ ستاروں سے راستہ معلوم کرنا، عبادات کے اوقات کا تعین کرنا، اور آنے والے حالات کا اندازہ کر لینا جائز ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

تَعْلَمُوا مِنَ النُّجُومِ مَا تَهْتَدُونَ بِهِ فِي طُرُقِكُمْ وَقَبْلَتِكُمْ ثُمَّ كَفُّوا

علم نجوم صرف اتنا حاصل کرو جس سے تم راستوں اور اپنے قبلہ کا تعین کر سکو۔ اس سے زیادہ سے رک جاؤ۔ البتہ علم نجوم سے قسمت کا حال معلوم کرنا، یا ستاروں سے قسمت کے متعلق سمجھنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ایسے علم نجوم کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السَّحَرِ اِذَا مَا زَادَ (۱۶)

جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا تو گویا اس نے جادو سیکھا۔ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے (اس کا اتنا ہی زیادہ وبال اس پر ہوگا) ایسے علم نجوم کو سیکھنا حرام ہے۔ اس سے احتراز لازم ہے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ زمین و آسمان کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کر دی ہے۔ انسان ان سے ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے۔ سو انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے اور ان کے خالق کا شکر گزار بندہ رہے۔ زمین و آسمان اور ان میں جو کچھ عجائبات قدرت ہیں، ان پر نظر کر کے اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کی توحید اور اس کی قدرت کاملہ کا ادراک حاصل کرے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی طاعت ہے۔ (۱۸)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵۰ |
| ☆ | (۱۶) | رواہ ابو داؤد عن ابن عباس ج ۲ ص ۱۸۹ ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس فی کتاب الادب |
| ☆ | | رواہ احمد، ج ۱ ص ۳۱۱، ۲۲۷ |
| ☆ | (۱۷) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۹۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | (۱۸) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۳۸۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲ |

باب (۲۲۳) ﴿شہد کی طہارت اور دیگر احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلًا يَخْرُجُ
مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ☆
(سورہ النحل آیت ۶۹)

پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا، اور اپنے رب کی راہیں چل، کہ تیرے لئے
نرم و آسان ہیں۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے،
جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔ بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے
والوں کو۔

حل لغات:

﴿كُلِيْ﴾: صیغہ امر ہے، اَكَل (از باب نَصَرَ) اَكَلًا وَمَا كَلَا كَامَعْنٰی ہے، کھانا۔ مراد یہ ہے کہ ہمارا (اللہ تعالیٰ جل
شانہ) کا شہد کی مکھی کو حکم ہے کہ کھانے کا قصد کر، کھانے کے لئے آمادہ رہ۔ (۱)
﴿مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾: ہر مرغوب، مناسب اور میسر درختوں کے پتوں، کلیوں، پھولوں اور پھلوں سے رس چوس۔
یہاں کلمہ کُلِّ اگرچہ عام ہے، مگر یہاں مخصوص مراد ہے۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ اور کلام عرب میں عام،
خاص کی جگہ اور خاص، عام کی جگہ کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ (۲)

(۱) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷
(۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۱۳۵

”سُبُل رَيْكَ“: سُبُل جمع ہے سَبِيل کی، بمعنی راستہ۔ یعنی اپنے رب کے راستوں پر چل۔ سُبُل میں اضافت کا

باعث اس کے خالق کی عظمت کو بیان کرتا ہے۔ (۳)

”ذُلُلًا“: ذُلُول کی جمع ہے، بمعنی مطیع، نرم اور آسان۔

مراد یہ ہے کہ اے شہد کی مکھی! ہم نے تیری فطرت میں یہ امر شامل کر دیا ہے کہ تو دور دراز کا سفر آسانی سے کر سکتی ہے، اور پھر اپنے گھر میں آنا تیرے لئے مشکل نہیں۔ تو اپنا راستہ نہایت نرمی اور آسانی سے طے کر لیتی ہے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ تو اپنے رب کی طاعت میں لگی رہ۔ (۴)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۵

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۱۔

زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۲۶۶

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۷

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ۱۳۱۰ھ

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۱

تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۱۰

تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۶

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۳۵

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۱۳۵

تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۲

الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۔

انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۳۷

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۱

مُخْتَلِفُ الْوَانَةِ: رنگ برنگ کی پینے کی چیز، شہد کی مکھی کے پیٹ سے نکلنے والا شہد مختلف رنگ کا ہوتا

ہے۔ سرخ، سفید، زرد، سیاہی مائل، جامد، بہنے والا۔ یہ تمام امور اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کے خالق حقیقی، قادر اور حکیم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرتِ قادر جل وعلا سے ہیں کہ مختلف رنگ، مزاج اور تاثیر کی مختلف اشیاء پیدا کرتا ہے۔ (۵)

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ: شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ اکثر شربت اور معجونیں اسی سے تیار ہوتی ہیں۔ شہد بعض مرتبہ تو اکیلا استعمال ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ دوسری ادویات کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔
”شِفَاءٌ“ موضع اثبات میں ہے، ایسے موقعوں پر عموم مراد نہیں ہوتا۔ گویا کلمہ اگرچہ عموم کا ہے، مگر اس سے مراد خصوص ہے۔ (۶)

- (۵)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵۷
 - ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۵
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۷۲
 - ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۳
 - ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۴۷
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱
 - ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۱
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۱۸
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۱۸
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۲
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۸۵
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۱۰
 - ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵۸
 - ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۳۵
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۵
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۷۲
 - ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۷
- (۶)

مسائل شرعیہ:

(۱) شہد پاک ہے، اگرچہ اس میں مردہ کھیاں اور ان کے بچے پڑے ہوتے ہیں۔ یہ ایک عمدہ، مقوی، مفرح، غذا اور دوا ہے۔ (۷)

جس جاندار میں خون نہیں ہوتا مثلاً مکھی، مچھر، شہد کی مکھی وغیرہ، اگر یہ جاندار کسی کھانے یا پینے والی شے میں پڑ کر مر جائیں، یا مر کر ان میں پڑ جائیں، وہ شے ناپاک نہ ہوگی، وہ پاک رہے گی، اس کا کھانا پینا اور دیگر استعمال جائز ہے۔ (۸)

(۳) لذیذ اور عمدہ کھانے اور اسی طرح عمدہ لباس، مکان، سواری وغیرہ اگر اسراف سے خالی ہوں، تو ان کا استعمال جائز ہے، توکل کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے شہد کو مرغوب غذا اور دوا بنا کر بندوں پر احسان فرمایا ہے، تاکہ بندے اسے استعمال کریں۔ اگر مرغوب، عمدہ اور قیمتی اشیاء کا استعمال ناجائز ہوتا تو ان کو پیدا کر کے بندوں کو احسان نہ جاتا۔ (۹)

- | | | |
|---|----------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | بقیہ (۶) | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۲۶۷ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ۴۴۷ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۱۸ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۱۸ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۲ |
| ☆ | | لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۱ |
| ☆ | (۷) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۵ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۱۲ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۸۵ |
| ☆ | (۹) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۲ |

﴿۴﴾ شہد اور دیگر ادویات سے علاج کرنا جائز اور سنت ہے۔ علاج کرتا تو کل کے خلاف نہیں۔ شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے، اور شفاء دوا کے بالعموم استعمال کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں دوا کے استعمال کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِإِذْنِ اللَّهِ (۱۰)

ہر مرض کی دوا ہے، پس جب بیماری کا علاج دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفا مل جاتی ہے۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نیک پاک، صاحبِ لولاک ﷺ کی ایک مجلس کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَي رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتَدَوِي، فَقَالَ تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، أَلْهَرُمُ (۱۱)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ عرشِ پناہ، دربارِ نبوت میں حاضر ہوا، صحابہ کرام اس حال میں وقار اور تعظیم کی خاطر اس طرح سکون سے بیٹھے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں (کہ اگر وہ حرکت کریں تو وہ اڑ جائیں گے) سلام عرض کرنے کے بعد میں بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد ادھر ادھر سے اعرابی آنے لگے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ہم دوا استعمال کریں؟ آپ نے فرمایا، ہاں، دوا استعمال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کی دوا نہ بنائی ہو، البتہ ایک بیماری یعنی بڑھاپے کی دوا کوئی نہیں۔ (۱۲)

﴿۵﴾ کسی بیمار کو دم کرنا بھی جائز ہے۔ دم کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کے کسی حصہ، حدیث شریف کے

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۰) | رواہ مسلم عن جابر ورواہ احمد عن جابر / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۱۱ |
| ☆ | (۱۱) | رواہ ابو داؤد عن اسامہ بن شریک، ج ۲ ص ۱۸۳ |
| ☆ | | ومثله رواہ الترمذی عن اسامہ بن شریک، ج ۲ ص ۳۳ |
| ☆ | (۱۲) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۲ |

کلمات سے دم کرے، یا ایسے کلمات سے دم کرے جن کے معنی معلوم ہوں اور وہ شرکیہ نہ ہوں۔ جن کلمات کے معنی معلوم نہ ہوں یا کلمات شرکیہ ہوں تو ان سے دم کرنا جائز نہیں۔ دم کرنے کی تعلیم حضور سید عالم ﷺ نے دی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دم فرمایا کرتے تھے۔ ائمہ دین اور سلف صالحین سے لے کر آج تک امت کا یہی معمول رہا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج کرنا جائز ہے۔ ان میں کسی ایک کو مطلقاً ترک کر دینا جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں طرح کے علاج کی اجازت دی ہے۔ ارشاد نبوی (علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات) ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ، الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ (۱۴)

شفادینے والی دونوں اشیاء کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن مجید۔ (۱۵)

﴿۷﴾ شہد میں عشر ادا کرنا واجب ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ اس کا نصاب مقرر نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابوسیارہ المتحی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي نَحْلَقَالْ أَدَى الْعُشْرِ (وَفِي رِوَايَةٍ) إِذَا الْعُشُورُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِحْمَهَالِي فَحَمَهَالِي (۱۶)

یا رسول اللہ! میرے پاس ایسی زمین ہے کہ اس میں شہد بنتی ہے، آپ نے فرمایا، اس کا عشر ادا کرو۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اسے میری چراگاہ قرار دے دیجئے۔ تو آپ نے اسے میری چراگاہ قرار دے دیا۔ (۱۷)

☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۶	(۱۳)
☆	رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ، ص ۲۵۵	(۱۴)
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۷۸	(۱۵)
☆	تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۶	
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۲۱۱	
☆	رواہ ابن ماجہ، ص ۱۳۳	(۱۶)
☆	ورواہ احمد والبیہقی ایضاً	
☆	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵۹	(۱۷)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۷	

شہد کی مکھی مختلف پتوں، درختوں، پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی ہے۔ یہ رس مختلف ذائقوں کے ہوتے ہیں، کڑوا، پھیکا، کسیلا، بے ذائقہ، مگر جب ان مختلف ذائقوں کے رس کو چھتے میں جمع کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے سب میٹھا شہد بن جاتا ہے۔ عارفِ ربانی، کاشفِ اسرارِ رحمانی، مولائے روم، مرشدِ انام مولانا جلال الدین رومی نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔ شہد کی مکھیوں کی زبانی بیان کرتے ہیں۔

چوں بر احمد می خوانیم دُرود

می شود شیریں و تلخی را ربود

اس کو اکٹھا کر کے ہم اس پر اپنے اور تمام جہاں کے نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہیں، اس کی برکت سے اس کی تلخی زائل ہو جاتی ہے، اور شیریں شہد بن جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

باب (۲۴۴) ﴿عائلی زندگی کے چند احکام﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ☆

(سورة النحل آیت ۷۲)

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں، اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں میں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے، اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی، تو کیا جھوٹی بات پر یقین لاتے ہو، اور اللہ کے فضل کے منکر ہوتے ہو۔

”مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا“: اَنْفُس جمع ہے، اس کا واحد نَفْس ہے۔ نَفْس کے بہت سے معانی ہیں، مگر یہاں مراد جنس، نوع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمہاری بیویاں تمہاری ہی جنس (انسان) سے تمہارے لئے پیدا کیں، تاکہ تم ہم جنس بیبیوں سے انس، الفت اور نفع حاصل کر سکو۔ (۱)

- | | |
|---|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶ |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۲ |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۷۷ |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۸۰ |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۴۸ |
| ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۰ |

”وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً“: اور تمہارے لئے تمہاری اپنی منکوحہ بیویوں سے بیٹے اور پوتے اور نواسے پیدا کئے۔

بَنِينَ جمع ہے اس کا واحد ابْنٌ ہے، بمعنی بیٹا، اس سے مراد صلبی اولاد ہے، خواہ بیٹا ہو یا بیٹی۔
حَفَدَةً جمع ہے اس کا واحد حَافِدٌ ہے، یہ کلمہ کئی معنوں میں مشترک ہے، اولاد کی اولاد یعنی پوتے پوتیاں، نواسے، نواسیاں، خادم، مددگار، تیزی سے خدمت کرنے والا، داماد، عورت کی طرف سے رشتہ دار، سر، اپنی بیوی کی پچھلے خاوند سے اولاد۔

لغت میں حَافِدٌ..... حَفَدٌ (از باب ضَرْبٍ) حَفْدًا وَحُفُودًا وَحَفَدَانًا سے بنا ہے، جس کا معنی ہے، کام جلد کرنا، خدمت کرنا، ثواب سمجھ کر خدمت کرنا، دعائے قنوت میں یہ کلمہ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔
إِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ

یعنی ہم طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے احکام بجالانے میں جلدی کرتے ہیں۔ (۲)

(بقیہ ۱)

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

(۲)

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

آیت مبارکہ میں **حَفَدَةٌ** سے مراد اولاد کی اولاد ہے، یعنی پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں۔ مذکورہ تمام معانی مراد لینا بھی جائز اور ممکن ہے۔ (۳)

”وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ“: نِعْمَتِ اللَّهِ سے مراد ہمارے پیارے آقا و مولیٰ، نبی اکرم ﷺ ہیں۔ اسلام اور قرآن بھی نعمت اللہ ہے۔ ان کا نعمت ہونا بھی حضور پر نور ﷺ کے وسیلے سے ہے۔ (۴)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرد کا نکاح اپنی ہم جنس عورت (نوع انسان) سے ہی ہو سکتا ہے۔ غیر جنس مثلاً جن وغیرہ سے نکاح نہیں ہو

- (۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' ج ۳ ص ۱۱۶۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۱۴۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جلالہ زحشری، 'مطبوعہ کراچی' ج ۲ ص ۵۷۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۵۷۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ' ازہر، ج ۲۰ ص ۸۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، 'مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت' ج ۳ ص ۴۶۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۴۴۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، 'مطبوعہ ملتان' ج ۳ ص ۷۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) 'مطبوعہ بیروت' ج ۵ ص ۵۱۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۳۶
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۳۴
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ' ج ۵ ص ۵۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۳ ص ۱۹۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی' ج ۶ ص ۴۱۴
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) 'مطبوعہ بیروت' ج ۵ ص ۵۱۵
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، 'مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت' ج ۳ ص ۴۷۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۳۴
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ' ج ۵ ص ۵۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۳ ص ۱۹۱

سکتا۔ رب تعالیٰ نے عورت کو مرد کی ہم جنس سے ہونا بیان فرمایا ہے۔ جائداد، زمین وغیرہ کے حریص بعض باپ اور بھائی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح ”قرآن مجید“ سے کر دیتے ہیں، تاکہ ان کی جائداد تقسیم ہو کر دوسرے خاندان میں نہ چلی جائے، مذکورہ بالا شرعی حکم کی روشنی میں ان حریص حضرات کو چہرہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح غیر شرعی کام میں مبتلا ہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ مرد اور عورت کے نکاح میں دونوں کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ دونوں یا دونوں میں سے ایک بھی اگر مسلمان نہ ہو تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔ رب تعالیٰ نے عورت اور مرد کا ہم جنس ہونا بیان فرمایا ہے۔ کافر مسلمان کی جنس سے نہیں۔ (۶)

﴿۳﴾ اولاد اپنی منکوحہ بیوی کی مولود ہی ہو سکتی ہے۔ منکوحہ کے علاوہ کسی اجنبی عورت سے زنا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچے مرد کی اولاد شمار نہیں ہوتے۔ ایسے ولد الزنا بچے ماں کے سپرد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی منکوحہ زوجہ کے پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد کو مرد کی اولاد قرار دیا ہے۔ وَجَعَلَ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۷)

ولد الزنا ماں کی طرف منسوب ہوگا اور زانی کو رجم کیا جائے گا۔ (اولاد اس کے حصے میں نہ آئے گی) (۸)

- | | | |
|---|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۵) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۲ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۸۹ |
| ☆ | (۶) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۴۲ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵ |
| ☆ | (۷) | رواہ الاثمہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن عائشہ |
| ☆ | | ورواہ احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ |
| ☆ | | ورواہ ابو داؤد عن عثمان |
| ☆ | | ورواہ النسائی عن ابن مسعود و عن ابی الزبیر |
| ☆ | | ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی سلمہ، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۵۲ |
| ☆ | (۸) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۱۹۰ |

﴿۴﴾ خلقت اور فطرت کے اعتبار سے اصل مرد ہے، اور عورت اس کے تابع۔ آیت مبارکہ میں زوجہ کو مرد کی طرف مضاف کیا گیا ہے یعنی ازواجکم، ام البشر حضرت ؑ ارضی اللہ عنہا نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود مقدم ہے۔

خاوند متبوع و مخدوم ہے، اور عورت تابع و خادم ہے۔ اگر یہ حیثیت برقرار رہے تو عائلی زندگی خوشگوار رہے گی، ورنہ انجام بے سکونی، اضطراب و افتراق ہے۔ مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے کہ خلقت، فطرت اور شریعت کے اصولوں کی پاسداری کریں۔ (۹)

﴿۵﴾ بیوی اور اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا قدر کرتے ہوئے بیوی اور اولاد کے حقوق ادا کرنا خاوند اور باپ پر فرض ہیں۔ (۱۰)

﴿۶﴾ اولاد اور اولاد کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باپ دادا، نانا، ماں، دادی، نانی کے لئے معاون اور خادم بنایا ہے۔ اولاد کے ذمے ماں باپ کی خدمت کرنا اور اگر محتاجی ہو تو مالی امداد کرنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر باپ خدمت کا محتاج ہو اور اس نے اولاد میں سے کسی کو اجرت پر خدمت کے لئے مامور کیا، اولاد نے والدین کی خدمت کی تو بھی مقررہ اجرت کا حق دار نہیں۔ اس لئے کہ اس کے لئے از خود والدین کی خدمت کرنا ضروری ہے۔ آیت مبارکہ میں ”حَفَدَةٌ“ کے کلمہ اور اس کی تفسیر نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ اولاد پر والدین کی خدمت کی طرح بیوی پر خاوند کی خدمت کرنا بھی قرآن مجید اور حدیث شریف نے فرض قرار دیا ہے۔ عرب و عجم کی عورتیں اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہیں۔ عرف اور عادت یہی ہے۔ زمانہ قدیم سے آج تک عائلی زندگی میں یہی معمول رہا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۹) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۲ |
| ☆ | (۱۰) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۴۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵ |
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۸۶ |

دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَتَهُمْ وَهِيَ
الْعُرُوسُ الحديث (۱۲)

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کی تقریب (ولیمہ) میں نبی اکرم، رسول معظم
ﷺ کو دعوت دی۔ حضرت ابواسید کی بیوی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھی۔ جبکہ وہ ابھی دلہن (کے
لباس میں) تھی۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

أَنَا قُلْتُ فَلَا يَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي الحديث (۱۳)

حضور انور ﷺ کے قربانی کے جانور کے گردن کے ہار میں اپنے ہاتھ سے بٹتی تھی۔ (۱۴)

﴿۸﴾ خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض کا تعین عرف و عادت پر ہے۔ حقوق و فرائض کی حدود کا تعین ہر زمانہ، علاقہ،
زوجین کی مالی اور معاشرتی حالت، عرف و عادت کے مطابق ہی متعین کیا جاسکتا ہے۔ بعض علاقوں اور
گھروں میں بیوی خاوند کے کام کاج میں اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ زمیندارہ ماحول میں عورتیں جانور کا چارہ لاتی
ہیں، خاوند کے ساتھ کھیت میں کام کرتی ہیں، فصل کی کاشت و برداشت میں برابر شریک ہوتی ہیں، صنعت و
حرف کے ماحول میں عورتیں خاوند کے لئے ابتدائی امور سرانجام دیتی ہیں، بعض عورتیں دوسرے گھروں میں
اجرت پر کام کر کے خاوند کے گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں، مالدار گھرانوں کی عورتیں خود کام
کاج نہیں کرتیں بلکہ ان کے لئے خادمہ کا تقرر کیا جاتا ہے، ایسی صورت میں خادمہ کی اجرت مرد کے ذمہ
ہوتی ہے۔

رواہ البخاری عن سهل بن سعد، ج ۲ ص ۷۷۸	☆	رواہ احمد عن سهل بن سعد، ج ۵ ص ۲۰۷	☆
رواہ البخاری عن عمرہ بنت عبد الرحمن، ج ۱ ص ۲۳۰	☆	ورواہ مسلم فی کتاب الحج	☆
ورواہ ابو داؤد فی المناسک	☆	ورواہ النسائی فی المناسک	☆
ورواہ احمد، ج ۶ ص ۷۸، ۲۳، ۲۳۸	☆		
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۱۱۳	☆		(۱۲)
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۳۳	☆		(۱۳)

عائلی زندگی میں ایک اصول ہمیشہ مد نظر رہنا چاہئے، جسے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ بیوی کو گھر میں ایسا ماحول بنانا ہوگا جس سے خاوند سکون حاصل کر سکے، اور نکاح کے اغراض و مقاصد سے فائدہ اٹھا سکے، اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور ہو سکے۔

ارشادِ بانی ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوُا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْنَا صَالِحًا لَنُكَوِّنَنَّ مِنَ الشَّكِرِينَ ☆

(سورة الاعراف آیت ۱۸۹)

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔ پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لئے پھرا کی، پھر جب بو جھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی، ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہئے بچہ دے گا بیشک ہم شکر گزار ہوں گے۔

گھر کا سکون اور خاوند کی جائز خواہشات پورا کرنا بیوی کے ذمہ شرعی فرض ہے۔ اس کے لئے بیوی مرد کا بچھونا بچھائے۔ اس کے لئے کھانا تیار کرے اور اس کا گھر سنبھال رکھے۔ امہات المؤمنین حضور نبی اکرم ﷺ کی ہر طرح سے خدمت بجالاتیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کی حالت میں حضور نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک دھوئیں اور کنگھی کرتیں۔ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا گھر کا کام خود ہاتھ سے کرتیں، مولائے کائنات سیدنا حضرت علی اور جنتی جوانوں کے سردار امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کا کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتیں، چکی میں آٹا پیستیں، پانی کا مشکیزہ خود بھر کر لاتیں۔ اسی طرح دیگر صحابیات اور سلف صالحین کی بیویاں اپنے خاوندوں کی آسائش کے لئے گھر کے کام کاج خود کرتیں۔ آج کی عورتوں کے لئے یہ بہترین نمونہ ہے۔ اسی نمونہ کو اپنانے میں گھر جنت نظیر بن سکتے ہیں۔ (۱۵)

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۳۵

﴿۹﴾ خاوند گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا اسوہ حسنہ یہ تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ سَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ، قَالَتْ. كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ (۱۶)

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا، گھر والوں کے کام میں ان کا ساتھ دیتے تھے، اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے گھر سے برآمد ہوتے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ میں یہ امور شامل تھے کہ آپ گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے، کپڑے سی لیتے، مریض کی عیادت کرتے، جنازہ میں شرکت فرماتے، گدھے پر سواری فرما لیتے، غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔ بندہ مومن اور پیارے نبی کے امتی پر لازم ہے کہ وہ آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہ کرے۔ (۱۷)

﴿۱۰﴾ پاکیزہ، حلال اور لذیذ کھانے جائز ہیں۔ ان کا استعمال توکل کے خلاف نہیں۔ (۱۸)

﴿۱۱﴾ حضور سید الانام، خیر الواری، باعثِ تخلیق کائنات، اصل موجودات، نبی اکرم، رسولِ معظم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں، بلکہ سب سے بڑی نعمت ہیں، بلکہ تمام جہانوں کی نعمتوں کی اصل ہیں۔ آپ ہی کی برکت، وسیلہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا و مافیہا کی تمام نعمتیں بنائی ہیں، بلکہ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار نہ ہوتا۔

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۶) | رواہ البخاری عن الاسود، ج ۱ ص ۹۳ |
| ☆ | | ورواہ الترمذی فی القیامۃ |
| ☆ | | ورواہ احمد، ج ۶ ص ۲۰۶، ۱۲۶، ۳۹ |
| ☆ | (۱۷) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۱۳۵ |
| ☆ | (۱۸) | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۴۷۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونئہ، ج ۵ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۱۵ |

حدیث قدسی میں ہے۔

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ (۱۹)

(وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَسَاكِرَ) لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا (وَفِي رِوَايَةٍ) لَوْلَاكَ لَمَّا أَظْهَرْتُ
الرُّبُوبِيَّةَ (۲۰)

اے محبوب اگر آپ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو میں جنت پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دوزخ پیدا
نہ کرتا۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا ظاہر
نہ کرتا۔

لہذا بندہ مومن اور نیاز مندا متی کے لئے لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرے۔ اس پر رب
تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اس نعمت کا خوب چرچا کرے۔ (۲۱)

﴿۱۲﴾ انسان کے بہترین اعمال میں سے رب کریم کی عبادت و طاعت ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ
اس بہترین عمل پر کار بند رہے اور اس بہترین عمل کو ترک کر کے غیر ضروری اور فضول کاموں میں مشغول نہ
رہے۔ (۲۲)

☆☆☆☆☆

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۹) | رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً |
| ☆ | (۲۰) | موضوعات کبیر از ملا علی قاری، مطبوعہ مجتہبی دہلی (۱۳۴۶ھ)، ص ۵۹ |
| ☆ | (۲۱) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۱۵ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۷۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۱۹۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۱۵ |
| ☆ | (۲۲) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶۳ |

﴿جانوروں کی کھال، بال، اُون اور ہڈی وغیرہ﴾

﴿کے استعمال کا جواز﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ

بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَابِهَا

وَأُوبَارِهَا وَاشْعَارُهَا آثَانًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ☆ (سورة النحل آیت ۸۰)

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو، اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں

سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں

پر ٹھہرنے کے دن، اور ان کی اُون اور بری اور بالوں سے کچھ گستی کا سامان

اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔

حل لغات:

”بُيُوتِكُمْ“: بُيُوت جمع ہے بَيْت کی، بمعنی گھر، ہر شے جو بلند ہو اور سایہ کرے چھت کہلاتی ہے۔ ہر شے جو پاؤں

تले ہے زمین کہلاتی ہے۔ ہر شے جو چاروں سمتوں سے پردہ کرے دیوار کہلاتی ہے۔ جب یہ تینوں (زمین،

دیوار اور چھت) منتظم اور مرتب ہوں گھر کہلاتا ہے۔ (۱)

”سَكَنًا“: جس سے سکون ملتا ہو اور انسان کے جوارح وہاں آ کر حرکت سے سکون میں آ جائیں۔ گھر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملہ سے حفاظت کرتا ہے، اس میں اہل و عیال سمیت خود محفوظ رہتا ہے۔ پردہ داری کا کام دیتا ہے۔ اس میں سکون اور الفت اور ہر قسم کا دنیوی و دینی نفع ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ جل و علا چاہتا تو انسان ہمیشہ اضطراب اور حرکت میں رہتا اور اگر چاہتا تو ہر وقت سکون اور انجماد میں رہتا۔ ان دونوں حالتوں میں نظام معاشرت معطل ہو جاتا۔ اس نے اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ سے انسان کو دونوں حالتوں کے درمیان پیدا کیا۔ کبھی یہ حرکت میں ہوتا ہے (کام کرتا ہے)، اور کبھی سکون میں۔ (۲)

”لَكُمْ“: تمہارے نفع کے لئے۔ لام منفعت کے لئے ہے۔ (۳)

”وَمِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ“: چوپایوں کی کھالوں سے خیمے، قُبے، چھولداریاں، ڈیرے بنائے۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۲ |
| ☆ | (۲) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۶ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۲ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۴۷۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۱ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۶۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۰۳ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن سعید الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۹ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۳ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۰ |
| ☆ | (۳) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۰۳ |
| ☆ | (۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۴۹ |

”تَسْتَخْفُونَهَا“: جنہیں تم ہلکا جانتے ہو، خَفِيف سے بنا ہے، جس کا معنی ہے ہلکا۔

”يَوْمَ ظَعْنِكُمْ“: پانی اور گھاس کی تلاش میں صحرا میں سفر کرنا، سفر کرنا، ہودج۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ چمڑے وغیرہ کے بنے ہوئے گھروں کو سفر و حضر میں تم استعمال کرتے ہو اور یہ بلکے ہونے کے باعث تمہاری سہولت کا باعث ہیں۔ یہ چلتے پھرتے گھر بھی اللہ تعالیٰ جل و علا کی نعمت ہے۔

”وَمِنْ أَصْوَابِهِمْ أَوْبَارُهُمْ وَأَشْعَارُهُمْ“:

صُوف (اُون) بھیڑوں اور دنبوں کا ہوتا ہے۔

وَبُرَّ (اُون) اونٹوں کے بال۔

أَشْعَارُ (بال) بکری کے بال۔

أَثَاثًا گھر کا سامان، فرش، بستر، چادر، کمبل، لباس وغیرہ ہر طرح کا مال۔ اس کلمہ کا مفرد استعمال نہیں ہوتا۔

☆	(بقیہ ۳)	☆	الکشاف عن حقائق التنزيل و عيون الاقاويل في وجوه التاويل، از امام جارا لله زمحشرى، مطبوعه كراچى، ج ۲ ص ۵۸۳
☆		☆	تفسير مظهرى، از علامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعه دہلى، ج ۶ ص ۳۲۰
☆		☆	تفسير روح المعانى، از علامه ابو الفضل سيد محمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۳
☆	(۵)	☆	الجامع لاحكام القرآن از علامه ابو عبد الله محمد بن احمد مالکى قرطبى، مطبوعه دار الكتب العربيه بيروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۳
☆		☆	الکشاف عن حقائق التنزيل و عيون الاقاويل في وجوه التاويل، از امام جارا لله زمحشرى، مطبوعه كراچى، ج ۲ ص ۵۸۳
☆		☆	تفسير القرآن المعروف به تفسير ابن كثير، از حافظ عماد الدين اسمعيل بن عمر بن كثير شافعى، مطبوعه مصر، ج ۲ ص ۵۸۰
☆		☆	انوار التنزيل و اسرار التاويل المعروف به بضاوى، از قاضى ابو الخير عبد الله بن عمر بضاوى، مطبوعه يوپى، ۳۴۹
☆		☆	تفسير جلالين، از علامه حافظ جلال الدين سيوطى و علامه جلال الدين محلى مطبوعه مكتبه فيصله مكرمه، ج ۲ ص ۲۲۲
☆		☆	تفسير صاوى، از علامه احمد بن محمد صاوى مالکى (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مكتبه فيصله مكرمه، ج ۲ ص ۲۲۲
☆		☆	تفسير البحر المحيط از علامه محمد بن يوسف الشهير ابن حيان اندلسى (م ۵۷۳ھ) مطبوعه بيروت، ج ۵ ص ۵۲۳
☆		☆	تفسير كبير از امام فخر الدين محمد بن ضياء الدين عمر رازى (م ۶۰۶ھ) مطبوعه اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۲
☆		☆	لباب التاويل في معانى التنزيل المعروف به تفسير خازن از علامه على بن محمد خازن شافعى، مطبوعه لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
☆		☆	تفسير روح المعانى، از علامه ابو الفضل سيد محمود آلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۳ ص ۲۰۳
☆		☆	تفسير البغوى المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسين بن مسعود القراء البغوى، مطبوعه ملتان، ج ۳ ص ۷۹
☆		☆	حاشية الجمل على الجلالين. تاليف علامه سليمان الحمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعه قديمى كتب حانہ كراچى، ج ۳ ص ۲۵۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ایسی رہائش بنانا، جس میں ہر موسم کی شدت، بارش، دشمن کے حملے سے حفاظت کا سامان ہو، اہل و عیال کی حفاظت ہو سکے، چار دیواری سے پردہ داری ممکن ہو، اس میں رہ کر سکون و الفت حاصل ہو سکے اور انسان ہر قسم کے دینی و دنیوی مفاد حاصل کر سکے، جائز ہے، یہ توکل اور تقویٰ کے خلاف نہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے لئے مسجد نبوی کے قریب رہائش بنائیں۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین سے لے کر آج تک جملہ مومنین اپنی استطاعت کے مطابق رہائش بناتے ہیں۔ مسلمانوں میں رہائش بنانا متعارف ہے۔ رہائش میں ہر شخص کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، اس لئے ایک ہی قسم کی رہائش بنانے کی پابندی نہیں۔ ہر شخص اپنی ضروریات اور استطاعت کے پیش نظر اپنی رہائش بنانے کا مجاز ہے۔ البتہ ضروریات سے زائد رہائش پر صرف کرنا اسراف ہے۔ (۷)

- (۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ زحسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۳۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۔
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۲۰
- (۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۶۔
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۲۰

﴿۲﴾ انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اتنی دیر کام کرے جتنی دیر اس کا وجود برداشت کرے۔ قوت برداشت یا ضرورت سے زیادہ محنت کرنا ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کو محض بیکار بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ حرکت اور سکون میں اعتدال کو اللہ تعالیٰ جل و علا پسند فرماتا ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ چمڑے، اُون، بال، کپاس، پٹ سن اور دیگر بٹنے کے قابل اشیاء سے خیمے، قبے، چھولداریاں، ڈیرے، سائبان، فرش، لباس اور سامان تجارت بنانا جائز ہے۔ ان کی خرید و فروخت جائز ہے۔ قرآن مجید نے ان اشیاء کو بطور نعمت کے بیان فرمایا ہے، اور نعمت جائز اشیاء میں ہی ہوتی ہے، حرام اشیاء نعمت (بلا وسطہ) نہیں۔ (۹)

﴿۴﴾ بکری کے بالوں، بھیڑ اور مینڈھے کی اُون، اونٹ کی اُون، ان کی ہڈیوں، سینگوں اور دانتوں سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ یہ اشیاء پاک ہیں۔ ان جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اسی طرح کپاس، پٹ سن سے بھی نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ بالوں سے نفع حاصل کرنا ہر حال میں جائز ہے، خواہ زندہ جانور سے حاصل کئے ہوں یا مردہ سے، حلال جانور کے بال ہوں یا حرام جانور کے۔ سوائے خنزیر کے، کہ یہ نجس العین ہے، اس کے کسی بھی جزو سے نفع حاصل کرنا حرام ہے۔ (۱۰)

☆ (بقیہ ۷)

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

☆

﴿۵﴾ ہر جانور کا چمڑا رنگنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، جانور حلال ہو یا حرام، سوائے خنزیر اور آدمی کے، خنزیر نجس العین ہے، اس کے تمام اجزاء کی حرمت قطعی ہے، اور انسان کی کھال اس کے احترام کے پیش نظر استعمال کرنا حرام ہے۔ دباغت (رنگنے) کے بعد چمڑے سے ہر نوع کا نفع لینا جائز ہے۔ اس کا فروخت کرنا، اس کے برتن، مشکیزے سے وضو کرنا، اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حلال جانور کا چمڑا ذبح کرنے سے ہی پاک ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا دُبِغَ إِهَابٌ فَقَدْ طُهِرَ (۱۱)

چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ (۱۲)

رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کے چمڑے کو رنگنے کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ ہر وہ شے جس سے چمڑا رنگا جاسکے، اس سے دباغت (رنگنا) جائز ہے۔ مثلاً نمک، درخت کے پتے، درخت کی چھال، پھٹکڑی، چونا اور دیگر ادویات۔ (۱۴)

- | | | |
|---|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| ☆ | رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۱ ص ۱۵۹ | (۱۱) |
| ☆ | ورواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۱۵ | |
| ☆ | ورواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۱ ص ۲۳۳ | |
| ☆ | ورواہ النسائی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۹۰ | |
| ☆ | ورواہ الدارمی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۱۷ | |
| ☆ | ورواہ احمد، ج ۱ ص ۳۷۶، ۳۷۵، ۳۳۳، ۳۲۷، ۲۷۰، ۲۶۲، ۲۲۷، ۲۱۶ | |
| ☆ | رواہ ابو داؤد عن عائشة، ج ۲ ص ۲۱۵ | (۱۲) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۵ | (۱۳) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۸ | (۱۴) |

﴿۷﴾ پانی، گھاس، غلہ اور دیگر معاشی ضروریات کے تحت ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جائز ہے۔ قرآن مجید نے اس سفر کی اجازت دی ہے۔ (۱۵)



- (۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۴۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۶۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۷۹
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۴ ص ۲۵۵

﴿شوقِ شہادت، توکل اور آلاتِ حرب کا استعمال﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا
 جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيْكُمْ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ
 كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسَلِّمُوْنَ ☆ (سورة النحل آیت ۸۱)

اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے، اور تمہارے لئے
 پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی، اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے کہ
 تمہیں گرمی سے بچائیں، اور کچھ پہناوے کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت
 کریں، یونہی تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے کہ تم فرمان مانو۔

حل لغات:

”ظِلَالًا“: جمع ہے ظِلُّ کی، بمعنی سایہ۔ کبھی اس سے مراد عزت، منفعت ہوتی ہے۔ (۱)

- | | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----|
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقال مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۶۳ | (۱) |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۱۳ | |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۶ | |
| ☆ | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۰۹ | |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (۳۰۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۲۱ | |
| ☆ | ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۳۲۳ | |

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور صنعت سے تمہارے لئے دھوپ سے بچاؤ کے لئے کئی چیزیں بنائی ہیں، مثلاً درخت، بادل، دیوار، پہاڑ وغیرہ۔

”اَكُنَّا“: جمع ہے کُن کی، بمعنی ہر چیز کی حفاظت اور اس کا چھپانا، گھر۔ (۲)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اپنی قدرت و صنعت سے پہاڑوں اور ان کی غاروں کو بارش، طوفان اور دھوپ سے تمہارے بچاؤ کے لئے بنایا ہے۔ یہ بھی اس کی نعمت ہے کہ بلا تکلف و تکلیف تمہیں میسر ہے۔ (۳)

”سَرَابِيلَ“: جمع ہے سِرْبَال کی، بمعنی قمیص، ہر پہننے والا لباس، پہناوا، زرہ۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے تمہارے لئے گرمی سردی، موسموں کی شدت، بارش سے بچاؤ

- (۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۲۰
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۲
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۹۳
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۰۹
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ص ۳۲۱
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۳۲۳
- (۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰، ص ۱۵۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ص ۴۴۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۱۳۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۱۳۷
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳، ص ۴۷۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۶۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶، ص ۲۲۱
- (۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۵۷
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲۹
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۱
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۳۲
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳۷۴

کے لئے کئی اقسام کے لباس بنائے ہیں، جو تم پہنتے ہو۔ اسی طرح جہاد کی صورت میں زرہ، خود وغیرہ پہن کر اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہو، جہاد میں دشمن پر حملہ کے ساتھ ساتھ اس کے حملہ سے بچاؤ کی تدابیر بھی کرتے ہو۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سبحانہ کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہیں۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کپاس، اُون، صُوف اور ہر وہ شے جس سے لباس بنانا ممکن ہو، کا لباس بنانا، پہننا، فروخت کرنا جائز ہے۔ ریشم کا استعمال صرف عورتوں کے لئے جائز ہے، مرد کو اس کا لباس پہننا حرام ہے۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت و انعام ہے کہ ہر قسم کے لباس سے انسان موسموں کی شدت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ستر عورت اور زینت کے علاوہ بیرونی ایذا دینے والے عوامل (مثلاً شدت گرمی، شدت سردی، بارش وغیرہ) سے لباس بدن کی حفاظت کا کام دیتا ہے۔ (۶)

- (۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان الدلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۸-۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۶۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۱۵۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۴۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۲۰
- (۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۱

﴿۲﴾ جہاد میں مومن کے لئے اپنے جسم کی حفاظت کی خاطر زرہ اور خود وغیرہ پہننا جائز ہے۔ اسی طرح گولی سے بچاؤ کا لباس (بولٹ پروف جیکٹ) پہننا بھی جائز ہے، ایسا لباس بنانا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے ایسا لباس بنانے کی تعلیم دی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ لَّكُمْ لَتُحَصِّنَكُمْ مِّنْ بِأْسِكُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ☆

(سورۃ الانبیاء آیت ۸۰)

اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہنا دینا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے، تو کیا تم شکر کرو گے۔
حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے زرہ بنانا سکھایا۔ اس نعمت کا ذکر ارشاد باری تعالیٰ میں
میں یوں ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا، يَجِبَالُ أَوْبَىٰ مَعَهُ وَالطَّيْرِ، وَالنَّالَةَ الْحَدِيدَ ☆ أَنْ اْعْمَلْ سَبِغَتْ وَ
قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا، إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ☆ (سورۃ سبا آیت ۱۰، ۱۱)

اور بے شک ہم نے داؤد کو بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور
اے پرندو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو، اور اے پرندو! اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم
کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ، اور تم سب نیکی کرو، بے شک میں
تمہارے کام دیکھ رہا ہوں۔

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰	☆	بقیہ ۶
الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۶	☆	
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود، نقراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۰	☆	
تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۴	☆	
زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۴۷۸	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷	☆	
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۷	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۶	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۰۵	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۰	☆	

حضور سید عالم ﷺ نے غزوہ احد میں زرہ استعمال فرمائی، اسی کے ایک حلقہ سے چہرہ اقدس پر زخم آیا۔ لہذا لباس کے لئے ہر نوع کا کپڑا بنانا اور آلات جہاد تیار کرنا جائز ہے۔ ان کی صنعت اور خرید و فروخت جائز اور مباح ہے۔ (۷)

(۳) موسم کی شدت اگر برداشت نہ کر سکے تو اس سے بچاؤ کی تدابیر کرنا جائز ہے۔ مثلاً گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے درخت، چھت، دیوار وغیرہ کے سایہ میں آجانا۔ اسی طرح پنکھا وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ سردی سے بچاؤ کے لئے گرم اونی لباس، کوٹ، کمبل وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ اسی طرح شدت سردی سے بچاؤ کے لئے آگ تاپنا اور جدید طریقوں سے گرمی حاصل کرنا مثلاً ہیٹر (بجلی یا گیس وغیرہ) بھی جائز ہے۔ (۸)

- (۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱-۱۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۰۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۸-۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۰۵
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۵۶
- (۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱-۱۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۰۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۰

﴿۴﴾ ضرورت اور خوف کے وقت پہاڑ کے سایہ میں آنا، اس کی غار میں پناہ لینا جائز ہے۔ سابقہ قو میں پہاڑوں کی غاروں میں رہائش کرتی تھیں۔ رب کریم نے ان کا ذکر بغیر تردید کے فرمایا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے کئی کئی روز غار حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت تین روز غار ثور میں پوشیدہ رہے۔ (۹)

﴿۵﴾ زرہ کی طرح جہاد میں دشمن سے مقابلہ اور اپنی حفاظت کے لئے تیر، کمان، تلوار، ڈھال، خود، بندوق، توپ، مورچہ اور جدید آلات حرب، میزائل، بم، جنگی جہاز، جنگی آبدوز وغیرہ بنانا اور ان کا استعمال کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بچاؤ کے لئے تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور حملہ کرنے کے لئے ہر قسم کے آلات حرب بنانے اور استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ لہذا شوق شہادت کے باوجود دشمن کے مقابلہ میں تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرنا اور ہر طرح سے حملہ کرنا حتیٰ المقدور لازم ہے، ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین باوجود شوق شہادت کے تمام دستیاب آلات حرب جہاد میں استعمال کرتے تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند رہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ چاہے، ہوگا۔ (۱۰)

﴿۶﴾ قرآن مجید نے بعض اشیاء کا ذکر نہ کیا لیکن احکام میں وہ مراد ہوتی ہیں۔ مثلاً شدت گرمی سے بچاؤ کے لئے لباس اور سایہ کا ذکر فرمایا مگر شدت سردی کا ذکر نہ فرمایا، اس کے باوجود اس موقع پر شدت گرمی کے ساتھ شدت سردی بھی مراد ہے۔ اسی طرح اپنی حفاظت کے لئے پہاڑوں کا ذکر فرمایا، مگر میدانوں کا ذکر نہ فرمایا، حالانکہ اس مقام پر پہاڑوں کے ساتھ میدان بھی مراد ہیں۔ یہ چیزیں اگرچہ عبارت النص میں موجود نہیں، مگر اشارۃ النص، دلالت النص، اقتضاء النص کے اعتبار سے مفہوم و مراد ہوتی ہیں۔ اس لئے نص کی ان اقسام سے

(۹) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۵۹

(۱۰) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۱۱

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۷

بھی احکام ثابت ہوتے ہیں۔ ان کا انکار جہالت، سفاہت، ضلالت، ہٹ دھرمی ہے۔ (۱۱)



- (۱۱)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۱
 - ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۰
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۰
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
 - ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۷
 - ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۳
 - ☆ تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۰
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۹۳
 - ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۰
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۲
 - ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۷۸
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۶۶
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۰۵
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۲۱



﴿ادِلَّهٖ عِشْرَعِيهٖ، كِتَابُ اللّٰهِ، سُنَّتْ، اِجْمَاعٌ، قِيَاسٌ﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَاكَ
شَهِيدًا عَلٰی هٰؤُلَاءِ . وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تَبْيٰنًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

وَهٰدٰی وَرَحْمَةً وَبُشْرٰی لِّلْمُسْلِمِیْنَ ☆ (سورة النحل آیت، ۸۹)

اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان
پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم
نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور
بشارت مسلمانوں کو۔

حل لغات:

”شَهِيدًا“: شَهِدَ (از باب سَمِعَ) شَهِدًا کا معنی ہے۔

..... الْمَجْلِسَ مَجْلَسٌ میں حاضر ہونا۔

..... الشَّيْءُ مَعَانِيہ کرنا، اطلاع پانا۔

..... الْجُمُعَةُ جمعہ پانا۔

..... علی کذا گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شاہد ہے، بمعنی حاضر، مُطْلَع شَهِد (از باب سَمِعَ) اور شَهِد (از باب کَرُم)

شَہَادَةُ.....

..... علی فلان کسی کے خلاف گواہی دینا۔

..... لفلان کسی کے حق میں گواہی دینا۔

اس باب سے صفت کا صیغہ شاہد ہے۔ بمعنی گواہ۔

شَهِدَ اللّٰهُ کا معنی ہے، اللہ واقف ہے، اللہ کو علم ہے، اللہ نے قبول فرمایا۔

شَهِدَ بِكُمْ قسم کھانا۔

أَشْهَدُ أُشْهِدُ اللّٰہ کی راہ میں شہید ہونا۔

شَہَادَةُ کا معنی ہے، گواہی، یقینی خبر، قسم، اللہ کی راہ میں موت، عالم ظاہر (عالم غیب کا مقابل)

شَهِيدٌ وَ شَهِيدٌ حَاضِرٌ، گواہی میں امین، جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو، اللہ کے راستے میں مارا جانے والا۔

شَہَادَةُ اور شَہُوْدٌ کا معنی ہے، آنکھ یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہوئے حاضر ہونا۔

يَوْمَ مَشْهُوْدٍ جمعہ کا دن، یومِ عرفہ، یومِ قیامت۔

تَشْهَدُ کلمہ شہادت کہنا۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

یہ کلمہ نماز کے التحیات پڑھنے میں متعارف ہے۔ (۱)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوسی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسالرخانہ کراچی ۲۶۰
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۲۶۰ و ما بعد
- ☆ المصاحح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۵۶
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد القہسب سہل العسکری (۵۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتہ اسلامیہ، کونہ ۱۱۰
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت ۲۶۹
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۹۱ و ما بعد

آیت مبارکہ میں شہید سے مراد ایسا گواہ، جس کے علم سے کوئی شے مخفی نہ ہو۔ یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے روز کافر، مشرک، سرکش، نافرمان قومیں یہ کہہ کر اپنا دامن صاف کرنے کی کوشش کریں گی کہ ہمیں اے اللہ! تیرا پیغام نہ پہنچا، تیری ہدایت کسی نے ہمیں نہ دی۔ اس عالم میں ان قوموں کے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور ان قوموں کے خلاف گواہی دیں گے اور عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! ہم نے تیرے احکام ان تک بغیر کمی بیشی کے پہنچا دیئے ہیں۔

اس پر بھی وہ نافرمان قومیں انکار کریں گی۔ وہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام امتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی صفائی اور تائید میں پیش کریں گے۔ وہ مجرم قومیں پھر انکار کریں گی اور کہیں گی کہ امتِ مصطفیٰ تو ہمارے زمانہ میں نہ تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ اپنے محبوب نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، سید الکونین، نبی الثقلین (ﷺ) کو لائے گا اور آپ گواہی دیں گے کہ اے مولیٰ کریم! ان انبیائے کرام نے تبلیغ کافرینہ پوری طرح ادا کیا ہے، اور میری امت نے ان کی جو تائید فرمائی ہے، وہ درست ہے۔ یہ قومیں واقعی مجرم نافرمان اور جھوٹی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ ان مجرموں قوموں کو عذابِ دوزخ میں مبتلا کر دے گا۔

سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳ اور سورۃ النساء آیت ۴۱ میں یہی مضمون مفصل بیان ہو چکا ہے۔ (۲)

تَبَيَّنَا: واضح بیان۔

تبیان میں بیان کی نسبت زائد حروف ہیں۔ اصول یہ ہے کہ حروف کی زیادتی معنی میں زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ تَبَيَّنَا لِكُلِّ شَيْءٍ سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں ہر علم اور ہر وہ شے ہے جس کی انسان کو امورِ دین، امورِ دنیا، امورِ معاش اور امورِ معاد میں ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں تمام احکام، حدود، جمیع مامورات اور منہیات بیان کر دیئے گئے۔ گذرے واقعات اور آئندہ کی خبریں اس میں تفصیل و اجمال سے بیان کر دی گئیں۔ (۳)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۳ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۸۲ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹ |
| ☆ | (۳) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۳ |

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دو فترت (دونہوں کے درمیانی مدت، جب کفر کا غلبہ ہو جاتا رہا) میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والے اور کفر و شرک سے بیزار حضرات موجود رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قُس بن ساعدہ

زید بن عمرو ابن نفیل (جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا۔ یُبْعَثُ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ یعنی روز قیامت وہ اکیلے ہی ایک امت کے طور پر اٹھیں گے۔)

سطیح

ورقہ بن نوفل (جن کے بارے میں حضور نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رَأَيْتُهُ يَتَغَمَّسُ فِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ میں نے انہیں جنتی نہروں میں غوطہ لگاتے دیکھا۔

اسی طرح حضور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء و اجداد، والد، دادا، پرداد وغیرہ سب دین حنیف پر

- (بقیہ ۳)
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۹۲
 - ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محضی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۶
 - ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱
 - ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، ج ۳ ص ۳۸۲
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۹۹
 - ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالقہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوہی، ۳۵۰
 - ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳
 - ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۵
 - ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۶۱
 - ☆ تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۲۳

تھے۔ سب اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے۔ سب بتوں کی پوجا سے بیزار اور بری رہے۔ آپ کے آباء و اجداد میں سے ایک نے یوں فرمایا۔

تَرَكْتُ الْأَتَّ وَالْعُزَّى جَمِيعًا
كَذَلِكَ يَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِيرُ

میں نے لات و عزی (منات و جبل) کی پوجا نہیں کی، عقل مند آدمی ایسا ہی کرتا ہے۔

دورِ فترت کے ان حضرات کا تذکرہ رسائلِ امام سیوطی علیہ الرحمۃ میں ہے۔ ان حضرات کو مؤخّذ کہا جاتا ہے۔ اس دور میں توحید پرستی ہی نجات کا مدار تھی۔ مسلمان ان حضرات کو نجات پانے والا جانیں۔ (۴)

﴿۲﴾ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ اس کتابِ عظیم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضرورت کی ہر شے تفصیل سے بیان فرمادی ہے۔ اس میں امورِ دین، امورِ دنیا، امورِ معاش، امورِ معاد، احکام، حدود، عقائد، جمیع مامورات، جمیع منہیات، گزشتہ کے تمام واقعات اور آنے والے تمام حوادث کو بیان فرمادیا ہے۔

آیت زیبِ عنوان کے علاوہ قرآن مجید میں اس امر کی متعدد شہادتیں موجود ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَنْ ذَا آتٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا ظَنِرُ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ مَافَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ☆
(سورہ الانعام آیت ۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے بازوؤں پر اڑتا ہے، مگر تم جیسی امتیں۔ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا کر نہ رکھا۔ پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کی ہدایت کو اپنائے، کیونکہ اسی کی ہدایت مدارِ نجات ہے۔ (۵)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۶۳ |
| ☆ | (۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۶۳ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از فاضل ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۰۰ |

﴿۳﴾ قرآن مجید کے تفصیلی علوم اور احکام دونوع پر ہیں۔

اول: نص صریح کے ذریعہ معلوم ہونے والے علوم اور احکام۔

دوم: نص خفی کے ذریعہ معلوم ہونے والے احکام اور علوم۔

قسم دوم کے یہ احکام اور علوم اشارۃ النص، اقتضاء النص، دلالة النص وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں۔

قسم دوم کے احکام کو سنت نے بیان کر دیا ہے۔ سنت کا بیان بھی گویا قرآن مجید کا ہی بیان ہے۔ رب کریم جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے۔

.....وَمَا تَكُ الْمَرْسُورُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ☆

(سورة الحشر آیت ۷۰)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

نبی کریم ﷺ کی سنت اور بیان کو صراطِ مستقیم فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ☆ (سورة الشوری آیت ۵۲)

اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

رسول اکرم، نور مجسم ﷺ کے بیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا بیان اور وحی کا درجہ دیا۔ فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ☆ إِنَّ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ☆ (سورة النجم آیات ۳، ۴)

- | | | |
|---|---------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | بقیہ ۵) | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۸۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۹۹ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۶ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۳ ص ۲۶۱ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۵ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۳۲۲ |

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگرو جی، جو انہیں کی جاتی ہے۔

قرآن مجید کے اجمال کو نبی اکرم ﷺ نے تفصیل سے بیان اور خفا کو ظاہر کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ بیان اور اظہار بھی مومنوں کے لئے واجب العمل ہے۔ اس کے بغیر قرآن مجید کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا، اس کے اوقات، تعداد رکعات، نماز کے فرائض واجبات کا بیان، سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دینے کا حکم دیا، مگر اس کا نصاب، فرضیت کا وقت وغیرہ سنت ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ حج کا حکم دیا، مگر مناسک حج سنت ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ سنت کو ترک کر کے قرآن مجید کے احکام پر عمل ناممکن ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ میں جو حکم واضح طور پر سمجھا نہ گیا لیکن ائمہ مجتہدین اور علمائے ربانین نے اسے بیان کر کے اس پر اجماع کر لیا تو وہ حکم بھی واجب ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ اس کے واجب العمل ہونے پر ناطق ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَ ثَمَرًا ☆
(سورہ النساء آیت ۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر گھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے، اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے، اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

- (۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان'، ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان'، ج ۱۰ ص ۶۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۷
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر، ازی (م ۶۰۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۳

رسول اللہ ﷺ نے اجماع کے لزوم اور وجوب کو بیان فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَاعْلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ (۷)

میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔ (۸)

﴿۴﴾ چونکہ واقعات اور حالات ہر روز پیش آتے ہیں، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے ملتا ہے، اور بعض وہ ہیں جن کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں علماء اعلام قرآن

مجید، سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع کے اصولوں کی روشنی میں نئے واقعہ اور حادثہ کا حکم معلوم کرتے ہیں، یہ جائز

ہے اور اس اجتہاد و قیاس کو شریعت نے دلائل شرعیہ میں سے شمار کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى أَنَّ يَبْعَثُ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ، كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ

قَضَاءٌ، قَالَ، أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ، قَالَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ، فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ، قَالَ، أَجْتَهِدُ بِرَأْيٍ وَلَا أَلُو،

فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ، فَقَالَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا

يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (۹)

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا،

☆ رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک ، ص ۲۹۲ (۷)

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ (۸)

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۱۶۳

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه النواہل، از امام جار اللہ زحشری، 'مطبوعہ کراچی'، ج ۲ ص ۵۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۵ھ) 'مطبوعہ بیروت'، ج ۵ ص ۵۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۶۰ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ'، ارہر، ج ۲ ص ۹۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۱ ص ۲۱۳، ۲۱۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین. تالیف علامہ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۳ھ) 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی'، ج ۳ ص ۲۶۱

☆ رواہ ابو داؤد عن معاذ بن جبل، ج ۲ ص ۱۳۹ (۹)

☆ رواہ احمد، ج ۵ ص ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۳۲

جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو اس کا فیصلہ کیسے کرو گے؟ تو آپ نے عرض کی، کتاب اللہ کے ساتھ (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر کتاب اللہ میں اس کا واضح بیان نہ پاؤ تو؟ آپ نے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (فیصلہ کروں گا)۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، اگر وہ سنت رسول اللہ ﷺ میں نہ پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں تو (فیصلہ کیسے کرو گے؟) آپ عرض کیا، تو اپنی رائے سے کوشش کر کے (فیصلہ کروں گا) اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور عرض کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس امر کی توفیق دی جس پر رسول اللہ ﷺ راضی ہیں۔

گویا اجتہاد اور قیاس بھی دلائل شرعیہ میں سے ہے۔ اجتہاد اور قیاس کے لئے لازم ہے کہ وہ شریعت کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں ہو۔ بندہ مومن کے لئے اس پر بھی عمل واجب ہے۔ (۱۰)

﴿۵﴾ قیاس، اجتہاد اور استدلال کے دیگر تمام انواع، استحسان، خبر واحد کا مقبول ہونا، یہ سب کتاب اللہ قرآن مجید کا بیان ہیں، لہذا ان پر عمل کرنا بھی لازم ہے۔ (۱۱)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۰) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۸ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰ |
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۹ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۰ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۲۲۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۱۵ |
| ☆ | | تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |

نوٹ: اَدْلَہٗ شرعیہ، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع اور قیاس کے چند احکام سورۃ النساء آیت ۱۱۵ اور سورۃ الاعراف آیت ۳ میں گذر چکے ہیں۔

﴿۶﴾ بروزِ قیامت نبی اکرم، رسولِ معظم، محبوبِ مکرم، شفیعِ اعظم، حضورِ پر نور، تاجدارِ عرب و عجم، مالکِ کونین، عالمِ ماکان و مایکون ﷺ تمام امتوں اور اپنی امت کے احوال کی گواہی دیں گے اور یہ گواہی چشمِ دید ہوگی۔ اس لئے آپ کی ذاتِ کریم امت اور دیگر امتوں کے جمیع احوال پر مطلع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلوں پچھلوں کے جمیع احوال پر اطلاع دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ تُحَدِّثُونَ وَيُحَدِّثُ لَكُمْ فَإِذَا أَنَا مِتُّ كَانَتْ مَمَاتِي خَيْرًا لَّكُمْ تُعَرِّضُونَ عَلَيَّ أَعْمَالَكُمْ فَإِنْ رَأَيْتُ خَيْرًا أَحْمَدُ اللَّهَ وَإِنْ رَأَيْتُ شَرًّا اسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ (۱۲)

میری دنیوی ظاہری حیات تمہارے لئے بہتر ہے (تم میرے حضور آ کر) عرض پیش کر لیتے ہو اور میرے فرمان تمہیں سنائے جاتے ہیں۔ جب میں وصال کر جاؤں گا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہوں گے، اگر ان میں سے میں بہتر عمل دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور اگر بُرے اعمال دیکھوں گا تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے بخشش چاہوں گا۔

اس لئے بندہ مومن پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اور اس کے محبوب رسول کریم ﷺ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ وافر مقدار میں جمع کرے۔ بُرے اعمال سے بچے۔ ان پر عذاب کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کی ناراضی مستزاد ہے۔ (۱۳)

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ حَبِيبِكَ الْأَكْرَمِ وَحُبَّ مَنْ يُقَرِّبُنَا إِلَيْكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَرْضَاكَ وَيَرْضَى حَبِيبَكَ الْأَكْرَمَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

☆ (۱۲) رواہ ابن سعد عن بکر بن عبد اللہ مرسلہ بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۵۶

☆ (۱۳) تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۱۳

﴿عدل، احسان، صلہ رحمی، اور گناہوں سے اجتناب﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَائِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ☆

(سورہ النحل آیت ۹۰)

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا، اور
منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت فرماتا ہے
کہ تم دھیان کرو۔

حل لغات:

”بِالْعَدْلِ“: عَدَلَ (از باب ضَرَبَ) عَدْلًا کا معنی ہے، تیر کو سیدھا کرنا، برابری کرنا۔

اور عَدَلَ (از باب ضَرَبَ) عَدْلًا وَعَدَالَةً وَعُدُولَةً وَمَعْدَلَةً کا معنی ہے، انصاف کرنا۔

عَدْلٌ (از باب كَرَّمَ) عَدَالَةٌ کا معنی ہے، عادل ہونا۔ گواہی کے قابل ہونا۔

عَدِلَ (از باب سَمِعَ) عَدْلًا کا معنی ہے، ظلم کرنا۔ نیز امور میں میانہ روی (ظلم کا مقابل)، راستہ سے ہٹنا،

(عدول کرنا)، جنس اور مقدار میں مماثلت، قائم مقام ٹھہرانا، فدیہ اور مساوات کے معنوں میں بھی استعمال

ہوتا ہے۔ (۱)

آیت کریمہ میں عَدْل سے مراد کلمہ توحید، فرائض، انصاف، حق ادا کرنا، مساوات، اعتقاد اور عمل میں افراط و تفریط سے بچنا اور اعتدال اختیار کرنا، ادائے امانات، ترکِ ظلم وغیرہ، امورِ خیر اس میں شامل ہیں۔ (۲)

وَالْإِحْسَانُ: نیکی (اساءت کا مقابل)، دوسرے کو حق سے زائد ادا کرنا اور دوسرے سے حق سے کم وصول کرنا، مشاہدہ حق کا مراقبہ۔ (۳)

☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۲۵	☆	(بقیہ ۱)
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۱	☆	
☆	تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۸	☆	
☆	الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۳۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۱ ص ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۳۳	☆	
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰	☆	(۲)
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۔	☆	
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶	☆	
☆	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲	☆	
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۶	☆	
☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱	☆	
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۱	☆	
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبدالرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۲ ص ۲۸۳	☆	
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۰	☆	
☆	تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۲	☆	
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳	☆	
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹	☆	
☆	مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹	☆	
☆	تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ)، مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰	☆	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۱	☆	
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۲۵	☆	
☆	تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۱۷۶	☆	(۳)
☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۱۹	☆	

آیت مبارکہ میں احسان سے مراد ہر مندوب فعل، نوافل، باطن کو ظاہر سے عمدہ بنانا، اپنی رضا پر رب تعالیٰ کی رضا کو غالب رکھنا، عبادت کو مکمل طور پر ادا کرنا، عبادت کے شروع اور درمیان میں اللہ تعالیٰ معبود حقیقی کی عظمت و جلالت کا استظہار، برائی کا بدلہ نیکی سے دینا اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا وغیرہ ہے۔ عدل کی طرح احسان میں بھی ہر نیکی شامل ہے۔ (۴)

وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ : اور قرابت داروں کا حق ادا کرو۔ قرابت داروں میں دو روز نزدیک کے قرابت دار، قرابت دار وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے، چچا، چچی، خالہ، خالو، ماموں، ممانی اور ان کی اولاد، سب کو ان کے مالی، بدنی، ایمانی حق ادا کرنا اس میں شامل ہیں۔ (۵)

- (۴) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ ☆
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲ ☆
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶ ☆
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۳ ☆
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹ ☆
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱ ☆
- تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
- احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ (۵) ☆
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۲ ☆
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶ ☆
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۳، ۱۰۱ ☆
- زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف الامام عبد الرحمن ابن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، ج ۳ ص ۳۸۳ ☆
- تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۲ ص ۵۲۹ ☆
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ ☆
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲، ۷۱ ☆
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۸ ☆

”الْفَحْشَاءُ“: الْفَحْشُ، الْفَحْشَاءُ اور الْفَاحِشَةُ کا معنی ہے، افعال اور اقوال میں برائی کا حد سے بڑھ جانا۔ ہر

امر، جو حق کے موافق نہ ہو، ہر وہ کام جس سے اللہ نے روک دیا ہو۔ (۶)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد ہر قبیح فعل و قول، بُرا عقیدہ، زنا، لواطت، بخل، کذب، بہتان اور احکام شرع

کی اہانت ہے۔ (۷)

”الْمُنْكَرُ“: ہر وہ کام جس کو شرع مطہر نے ناپسند کیا ہو اور عقل سلیم بھی اس کی تائید نہ کرے۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد تمام معاصی، رذائل، دنائت، شرک، جس فعل کا ذکر شریعت اور سنت میں نہ ہو

اور گناہ پر اصرار ہے۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰-۳۱ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۳ |
| ☆ | | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۰۶ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۵۳۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۰ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳۱ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۵۱ |
| ☆ | (۷) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۷ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۱۰ ص ۱۰۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تألیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۴ ص ۳۸۲ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۱ ص ۱۸۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۵۲۶ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۷ |

”الْبَغْفَى“: حدِ مقدار سے شدتِ طلب کے ساتھ بڑھنا، قدر (کمیت) میں ہو یا وصف (کیفیت) میں۔ ظلم، گناہ، حسد، زنا۔ (۹)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد ظلم، تکبر، بغض، زیادتی، طعن، حق سے باطل کی طرف تجاوز، غیبت، عیب جوئی وغیرہ ہیں۔ (۱۰)

- ☆ (بقیہ ۸)
- ☆ زادا لمسير في علم التفسير، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۸
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۵۲۶
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۲۰۰
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۷۵
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۸
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۷
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۲۱۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۸

مسائل شرعیہ:

(۱) شریعت مطہرہ نے جن اخلاقِ حسنہ کے اختیار کرنے پر تاکید کی ہے، ان میں سے اکثر وہ ہیں جو ہر دور میں، یہاں تک زمانہ جاہلیت میں بھی محمود سمجھے جاتے رہے۔ ان اخلاقِ حسنہ میں سے کچھ وہ ہیں جو کئے جانے والے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ آیتِ زیب عنوان نے ان اخلاقِ حسنہ کو نہایت بلیغ اور جامع اسلوب میں بیان فرمایا ہے، ان پر عمل کرنا بعض حالات میں فرض ہے، بعض حالات میں صرف مستحب ہے۔ حفظ مراتب کے ساتھ ان پر عمل لازمی ہے۔ (۱۱)

(۲) عدل اور انصاف فرض ہے۔ افراط و تفریط سے اجتناب عدل و انصاف ہے۔ عدل و انصاف اقوال میں بھی ہے اور افعال میں بھی۔ عدل کا احاطہ بڑا وسیع ہے، ہر نوع کا عدل فرض ہے۔ (۱۲)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۔۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر ۲۰۰ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵، ۳۲۲ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵، ۳۲۲ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۱ |
| ☆ | | لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۲۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۲۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص ۲۱۹ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۵۲۶ |
| ☆ | (۱۲) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقوال فی وجہ التأویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۲ |

﴿۳﴾ عقائد میں اعتدال اور درمیانی راہ اختیار کرنا فرض ہے۔ عقائد اور اعمال کے لحاظ سے دین اسلام اور مذہب

اہل سنت و جماعت امر متوسط ہے۔ اس میں دہریت اور شرک کا، جبر و قدر کا، اہل بیت اور صحابہ کرام دونوں کی محبت و تعظیم کا، رہبانیت اور استغراق دنیا کا امر متوسط ہے۔

اسی طرح اعمال کا امر متوسط بھی دین اسلام اور اہل سنت و جماعت کو حاصل ہے۔ بخل اور اسراف کا امر متوسط سخاوت ہے۔ احمقانہ بے جا دلیری اور بزدلی کا امر متوسط شجاعت ہے۔ زنا، بے حیائی اور جائز قربت صنفی ترک کے درمیان عفت ہے۔ یہ تمام امور متوسطہ اہل سنت و جماعت کو ہی حاصل ہیں۔ لہذا بندہ مومن پر فرض ہے کہ وہ اعتقاد اور اعمال میں دین اسلام اور مذہب اہل سنت و جماعت کو اختیار کرے۔ نجات صرف اسی میں ہے۔ دیگر تمام اعتقادات اور اعمال ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ سے رہبانیت، صیام الدھر اور قیام اللیل کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

صُمْ وَأَفِطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا..... (الحديث) (۱۳)

- ☆ (بقیہ ۱۲) تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱
- ☆ زادا المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۲۸۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ۳۵۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۵۲۶
- ☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ج ۱ ص ۲۱۵
- ☆ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۳۱۱

(بعض ایام میں) روزہ رکھو اور (بعض دنوں میں) افطار کرو، (رات کا کچھ حصہ) قیام کرو اور

(بقدر حاجت) سو جاؤ، بیشک تجھ پر تیرے جسم کا حق ہے، تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی

کا تجھ پر حق ہے، اور تیرے مہمانوں کا تجھ پر حق ہے۔ (یہ تمام حقوق بغیر افراط و تفریط کے ادا کرو)

ایک شب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بلند آواز سے قرأت سماعت فرما کر آپ نے انہیں فرمایا۔ ذرا دھیمی

آواز سے قرأت کرو، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نہایت پست آواز میں قرأت سن کر فرمایا کہ ذرا

سی بلند آواز میں قرأت کرو، یعنی تلاوت قرآن مجید میں بھی درمیانہ آواز کا حکم دیا۔ (۱۳)

﴿۳﴾ عدل کا ایک ظاہری پہلو یہ بھی ہے فیصلہ کرتے وقت قاضی، حاکم مدعی اور مدعی علیہ کے ساتھ سلوک میں برابری

کرے۔ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات اور اسلامی روایات ایسی روشن ہیں کہ دنیا کی پوری تاریخ اس کی نظیر

پیش نہیں کر سکتی۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ صحیحہ کا کثیر حصہ ان احکام پر مشتمل ہے۔ ذرا جبار و قہار مالک و

مختار رب العزت جل جلالہ کا قہار اعلان سنئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ ٓأَلَّا

تَعْدِلُوا. اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ، إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ☆

(سورہ المائدہ آیت ۸۰)

اے ایمان والو! اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے، اور تم کو کسی قوم کی

عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور

اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

- | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' ج ۳ ص ۱۱-۲ |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۲ ص ۱۶۶ |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۲۰ ص ۱۰۲ |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲ ص - |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی محدثی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۵ |

عدل کی فرضیت و اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ جل سلطانہ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو فیصلوں میں عدل کا حکم دیا۔ ارشادِ بانی ہے۔

وَأْمُرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ.
(سورۃ الشوری آیت ۱۵)

اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔

خلفاء راشدین اور ان کے بعد عادل حاکموں نے عدل پر مبنی ایسے فیصلے کئے کہ دشمن بھی اعترافِ حق پر مجبور ہو گئے۔ اور بعض دفعہ تو ان فیصلوں کو دیکھ کر غیر مسلم دولتِ اسلام سے مشرف ہو گئے۔ اس لئے ہر حاکم اور قاضی پر عدل کے ساتھ فیصلہ کرنا فرض ہے۔ (۱۵)

حاکم اور قاضی کے علاوہ ہر شخص پر عدل کرنا فرض ہے۔ شخصی عدل کی چند صورتیں ہیں۔ ﴿۵﴾

(۱) اپنے اور دیگر بندوں کے درمیان عدل کرنا، ان کے حقوق ادا کرنا، ان کے مال و امانت میں خیانت نہ کرنا، خواہ قلیل ہو یا کثیر، اس کی طرف سے کسی کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ امانت کو بروقت پوری حفاظت کے ساتھ ادا کرنا، اس کے کسی فعل سے یا قول سے، علانیہ یا خفیہ کسی کا کوئی نقصان نہ ہو، نہ عزت کا، نہ مال کا، نہ جان کا، نہ ایمان کا۔

(ب) انسان کا اپنے آپ سے عدل کرنا، ہلاک کرنے والی اشیاء سے اپنی حفاظت کرنا، طمع کو ترک کر کے اتباعِ احکامِ شرع کرنا، ہر حال میں قناعت کرنا، ارشادِ بانی.....

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ☆ اور نفس کو خواہش سے روکا۔ (سورۃ النزعۃ آیت ۴۰)

..... پر مکمل عمل کرنا۔

(ج) دوسروں سے ساتھ سلوک میں مساوات، بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا، اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی سے دینا، ارشادِ بانی ہے۔

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۱۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ لاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۵

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا

(سورة الشوری آیت ۴۰)

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔

(د) منعم حقیقی رب ذوالجلال جل وعلا کے انعامات کا اعتراف اور شکر ادا کرنا سب سے بڑا عدل ہے۔ عدل کی مذکورہ صورتیں بھی بندہ مومن پر فرض ہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ احسان کے مختلف مدارج اور انواع ہیں۔ ان میں اکثر مستحب ہیں اور بعض واجب ہیں۔ احسان کی چند انواع یہ ہیں۔

فرض عبادات کے علاوہ نقلی عبادات بجالانا، یاد رہے کہ نوافل فرائض کی تقصیرات کو پورا کر دیتے ہیں، اس لئے ان کو نہایت احتیاط اور حسن نیت سے ادا کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حَسِّنُوا نَوَافِلَكُمْ تَكْمَلُ بِهَا فَرَايُضُكُمْ (۱۷)

اپنے نوافل کو خوبصورتی سے ادا کرو، ان سے فرائض مکمل ہو جائیں گے۔

- (۱۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱-۱۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۱
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۶۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۲۵
- ☆ اسرار المرفوعہ لملا علی القاری، ۱۸۶۰
- ☆ کشف الحفا للمجلوبی، ج ۱ ص ۳۲۸ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث البوی الشریف، ج ۳ ص ۵۳۳

اور ایک حدیث شریف میں نوافل کو ”بندے کی طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ“ کہا گیا ہے۔

النَّافِلَةُ هَدِيَّةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى رَبِّهِ فَلْيُحْسِنْ أَخَذَكُمْ هَدِيَّتَهُ وَلْيُطَبِّهَا (۱۸)

نوافل تمہاری طرف سے رب تعالیٰ کی بارگاہ کا ہدیہ ہے، سو تم میں سے ہر ایک اسے خوبصورتی اور پاکیزگی کے ساتھ ادا کرے۔

مشاہدہ حق کا مراقبہ: اربابِ قلوب کا مراقبہ حق و حلال میں ہوتا ہے۔

مشاہد حق غالب ہو۔ اس حال میں ماسوا اللہ سے کامل اعراض اور رب غالب و قادر جل جلالہ کی طرف قلب، دماغ، ارادہ، زبان کا کامل رسوخ ہوتا ہے۔

مشاہدہ حق تو ہوتا ہے مگر غالب نہیں ہوتا۔ حدیث جبرئیل میں ان دونوں کیفیات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں سوال و جواب مذکور ہے۔

مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ، أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ... الحديث (۱۹)

یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، تو اپنے رب کی عبادت اس حال میں کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (مشاہدہ کا غلبہ ہو) اور اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد.....

جَعَلْتُ قَرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ مِثْرَى آنْكَهْ كِي تُهْذِكْ نَمَازِ مِثْرَى رَكْعَتِي كِي هِيَ۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۸) | تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ج ۲ ص ۱۲۰ |
| ☆ | | کشف الخفا للعجلونی، ج ۱ ص ۲۲۸ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱۰ ص ۹۸ |
| ☆ | (۱۹) | رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۲ |
| ☆ | | ورواہ مسلم عن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۲۷ |
| ☆ | | ورواہ ابو داؤد عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۲۹۷ |
| ☆ | | ورواہ الترمذی عن عمر بن الخطاب، ج ۲ ص ۲۹۸ |
| ☆ | | ورواہ ابن ماجہ عن عمر، ص ۷ |
| ☆ | | ورواہ احمد، ج ۱ ص ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۲۱۹، ج ۲ ص ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳ |

.....مشاہدہ حق کے غلبہ کی صورت ہے۔ اور یہ احسان کا اعلیٰ درجہ ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں احسان کی پہلی یا پھر دوسری صورت پیدا کرنا مستحسنتات میں سے ہے۔

(ج) دوسرے کی برائی کو معاف کر دینا، بُرائی کا بدلہ نیکی سے دینا، اور نیکی کا بدلہ زیادہ نیکی سے دینا احسان ہے۔ یہ شرعِ مطہرہ میں اور عقلاً مستحسن ہے۔

(د) اپنے بھائی کے لئے وہ پسند کرنا جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے، یہ احسانِ نقل و عقل دونوں اعتبار سے مستحسن ہے، اگر بھائی مسلمان ہے تو اس کے اسلام پر استقامت اور اگر کافر ہے تو اس کے اسلام لانے کو پسند کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (۲۰)

تم میں کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ه) انسانوں کے علاوہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا، انہیں ضرورت کے وقت خواراک مہیا کرنا، ان سے طاقت کے مطابق کام لینا، بھی احسان ہے۔

اسلام نے جانوروں کے حقوق بھی مقرر فرمادیئے ہیں۔ ان حقوق میں کوتاہی کرنے والا غضبِ ربِ جبار جل و علا کا مستوجب ہے۔ حدیث شریف کا صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

دَخَلْتُ امْرَأَةً النَّارِ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ (۲۱)

ایک عورت دوزخ میں اس جرم میں داخل ہوئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا، نہ اسے کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنی بھوک مٹا سکے۔ (اس سے وہ بھوکی مر گئی۔)

(۲۰) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۶

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱ ص ۲۶۷ ☆ ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۳۵۷

☆ ورواہ ابن ماجہ نحوه عن ابی ہریرۃ، ص ۳۲۳ ☆ ورواہ احمد، ج ۲ ص ۲۶۱، ۲۶۹، ۲۷۱

(و) شریعتِ مطہرہ میں احسان کے مفہوم میں ہر نیکی شامل ہے۔ اوامر و نواہی پر صبر سے عمل کرنا، زواج سے اجتناب، عبادات کو کامل صحت کے ساتھ ادا کرنا، ہر لحظہ اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کی عظمت و جلالت، قدرت و طاقت مد نظر رکھنا، انسانوں کے علاوہ جانوروں کو ایذا دینے سے بچنا وغیرہ سب احسان ہیں۔ حدیث شریف نے احسان کے عمومی مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقَتْلَ وَإِذَا ذُبَحْتُمْ فَاحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيَحْدِثْكُمْ شَفْرَتَهُ وَلِيُرِخَ ذَبِيحَتَهُ (۲۲)

اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہر شے میں احسان کو فرض کر دیا ہے۔ پس جب تم (قصاص میں) کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (قتل کرنے میں اسے ایذا دے کر قتل نہ کرو) اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو، چھری کو تیز کر لو اور جانور کو بغیر ایذا دیئے ذبح کرو۔ (۲۳)

- (۲۲) ☆ رواہ مسلم عن شداد بن اوس، ج ۲ ص ۱۵۲ ☆
☆ رواہ ابن ماجہ عن شداد بن اوس، ج ۲ ص ۲۳۶ ☆
☆ رواہ النسائی عن شداد بن اوس، ج ۲ ص ۲۰۶ ☆
- (۲۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ ☆
☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۲ ☆
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶ ☆
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲ ☆
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین محمدری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۷ ☆
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲ ☆
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۳ ☆
☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳ ☆
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱ ☆
☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ ☆
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ ☆
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ ☆
☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹ ☆
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۰ ☆
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۰۰ ☆
☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۱۲ ☆
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہندی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۵ ☆

﴿۷﴾ قرابت داروں کے مالی، بدنی اور ایمانی حقوق ادا کرنا اسلام کے عمدہ اخلاق میں سے ہے۔ عام لوگوں کی نسبت قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی زیادہ مؤکدہ ہے۔ قرابت داروں کے مالی اور بدنی حقوق ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ان کے لئے دعائے خیر اور محبت کا اظہار کرے۔ یہ بھی حقوق میں داخل ہے۔

قرابت خواہ قریبی ہو یا بعیدی، وارث ہوں یا غیر وارث، محرم ہوں یا غیر محرم، ماں باپ کی طرف سے ہوں یا خاوند بیوی کی طرف سے، سبھی کے حق ہیں۔ البتہ بعض کے حق بعض سے مؤکدہ ہیں۔ صاحب حق کی ضرورت اور ادا کرنے والے کی استطاعت کے اعتبار سے بعض حق فرض ہوتے ہیں اور بعض مستحب۔ (۲۴)

﴿۸﴾ صلہ رحمی اسلام کے اعلیٰ ترین اخلاق میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اسے عزت اور قدر کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ حضور سید عالم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے ہی جن اخلاق عالیہ اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے، ان میں صلہ رحمی بھی شامل ہے۔ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب حضور غارِ حرا سے واپس گھر آئے، اس غیر معمولی واقعہ کے بعد آپ ذرا پریشان سے ہوئے، تو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۱ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۲ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) 'مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۶۰ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، 'مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۲ ص ۴۸۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) 'مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ بوہی، ۲۵۱ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۶ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۵۲۳ |

تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں ہونے دے گا، کیونکہ.....

إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتُقْرِئُ الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ..... الحديث (وفى رواية وتصديق الحديث) (۲۵)

بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کرتے ہیں، بوجھ والے سے بوجھ اٹھاتے ہیں، غریب کو کم کر دیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کی راہ میں پہنچنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

قارہ قبیلہ کے سردار ابن الدغنه، کافر نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہی اوصاف گنوائے۔ ان میں صلہ رحمی کا خاص ذکر ہے۔ (۲۶)

بندہ مومن پر صلہ رحمی کرنا فرض ہے، اور قطع رحمی حرام ہے، صلہ رحمی سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے، اور قطع رحمی سے رب تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔ اس کے گھر سے رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

تَعْلَمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُ بِهِ أَرْحَامُكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاءٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ (۲۷)

اپنی اولاد کو اپنا نسب اتنا بیان کرو جس سے صلہ رحمی ہو سکے، کیونکہ صلہ رحمی سے خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۲۸)

☆	(۲۵)	رواہ البخاری عن عائشة، ج ۱ ص ۳	☆	رواہ مسلم عن عائشة، ج ۱ ص ۸۸
☆		ورواہ احمد، ج ۶ ص ۲۲۳، ۲۳۳		
☆	(۲۶)	رواہ البخاری عن عائشة، ج ۱ ص ۳۰۷		
☆	(۲۷)	رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۷		
☆	(۲۸)	احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰		
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳		
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۱۶۱		
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۳		
☆		تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹		

﴿۹﴾ اپنے خاندان کے افراد سے ملاقات کرنا، انہیں ہدیہ دینا، سلام بھیجنا، اپنے قول اور فعل سے مدد کرنا، دور کے رشتہ داروں سے خط و کتابت کرنا، جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹیلی فون کرنا، فیکس کرنا وغیرہ یہ سب صلہ رحمی میں داخل ہیں۔ ملاقات، خط و کتابت اور ٹیلی فون وغیرہ کرنے میں شرع مطہر نے کوئی مدت متعین نہیں کی، اس کا مدار عرف و عادت پر ہے۔ (۲۹)

﴿۱۰﴾ ہر وہ فعل، جس سے شرع نے منع فرما دیا ہو اور عقل اسے بُرا جانے، سے بچنا لازم ہے۔ بعض گناہ کبیرہ ہیں اور بعض صغیرہ، بہر حال ہر گناہ سے اجتناب لازم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب حرام ہے اور گناہ صغیرہ کا ارتکاب کراہت کے درجہ میں ہے۔ گناہوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سوء عقیدہ، زنا، لواطت، شریعت کے کسی حکم کی اہانت، بخل، کذب، دناءت، کبر، ظلم، بغض، غیبت، بہتان تراشی، سنت کا ترک، غرضیکہ تمام قبیح افعال، اقوال، اعمال سے اللہ تعالیٰ جل و علا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے منع فرما دیا ہے۔ آیت نہی عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیث طیبہ صحیحہ ان گناہوں کے ارتکاب سے منع فرماتی ہیں۔ بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر گناہ سے کنارہ کش رہے اور اپنے دامن کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھے۔ اسی میں اس کے دین و دنیا کی بھلائی اور دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہے۔ (۳۰)

- | | | |
|---|----------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | بقیہ ۲۸) | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۲ ص ۲۸۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۸ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۲۵ |
| ☆ | (۲۹) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲ |
| ☆ | (۳۰) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۷ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۵۸۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۲ ص ۲۸۳ |
| ☆ | | ابوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۱ |

(۱) زیب عنوان آیت احکام اور نواہی کی جامع ترین آیت ہے۔ علماء کرام شکر اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید میں اس کے سوا کوئی اور آیت حکم یا نہی کی نہ ہوتی تو بھی یہ آیت تمام احکام و نواہی کے قائم مقام ہوتی۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا سبب یہی آیت بنی۔

(۲) خلفائے بنی امیہ کے دور میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر خطبات میں لعنت کا قبیح فعل جاری رہا، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس ملعون فعل کو بند کر دیا اور اس کی بجائے یہ آیت مبارکہ خطبہ میں پڑھنے کو رائج کیا۔

اس طرح آیت مبارکہ خطبہ میں پہلی مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شروع ہوئی۔ (۳۱)

- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۴
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۲۶۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۵۲۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵، ۳۲۴
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵، ۳۲۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۱۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۵۲۱

(۳۱)

بقیہ ۳۱

﴿وعدہ اور قسم کا پورا کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَتْكُمْ كَيْدَهَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ☆

(سورة النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو، جب قول باندھو، اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم
اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو۔ بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

حل لغات:

”أَوْفُوا“: صیغہ امر ہے از باب اَوْفَى (أَفْعَالٌ) اِيفَاءً، وعدہ پورا کرنا، نذر پوری کرنا، حق پورا ادا کرنا، اوپر سے
جھانکنا۔ (مجرد از باب ضَرْبٍ) وَفَى يَفِي وَفَاءً پورا کرنا۔ وفات بمعنی موت، یعنی عمر پوری ہونا۔
اللہ تعالیٰ مُتَوَفَّى (وفات دینے والا) اور بندہ مُتَوَفَّى ہے۔ قرآن مجید میں یہ مادہ متعدد معنوں میں استعمال
ہوا ہے۔ پورا کرنا، وعدہ پورا کرنا، نیند، آسمان کی طرف اٹھالینا، موت۔ (۱)

☆ (۱) قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۹۱۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۸۵

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۳۸۰

☆ المصاحح المیرفی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۴

☆ ناح العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حمی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۳۹۴

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد ہے، جو شے انسان پر لازم ہو یا وہ لازم کرے، اسے ادا کرنا۔ (۲)
عَهْدَ اللَّهِ : عہد بمعنی وعدہ ہے۔

عہد اللہ، اللہ سے کیا ہوا وعدہ، یا اللہ کا نام لے کر کیا ہوا وعدہ، یہ لفظ عام ہے اس میں تمام وعدے شامل ہیں جو اللہ سے کئے ہوں، یا رسول اللہ ﷺ سے کئے ہوں، یا بندوں سے کئے ہوں۔ مثلاً نذر، قسم، بیع، صلہ، وقت نکاح کی شرائط، تمام تکالیف شرعیہ، مرشد سے بیعت کے وقت کئی گئی شرائط، جہاد، مالی حقوق وغیرہ۔

آیت گذشتہ (سورۃ النحل آیت ۹۰) کے اوامرو انوائی کے احکام کو شامل ہے۔ جمہور مفسرین نے فرمایا ہے کہ عہد اللہ سے مراد قسم ہے۔ (۳)

- (۲) ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳
- (۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۷
- ☆ زادا لمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۳۵۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۲۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۶۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۳۲۷

”الْأَيْمَانُ“: جمع ہے یَمِین کی، بمعنی قسم۔

”بَعْدَ تَوْكِيدِهَا“: تَوْكِید اور تَاكِید ہم معنی ہیں۔ یعنی قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد۔ (۴)

”كَفِيلًا“: شاہی گواہ، ضامن، یعنی تم نے اللہ کے نام کی قسم کھا کر اپنی قسم پر اللہ کو شاہد بنالیا ہے۔ (۵)

شان نزول:

آیت مبارکہ کے شان نزول میں دو روایات مروی ہیں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ دو یا زیادہ قبائل آپس میں معاہدہ کر لیتے تھے، اکثر اوقات یہ معاہدہ مظلوموں کی

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲۰ ص ۱۷۰ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۱ |
| ☆ | (۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲۰ ص ۱۷۰ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰ |
| ☆ | | تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۲۷ |

امداد سے متعلق ہوتا، اسی نوعیت کا ایک معاہدہ تاریخ عرب میں مذکور ہے جسے ”حِلْفُ الْفُضُول“ کا نام دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ جو معاہدے نیکی اور حق پر ہوں ان کو پورا کرو۔ (۶)

(۲) مسلمانوں نے حضور سید عالم ﷺ سے بیعت کی کہ وہ اللہ کے دین پر قائم رہیں گے اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہر قربانی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے کی ہوئی بیعت کو ”اللہ کا وعدہ“ قرار دیا اور اس کی پاسداری اور وفا کا حکم دیا۔

آیت مبارکہ کے کلمات عموم پر دلالت کرتے ہیں۔ مذکورہ دونوں معاہدوں کے علاوہ ہر قسم کے وعدوں کو شامل ہے۔ (۷)

- (۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹
- ☆ زادا لمسير فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۲۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲
- (۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۱
- ☆ زادا لمسير فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۵۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۲۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲

مسائل شرعیہ:

(۱) قسم، نذر وغیرہ جو مسلمان اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے، اور احکام شرعیہ جن کا مسلمان مکلف ہے اور بندوں سے کیا ہوا ہر وہ معاہدہ، جس میں کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو، کو پورا کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدوں، معاہدوں اور عہد کو پورے کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کی مبارک زندگی کا عملی نمونہ اور آپ کے ارشادات اس امر کو مزید پختہ کرتے ہیں۔ آیت زیب عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات ان مواعید کی تاکید میں وارد ہیں۔ (۸)

(۲) نکاح کے انعقاد کے وقت جو شرائط طے پائیں، زوجین کے لئے ان کی پاسداری لازم ہے۔ اسی طرح مرشد برحق سے بیعت کے وقت جو پابندیاں مرید قبول کرتا ہے ان کا بجالانا اور پورا کرنا بھی اس پر لازم ہے، کہ

- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱-۱۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۸۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۲۸۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن سیفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۶۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۲۷

پابندیاں بھی معاہدوں کی طرح ہوتی ہیں۔ (۹)

﴿۳﴾ حق کی نصرت اور مظلوموں کی اعانت کے معاہدے کرنا جائز ہے۔ شریعتِ مطہرہ کا حکم یہ ہے کہ ظالم سے بدلہ لیا جائے اور مظلوم کو حق دلایا جائے۔ یہ امر مکلفین پر بقدر استطاعت واجب ہے۔ مظلوم کو حق دلانے کی کوشش کو رب کریم جل وعلا نے جائز رکھا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَمَنْ اَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَاعَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ☆ (سورة الشوری آیت ۴۱)

اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں۔

زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی اعانت و نصرت کے معاہدہ ”حلف الفضول“ میں حضور سید عالم ﷺ نے شرکت فرمائی۔ اسلام نے ان معاہدوں کی پابندی کو لازم رکھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا حِلَّ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حَلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً (۱۰)

برائی کا کوئی معاہدہ کرنا اسلام میں جائز نہیں، زمانہ جاہلیت میں مظلوموں کی مدد کا جو معاہدہ ہوا، اسلام نے اسے مزید مضبوط کر دیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے چند بار انصار اور مہاجرین کے درمیان معاہدہ کرایا۔ خادمِ مصطفیٰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِیِ النَّبِیِّ بِالْمَدِیْنَةِ وَفِی رَوَايَةٍ

حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا (۱۱)

☆ (۹) تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۵

☆ (۱۰) رواہ البخاری عن عاصم (مختصرًا)، ج ۱ ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن جبیر بن مطعم، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم، ج ۲ ص ۳۹ ☆ رواہ بمعناہ الترمذی عن شعب، ج ۱ ص ۲۲۷

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۱۶۰، ۲۲۹، ج ۲ ص ۱۸۰، ۲۰۵، ۲۰۷، ۲۱۳، ۲۱۵، ج ۳ ص ۱۶۲، ۲۸۱، ج ۴ ص ۸۲، ج ۵ ص ۱۱

☆ (۱۱) رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۳۰۶ ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ۲ ص ۳۰۸

☆ رواہ ابو داؤد عن انس، ج ۲ ص ۵۰ ☆ رواہ احمد، ج ۳ ص ۱۱۱، ۱۳۵، ۲۸۱

ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ مہاجرین (قریش) اور انصار کے درمیان معاہدہ کرایا۔ (۱۲)

﴿۴﴾ حق اور مظلوم کی نصرت و اعانت کے معاہدوں میں شرکت بھی باعثِ اجر و فخر و شرف ہے۔ حلف الفضول میں شرکت کو نبی اکرم ﷺ بڑے فخر اور اظہار شرف کے طور پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ حدیث شریف کے کلمات اس طرح ہیں۔

لَقَدْ شَهِدْتُ فِي دَارِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا مَّا أَحِبُّ أَنْ لِي بِهِ حُمْرُ النَّعَمِ لَوْ أَدْعَى بِهِ فِي الْإِسْلَامِ (۱۳)

جس وقت عبد اللہ بن جدعان کے مکان پر معاہدہ ہو رہا تھا میں بھی وہاں موجود تھا، اور اگر اس تقریب میں شرکت کے بدلے مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو مجھے پسند نہ تھا، اور اگر زمانہ اسلام میں بھی مجھے اس نوعیت کی تقریب میں دعوت دی جائے تو میں قبول کر لیتا۔

اس لئے بندہ مومن کو اگر ایسے معاہدوں میں عملی طور پر شرکت کرنے کو کہا جائے تو ثواب سمجھ کر ان میں حاضر ہو۔ (۱۴)

﴿۵﴾ ہر مسلمان بھائی، مسلمان جماعت، بلکہ مسلمان حکمران کی اعانت و مدد فرض ہے، خواہ وہ مظلوم ہوں یا ظالم، یہ مدد بقدر استطاعت فرض ہے، اور عدم استطاعت کی صورت میں عملی مدد کی بجائے دعا سے مدد کر سکتے ہیں۔

- ☆ (۱۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲
- ☆ رواہ ابن اسحق / بحوالہ جامع احکام القرآن از قرطبی، ج ۱۰ ص ۱۶۹

- ☆ (۱۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أَنْصُرَ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، قِيلَ، كَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا، قَالَ تَحْجُزُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ (۱۵)

اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! ظالم کی کیسے مدد کریں؟ فرمایا، اس کو ظلم کرنے سے روک دو، یہ اس کی مدد ہے۔ (۱۶)

﴿۱۶﴾ ظالم کو ظلم سے روکنا ہر مسلمان پر بقدر استطاعت فرض ہے۔ اگر ظلم کو ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے روکے، اور اگر زبان سے روکنا بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم دل سے اسے برا جانے۔ اگر ظالم کو ظلم سے روکا نہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيْهِ أَوْ شَكَّ أَنْ يَعْصِيَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِ (۱۷)

جب لوگ کسی ظالم (کو ظلم کرتا) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب عام میں گرفتار کر دے گا۔ (۱۸)

﴿۱۷﴾ وعدہ پورا کرنا فرض ہے، خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔ (۱۹)

☆	(۱۵)	رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۳۳۱ ☆	ورواہ مسلم فی کتاب البر
☆		رواہ الترمذی فی ابواب الفتن ☆	ورواہ الدارمی فی کتاب الرقاق
☆		رواہ احمد، ج ۳ ص ۲۰۱، ۲۲۲	
☆	(۱۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۱۶۹	
☆	(۱۷)	رواہ الحمیدی عن ابی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۳	
☆		(مسند حمیدی، تالیف الامام الحافظ الکبیر ابی بکر عبد اللہ بن التریب الحمیدی، م ۵۲۱۹ مطبوعہ، مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ)	
☆		رواہ الترمذی عن ابی بکر الصدیق، ج ۲ ص ۱۵۳ ☆	ورواہ ابن حبان عن ابی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۵۳۹
☆		(صحیح ابن حبان تالیف الامیر علاء الدین علی بن بلیان الفارسی (م ۵۳۳۹)، مطبوعہ مؤسسة الرسالہ، بیروت)	
☆		رواہ ابو داؤد عن ابی بکر الصدیق، ج ۲ ص ۲۳۸ ☆	ورواہ احمد، ج ۱ ص ۷
☆		رواہ ابن ابی شیبہ، ج ۸ ص ۳۱ (مصنف الامام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العباسی (م ۵۲۳۵)، مطبوعہ بیروت)	
☆	(۱۸)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۱۷۰	
☆	(۱۹)	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۴	

﴿۸﴾ رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کرنا سب سے افضل بیعت ہے۔ اس بیعت کا کوئی متبادل نہیں۔ البتہ اگر آج بھی کوئی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے تو وہ حجرِ اسود کو بوسہ دے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَمِينُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ لِمَنْ لَمْ يُدْرِكْ بَيْعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ الْحَجَرَ فَقَدْ بَايَعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حجرِ اسود زمین میں اللہ کا دایاں ہاتھ ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہ کر سکا وہ حجرِ اسود کو چھو لے، گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

اسی طرح جو شیخ طریقت فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو اور فانی الرسول ہو یا فانی الشیخ ہو اس کی بیعت یوں ہے گویا اس نے رسول اللہ سے بیعت کی۔ بندہ مومن کو ایسے شیخ کے ہاتھ بیعت کر لینا دارین کی سعادت کا باعث ہے۔ (۲۰)

﴿۹﴾ جب کوئی اپنی بظاہر کرامت سے پانی پر چلتا ہو، یا ہوا میں اڑتا ہو، مگر وہ حدودِ الہی کی حفاظت نہیں کرتا، ایفائے عہد اور احکامِ شریعت کی پاسداری نہ کرتا ہو تو ایسے کی کرامت کا کوئی اعتبار نہیں اور اس کی بیعت کرنا جائز نہیں۔ ایفائے عہد نہ کرنے سے وہ درجہ ولایت سے گر گیا ہے۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ اگر ایسے کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی جس کا کرنا شرعاً ضروری ہو تو ایسی صورت میں قسم توڑ کر وہ کام کرنا ضروری ہے۔ قسم توڑنے کا کفارہ دے، مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں نماز نہ پڑھوں گا، یا والدین کے ساتھ کلام نہ کروں گا۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ (وفی رواية يَمِينًا) ثُمَّ رَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

☆ (بقیہ ۱۹) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونئہ، ج ۵ ص ۷۳

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۸۲

☆ (۲۰) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونئہ، ج ۵ ص ۷۳

☆ (۲۱) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونئہ، ج ۵ ص ۷۳

مِنْهَا وَلِيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ (۲۲)

جو کوئی قسم کھالے پھر اسے معلوم ہو کہ اس کا غیر بہتر ہے تو قسم توڑ کر وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ اگر قسم کا تکرار کرے، مثلاً دو یا تین بار کہے کہ اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، یا یہ کام نہیں کروں گا۔ اب قسم توڑنے پر اتنی مرتبہ کفارہ دے، جتنی مرتبہ قسم کا تکرار کیا تھا۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں ایسا کروں گا تو یہ قسم ہے، ایسی قسم پوری کرنا لازم ہے، اور اگر پوری نہ کرے گا تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ جس نے اپنے آپ پر کوئی عہد کیا، یا کسی نفل عبادت کو لازم کر لیا، یا کوئی نفل عبادت شروع کر لی تو اب اس کو پورا کرنا واجب ہے، اگر توڑے گا تو واجب ادا کرنا لازم ہوگا۔ شروع کرنے یا عہد کرنے سے نفل واجب ہو جاتا ہے۔ (۲۶)

☆	(۲۲)	رواہ البخاری عن عبد الرحمن بن سمرہ، ج ۲ ص ۹۹۵ ☆	ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۳۸
☆		ورواہ ابو داؤد عن عبد الرحمن بن سمرہ، ج ۲ ص ۱۰۹ ☆	ورواہ النسائی عن عبد الرحمن بن سمرہ، ج ۲ ص ۱۳۳
☆		ورواہ ابن ماجہ عن عدی بن حاتم، ۱۵۳ ☆	ورواہ الدارمی فی کتاب النذور
☆		ورواہ احمد، ج ۳ ص ۱۸۵، ۲۰۴، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۶۱، ج ۳ ص ۷۱، ج ۳ ص ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۹۸، ج ۵ ص ۲۰۱، ۲۰۲	
☆	(۲۳)	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۳	
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۷	
☆		زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۳	
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۰	
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۵	
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۲	
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۲۰	
☆		حاشیۃ الحمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۸۲	
☆	(۲۴)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷	
☆	(۲۵)	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰	
☆	(۲۶)	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۰	

﴿۱۳﴾ عہد پورا کرنا لازم ہے، اگر پورا نہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں، البتہ رب کریم وقادر کا عذاب اس کے لئے تیار ہے، اور آخرت کی رسوائی اس پر مزید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوْ آتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اسْتِهِ بِقَدْرِ غَدْرِهِ فَيُقَالُ، هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ (۲۷)

قیامت کے روز ہر عہد توڑنے والے کی سُرین پر اس کی بد عہدی کے مقدار ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا، اور پھر کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی بد عہدی کی علامت ہے۔

اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ دنیا و آخرت کی رسوائی اور عذاب الہی سے بچنے کے لئے عہد کو پورا کرے۔ عہد اللہ سے ہو یا بندے سے۔ (۲۸)

نوٹ: ایفاء عہد کے مزید احکام سورہ مائدہ (آیت ۱) میں گزر چکے ہیں۔



- (۲۷) ☆ ورواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر، ج ۲ ص ۱۰۵۳، ۳۰۱۰
- ☆ ورواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمر، ج ۲ ص ۸۳
- ☆ ورواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمر، ج ۲ ص ۲۳
- ☆ ورواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمر، ج ۱ ص ۲۲۷
- ☆ ورواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر، ۲۱۲
- ☆ ورواہ الدارمی فی کتاب البیوع
- ☆ ورواہ احمد، ج ۱ ص ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹

باب (۲۵۰) ﴿قرأت کے وقت تعویذ پڑھنا مستحب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ☆

(سورة النحل آیت ۹۸)

تو جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

حل لغات:

قرأت: ﴿قرء﴾ (از باب نصر وفتح) قرء او قراءۃ وقرأنا کا معنی ہے ملانا، جمع کرنا، کتاب کا پڑھنا، قرآن مجید کے بعض حروف کو بعض سے ملانا۔ تلاوت اور قرأت عام طور پر ہم معنی سمجھے جاتے ہیں مگر ان میں باریک فرق ہے۔ تلاوت کا لغوی معنی ہے ایک شے کا دوسری کے پیچھے آنا۔ قرآن مجید میں یہ معنی موجود ہے۔

وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ☆

(سورة الشمس آیت ۲)

اور چاند کی (قسم) جب وہ اس (سورج) کے پیچھے آئے۔

اور قرأت کا معنی ہے بعض حروف کو بعض سے ملانا، (تا کہ کلمہ یا کلمات بن جائیں) یہ معنی بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

إِنْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ وَقُرَّانُهُ ☆ فَإِذَا قُرَّانُهُ فَاتَّبِعْ قُرَّانَهُ ☆ (سورة القيامة آیت ۱۷، ۱۸)

بے شک اس کو محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔

تلاوت میں دو یا زیادہ کلمات پڑھنا ہے اور ایک کلمہ پڑھنا بھی تلاوت ہے۔ پس ہر تلاوت قرأت ہے مگر ہر

قرأت تلاوت نہیں۔ (۱)

”الْقُرْآنُ“: لغوی معنی ہے پڑھا ہوا یا جمع کیا ہوا۔ (قرأت کے ضمن میں یہ معنی گزر چکا ہے)

چونکہ قرآن مجید میں قصص، اوامر، نواہی، وعدے، وعیدیں، آیات اور سورتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دی گئیں ہیں اس لئے اسے قرآن کہتے ہیں۔

اصطلاح شرع میں یہ اس کتاب کا اسم علم ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر جبریل امین علیہ السلام کے واسطے سے نازل ہوئی۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم تورات ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہونے والی کتاب کا اسم علم انجیل ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں تمام کتابوں کے علوم بلکہ جمیع علوم جمع کر دیئے گئے ہیں اس لئے اس کا نام ”قرآن“ ہے۔ (۲)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم قرآن مجید کے کسی حرف، کلمہ، آیت یا سورت پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے

تعوذ پڑھ لو۔ (۳)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۹۷۸۰ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۲۰۔۷۵ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ ۷۵ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۷۳ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۲ |
| ☆ | (۲) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۲۰۲۰ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۳ |
| ☆ | (۳) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۵ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۵۵ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۱ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۲۸۹ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہر ابن حبان اندلسی (۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ۳۵۲ |

”فَاسْتَعِذْ“: عَاذَ يَعُوذُ (از باب نصر) عَوِذًا وَمَعَاذًا وَعِيَاذًا وَمُعَاذَةً اور تَعُوذُ (باب تَفَعَّلَ) اور اسْتَعَاذَ (باب استفعال) کا معنی ہے پناہ مانگنا۔ (۴)

”الشَّيْطَانِ“: لفظ شیطان کے مادہ اشتقاق میں دو قول ہیں۔

(۱) شَطَنَ بمعنی دور ہوا۔

یعنی شیطان حق سے، رشد و ہدایت سے اور اللہ کی رحمت سے دور ہوا۔

(۲) شَاطَ يَشِيطُ شَطْنًا بمعنی باطل ہونا، ہلاک ہونا، غضب سے جل جانا۔

شیطان باطل کا نمونہ اور ہلاکت کا باعث ہے۔ قوت غصبیہ اور صفات ذمیرہ کے باعث حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت، رفعت اور خلافت الہیہ کا منصب دیکھ کر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ (۵)

آیت مبارکہ میں شیطان سے مراد ابلیس اور اس کے ساتھی مددگار ہیں۔ (۶)

تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷	☆	(بقیہ ۳)
تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۲	☆	
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۲	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۹	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۲۸، ۲۲۹	☆	
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۳۹۸	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۳	☆	
المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۵۳	☆	(۴)
المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۶۳۸، ۶۳۹	☆	(۵)
المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۱۱	☆	
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۵۰	☆	
تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۲۵۳	☆	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۲۵	☆	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۱۴	☆	
تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۲ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵	☆	(۶)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۵	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۳۲	☆	
مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۵ ص ۱۳۲	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۰	☆	

”الرَّجِيمُ“: بارگاہِ رب العزت سے راندہ ہوا، مردود، رَجَمَ (از باب نَصَرَ) رَجْمًا کا معنی ہے پتھروں سے مارنا، سنگ سار کرنا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑنا، دھتکارنا۔

اسی سے صفت مشبہ رَجِيم ہے۔ رجم کیا ہوا، مردود، مطعون، عزتوں سے محروم، ملاءِ اعلیٰ کی منازل سے راندہ ہوا۔ (۷)

ابلیس لعین حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت اور خلافتِ الہیہ کے عظیم منصب سے حسد کے باعث ملاءِ اعلیٰ کے بلند مناصب اور بارگاہِ رب العزت جل سلطانہ سے راندہ گیا ہے، اس پر اس نے قسم کھائی کہ وہ بندوں کو گمراہ کرنے اور ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش قیام قیامت تک کرتا رہے گا۔ اسی لئے بندہ مومن کو اس کے وسوسوں سے بچنے کی تاکید اکید ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ قرآن مجید کی قرأت افضل اعمال میں سے ہے۔ قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔ صاحب قرآن حاملِ وحی حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا مٌ حَرْفٌ وَمِمْ حَرْفٌ (۸)

جس نے کتاب اللہ، قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے نیکی ہے اور وہ نیکی دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اَلَمْ ایک حرف ہے، بلکہ ”الف“ ایک حرف ہے، ”لام“ ایک حرف ہے اور ”میم“ ایک حرف ہے۔

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۴۳۸ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۰۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۰۷ |
| ☆ | | ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۸ ص ۳۰۳ |
| ☆ | (۸) | رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۱۳۵ |
| | | ونحوہ رواہ الدارمی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۵۲۱ |

لہذا بندہ مومن کو چاہئے کہ قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت کو ہمیشہ لازم سمجھے اور جتنا حصہ قرآن مجید کی تلاوت ممکن ہو اسے اپنی زندگی کا معمول بنالے۔ (۹)

﴿۲﴾ قرآن مجید کی قرأت و تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھ لے تاکہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا مستحب امر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ تلاوت کے وقت تعوذ پڑھا کرتے اور بعض اوقات ترک کر دیتے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

بِثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولَى الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنْ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَدْنَى بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ (۱۰)

میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ پھر آپ نے آرام فرمایا، جب رات کا آخری تیسرا حصہ رہ گیا تو آپ بیدار ہوئے، آپ نے آسمان کی طرف نظر فرمائی پھر پڑھا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةِ (سورہ آل عمران آیت ۱۹۰)

پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، آپ نے مسواک فرمائی اور پھر گیارہ رکعت نماز ادا کی۔ پھر بلال نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی، پھر مسجد کی طرف نکلے اور صبح کی نماز ادا کی۔

مذکورہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے قرأت سے پہلے تعوذ نہیں پڑھا۔ (۱۱)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۹) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷ |
| ☆ | (۱۰) | رواہ البخاری عن عبداللہ بن عباس، ج ۲ ص ۱۵۷ |
| ☆ | (۱۱) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لسان، ج ۳ ص ۱۹۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لسان، ج ۳ ص ۱۱۷۵ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لسان، ج ۱۰ ص ۱۷۵ |

﴿۳﴾ نماز میں تعوذ ثناء کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے پہلے ہونا مستحب ہے۔ (۱۲)

﴿۴﴾ تعوذ قرأت کے تابع ہے، ثنا کے تابع نہیں۔ لہذا نماز باجماعت میں مقتدی نہ پڑھے۔ البتہ مسبوق کو پڑھنا چاہئے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں صرف پہلی رکعت میں تعوذ پڑھے۔ باقی رکعات میں تعوذ نہ پڑھے۔ (۱۴)

☆	(بقیہ ۱۱)	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۵
☆		تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (م ۵۷۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۵
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۲
☆		تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۴
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۱
☆		زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۸۹
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۲
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۴۹۸
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۷۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۹، ۲۲۸
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۳
☆	(۱۲)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۱
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۷۵
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۹۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۴۹۹
☆		الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۱۱۵
☆	(۱۳)	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۴۹۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۹
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۳
☆	(۱۴)	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۴۹۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۴ ص ۲۲۹
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۳۳

﴿۶﴾ نماز جہری ہو یا ستری، تعوذ کا ستری ہونا مختار ہے۔ اور نماز کے علاوہ تلاوت اگر جہری ہو تو تعوذ بھی جہری ہو اور اگر تلاوت سری ہو تو تعوذ بھی سری ہو۔ یہی مختار ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ تعوذ کے متعدد صیغے ہیں، مگر ان میں سے مختار صیغہ یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۶)

﴿۸﴾ تعوذ شیطان کو و سوسہ ڈالنے سے روکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی قرأت و تلاوت کے علاوہ ہر کام کی ابتدا میں تعوذ پڑھنا مستحب ہے۔ (۱۷)

- (۱۵) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۹۱
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۷۶
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۱۷۵
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۷۵ھ) 'مطبوعہ بیروت' ج ۵ ص ۵۳۵
- زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، 'مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق' ج ۲ ص ۲۹۰
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۲۲
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۲۲
- التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور' ۲۹۹
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲۷
- حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی' ج ۳ ص ۲۶۸
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی' ج ۶ ص ۳۳۳، ۳۳۶
- الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، 'مطبوعہ کراچی' ج ۲ ص ۵۱۹
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۳۵۲
- تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیّان اندلسی (م ۵۷۵ھ) 'مطبوعہ بیروت' ج ۵ ص ۵۳۵
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ' ج ۵ ص ۷۹
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ۲۲۸، ۱۳
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲۷
- حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی' ج ۳ ص ۲۶۸
- الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السيوطی، 'مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم' ایران ج ۵ ص ۱۶۵
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی' ج ۱ ص ۳۳۵
- تفسیر کبیر از امام لخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ' ج ۲۰ ص ۱۱۳
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۳۵۲
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۲۲

﴿۹﴾ جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ کام ضرور کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا ارادہ ارادہ ہی رہ جائے۔ آیت مبارکہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ کسی نیک عمل کو کر لینے کے بعد اس کے حسن قبولیت کی امید رکھنی چاہئے۔ شیطانی وسوسہ کو اس میں دخل نہ دے کہ قبول ہوئی یا نہیں۔ وسوسہ سے عمل صالح ضائع ہو جائے گا۔ (۱۹)

فائدہ:

حضور سید عالم ﷺ کو شیطان وسوسہ نہیں ڈال سکتا۔ شیطانی وسواس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محفوظ و معصوم ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَعَهُ قَرِينٌ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قَالُوا ، وَإِيَّاكَ ؟ قَالَ ، نَعَمْ وَإِيَّايَ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ (۲۰)

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جن یا فرشتوں سے ایک ساتھی ہوتا ہے۔ (جو تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں لیکن وہ میرے تابع ہو چکا ہے۔ (اب وہ مجھے وسوسہ نہیں ڈال سکتا)

اس لئے حضور سید عالم ﷺ کا تعوذ پڑھنا تعلیم امت کے لئے ہے۔ آپ استعاذہ کے محتاج نہیں۔ (۲۱)

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۸) | تفسیر مظہری ، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ، ج ۶ ص ۴۳۳ |
| ☆ | (۱۹) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ، ازہر ، ج ۲۰ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور ، ج ۳ ص ۱۴۲ |
| ☆ | | تفسیر صاوی ، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ، ج ۲ ص ۳۲۷ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین ، تالیف علامہ سلیمان الحمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ، کراچی ، ج ۳ ص ۲۲۸ |
| ☆ | (۲۰) | رواہ مسلم فی کتاب صلوٰۃ المسافرين |
| ☆ | | رواہ الدارمی عن عبداللہ ، ج ۲ ص ۳۹۶ |
| ☆ | | رواہ احمد ، ج ۱ ص ۳۸۵ ، ۳۹۷ ، ۴۰۱ ، ۴۰۰ |
| ☆ | (۲۱) | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور ، ج ۳ ص ۱۴۲ |

باب (۲۵۱) ﴿اکراہ کے درجات اور ان کے احکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۙ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ
بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مِّنْ شَرَحٍ بِالْكُفْرِ صَدْرًاۖ فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ☆

(سورہ النحل آیت، ۱۰۶)

جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہوا، سوا اس کے جو مجبور کیا جاوے اور اس کا دل
ایمان پر جما ہوا ہو۔ ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہو، ان پر اللہ کا غضب ہے اور
ان کو بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

”مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ“: جو اللہ کا منکر ہو، ایمان لا کر انکار کرے یا شروع سے ہی انکار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا انکار وسیع مفہوم
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال، اسماء کا انکار، شرک، کفر اختیار کرنا، اسلام کے سوا کوئی اور دین
اپنانا، کسی نبی کا انکار، کسی نبی کی توہین، کسی آسمانی کتاب کا انکار، فرشتوں کا انکار، حشر نشر کا انکار، غرضیکہ
ضروریات دین میں سے کسی شے کا انکار ”کفر باللہ“ ہے۔ (۱)

”مَنْ اُكْرِهَ“: انسان کو ایسی شے کرنے یا ایسا کہنے پر مجبور کیا جائے جو وہ نہ کرنا یا کہنا چاہے ”اکراہ“ ہے۔ اکراہ کے
مختلف مدارج ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ حکم ہے۔ (۲)

(۱) تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۳۸
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۳
(۲) المنجد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسالہ خانہ کراچی، ۱۰۸۹

”وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِإِيمَانٍ“: مطمئن کا معنی ہے ساکن، قرار پکڑا ہوا۔ (۳)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد جس نے کفر کیا اور کفر پر وہ راضی ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جسے کفر کہنے پر مجبور کیا گیا اس طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کرے تو اسے جان سے مار دیں گے۔ یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر اسے مفلوج کر دیں گے، اس مجبوری کی حالت میں اگر اس نے کفر کیا بشرطیکہ اس کے دل میں ایمان جما ہوا اور وہ ایمان کی حقانیت کا صدقِ دل سے اقرار کرتا ہو، ایسا آدمی اللہ کے غضب اور عذاب سے محفوظ ہے۔ اس پر دنیا میں کفر کے احکام نافذ نہ ہوں گے اور نہ وہ آخرت میں کافروں کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

شان نزول:

آیت کے شان نزول میں چند روایات مروی ہیں۔ ممکن ہے تمام واقعات کے بعد آیت نازل ہوئی ہو۔
 ﴿۱﴾ مشرکین مکہ نے حضرت عمار، ان کے والد یاسر، ان کی والدہ سُمیہ اور صہیب، بلال، حبیب، سالم رضی اللہ عنہم کو پکڑ کر سخت ترین جسمانی ایذائیں دیں۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو دو اونٹوں کے درمیان باندھ کر ان کو مخالف سمتوں میں ہٹایا گیا۔ ان کی اندام نہانی میں ابو جہل لعین نے نیزہ مارا کہ ان کے حلق سے باہر نکل آیا۔

- | | |
|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۲۹ |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۸۷ |
| ☆ | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۰۳ |
| ☆ | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۳۷ |
| ☆ | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۷۵۳ |
| ☆ | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰۷ |
| ☆ | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۳ |
| ☆ | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۹۷ |
| ☆ | ناح العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹ ص ۲۷۰ |

حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا، انہیں یہ سزائیں اسلام سے برگشتہ نہ ہونے پر دیں۔ اسلام میں یہ دونوں خاوند اور بیوی سب سے پہلے شہید ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دھوپ میں گرم پتھروں پر لٹایا جاتا اور ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا۔ کبھی لوہے کی زرہ پہنا کر چلچلاتی دھوپ میں گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ کبھی پاؤں میں رسی ڈال کر بچوں کو دی جاتی کہ انہیں گلیوں میں گھسیٹیں۔ یہ سزائیں انہیں اسلام سے پھر جانے کے لئے دی جاتیں، مگر ان کی زبان پر ہمیشہ ”احد، احد“ ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ ہے۔ مشرکین کے بت معبودان باطلہ ہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ جسمانی طور پر ناتواں تھے، مشرکین کی ایذا کی تاب نہ رکھتے ہوئے انہوں نے مجبوری سے وہ بات کہہ دی جو مشرک چاہتے تھے۔ لیکن ان کا دل اس سے نفرت کرتا تھا۔ وہ ایمان پر قائم تھے۔ کسی نے جا کر حضور سید عالم ﷺ کو اطلاع دی کہ عمار کافر ہو گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ عمار تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہے۔ ان کے گوشت پوست میں ایمان سرایت کر چکا ہے۔ آخر حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی؟ عرض کی یا رسول اللہ! بُری بات ہو گئی۔ میں نے مشرک کے جبر سے مجبور ہو کر آپ کو بُرا بھلا کہہ دیا تھا۔ فرمایا۔ اس وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی۔ عرض کیا۔ دل تو ایمان پر مطمئن تھا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا۔ اگر وہ دوبارہ تمہارے ساتھ ایسی حرکت کریں تو تم وہی کلمات لوٹا سکتے ہو۔ اس پر آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۴)

- (۴) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۷
- ☆ النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۵۳
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حبان اندلسی (۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۱۵۳۰
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۲۹۵

﴿۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمادیا، تم بھی خفیہ طور پر ہجرت کر جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں فلاں مقام پر پہنچ چکا ہوں وہاں آ جانا۔ حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہم نے مشرکین مکہ سے چھپ کر ہجرت کی مگر مشرکین نے انہیں پکڑ لیا۔ مشرکین نے انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے وہ کلمہ کہہ دیا جو مشرکوں کو پسند تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو واقعہ بیان کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کلمات کفریہ کہتے وقت تمہارے دل کی کیا حالت تھی؟ عرض کی۔ دل تو ایمان پر مضبوط اور مطمئن تھا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۵)

﴿۳﴾ بعض صحابہ کرام نے مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ میں رہ جانے والے صحابہ کرام کو خط لکھا کہ جب تک تم ہجرت کر کے مدینہ منورہ نہ آؤ ہم تمہیں اپنے میں سے شمار نہیں کریں گے۔ (یاد رہے اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنا فرض تھا) اس تحریر پر وہ لوگ مکہ چھوڑ کر مدینہ چل دیئے۔ راستہ میں مشرکین مکہ نے انہیں پکڑ لیا اور

- ☆ (بغیہ ۳) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جبار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۶
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶۶
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبدالقاسمی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۶۴
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۲۷۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۴
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۶ ص ۲۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۱۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی ہشاور، ۳۹۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ افغانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۵ ص ۳۳۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی ہشاور، ۵۰۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ افغانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۱

سخت ایذا دی۔ مجبوراً بنفرت خاطر ناگواری انہوں نے وہ کلمات کہہ دیئے جو مشرکین کہلوانا چاہتے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۶)

﴿۴﴾ عامر بن حضرمی یہودی کے غلام ”جبر“ کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ ان کے مالک نے ان کو ایذا دی اور کلمات کفر کہنے پر مجبور کیا۔ بعد ازاں جبر کا آقا بھی مسلمان ہو گیا اور جبر کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہو گیا۔ (۷)

﴿۵﴾ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے دو صحابہ کرام کو گرفتار کر لیا اور ایک سے کہا کہ محمد ﷺ کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا۔ میرے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے کہا۔ آپ بھی۔ مسیلمہ نے دوسرے سے پوچھا میرے متعلق تو کیا کہتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں بہرا ہوں۔ مسیلمہ نے یہی بات تین بار دہرائی، اس نے وہی جواب دیا، آخر مسیلمہ نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی۔ تو فرمایا۔ پہلے نے اللہ کی دی ہوئی اجازت کو اختیار کیا اور دوسرے نے بلند آواز سے کلمہ حق ادا کیا۔ اس کو مبارک ہو۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۸)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۱ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۴ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۴۱ |
| ☆ | (۷) | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۴۰ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۳۹۵ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۴ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۴۱ |
| ☆ | (۸) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲۰ ص ۱۸۹ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۸۸ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہبی، ۲۵۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع فاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۲۲ |

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی کو ایسے کام پر مجبور کرنا، جس کو وہ دل سے گوارا نہ کرتا ہو، اکراہ کہلاتا ہے۔ اکراہ کی دو صورتیں ہیں اور ان کے احکام بھی الگ ہیں۔

اول کسی کو ناگوار کام کرنے پر اس طرح مجبور کرنا کہ اگر وہ انکار کر دے تو اس کو اذیت اور دکھ اٹھانا پڑے۔ لیکن یہ ایذا اور دکھ اس کو بے اختیار نہ کر دے۔ مثلاً انکار کی صورت میں مار پیٹ یا قہہ کر دینا۔ ظاہر ہے کہ پٹنے اور قید ہو جانے کے بعد بھی مضروب اور قیدی بے اختیار نہیں ہوتا۔ صرف جسمانی اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسے اکراہ غیر ملجی کہتے ہیں۔

دوم انکار کی صورت میں مجبور آدمی اپنے اختیار کا مالک نہ رہے۔ مثلاً ہاتھ پاؤں یا کوئی اور عضو کاٹ دینا، قتل کر دینا۔ اس کو اکراہ ملجی کہتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں میں اکراہ کا حکم اس وقت جاری ہوگا کہ.....

(۱) مجبور کرنے والا اس اذیت دینے پر قدرت رکھتا ہو۔ جس کی دھمکی دے رہا ہے۔

(ب) جس کو مجبور کیا جا رہا ہے اس کا بھی غالب گمان ہو کہ اگر میں انکار کروں گا تو اس شخص کی طرف سے مجھ کو یہ اذیت پہنچ جائے گی۔ (۹)

☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹	☆
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۵	☆
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۳۹	☆
☆	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حکی ہشاور، ۵۰۱	☆
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاصی ثناء افغانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۴۴۳	☆
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۵	☆
☆	حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۷۱	☆
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲	☆
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷	☆
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاصی ابو الحیر عبد القیس عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۱۹۹	☆

﴿۲﴾ اکراہ غیر ملکی کا اثر خرید و فروخت، اقرار دین، کسی جائیداد کے اجارہ کے لین دین وغیرہ پر ہی پڑتا ہے۔ اس صورت میں جب خوفِ اذیت نہ رہے اور ایذا رساں طاقت سے آزادی مل جائے تو مجبوری (اکراہ) کی حالت میں جو عقد، اقرار، اجارہ وغیرہ لین دین کیا ہو اس کو فسخ کر دینا جائز ہے۔ چاہے قائم رکھے یا فسخ کر دے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ تجارت، لین دین وغیرہ ایسے عقود ہیں جن کے لئے فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ☆
(سورہ النساء آیت ۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری رضامندی کا ہو، اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔
اکراہ کی صورت میں مجبور کی رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لئے اسے جبر ختم ہونے کے بعد اختیار ہے، چاہے معاملہ کو فسخ کر دے چاہے تو قائم رکھے۔ اگر قیمت پر خوشی سے قبضہ کر لے تو بیع کو نافذ سمجھا جائے گا۔ قبولِ قیمت علامتِ رضامندی ہے۔ (۱۱)

﴿۴﴾ جس تصرف کا حکم الفاظ پر جاری ہوتا ہو، دل کی رضامندی پر موقوف نہ ہو، وہ حکم اس وقت بھی مرتب ہوگا جب وہ تصرف جبر کی حالت میں کیا گیا ہو۔ اس قسم کے تصرفات، جو محض الفاظ پر مبنی ہوں، دل کی رضامندی ضروری نہ ہو، دس ہیں۔

نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع، ایلاء، فقی، ظہار، غلام کی آزادی، قصاص کی معافی، نذر اور قسم۔

☆	(بقیہ ۹)	تفسیر کبیر از امام لخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۵
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۲
☆	(۱۰)	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۲
☆	(۱۱)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸۲
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۳
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۲

ان سب کے احکام صرف زبانی کہہ دینے سے نافذ ہو جائیں گے۔ زبانی ایجاب و قبول سے نکاح ہو جائے گا، زبان سے لفظ طلاق کہہ دینے سے طلاق ہو جائے گی۔ صرف زبان سے آزاد کرنے سے غلام آزاد ہو جائے گا۔ وغیرہ، ان احکام کے مرتب ہونے کے لئے دل کی رضامندی ضروری نہیں۔ پس کسی نے جبراً اگر طلاق، یا نکاح میں ایجاب و قبول یا قصاص کی معافی یا قسم وغیرہ کے الفاظ کہلوائے تو احکام مرتب ہو جائیں گے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ☆ (سورہ البقرہ آیت ۲۲۹)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

نیز ارشادِ ربانی.....

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ ☆ (سورہ النحل آیت ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو۔

..... وغیرہ آیات میں مجبور اور مختار کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اسی طرح ارشادِ مصطفوی.....

كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقُ الْمَعْتُوهِ (۱۲)

سوائے مدہوش کی طلاق کے ہر طلاق نافذ ہوتی ہے۔

..... میں مدہوش کے علاوہ ہر مختار اور مجبور کی طلاق کو نافذ رکھا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَلَكَ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ، النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرُّجْعَةُ (۱۳)

تین چیزوں میں سنجیدگی تو سنجیدگی ہے مگر مذاق بھی بمنزلہ سنجیدگی کے ہے۔ نکاح، طلاق، طلاق سے رجوع کرنا۔

☆ رواہ البخاری عن علی . ج ۲ ص ۷۹۴

☆

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ . ج ۱ ص ۱۷۶

☆

☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرہ . ج ۱ ص ۳۰۵

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ . ص ۱۴۸

ظاہر ہے کہ سنجیدگی سے گفتگو کرنے والا الفاظ اور حکم دونوں کا ارادہ کرتا ہے، مگر مذاق کرنے والا تو صرف لفظ کا ارادہ کرتا ہے حکم کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مگر شریعتِ مطہرہ میں مذاق کرنے والے کی عدم رضا اور عدم ارادہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ ارادہ نہ ہونے کے باوجود اس کے الفاظ پر حکم نافذ ہوگا۔

نفی حکم میں اکراہ اور عدم ارادہ کو دخل نہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے یہی حکم دیا۔ غزوہ بدر کے موقع پر ایک مشہور واقعہ یوں پیش آیا کہ مکہ مکرمہ سے حضرت حذیفہ اور ان کے والد رضی اللہ عنہما نکلے کہ مشرکین نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان سے قسم لی کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مجاہدین میں شامل نہ ہو گے۔ اس پر انہوں نے مجبوراً قسم کھالی اور حضور کی بارگاہ میں پیش ہو کر صورتِ حال عرض کی۔ اس پر آپ فرمایا کہ ہم کافروں کی طرف سے لئے گئے اقرار، عہد اور قسم کو پورا کریں گے اور اللہ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔ آپ کا ارشاد یوں ہے۔

تَفِیْ لَهُمْ عَهْدُهُمْ وَنَسْتَعِیْنُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ (۱۴)

تم ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو اور ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد چاہتے ہیں۔

اس حدیث شریف نے بتایا کہ قسم خوشی سے کھائی ہو یا جبر سے دونوں حالتوں میں اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ (۱۵) جس شخص کو کلمہ کفر کہنے یا کفریہ حرکات کرنے پر مجبور کیا گیا ہو، بایں طور پر کہ اگر وہ کفر نہ کہے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا، یا اس کا کوئی عضو کاٹ کر مفلوج کر دیا جائے گا۔ ایسے بے بس اور مجبور کو ظاہری طور پر کفر اختیار کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ دل میں ایمان راسخ ہو اور وہ دلی طور پر ایمان پر مطمئن ہو۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ قرآن

﴿۵﴾

- | | | |
|---|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۴) | رواہ مسلم عن حذیفہ بن الیمان، ج ۲ ص ۱۰۶ |
| ☆ | (۱۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۸ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۲۹۷ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۵ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۴۴۴ |

مجید کی مذکورہ آیت مبارکہ اسی پر دلالت کر رہی ہے۔ اگر اہل ملجی کی صورت میں کلمہ کفر زبان سے کہنے والا کافر نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اس پر کافروں کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوتی۔ اس کی نیکیاں برباد نہیں ہوتیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
رَفَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتَكْبَرَهُوَ أَعْلَيْهِ (۱۶)

میری امت سے خطا، بھول اور مجبور شخص سے گناہ اٹھالیا گیا ہے۔ (یہ اپنے فعل میں گناہ میں ماخوذ نہ ہوں گے)

البتہ اگر ایسا مجبور شخص کلمہ کفر کہنے سے انکار کر دے اور اپنی جان کی قربانی دے دے، تو افضل ہے۔ عزیمت پر عمل کرنے والا اعزاز دین اور غیظ مشرکین کا باعث ہوتا ہے۔ گویا اس نے مشرکین سے قتال کیا، پھر خود شہید ہو گیا۔ حضرت عمار کے والدین حضرت یاسر اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم، مسلمانہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والوں کا عمل اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہم نے مشرکین مکہ کی قید میں اس حال میں جان، جان آفرین کے سپرد کر دی کہ وہ انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کرتے رہے۔ اس روز لوگوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خبیب اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے سلام کا جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ (۱۷)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۶) | رواہ الطبرانی عن ثوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸ |
| ☆ | (۱۷) | احکام القرآن، از امام ابوبکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام حارثہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۵۹۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۲۱ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوری، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۲ ص ۲۹۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۳۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۸ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالحیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۳ |

﴿۶﴾ اگرہے ملجی کی صورت میں مجبور شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ حتی المقدور تعریض سے کام لے اور اگر تعریض ممکن ہو اور وہ ایسا نہ کرے تو کلمہ کفر کہنے سے کافر ہو جائے گا۔ مثلاً کسی نے مجبور کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالی دے، اس کے لئے ممکن ہے کہ کسی ”محمد“ نامی دوسرے شخص کو گالی دے لے اور اگر باوجود وسعت کے اس نے ایسا نہ کیا تو حتمی طور پر کافر ہو گیا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ تقیہ اور تعریض میں فرق ہے۔ جان بچانے کے لئے کلمہ کفر اس طرح ادا کرنا کہ مخاطب جانے کہ میرا مقصد پورا ہو گیا مگر بولنے والے نے کلمہ کفر کی اور انداز میں ادا کیا۔ مگر تقیہ تو دوسرے کو محض دھوکا دینا ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ اس سے احتراز فرض ہے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ مجبور کے لئے حکم ہے کہ وہ جبر و اکراہ زائل ہوتے ہی فوراً وہاں سے چلا جائے اور مجبوری دور ہوتے ہی اپنے

- (بقیہ ۱) ☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۸۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۵
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۸، ۲۳۶
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۱
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۷۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۱۷۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۳۲
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۸
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۲۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۸
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲

ایمان کا اعلان کرے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہی عمل تھا۔ (۲۰)

﴿۹﴾ مرتد کی سزا قتل ہے۔ مرتد کی تمام عبادات ارتداد سے باطل ہو جاتی ہیں۔ امت کا اجماع اسی پر ہے۔ یہ کافر اصلی سے بدتر ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ (۲۱)

جس نے دین اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اپنایا اس کی سزا قتل ہے۔ (۲۲)

نوٹ: مرتد کے احکام سورہ مائدہ، آیت ۵۰ میں گزر چکے ہیں۔

﴿۱۰﴾ اگر کسی نے بھول کر یا خطا سے کلمہ کفر کہہ دیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ ایسا شخص مجبور کی طرح معذور ہے۔ (۲۳)

﴿۱۱﴾ قتل یا عضو کاٹ دینے کی دھمکی سے اگر کسی شخص کو شراب پینے یا مردار کھانے پر مجبور کیا گیا تو باتفاق علماء اس مجبور کو ایسا کر لینا جائز ہے۔ ان چیزوں کے کھانے سے انکار کے باعث جان دینا جائز نہیں۔ گناہ گار تو مجبور کرنے والا ہوگا۔ حرام شے جان بچانے کے لئے کھانی جائز ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ☆ (سورہ البقرہ آیت ۱۷۳)

تو جو ناچار ہو، نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

☆	(۲۰)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۷
☆	(۲۱)	رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۰۲۳ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۵۰
☆		رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۲۱۱ ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۶۹
☆		رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ۱۸۵ ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲، ج ۲ ص ۲۸۲، ۸۲۳، ج ۵ ص ۲۳۱
☆	(۲۲)	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۷
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۲ ص ۵۸۸
☆		تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۲ ص ۵۳۱
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۸۳
☆	(۲۳)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۲

اور بلا ضرورت اپنی جان کھودینے میں اس جابر کا مددگار سمجھا جائے گا۔ ایسی صورت میں جان بچانا مباح ہے۔
البتہ اگر غیر کا مال کھانے پر مجبور کیا گیا اور انکار کی صورت میں مارا گیا تو باتفاق علماء اجر پائے گا۔ کیونکہ غیر کا مال کی حرمت ہر حال میں قائم ہے۔ کھالینے کی صرف رخصت ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ اگر کسی مسلمان کا مال تلف کرنے پر کسی کو مجبور کیا جائے تو اس کا مال تلف کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ ضرورت کے وقت غیر کا مال مباح، ہو جاتا ہے۔ سخت بھوک کے وقت کسی کا مال کھا لینا جائز ہے۔ لیکن صاحب مال مجبور کرنے والے سے تاوان وصول کرے گا۔ اس لئے کہ مجبور شخص کا محض آلہء کار ہے۔ جس صورت میں آلہء کار بننا درست ہو اس میں تاوان آلہء کار بنانے والے سے لیا جاتا ہے۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ اگر کسی کو قتل کرنے یا زنا پر مجبور کیا گیا تو مجبور کو ایسا کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ بندوں کے حقوق سے ہے اور بندوں کے حقوق ضائع کرنا جائز نہیں۔ (۲۶)

﴿۱۴﴾ اگر غیر مجبور استہزایا جہالت سے کلمہ کفر کہے گا کافر ہو جائے گا۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ ایمان تصدیق قلبی اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔ دونوں ایمان کے رکن ہیں۔ البتہ بعض اوقات زبان کا اقرار ساقط ہو جاتا ہے۔ مگر تصدیق قلبی ساقط نہیں ہوتی۔ (۲۸)

☆	(۲۴)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۹۲
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۳
☆	(۲۵)	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۴۳
☆	(۲۶)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۷۷
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۸۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۲۳
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۸
☆	(۲۷)	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱
☆	(۲۸)	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۱
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۳۱
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۴۴۱

﴿۱۶﴾ بھول کر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، مگر بھول کر کلمہ کفر کہا تو کافر نہ ہوا۔ (۲۹)

﴿۱۶﴾ کلمہ کفر الفاظ طلاق سے نہیں نہ طلاق کا کنایہ ہے۔ البتہ حالت کفر نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس سے نکاح باقی نہیں رہتا۔ لہذا اگر مجبور شخص کلمہ کفر کہہ لے تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی۔ (۳۰)

﴿۱۷﴾ جو شخص سنجیدگی سے یا مذاق سے کفر کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے، اگرچہ ابھی کلمہ کفر نہ کہا۔ (۳۱)

﴿۱۸﴾ طلاق دینے کا ارادہ کیا ابھی طلاق کا لفظ زبان سے نہیں کہا طلاق واقع نہ ہوئی۔ کیونکہ وقوع طلاق کے لئے زبان سے طلاق کا لفظ یا طلاق کا کنایہ استعمال کرنا لازم ہے۔ (۳۲)

فائدہ جلیلہ:

اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے محبوب و مقبول بندوں کے کلمات، حرکات و سکنات بھی محبوب و مقبول ہوتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی خطا واقع ہو جائے تو اس سے نہ صرف درگزر فرماتا ہے بلکہ اوروں کی عطا کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اگر وہ کسی جبر سے مجبور ہو جائیں اور ان سے کلمہ کفر سرزد ہو جائے تو وہ انداز اوروں کے ایمان کا باعث بنا دیتا ہے۔

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اکراہ ملجی میں زبان سے کلمہ کفر کہہ دیا۔ رب تعالیٰ جل و علانے نہ صرف ان کی اس حرکت کو معاف فرما دیا۔ بلکہ قیامت یہ تک یہ اصول بنا دیا کہ ایسی حالت میں ادا کیا ہوا کلمہ کفر، کفر کا باعث نہیں، بلکہ ایسے کا ایمان سالم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی خطا اوروں کے لئے عطا بن جاتا ہے۔ عارف رومی علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو کتنے جامع اور مکمل کلمات میں بیان کر دیا ہے۔

ہرچہ گیر دلتی علت شود کفر گیر دلتی ملت شود

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ حَبِيبِكَ وَحُبَّ مَنْ يُقَرِّبُنَا إِلَيْكَ

- | | | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------|----|------|
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳ | ۵۶ | (۲۹) |
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳ | ۵۶ | (۳۰) |
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳ | ۵۶ | (۳۱) |
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳ | ۵۶ | (۳۲) |

اسلامی سزاؤں کی مشروعیت اور ان کے چند احکام

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ. وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِّلصَّابِرِينَ ☆

(سورہ النحل آیت ۱۲۲)

اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر
کرو تو بیشک صبر والوں کو سب سے اچھا۔

حل لغات:

”عَاقَبْتُمْ“ عَاقَبَ، عَقَابًا وَمُعَاقِبَةً کا معنی ہے مواخذہ کرنا، سزا دینا، جرم کی پوری سزا دینا۔ (۱)
آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم سزا دینا چاہو تو صرف اتنی ہی اور ایسی ہی سزا دو جتنی اور جیسی اس نے تم کو دی۔
مقدار اور کیف میں سزا کا زیادہ دینا جائز نہیں۔ (۲)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱) | المنجد از لونیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۸۲۲ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۴۰۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۳ |
| ☆ | | قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۳۲۹ |
| ☆ | | الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سهل العسکری (م ۵۰۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۶۹ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۸۹ |
| ☆ | (۲) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۱۹۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰۲ |

شان نزول:

غزوہٴ احد میں انصار کے (۶۳) اور مہاجرین کے (۶) افراد (کل ستر) حضرات شہید ہوئے۔ ان شہیدوں میں حضور سید عالم ﷺ کے عم محترم حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکین مکہ نے آپ کی نعش مبارک کا منہ کر دیا۔ ناک، کان وغیرہ کاٹ دیئے، صورت بگاڑ دی۔ ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر چبانا چاہا مگر ناکام رہی۔ حضور سید العالمین ﷺ نے یہ المناک صورت حال ملاحظہ فرمائی تو انتہائی رنجیدہ خاطر ہوئے۔ ایک انصاری نے اپنی چادر سے نعش کو ڈھانپ دیا۔ چونکہ آپ کا قد مبارک دراز تھا اس لئے چادر کافی نہ ہوئی، اس لئے پاؤں پر اڈ خرگھاس رکھ دی گئی۔ سرورِ عالم رحمتِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا۔

”اے چچا! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ جس طرح میں تجھے جانتا ہوں تو بڑا نیکو کار کنبہ پرور تھا۔“

پھر فرمایا۔

”اگر عورتوں کے رنج کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے یونہی (بغیر دفن کے) چھوڑ دیتا کہ تیرے حشر درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کے پوٹوں سے ہوتا“

پھر فرمایا۔

”مجھے جبریل نے آکر یہ اطلاع دی ہے کہ ساتوں آسمان والوں میں حمزہ کے متعلق یہ کلمات لکھ دیئے گئے ہیں۔

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ رَسُولِ اللَّهِ

حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اللہ کے رسول کا شیر ہے“

- ☆ (بقیہ ۲) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۳۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۹۹
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۳۹

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت اور مثلہ شدہ نعش دیکھ کر مزید فرمایا۔

”اگر آئندہ کسی مقام پر اللہ نے مشرکین قریش پر فتح یاب کیا تو تیری بجائے ان کے ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹ دوں گا۔“

رسول اللہ ﷺ کے غم اور رنج کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کہا کہ اگر ہم کو کبھی فتح عنایت ہوئی تو ہم ان کے ستر آدمیوں کی اسی طرح شکلیں بگاڑ دیں گے کہ کسی عرب نے ایسا نہ کیا ہوگا۔

اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (۳)

- (۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۹۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۴۱
- ☆ زادا لمسير فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۵۰۷
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۶
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۹۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵۷
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۸۲
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۱۷۸
- ☆ اسباب النزول للسیوطی، ۲۷۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۱۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ظلم اور زیادتی کا بدلہ لینا جائز ہے۔ بدلہ اگرچہ صورت ظلم اور زیادتی ہوگا مگر اسے ظلم اور زیادتی کہنا مجاز ہے، حقیقت میں یہ ظلم اور زیادتی نہیں۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کے جواز کا ذکر ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان میں اس کے جواز کا واضح ذکر ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

فَمَنْ اَعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اَعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ☆

(سورہ البقرہ آیت ۱۹۳)

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈروالوں کے ساتھ ہے۔

لہذا قصاص اسلامی حدود اور سزاؤں کو غیر انسانی، غیر مہذب اور ظالمانہ کہنا آیاتِ قرآنیہ کا انکار اور کفر ہے۔ (۴)

☆	(۴)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۹۳
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۹۰
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۰۱
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۲ ص ۵۹۲
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۳۱
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جلال الدین محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۰۲
☆		زاد المسیر فی علم التفسیر، تألیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۲ ص ۵۰۷
☆		تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۱
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۶
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۳
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۲۳
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۵۲
☆		تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۷۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۵۲۹
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۲۰ ص ۲۱۰
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۹۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵۷

﴿۲﴾ قصاص اور بدلہ لینے میں مقدار میں برابری ضروری ہے۔ ظلم اور جرم سے زیادہ بدلہ لینا خود ظلم ہے۔ البتہ بدلہ لینے میں کمی کر لینا اور اپنے حقوق سے دستبرداری جائز ہے۔ آیت مبارکہ کے کلمہ ”مثل“ نے واضح فرمادیا ہے۔ (۵)

﴿۳﴾ قصاص میں ایک کے بدلے ایک کو ہی قتل کیا جائے گا۔ ایک کے بدلے ایک سے زیادہ کو قتل کرنا ظلم ہے۔ مقتول خواہ کس حیثیت کا مالک ہو۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیر خدا و رسول کے بدلہ میں ایک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔

یاد رہے اگر ایک مسلمان کے قتل میں چند قاتل شریک ہوں تو ان سب کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (۶)

﴿۴﴾ اگر کسی کو باندھ کر مارا، پھر قتل کر دیا تو اب اس کے لئے قصاص میں صرف قتل ہے۔ ضرب کی مماثلت اور مقدار معلوم نہیں۔ اس لئے قصاص میں قتل سے پہلے مارا نہ جائے گا۔ (۷)

- (۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۹۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۳۵۶
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جارا اللہ زمخشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۰۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۳
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، 'مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۳ ص ۵۰۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵۸
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۳۶۱
- (۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۹۲
- (۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۴

﴿۵﴾ اگر کسی نے کسی کا مال ہلاک کر دیا تو اس کی مثل دینا لازم ہوگا۔ (۸)

﴿۶﴾ امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں، لہذا ظالم کی امانت میں سے بقدر زیادتی مال انہ خود لینا جائز نہیں۔ یہ خیانت ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا أَمَانَةٌ إِلَى مَنْ اتَّيَمَّنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ (۹)

امانت والے کی امانت کو (بحفاظت) ادا کرو اور خیانت کرنے والے کے مال میں خیانت نہ کرو۔ (۱۰)

﴿۷﴾ جس نے کسی کا غلہ غصب کر لیا اور اس کا آٹا بنا لیا اب اس کی مثل غلہ یا غلہ کی قیمت دینا لازم ہوگا۔ (۱۱)

﴿۸﴾ کسی نے دوسرے کی لکڑی چرا کر چھت میں ڈال لی۔ اب اس کی مثل لکڑی یا اس کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگی۔ (۱۲)

﴿۹﴾ غلہ میں مثل اسی جنس کے غلہ سے ماپ یا تول کر اور لکڑی میں اس کی مثل اس کی جنس سے قیمت یا اصل دینا لازم ہے۔ (۱۳)

﴿۱۰﴾ قصاص میں مثلہ کرنے کی اجازت نہیں، مثلاً کرنا انسانیت کے وقار کے خلاف ہے۔ (۱۴)

☆ (۸) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳

☆ (۹) رواہ البخاری فی التاریخ

☆ رواہ ابو داؤد ☆ رواہ الترمذی

☆ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ

☆ ورواہ الدار قطنی والضیاء عن انس

☆ ورواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

☆ ورواہ ابو داؤد عن رجل من الصحابة

☆ ورواہ الدار قطنی عن ابی بن کعب، بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۱

☆ (۱۰) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد المالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۲

☆ (۱۱) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳

☆ (۱۲) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳

☆ (۱۳) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳

☆ (۱۴) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۷ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارون از علامہ علی بن محمد حارون شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۰

﴿۱۱﴾ قاتل اور مجرم کو معاف کر دینا سزا دینے سے افضل و مندوب ہے۔ آیت زیب عنوان نے اس کو تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ قومی ملکی اور دینی دشمن، مجرم کو معاف کرنا جائز نہیں۔ کیوں کہ انہیں کھلا چھوڑ دینا قوم، ملک اور دین میں فساد کا باعث ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فتح مکہ کے روز تمام قریش مکہ کو معاف فرما دیا۔ مگر اس روز بھی چار اشخاص کو معاف نہ فرمایا کیوں کہ وہ قومی و دینی مجرم تھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً (۱۶)

چار کے سوا قریش کے کسی فرد کو سزا نہ دو۔ (۱۷)

فائدہ جلیلہ:

سید الشہد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چبایا لیکن تھوک دیا۔ حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا اگر وہ کھا لیتی تو دوزخ میں کبھی نہ داخل ہوتی۔ شیر خدا و رسول (جل و علاوہ) کی شان یہ ہے کہ ان کا کوئی ٹکڑا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (۱۸)

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے تو حضور سید العالمین ﷺ کی نسل پاک اور اصل مبارک کی کیا شان ہو گی۔ آپ کے والدین کے ایمان میں شک کرنے والے اور آپ کے آباؤ اجداد کو (نعوذ باللہ) ناری کہنے والے اس نکتہ

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۹۲ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۶ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۳ ص ۲۵۸ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳ |
| ☆ | (۱۶) | رواہ الترمذی عن ابی بن کعب، ج ۲ ص ۶۳ |
| ☆ | (۱۷) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۰ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲ |
| ☆ | (۱۸) | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۲ |

کو دھیان میں رکھیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نہ نور کا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سورۃ النحل کے احکام کی تسوید، ترتیب و تالیف سے آج ۷/رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/۲۴ اگست ۲۰۰۴ء بروز منگل فراغت پائی۔ سورہ ہذا کی آخری آیت کے احکام کی تالیف و ترتیب کے دوران ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ضعفِ قوی اور غلبہ امراض کے باعث لکھنے پڑھنے سے مجبور رہا۔ اس ضعف کا اثر اگرچہ ابھی باقی ہے۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم کے صدقے بقیہ احکام کی تالیف کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم

☆☆☆☆☆

باب (۲۵۳) ﴿نماز کی فرضیت اور معراج﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى
الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْإِنشَاءِ إِنَّهُ هُوَ
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت، ۱)

پاکی ہے اسے جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ
تک، جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی، کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں
دکھائیں۔ بیشک وہ سنتادیکھتا ہے۔

حل لغات:

”سُبْحَنَ“: اسم غیر متمکن ہے۔ وجوہ اعراب اس پر جاری نہیں ہوتے اور اس پر الف لام بھی داخل نہیں ہوتا۔ اس
سے فعل جاری نہیں ہوتے۔ یہ غیر منصرف ہے۔ اسم علم بمنزلہ مصدر ہے۔ اس کا معنی ہے تنزیہ، ہر نقص، عیب
اور عجز سے ذات باری تعالیٰ تقدس ذات کی پاکی، پاک جاننا، پاکی کا اقرار کرنا۔
سَبَّحَ (از باب فَتَح) سَبَّحًا کا معنی مختلف صلوں کے اختلاف سے بدلتا ہے۔ مثلاً.....
سَبَّحَ الرَّجُلُ معاش کے سلسلہ میں تصرف کرنا، سونا، آرام لینا، دور تک نکل جانا۔
عن الأمر فارغ ہونا

.....فِي الْكَلَامِ بہت کلام کرنا۔

.....فِي الْأَرْضِ زمین کھودنا۔

.....الْقَوْمُ قوم کا پھرنا اور پھیلنا۔

سُبْحًا وَسَبَاحَةً فِي الْمَاءِ وَبِالْمَاءِ پانی میں تیرنا۔

.....سُبْحَانًا سبحان اللہ کہنا۔

سَبَّحَ سُبْحًا وَسَبَاحَةً کا معنی ہے آسمان میں ستاروں کا چلنا۔ اسی معنی میں ارشادِ باری ہے۔

(سورہ یس آیت ۱۰۰)

وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ

اور ہر ایک، ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

اسی معنی میں ہے۔ گھوڑوں کا تیز دوڑنا۔ ارشادِ باری ہے۔

فَالسَّابِحَاتِ سَبَّحًا ☆

(سورہ النزع آیت ۳۰)

اور آسانی سے پیریں۔

کام میں تیزی دکھانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْعًا طَوِيلًا ☆

(سورہ المرحلہ آیت ۷۰)

بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔

سَبَّحَ (از باب تفعیل) تسبیح متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

تذریہ باری تعالیٰ (اس کا اصل اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مردِ سرِ بیج ہے) تسبیح عبادات میں عام ہے، قولی ہو یا فعلی یا قلبی۔

اول

استثناء: إِنْ شَاءَ اللَّهُ کہنا، مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

دوم

إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرُنَّ مِنْهَا مُصْبِحِينَ ☆ وَلَا يَسْتَنُونَ ☆

(سورہ القلم آیت ۸۱)

بے شک ہم نے انہیں جانچا جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کھیت کو کاٹ لیں گے اور ان شاء اللہ نہ کہا۔

اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ☆

(سورۃ القلم آیت ۲۸)

ان میں سے جو سب سے غنیمت والا تھا، بولا، کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے (ان شاء اللہ کیوں نہیں کہہ لیتے)

سوم ذکر اور نماز، اس معنی میں یہ ارشادِ بانی ہے۔

فَسُبِّحْنَ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ☆

(سورۃ الروم آیت ۱۷)

تو اللہ کی پاکی بولو (ذکر کرو) جب شام کرو اور جب صبح ہو۔

چہارم بمعنی تحمید، حمد بیان کرنا، اسی معنی میں ارشادِ بانی ہے۔

لَتَسْتَوَا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ☆

(سورۃ الزخرف آیت ۱۳)

کہ تم ان کے پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو۔ جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو۔ پاکی ہے اسے (اس کی تعریف ہے) جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتہ کی نہ تھی۔

اسی معنی میں ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ میرے عظمت والے رب کی تعریف ہے۔

پنجم بمعنی تعجب اور تعظیم، کیونکہ کلام بعض اوقات انہی معنوں کو متضمن ہوتا ہے۔ آیت زیب عنوان انہی معنوں میں ہے۔

ششم لکڑی، پتھر وغیرہ کے شمارے ایک دھاگے میں پرو دیئے جاتے ہیں تاکہ اذکار کا شمار آسانی سے ہو سکے۔ ان منظم شماروں کو بھی تسبیح کہتے ہیں۔ (۱)

مجرد اور باب افعال دونوں لازم ہیں۔ اس کو حرف جار ”بہ“ سے متعدی بناتے ہیں۔ (۳)

”عَبْدُہ“: اس عبدہ سے مراد باجماع اہل علم حضور محبوب رب العزت کا اشرف و افضل اسم مبارک ہے۔ ہضمیر کا مرجع ذات باری تعالیٰ و تقدس ہے۔ اسم ذات کی طرف اضافت، تشریف و تعظیم، تجلیل، تکریم اور تحمیم کے لئے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بے شمار اسمائے حسنی ہیں۔

حضور جب بارگاہ رب العزت جل و علا میں حاضر ہوں تو ”عبدہ“ اور جب مخلوق کی طرف متوجہ ہوں تو ”رسول“۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ مِثْلَ نَبِيِّهِ شَانِ جُلُوهُ گر ہے۔ (۴)

☆	(۳)	المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۲۲
☆		المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۳۱
☆		المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۱۳۲
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۵۶
☆		تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۱
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۲
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۲
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۸
☆		احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۳۵
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۲

”لَيْلًا“: لَيْلُ بمعنی رات۔ اس پر تنوین تنکیر تَقْلِيل کے لئے ہے۔ یعنی رات کے قلیل ترین حصہ میں واقعہ معراج ہوا۔
پل بھر اس کی مقدار بیان کی گئی۔ (۵)

”مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“: حرمت والی مسجد سے واقعہ معراج کی ابتدا ہوئی۔ مسجد حرام سے مراد جمہور مفسرین کی تصریح کے مطابق پورا حرم شریف ہے۔ کیونکہ معراج کی شب حضور سید العالمین ﷺ اپنی چچا زاد ہمشیرہ حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے مکان میں آرام فرما تھے۔ واقعہ معراج کی ابتدا وہاں سے ہوئی۔
یاد رہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے روز مشرف بایمان ہوئیں۔ (۶)

- (۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یربی، ۵۶۰ھ
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابن الفضل سید محمود البروسی حنفی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۸
- (۶) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یربی، ۵۶۰ھ
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۰۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۸

”إِلَى الْمَسْجِدِ الْقُصِيِّ“: مسجد اقصیٰ تک۔ مسجد اقصیٰ کا لغوی معنی ہے دور کی مسجد، اس سے مراد بیت المقدس

ہے۔ کیونکہ اس وقت تک بیت المقدس سے دور کوئی اور مسجد نہ تھی۔ بعض علماء نے مسجد اقصیٰ کا لغوی معنی مراد

لیا ہے۔ یعنی آخری سجدہ گاہ، آخری سجدہ گاہ بیت المعمور ہے، جو آسمان کے اوپر ہے۔ (۷)

”الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ“: وہ مسجد جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی۔ اس سے مراد ظاہری اور باطنی برکات

ہیں۔ ظاہری برکات باغات، پھل، نہریں، سرسبز و شاداب کھیت، اور باطنی برکات سے مراد یہ ہے کہ وہاں

انبیاء و صالحین کے مزارات ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

تک وحی الہی یہیں اترتی رہی۔ انبیائے کرام کا قبلہ رہا۔ اس لئے یہ مسجد مقدس ہے۔ (۸)

”لَنُرِيَهُ مِنْ أَيْنَا“: تاکہ ہم اپنے محبوب کریم کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

آیت کے اس حصہ میں معراج کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ بیت المقدس میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام سے ملاقات اور ان کی امامت، راستہ میں بعض انبیاء کرام کو مزارات میں ملاقات اور زیارت،

آسمانوں میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات اور ہم کلامی آسمانوں، عرش، کرسی، لوح و قلم،

مستوی، سدرہ، جنت، دوزخ کی سیر، ملائکہ مقربین کو شرفِ ملاقت عطا کرنا اور پھر رب تعالیٰ و تقدس کی ذات

بارکات قدسی صفات کی بلا حجاب زیارت اور بلا واسطہ ہم کلامی کا شرف، رب تعالیٰ کی عظیم نشانیاں ہیں۔ جن

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۲

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۹

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۲

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۳۶

التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲

تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۵

سے محبوب کریم اور عبدہ کو ممتاز و مشرف فرمایا گیا۔ (۹)

”اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“: بے شک وہ (ہمارا محبوب) سنتا دیکھتا ہے۔ ہُوَ ضمیر کا مرجع حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بتایا گیا ہے کہ انہی کا ذکر قریب ہے۔ اور مرجع کا قریب ہونا ہی بہتر ہے۔ معنی آیت کا یہ ہے کہ وہ ہمارا خاص بندہ ہمارا کلام سنتا اور ہماری ذات کو دیکھتا ہے۔ (۱۰)

وصل اول: اخص خصائص، اشرف فضائل و کمالات، ابہر معجزات و کرامات میں سے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو اسری و معراج کے ساتھ مخصوص و مشرف فرمانا ہے۔ کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس سے مشرف و مکرم نہ کیا گیا ہے اور جس مقام علیا پر آپ کو پہنچایا گیا اور جو کچھ وہاں دکھایا گیا کوئی ہستی وہاں تک کبھی نہ پہنچی اور نہ کسی نے وہ کچھ دیکھا ہے۔ (مدارج النبوت)

وصل دوم: معراج مبارک کے واقعہ کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کثیرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث تو اتر معنوی کے درجہ میں ہے۔ تمام محدثین نے اپنی جمیع مصنفات میں حدیث معراج روایت فرمائی ہے۔ ہر علاقہ، ہر دور میں حدیث معراج کا ذکر و شہرت رہی ہے۔ اس واقعہ کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔ (۱۱)

- ☆ (۹) التلوی التزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ج ۱۰ ص ۲۱۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰ ص ۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰ ص ۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۰ ص ۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲

وصل سوم: واقعہ معراج ہجرت سے ایک سال قبل ۲۷ رجب المرجب بروز پیر کو وقوع پذیر ہوا۔

یاد رہے پیر کا روز سیرت النبی ﷺ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ولادت باسعادت، بعثت مبارکہ، ہجرت مدینہ منورہ، ورود مدینہ منورہ، معراج اور وصال مبارک بروز پیر ہوا۔ (۱۲)

حسن اتفاق یہ ہے کہ یہ سطور ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ بروز پیر لکھی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کریم اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے معراج کی برکتوں سے اپنی شان کے لائق، وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ راقم السطور فقیر قادری عفی عنہ کو اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الطاف کریمانہ کا مورد بنائے۔

بادشاہ! شکرِ سلطانی، خویش

یک نگاہے برگدائے سینہ ریش

وصل چہارم: حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چونتیس مرتبہ معراج سے مشرف فرمایا گیا۔ ان میں ایک جسمانی معراج ہے اور باقی منامی (خواب میں) ہیں۔

۲۷ رجب المرجب کی شب کو ہونے والی معراج جسم اور روح کے ساتھ حالت بیداری و ہشیاری میں ہوئی۔ یہ معراج مکہ مکرمہ سے شروع ہوئی۔ براق پر سوار ہو کر آپ بیت المقدس جلوہ افروز ہوئے، وہاں سے ساتوں آسمانوں، لوح و قلم، عرش و کرسی، سدرہ، مستوی، اور پھر لامکان تک سیر ہوئی۔ اس معراج کا منکر ملحد ہے۔ (۱۳)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۰	۶۶	(۱۲)
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲	۶۶	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۸	۶۶	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳	۶۶	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الدوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶	۶۶	
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور ۵۰۶	۶۶	
تفسیر مظہری، از علامہ قاصی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۹	۶۶	(۱۳)
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲	۶۶	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۸	۶۶	
تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۹۲	۶۶	

وصل پنجم: حرمِ مکہ سے لے کر بیت المقدس تک معراج کی سیرِ نصوصِ قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ آسمانوں تک معراج احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے، اس کا منکر بدعتی گمراہ، فاسق اور محذول ہے اور اس سے اوپر لامکان تک اخبارِ احاد سے ثابت ہے۔ اس کا منکر جاہل اور محروم ہے۔ (۱۳)

وصل ششم: زمین میں سب سے پہلی بننے والی مسجد، مسجد حرام ہے، اس کے چالیس برس بعد بیت المقدس تعمیر ہوئی۔ (۱۵)

وصل ہفتم: موجودہ مسجد حرام میں ترکی تعمیر کے برآمدوں کے اندر مطاف ہے۔ آج (۱۳۲۵ھ) سے ربعِ صدی پہلے موجودہ مطاف کا قریباً ایک تہائی حصہ مطاف تھا۔ وہ مقدارِ مطاف سرورِ انبیاء علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کے زمانہ پاک میں مسجد حرام تھی۔ اس میں پہلی توسیع امیر المومنین سیدنا عمر فاروق نے کی۔ آپ نے مسجد کے ارد گرد کے مکانات خرید کر مسجد کو وسیع کیا۔ اس کے بعد متعدد مرتبہ توسیع ہو چکی ہے۔ (۱۶)

وصل ہشتم: ملک شام، فلسطین اور بیت المقدس روزِ قیامت میدانِ حشر ہوگا۔ شبِ معراج آقا و مولیٰ سرورِ وسید عالم ﷺ نے قدومِ مینت فرما کر اس جگہ کو شرف فرمایا تا کہ امت مسلمہ پر حشر آسان ہو جائے۔

- ☆ (بقیہ ۱۳) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۱
- ☆ (۱۴) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۷۳ تا ۱۰۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہبی، ۳۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳، ۱۰۴
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۳
- ☆ مدارج النبوت، ج ۱ ص ۲۸۷
- ☆ (۱۵) الجامع لاحکام القرآن: علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۲
- ☆ (۱۶) تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۵

مقامش عہدہ آمد و لیکن

جہاں شوق را پروردگار راست (۱۷)

وصل نہم: سیر معراج رات کے ایک قلیل حصہ میں واقع ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک، اور پھر وہاں سے آسمانوں، عرش و کرسی، سدرۃ المنتہی، مستوی اور لامکان تک محبوب کا آنا اور جانا واقع ہوا۔ اتنا طویل سفر اتنے قلیل وقت میں محال نہیں بلکہ ممکن بلکہ واقع ہے۔ آفتاب کے دونوں کناروں کے درمیان کی مسافت، زمین کے دونوں کناروں کی مسافت سے کچھ اوپر ایک سو ساٹھ گناہ زیادہ ہے۔ ایک سیکنڈ میں آفتاب کا نچلا کنارہ بالائی کنارہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ علم کلام میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام اجسام میں ”اعراض“ قبول کرنے کی صلاحیت ایک جیسی ہے۔ پھر کیا محال ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ جل اسمہ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کے بدن یا بدنی قوتوں میں آفتاب جیسی یا اس سے زیادہ حرکت پیدا کر دی ہو۔ اور جب یہ سرعت و حرکت ممکن بلکہ بعض اجسام میں واقع ہے تو اللہ تعالیٰ عز شانہ کے لئے ناممکن نہیں کہ جو کچھ اور جیسا کچھ چاہے پیدا کر دے۔ رہا تعجب، تو وہ معجزات میں ہوا ہی کرتا ہے۔ وہ معجزہ ہی کیا؟ جس پر تعجب نہ ہو۔

نیز جبریل امین علیہ السلام کا آن واحد میں سدرہ سے فرش زمین پر آنا جانا ہے۔ اور یہ طے ہے کہ حضور انور نبی مکرم ﷺ تمام انبیاء، مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ کوئی وصف عالی جو کائنات کے کسی فرد میں پایا جاتا ہے، وہ وصف بلکہ اس سے اعلیٰ محبوب کریم کی ذات میں جمع ہے۔

اس سے بھی نیچے اترئے۔ شیطان لعین روئے زمین کے تمام انسانوں کے دلوں میں آن واحد میں دوسوہ ذالتا ہے۔ تو رب کریم کے محبوب کریم کے سیر معراج کے بارے میں دوسوہ کیوں ہو۔ (۱۸)

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۲۳) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۵	۵۱	(۱۷)
تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۱	۵۱	(۱۸)
تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۲۳) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۱	۵۱	
انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہبی، ۲۵۷	۵۱	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۱۰۶) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۱۳۸	۵۱	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۵۱۲۲۵) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۹	۵۱	
تفسیر روح المعالی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۵۱۲۷۵) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۸	۵۱	

وصل دہم: سیر معراج کا واقعہ اگرچہ کافی طویل ہے اور ہماری اس کتاب احکام القرآن (جس میں صرف وہ احکام بیان ہوتے ہیں جن کا تعلق اعمال سے ہے) میں اس واقعہ کا بیان ہمارے بنیادی مقاصد میں شامل نہیں۔ تاہم ادب اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے یہاں بیان کیا جائے۔ اس لئے اس کی چند جزئیات کا بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ اختصار بھی رہے اور بیان بھی ہو جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن صصعہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس رات کا واقعہ بیان فرمایا جس میں آپ کو معراج ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ ”جس وقت میں حطیم (اور ایک روایت کے مطابق ام ہانی کے مکان) میں لیٹا ہوا تھا، اچانک میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کر دیا۔ (حلقوم سے ناف تک)، پھر میرا دل نکالا۔ پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا۔ پھر میرا دل دھویا گیا۔ پھر اس کو ایمان اور حکمت سے لبریز کر دیا گیا۔ پھر اس دل کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس براق لایا گیا۔ جس کو لگام ڈالی ہوئی تھی، اور اس پر زین چڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے میرے سامنے شوخی سے اچھل کود کی تو اس سے جبریل نے کہا۔ کیا تم سیدنا محمد ﷺ کے سامنے اس طرح کر رہے ہو؟۔ سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر مکرم کوئی شخصیت آج تک، تم پر سوار نہیں ہوئی۔ تب براق تھم گیا، اور اس کا پسینہ بہنے لگا۔ پھر مجھے اس براق پر سوار کرایا گیا۔ براق منہجائے نظر پر قدم رکھتا تھا۔ جبریل لے کر مجھے چلے۔ براق کے ایک طرف جبریل اور دوسری طرف میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے پیچھے چل رہے تھے۔ براق بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا۔ راستہ میں میرا گزر رکیب احمر کے پاس سے ہوا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ موسیٰ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ راستہ میں دیگر عجائبات بھی مشاہدہ کئے۔ میرا براق بیت المقدس پہنچ گیا۔ میں نے براق کو ایک حلقہ میں باندھ دیا۔ پھر میرے سامنے دو برتن پیش کئے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ میں نے دودھ کا برتن لیا اور پی لیا۔ شراب کا برتن چھوڑ دیا۔ جبریل نے کہا۔ آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام حاضر تھے۔ وہ صفیں باندھے کسی امام کی انتظار میں تھے۔ آذان ہوئی۔ جبریل نے میرا بازو پکڑا اور مصطفیٰ امامت پر کھڑا کر دیا۔ میں نے انبیاء کرام اور ملائکہ کو نماز پڑھائی۔“

مروی ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے بعد رب تعالیٰ و تقدس کی حمد و ثنائیاں فرمائی۔ ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی تھے۔ ان کی یہ ثنا گسٹری اور بلیغ خطبہ خوانی ان فضائل، کرامات اور معجزات پر مشتمل تھی جن سے حق تعالیٰ نے انہیں مخصوص و سرفراز فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضور سید عالم خاتم الانبیاء علیہ السلام نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔

”تمام تعریفیں اس خدائے عز و جل کو، جس نے مجھے جہاں بھر کے لئے رحمت اور سب لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر وہ فرمان اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، اور میری امت کو درمیانی امت بنایا، اور میری امت کو اول و آخر بنایا۔ میرے لئے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ دور کر دیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرما دیا اور مجھے فاتح اور سلسلہ نبوت کا آخری نبی بنایا“

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ ”اسی بنا پر حق تعالیٰ نے تم کو سب سے افضل قرار دیا“

اس کے بعد جنت الفردوس سے ایک نورانی سیڑھی (معراج) لائی گئی۔ جس کے دائیں بائیں فرشتے تھے، اس پر آپ آسمانوں پر پہنچے۔ وہاں آپ نے انبیاء کرام کو دیکھا۔ آپ نے انہیں اس طریق پر سلام کیا جس طرح حدیثوں میں مذکور ہے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کی جانب لے جایا گیا۔ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امر الہی نزول فرماتا ہے۔ یہیں سے احکام حاصل کئے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب و توان نہیں۔ یہیں پر سب رک جاتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو عالم سفلی سے اوپر جاتی ہے اور عالم علوی سے از قسم اوامر و احکام الہی نزول فرماتے ہیں، سب کی منتہا یہی ہے۔ اس سے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا، بجز سید المرسلین ﷺ کے۔ جبرئیل بھی اس جگہ رک گیا اور آپ سے جدا ہو گیا۔

حضور نے جبرئیل سے فرمایا۔ یہ کون سی جگہ ہے اور جدا ہونے کا کون سا مقام ہے۔ یہ جگہ تو ایسی نہیں کہ دوست، دوست کو چھوڑ کر جدا ہو جائے۔ جبرئیل نے عرض کی کہ اگر ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی نزدیک ہو جاؤں تو میں جل جاؤں۔

بدو گفت سالار بیت الحرام کہ اے حامل وحی برتر خرام
بگفتا فراتر مجالم نماند بماندم کہ بیروی یا لم نماند
اگر یک سر موئے برتر پریم فروغ تجلی بسوزد پریم

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری اور بلند ہوئی اور بیت المعمور سے ہوتے ہوئے یہاں تک بلند ہوئے۔ ان قلموں کی آواز سنائی دی جانے لگی جن سے فرشتے حق تعالیٰ کے حکم سے تقدیر کی کتابت کرتے ہیں۔ اس کے بعد سید عالم ﷺ کے ملاحظہ میں جنت اور دوزخ لائی گئی۔ آپ نے جنت کو رحمت الہی کا مظہر اور دوزخ کو غضب الہی جگہ پایا۔ یہیں آپ نے رب کریم کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں۔ دوزخیوں اور اہل فسق و فجور کو عذاب ہوتے ملاحظہ فرمایا۔ جب سید عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ فرما چکے تو اب قرب و اختصاص میں باریابی ہوئی اور آپ آخر تک پہنچے اور تمام سے انقطاع تام ہو گیا۔ کوئی فرشتہ اور انسان آپ کے ساتھ نہ رہا۔ اب ستر ہزار حجاب طے فرمائے۔ آپ نے ان کو رب تعالیٰ کی اعانت سے طے کیا۔ اس وقت خاص قسم کی حیرت وحشت اور حق تعالیٰ کی جلالت وعظمت پیش آئی۔ منادی نے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی ہم آواز میں ندا دی۔

قِفْ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيْ

اے محمد ٹھہریے! آپ کا رب صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

اس آواز سے ایک انس محسوس ہوا پھر حق تعالیٰ سے آواز آئی۔

اُذُنْ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، اُذُنْ يَا اَحْمَدُ، اُذُنْ يَا مُحَمَّدُ

اے ساری مخلوق سے بہتر و افضل! قریب ہو جائیے، اے احمد! قریب ہو جائیے، اے محمد! قریب ہو جائیے۔

پھر رب تعالیٰ و تقدس نے مجھے اپنے سے اتنا قریب کیا اور میں اتنا نزدیک ہو گیا جیسا کہ خود فرماتا ہے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ☆ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ☆

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اترا تو اس جلوے اور محبوب میں دو قوسوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے

بھی کم۔

پھر میرے رب نے مجھ سے کچھ دریافت فرمایا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے سکتا۔ اس وقت اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف و حد بڑھایا۔ اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینہء گنجینہ میں محسوس کی۔ اس وقت مجھے تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا اور طرح طرح کے علوم عطا فرمائے، جن سے ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر نہ کرنے کا مجھ سے عہد لیا گیا کہ اسے کسی سے نہ کہوں اور کوئی میرے بغیر اس کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایک علم ایسا تھا جس کے ظاہر کرنے اور چھپانے کا مجھے اختیار دیا گیا، اور ایک علم ایسا تھا جس کو اپنی امت کے ہر عام و خاص میں تبلیغ کرنے کا حکم فرمایا۔

پھر حضور نے فرمایا۔ اس کے بعد میرے لئے سبز رنگ کی رُفِ بچائی گئی۔ مجھے اس رُف پر بٹھایا گیا۔ وہ لے کر مجھے روانہ ہوا یہاں تک کہ میں عرش پر پہنچا۔ یہاں ایک بے حد شیریں قطرہ میرے قریب آیا۔ وہ میری زبان پر گرا۔ اس سے مجھے اولین و آخرین کی خبریں حاصل ہوئیں۔ اس وقت میں اپنے پس پشت بھی ایسا ہی دیکھنے لگا جیسا اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

مقامِ قرب خاص، جو تمام جہات، مکانیات، جسمانیات سے ماورا ہے، میں کہ بارگاہِ ربوبیت میں ہے اتم، کمال اور غایتِ ادب و اجلال، حدِ عبودیت کی نگہداشت ہے اور سکونِ قلب و طمانیتِ باطن اور علوِ ہمت کی نہایت، بصر و بصیرت کی موافقت ہے۔ اس کے باوجود بے شمار آیات و کرامات کے ظہور ہوئے مگر کسی ایک جانب توجہ و التفات نہ فرمائی۔ اور رغبت و میلانِ اظہار نہ فرمایا۔ چنانچہ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَى
(سورۃ النجم)
اور نہ تو آنکھ جھپکی اور نہ بے راہ ہوئی۔

مقامِ قرب میں ادب کی رعایت دور ہو جاتی ہے مگر ہمارے آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ جب مقامِ قرب پر فائز ہوئے تو اس مقام کے حقوق کو پورا فرمایا۔ اسی وجہ سے کسی چیز کی جانب اپنی بصر و بصیرت سے التفات نہ فرمایا۔ سوائے

اس مقام کے جس پر آپ جلوہ افروز تھے اور کسی بات کی خواہش و تمنا نہ فرمائی۔ لہذا مراتب و درجات کے تمام منازل طے فرمائے اور ان میں سب سے بلند و اعلیٰ مرتبہ دیدار الہی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس میں حضور محبوب رب العالمین ﷺ نے اقامت فرمائی۔ کلام مجید میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى

(سورة النجم)

جو آنکھ نے دیکھا دل نے اسے نہ بھلایا۔

دیدار رب الاعلیٰ جل مجدہ الکریم کے وقت طالب و مطلوب اور حبیب و محبوب میں بے شمار کلام ہوئے۔ ان کی تعداد نوے ہزار بیان کی گئی ہے۔ آیت کریمہ:

فَاَوْحَىٰ اِلَىٰ عَبْدِهِ مَا اَوْحَىٰ

(سورة النجم)

پھر وحی فرمائی اپنے بندہ خاص پر جو وحی فرمائی۔

تمام علوم و معارف، حقائق و بشارات، اشارات و اخبار، آثار و کرامات اور تمام کمالات اس ابہام کے احاطہ میں داخل ہیں۔ ان سب پر سوائے محبوب اکرم ﷺ کوئی احاطہ کرنے والا نہیں۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ جب مرتبہ قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَذْنٰی پر فائز ہوئے تو آپ نے اپنے رب کریم کے حضور اپنی امت کے احوال پیش کئے۔ عرض کی۔ ”اے رب! تو نے بہت سی امتوں پر عذاب فرمایا، کسی کو پتھروں سے، کسی کو حسف سے (زمین میں دھنسا کر) اور کسی کو مسخ سے (صورتیں بدل کر)“

رب تعالیٰ نے اپنے کرم و رحمت سے وعدہ فرمایا۔ میں ان پر (تیری امت) رحمت نازل کروں گا اور ان کی بدیوں کو نیکی سے بدل دوں گا۔ اور جو کوئی مجھ سے دعا کرے گا میں اسے لَبِیک کہوں گا اور جو کوئی مانگے گا میں عطا فرما دوں گا۔ اور جو مجھ پر توکل کرے گا میں اسے کفایت کروں گا۔ اور دنیا میں اس کے گناہ چھپاؤں گا اور آخرت میں تمہیں اس کا شفیع بناؤں گا۔

اسی شب رب تعالیٰ نے امت مرحومہ پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں مگر حضرت موسیٰ کے بار بار عرض کرنے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض داشت سے پانچ رہ گئی۔ نمازیں تحفہ معراج ہیں۔ معراج سے واپسی پر جو واقعات

پیش آئے وہ بھی معجزات ہیں، کتب احادیث اور کتب سیر میں تفصیل سے وہ ذکر ہیں۔ (۱۹)

وصل یا زدہم: حضور محبوب رب العالمین اور رب العالمین عز اسمہ کے درمیان شب معراج نوے ہزار کلام ہوئے۔ تیس ہزار اسرار، تیس ہزار اخبار اور تیس ہزار احکام ہیں۔ (۲۰)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ نماز پنجگانہ (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) فرض ہے۔ شب اسرار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج کا تحفہ نماز ملا۔ پانچ وقت کی نمازیں باقاعدگی سے پڑھنے والا پچاس نمازوں کا ثواب پائے گا۔ (۲۱)

- ☆ (۱۹) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳ و ما بعد
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محضی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۳ و ما بعد
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵ و ما بعد
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۶
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۱۸۲ و ما بعد
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۸
- ☆ مدارج النبوت، حصہ اول، ص ۲۹۱ و ما بعد
- ☆ (۲۰) التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵
- ☆ (۲۱) احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۸
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۲۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۰۶

﴿۲﴾ حَضَر (مقیم ہونے کی صورت میں) نماز پنجگانہ میں ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعت فرض ہیں اور سفر شرعی میں چار رکعتوں والی نماز میں قصر ہو جاتا ہے۔ اور بجائے چار کے دو رکعت فرض رہ جاتے ہیں۔ قصر کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی سفر شرعی میں قصر نہ کرے گا۔ اس کی نماز نہ ہوگی۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ (۲۲)

﴿۳﴾ کلمہ سُبْحَانَ عَظَمَتِ الْہِی کا مظہر ہے۔ یہ ذکر عظیم خاص ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ (۲۳)

﴿۴﴾ شبِ اسراء حضور سید العالمین ﷺ کو تمام کواکب اور ستاروں کے تمام نظاموں سے بلند کیا گیا۔ مقام قرب خاص عطا ہوا۔ یہ مقام آپ کے سوا کسی اور کو عطا نہ ہوا، نہ ہوگا۔ تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے حضور پر نور ﷺ کا نور انوار قرب خاص بارگاہ رب العزت جل و علا میں رہا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ رُوحَهُ نُورًا بَیِّنَ یَدِی اللّٰهِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ بِالْفُیْ عَامٍ یُسَبِّحُ ذٰلِکَ النُّوْرُ الحدیث (۲۴)

نبی اکرم ﷺ کا جسد انور نور تھا۔ اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے مقام قرب خاص میں تھا۔ (اسے لامکاں ہی تو کہتے ہیں)

شبِ اسراء حضور سید عالم ﷺ کو اسی قرب خاص پر فائز کیا گیا۔ کائنات کی ہر شے پیچھے رہ گئی۔ اس لئے ہزاروں لاکھوں سالوں دور ستاروں پر عام انسان کا پہنچ جانا ممکن ہے۔ البتہ جمیع کواکب سے آگے صرف مصطفیٰ کریم ﷺ کی منزل ہے۔ (۲۵)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱	۲۲
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بالنس العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۱	۲۳
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۳	۲۴
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد حبیب جوہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حگی پشاور، ۵۰۲	۲۵
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محدثی (م ۱۳۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۰	۲۶
رواہ القاضی عیاض عن اس عیاض فی الشفا، ج ۱ ص ۸۳	۲۷
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بالنس العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۲	۲۸
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵	۲۹

﴿۵﴾ بیت اللہ الحرام، بیت المقدس اور مسجد نبوی سمیت دنیا کی ہر مسجد بلکہ ہر پاک جگہ جانا جائز ہے۔ یہ جانا خواہ حصول عبادت و ثواب کے لئے ہو مثلاً نماز ادا کرنا، زیارت کرنا، تعلیم حاصل کرنا، عمرہ و حج کرنا، مقربانِ خدا و مصطفیٰ (جل و علاہ) کی زیارت کرنا، ان سے استفادہ، استفادہ کرنا ہو، یا دنیوی جائز کاموں کے لئے ہو، مثلاً تجارت کرنا، دنیوی تعلیم حاصل کرنا، جب تک کسی خاص جگہ، خاص وصف، خاص حالت میں جانے کی پابندی نہ ہو جانا جائز ہے۔ (۲۶)

﴿۶﴾ آیت مبارکہ زیب عنوان میں مسجد حرام سے پورا حرم شریف مراد ہے، کیونکہ معراج کی ابتدا اُم ہانی کے مکان سے ہوئی، جو اس وقت مسجد حرام سے باہر تھی۔ (مسجد حرام کی ترکی تعمیر کے وقت سے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا مکان مسجد میں شامل ہے) اسی لئے پورے حرم شریف کا ثواب یا عقاب کے اعتبار سے ایک ہی حکم ہے۔ (۲۷)

﴿۷﴾ حدود حرم کو نبی اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ ان حدود میں غیر مسلم داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں سے شکار کرنا جائز نہیں۔ حدود حرم یہ ہیں۔

جہتِ مدینہ منورہ سے تین میل (شرعی)

- ☆ (۲۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۱
- ☆ (۲۷) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۵۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۳۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حنگی پشاور، ۵۰۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۸

جہت عراق سے سات میل

جہت ہجرانہ سے نو میل

جہت طائف سے سات میل

جہت جدہ سے دس میل (۲۸)

نوٹ: حرم کی حدود اور اس کے تفصیلی احکام سورہ بقرہ، میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ نماز جمعہ اور نماز جنازہ، نماز پنجگانہ کے بعد فرض ہوئے۔ یہ نمازیں بھی فرض ہیں۔ ان کا انکار کفر اور تارک

فاسق ہے۔ (۲۹)

﴿۹﴾ کسی کے ہاں جا کر ملاقات سے پہلے اجازت طلب کرنا آداب ملاقات سے ہے۔ طلب اجازت کے لئے

دستک دینا، کسی کے ہاتھ پیغام بھیجنا، گھنٹی بجانا اور دیگر طریق اجازت کا استعمال مستحب ہے۔ (۳۰)

﴿۱۰﴾ کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا جائز ہے۔ جبکہ سننے والا عجب و تکبر سے امن میں رہے۔ انبیاء کرام علیہم

الصلوٰۃ والسلام نے شب اسری حضور سید عالم ﷺ کی تعریف ان کی موجودگی میں کی۔ شعراء صحابہ کرام رضوان

اللہ علیہم نے حضور کے سامنے نعتیں پڑھیں، قصائد پڑھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے انہیں منع نہ فرمایا۔ (۳۱)

﴿۱۱﴾ اہل فضل و صلاح کی ملاقت کے لئے سفر کر کے جانا، ان کا استقبال کرنا، انہیں مرحبا، خوش آمدید کہنا، ان سے

نرم کلام کرنا جائز ہے۔ اگرچہ زائر مزدور سے افضل ہو۔ شب اسرا انبیاء کرام نے حضور ﷺ شب اسرا کے دولہا کو

مرحبا کہا۔ حضور باوجود افضلیت قطعیہ پر فائز ہونے کے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ملاقت کے لئے

تشریف لے گئے۔ (۳۲)

☆	(۲۸)	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰۳
☆	(۲۹)	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰۳۔
☆	(۳۰)	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹
☆	(۳۱)	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹
☆	(۳۲)	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۹

﴿۱۲﴾ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سبھی وصال کے بعد حیاتِ حقیقیہ دنیویہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ شبِ اسرا اس کا کمال مظاہرہ ہوا۔ انبیاء کرام سے مزارات میں ملاقات ہوئی۔ پھر بیت المقدس میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شبِ اسرا کے دولہا کی امامت میں نماز ادا کی۔ آسمانوں پر ان سے ملاقات ہوئی۔ امتِ مرحومہ پر پچاس نمازوں کی تخفیف، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہوئی۔ حضور سید عالم ﷺ نے حجۃ الوداع میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا سنا۔ خود تاجدارِ کونین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿۱۳﴾ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ (۳۳) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز ادا فرماتے ہیں۔ (۳۳) حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات تمام انبیاء و مرسلین، جن و انس، ملائکہ و مقربین بلکہ تمام مخلوق میں سے سب سے افضل و اعلیٰ، برتر و بالا ہیں۔ آپ کی مانند کائنات میں کوئی شے نہیں۔ یہ مسئلہ قطعیات، ضروریاتِ دین سے ہے۔ نصوصِ قطعیہ کثیرہ وافرہ اس پر ناطق ہیں۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور اکرم نور مجسم شفیع معظم ﷺ کی مثلیت کا دعویٰ کرے۔ آپ کی مثلیت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ ربِّ کریم جل و علانے باوجود عظمت و جلالت کے اپنے محبوب کو نہایت ہی پیارے کلمات سے یاد فرمایا ہے۔ آیت زیب عنوان میں آپ کو ”عبدہ“ فرمایا یعنی قرب خاص پر فائز بندہ۔ عام بندوں اور آپ میں زمین و آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ آپ ﷺ کی نعت میں وارد ہے۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرُ
لَا يُمَكِّنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عارف بوعیری علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن انس / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱ ص ۲۱۲

(۳۳)

(۳۳)

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارون ار علامہ علی بن محمد حارون شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۱

شاعر مشرق علامہ اقبال نے یوں کہا۔

پیش او کیتی جبیں فرسودہ است
عبدہ از فہم تو بالا تر است
جوہر او نے عرب، نے انجم است
عبدہ صورت گر تقدیر ہا
عبدہ ہم جاں فزا، ہم جاں ستاں
عبد دیگر عبدہ چیزے دگر
عبدہ دہرست و دہراز عبدہ ست
عبدہ با ابتدا بے انتہاست
کس ز سرِ عبدہ آگاہ نیست
لَا إِلَهَ تَجِدُ دَمِ او عَبْدُ
عبدہ چند و چگون کائنات
مدعا پیدا نگر دو زیں دو بیت

خویش را خود عبدہ فرمودہ است
زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است
آدم است و زہم آدم اقدم است
اندر و ویرانہ ہا تعمیر ہا
عبدہ ہم شیشہ، ہم سنگ گراں
ماسراپا انتظار، او منتظر
ماہمہ رنگیم، او بے رنگ و بوست
عبدہ صبح و شام ما کجاست
عبدہ جز سرِ اِلَّا اللہ نیست
فاش تر خواہی بگو ہو عبدہ
عبدہ رازِ درون کائنات
تانبہ بنی از مقامِ مَآرَمِیْتُ (۳۵)

جاوید نامہ ص ۱۳۹، ۱۵۰

(۳۵)

- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۳۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ۳۵۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حقی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۳۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون حوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی ہشاور، ۵۰۲

﴿والدین کے ساتھ حسن سلوک﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَاِمَّا یَبْلُغَنَّ
عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاَوْ کِلَهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا قَوْلٌ وَلَا تَنْهَرُهُمَا
وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیْنِیْ صَغِیْرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۳، ۲۴)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے
ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے
کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی
بات کہنا، اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے، اور عرض کراے
میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

حل لغات:

”قَضٰی“: آیت میں اس سے مراد ہے حکم فرمایا، لازم کیا، واجب کیا، یہ حکم قطعاً ہے۔ لغات میں قَضٰی متعدد

معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) بمعنی اَمَرَ، حکم کیا۔ جیسا آیت زیب عنوان میں ہے۔

(۲) بمعنی خَلَقَ، پیدا کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَقَضَيْنَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ (سورہ حم السجدہ آیت ۱۲)

تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں۔

(۳) بمعنی حَكَمَ، فیصلہ کیا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

.....فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ (سورہ طہ آیت ۷۲)

تو کر چک جو تجھے کرنا ہے۔

(۴) بمعنی فراغ، یعنی فیصلہ ہو چکا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ ☆ (سورہ یوسف آیت ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

(۵) بمعنی ارادہ، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ☆ (سورہ ال عمران آیت، ۳۷)

جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(۶) بمعنی عہد، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ☆

(سورۃ القصص آیت ۴۴)

اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا (نبوت کا عہد دیا) اور

اس وقت تم حاضر نہ تھے۔

(۷) بمعنی موت آنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ☆ (سورۃ القصص آیت ۱۵)

تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا (اس پر موت اتار دی)
(۸) خبر دینا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فِي الْكِتَابِ ☆
(سورہ بنی اسرائیل آیت ۴)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں وحی بھیجی (خبردار کر دیا)
(۹) بمعنی لکھنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ☆
(سورہ مریم آیت ۲۱)

اور یہ کام ٹھہر چکا ہے (لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے)
(۱۰) بمعنی پورا کرنا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ الْآيَةُ
(سورہ القصص آیت ۲۹)

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کر دی۔

(۱۱) بمعنی بیان کر دینا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ☆

(سورہ طہ آیت ۱۱۳)

اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہو لے (قرآن کی وحی کا بیان پورا نہ ہو لے) اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ کر۔

(۱۲) ادا کرنا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ مَنَاسِكُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا الْآيَةُ

(سورہ الفہرہ آیت ۲۰۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو (ادا کر چکو) تو پھر اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، بلکہ اس سے زیادہ۔

فقہاء کرام علیہم الرضوان کے نزدیک قضا اور ادا میں فرق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر عبادت کو شرعاً محدود

وقت میں پورا کیا جائے تو وہ ادا کہلاتی ہے اور اگر عبادت کو شرعاً محدود وقت کے بعد ادا کیا جائے تو قضا کہلاتی ہے۔ اگرچہ یہ تعریف وضع لغوی کے خلاف ہے تاہم وقت پر اور وقت کے بعد ادا کرنے کے لئے تمیز کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور فقہاء کے نزدیک یہی معتبر ہے۔

لغت میں قضاء کئی طور پر ہے مگر سب کا مرجع انقطاع شے اور اس کا پورا ہونا ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تیرے رب نے قطعی طور پر واجب کر دیا ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ (۱)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۰۰۰
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی ۲۰۹
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المفسر الشریعہ مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۱۰۰
- ☆ الفروق اللغویۃ از ابوہلال الحسن بن عداقدس سہل العسکری (۵۳۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلام آباد ۲۱۵
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی رسی حقی (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۲۹۰
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والطائری فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الداعی مطبوعہ بیروت ۳۸۳
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی زاری حصاص مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ج ۳ ص ۶۹
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ج ۳ ص ۶۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت ج ۱ ص ۱۰۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام حارثہ رحمضری مطبوعہ کراچی ج ۲ ص ۱۰۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء المعری مطبوعہ لبنان ج ۳ ص ۱۱۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر تلعی مطبوعہ مصر ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ج ۱ ص ۱۰۰
- ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الجبر عبد اللہ بن عمر بیضاوی ج ۱ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محبی مطبوعہ مکتبہ مکتبہ ص ۲ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ مکتبہ ص ۲ ص ۱۰۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارث از علامہ علی بن محمد حارث شافعی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۵۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سیفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی الروسی (۱۲۰۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کربلا ج ۲ ص ۶۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود انوسی حقی (۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ ص ۲ ص ۱۰۰
- ☆ حاشیۃ الحمل علی الحلالین، تالیف علامہ سلیمان الحمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ج ۱ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی محدثی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۱۰۰

”اُف“: ایسا کلمہ جو کراہت اور تنگ دلی پر دلالت کرتا ہو۔ اُف دراصل اسم فعل ہے۔ یعنی تنگدل ہوتا ہوں، بیزار ہوتا ہوں۔ لغت کے اعتبار سے اُف اور تُف اس میل کو کہتے ہیں جو انگلیوں پر جم جاتا ہے۔ یا ناخن کا میل، یا کان کا میل، اور وہ ذرا سی لکڑی جو تم زمین سے اٹھالو۔ کھپاج، قِلت۔

اس کا ایک معنی یہ بھی یہاں کیا گیا ہے کہ جب انسان کو گربذلاحق ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے زبان سے پھونک مارتا ہے۔ اسے اُف کہتے ہیں۔

آیت میں اس سے مراد یہ ہے کہ والدین کو کوئی ایسی ادنیٰ سی بات بھی نہ کہو جس سے تمہاری طرف سے نفرت یا تنگدلی ظاہر کرتی ہو۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین جب دونوں یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں حالتِ ضعیفی میں وہ تمہاری نگہداشت کے محتاج ہو جائیں، اپنی معاش اور معیشت میں تمہارے سہارے پر ہو جائیں تو ان کی ہر طرح نگہداشت کرو، ان کی معاشی کفالت کرو اور اگر بڑھاپے کے باعث کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو تو تم ہرگز ناگوری محسوس نہ کرو۔ ان کی بات رد نہ کرو، بلکہ پوری کرو۔ انہیں اف یا ہوں تک نہ کہو۔ ان سے ہر قسم کی ایذا رسانی حرام ہے۔ ایذا کے تمام ذرائع حرام ہیں۔ (۲)

- (۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ زمخشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۱۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۲ ص ۷۰۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۸۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۳۱۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۴۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارون شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البیروسی (م ۵۱۲ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الدبسی حنفی (م ۵۱۲ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵

”وَلَا تَنْهَرُهَا“: نَهَرَ يَنْهَرُ (از باب فَتَح) نَهْرًا کا معنی ہے، خون کا زور سے بہنا، پانی کا زمین پر بہہ کر اپنے لئے نہر بنالینا، نہر کھود کر جاری کرنا، سائل کو جھڑکنا۔ آیت زیب عنوان میں جھڑکنا ہے۔ (۳)

آیت سے مراد یہ ہے کہ والدین کو بڑھاپے میں (بلکہ کسی حالت میں بھی) مت جھڑکو۔ ان سے سخت کلام نہ کرو۔ بلکہ نہایت دھیمے لہجے میں ان سے گفتگو کرو۔ (۴)

”عِنْدَكَ“: تیرے پاس، تیرے ہاں، تیری کفالت میں، تیری نگہداشت میں۔

مراد یہ ہے کہ والدین اس حال میں ہوں کہ بڑھاپے کی وجہ سے معیشت میں تیرے محتاج ہوں، اگرچہ تجھ سے الگ رہتے ہوں۔ عِنْدَكَ کی قید اتفاقی ہے، احترازی نہیں۔ (۵)

☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۷	☆	(بقیہ ۲)
☆	حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۶	☆	
☆	مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱	☆	
☆	ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۵۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۶ ص ۳۱	☆	
☆	المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۲۵	☆	(۳)
☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۰۷	☆	
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۳۳	☆	
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۳۳	☆	(۴)
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۵	☆	
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۹۰	☆	
☆	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۹۷	☆	
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص -	☆	
☆	مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱	☆	
☆	تفسیر حلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۰	☆	
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۷	☆	
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقبن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۹۰	☆	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۷	☆	
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵	☆	
☆	حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۶	☆	
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۰۰	☆	(۵)

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا: اور والدین سے نرم و لطیف بات کرے۔ ایسی بات کہے، ایسے کلمات کہے اور ایسے لہجے میں بات کرے جس میں لطف و مہربانی اور نرمی و محبت ہو۔ (۶)

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ: اور ان کے لئے عاجزی کا بازو پھیلاؤ۔

والدین کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنے کا استعارہ ہے۔ والدین کے سامنے اس طرح پیش آئے جس سے ان کا عینیت امیر کے سامنے، اور گنہگار غلام اپنے سخت مزاج آقا کے سامنے پیش آتے ہیں۔ (۷)

- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۵۰
- حاشیہ الحمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدوسی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۱
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۸
- احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۳
- الکشاف عن حقائق التریل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۵
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳
- تفسیر کبیر، امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی، (م ۱۰۱۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۲۰ ص ۱۹۰
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵
- تفسیر روح السان از علامہ امام اسمعیل حنفی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۴۸
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۸
- احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
- الکشاف عن حقائق التریل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۵
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۱۰۱۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر ج ۲۰ ص ۱۹۰
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۳
- لباب الہدای فی معانی التزیل المعرف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱
- معارف التریل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۰
- تفسیر حلالی، از علامہ حافظ حاتم الدین سیرطی، از علامہ حلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۷۷
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۳۷
- التریل و مدار التاویل المعروف بہ مدارک از علامہ ابن کثیر از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳
- تفسیر المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۵
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۸

”مِنَ الرَّحْمَةِ“: فرطِ رحمت سے۔ انتہائی رحمت سے۔

اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ والدین کی خدمت نہایت محبت و شفقت سے کرے۔ کسی تنگ و عاریا طعن و تشنیع کے خوف سے نہ کرے۔ ان کے لئے نعمتِ باقیہ کے لئے دعا کرتا رہے۔ (۸)

وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْنِي بِمَا كَرِهْتُ رَبِّي بِمَا كَرِهْتُ رَبِّي صَفِيرًا:

اور عرض کر، اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیا کہ والدین کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آئے۔ ان کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔ اور ان پر اس طرح نرمی و رحم کرے جیسا کہ انہوں نے اس کے بچپن میں رحم کیا تھا۔ جب یہ بچہ تھا، جاہل اور محتاج تھا۔ اپنی ضروریات پوری کرنا تو کجا، ان سے بے خبر بھی تھا، تو اس وقت والدین نے اس کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دی، راتوں کو وہ خود جاگے مگر اس کی نیند میں خلل نہ آنے دیا۔ خود بھوکے رہے مگر اسے کھلایا۔ خود کپڑوں کے محتاج رہے مگر اسے پہنایا۔ تو اب بڑھاپے میں یہ انسان کے بچپن کی طرح محتاج ہیں۔ تو اب بچہ (جواب جوان ہے) ان کی ضروریات کو اسی طرح پورا کرے جیسا انہوں نے کیا۔ ان کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔ خود بھوکا رہے۔ انہیں کھلائے۔ خود محتاج رہ کر ان کی ضروریات کو خوش دلی، رحمت و شفقت سے پورا کرے۔ ان کے بول و براز اور تھوک وغیرہ غلاظت کو بغیر نفرت کے صاف کرے۔ ایسا کر لینے کے بعد ان کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اب وہ ان کے لئے رحمت کی دعا کرتا رہے۔ (۹)

- (۸) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبیر الاقوال فی وجوہ التأویل، امام حازن القاسمی، مطبوعہ کتب خانہ جی، ج ۲ ص ۱۰۱
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لسان، ج ۱۰ ص ۲۰۳
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۲۳) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۲۷
- حاشیۃ الجمل علی الحلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۳۰۷
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی محدثی (م ۵۱۲۲۵) (از دونو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۹
- (۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لسان، ج ۱۰ ص ۲۰۳
- تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی محدثی (م ۵۱۲۲۵) (از دونو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تبارک و تعالیٰ و تقدس وحدہ لا شریک لہ معبود حقیقی ہے۔ عبادت کے لائق صرف وہی ایک ذات ہے۔ کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا حرام قطعی حرام ہے۔ اس کی وحدانیت کی تصدیق اور اسی کی عبادت فرض، امر قطعی ہے۔ چونکہ عبادت غایت تعظیم و نہایت انعام کا تقاضا کرتی ہے اور رب تعالیٰ جل سلطانہ سے زیادہ تعظیم کا کوئی اور حقدار نہیں اور وہی سب سے زیادہ انعام فرمانے والا ہے۔ وہی اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اسی کے استحقاق کا بین ذکر ہے۔ (۱۰)

﴿۲﴾ توحید خداوندی کے اقرار و تصدیق میں حضور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اور ان سے محبت و تعظیم داخل ہیں۔ اس لئے کہ توحید و رسالت کا اقرار و تصدیق لازم و ملزوم ہیں۔ جو شخص توحید کا اقرار کرتا ہے اور رسالت کے بارے میں اس کے ایمان میں کمی ہے یا آپ کی تعظیم کا منکر ہے وہ درحقیقت توحید خداوندی اور اس کے تقاضوں کا منکر ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کے ساتھ

- (۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۳، ۶۱۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۸۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۰۱
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۲۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۱۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۴۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۳
- ☆ تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۱۷

حضور خاتم المرسلین ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضور کی طاعت کو اللہ نے اپنی طاعت قرار دیا ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ توحید خداوندی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بجالائے۔ (۱۱)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نیکی کرنا بندہ مومن پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

یاد رہے والدین کے احسانات کا بدلہ ادا کرنا بندہ کے لئے ممکن ہی نہیں۔ ان کے احسانات حد و حساب سے باہر ہیں۔ بندہ اگر تمام عمر والدین کے احسانات ادا کرنے کے لئے سخت سے سخت مشقت برداشت کرے پھر بھی بدلہ ممکن نہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان، نیکی اور حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اولاد والدین کے ساتھ ہر حال میں اور ہر وقت حتیٰ المقدور نیکی اور احسان سے پیش آئے۔ آیت زیب عنوان کے علاوہ دیگر متعدد آیات میں اپنی عبادت کے ساتھ والدین کے احسانات کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا.....الآیۃ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔
نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ : حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصْلُہُ فِیْ عَامَیْنِ اَنْ اَشْكُرَ لِیْ وَلِیْوَالِدَیْکَ . اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ☆ (سورہ لقمن آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلی ہوئی اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آتا ہے۔

احادیث طیبہ صحیحہ مرفوعہ و غیر مرفوعہ کثیرہ میں والدین کی خدمت، نیکی اور حسن سلوک کا واضح بیان ہے۔ والدین کی خدمت کرنے کے فضائل، اہمیت اور نافرمانی کا وبال، عذاب و عتاب کا بیان موجود ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ، قَالَ، الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا، قَالَ، ثُمَّ أَيُّ، قَالَ، ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ، ثُمَّ أَيُّ قَالَ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ، حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوْ اسْتَرَدَّتْهُ لَزَادَنِي (۱۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا، نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اس کے بعد (کون سا عمل پسندیدہ ہے؟) آپ نے فرمایا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ اس کے بعد؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں، آپ نے مجھ سے یہ چیزیں بیان کیں۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مزید پسندیدہ افعال کا بیان فرماتے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۱۳)
والدین سے نیکی کرنا نماز، روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔ (۱۴)

☆ (۱۲)	رواہ البخاری عن عبد اللہ . ج ۲ ص ۸۸۲	☆	ورواہ احمد عن عبد اللہ . ج ۲ ص ۲۲
☆ (۱۳)	المغنی عن حم ل الاسفار للعراقی . ج ۲ ص ۲۱۶	☆	اتحاف السادة المتقين للزبيدي . ج ۶ ص ۳۱۳
☆	تذكرة الموضوعات للفتنی . ۲۰۱	☆	الفوائد المجموعه للشوکانی . ۲۵۷
☆	بحوالہ موسوعه اطراف الحديث النبوی الشریف . ج ۳ ص ۲۳۷		
☆ (۱۴)	احکام القرآن . از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعه دار الکتب العربیہ بیروت' لسان . ج ۳ ص ۱۹۱		
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعه دار المعرفه بیروت' لسان . ج ۳ ص ۱۱۹۷		
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعه دار الکتب العربیہ بیروت' لسان . ج ۱۰ ص ۲۳۸		
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل . از امام جلالہ محمد بن عسکری . مطبوعه کراچی . ج ۲ ص ۲۱۴		

﴿۴﴾ بندہ مومن پر فرض ہے کہ والدین کی خدمت کر کے انہیں راضی کرے۔ اگر والدین راضی ہو گئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا ہی کامیاب زندگی کی منزل ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رِضَاءُ الرَّبِّ فِي رِضَاءِ الْوَالِدَيْنِ وَسَخَطُهُ فِي سَخَطِهِمَا (۱۵)

وَفِي رِضَاءِ الْوَالِدِ (۱۶)

ماں باپ کی رضا میں رب کریم راضی ہے اور ماں باپ ناراض ہوں تو رب تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

طَاعَةُ اللَّهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ وَمَعْصِيَةُ اللَّهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ (۱۷)

باپ کی فرمانبرداری میں اللہ کی اطاعت ہے اور باپ کی نافرمانی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ہے۔ (۱۸)

- ☆ (بقیہ ۱۴) تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارة المطالع قاہرہ، ازہر ج ۲۰ ص ۱۸۴
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۴
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۶
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن سیوطی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۰۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۷
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آبیہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۵۷
- ☆ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸
- ☆ (۱۵)
- ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمرو / ج ۲ ص ۲۰
- ☆ (۱۶)
- ☆ ورواہ البزار عن ابن عمر / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸
- ☆ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۸۷
- ☆ (۱۷)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰
- ☆ (۱۸)
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۱۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۹

(۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک، نیکی اور محبت میں کثیر امور شامل ہیں۔ چند ایک یہ ہیں۔

(۱) والدین کے ساتھ دلی طور پر محبت کرے۔

(ب) والدین کے ساتھ نہایت ادب و تعظیم سے اس طرح پیش آئے جس طرح رعایا اپنے امیر کے سامنے اور

گناہگار غلام اپنے سخت مزاج، ترش رو اور سخت گیر آقا کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

(ج) والدین کے ساتھ گفتگو کرتے وقت نرم لہجہ اور پست آواز میں گفتگو کرے۔

(د) والدین کو رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے۔ غضب آلود نظروں سے دیکھنا حرام ہے۔ والدین کے چہرے کو

بظہر رحمت دیکھنا حج اور عمرہ کا درجہ رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

النَّظَرُ إِلَى الْكُعْبَةِ عِبَادَةٌ، وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ، وَالنَّظَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عِبَادَةٌ (۱۹)

کعبہ مشرفہ کی زیارت عبادت ہے۔ ماں باپ کے چہرے کی زیارت عبادت ہے۔ قرآن مجید کی

زیارت عبادت ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً، قَالُوا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ اللَّهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ (۲۰)

(حضور سید الانام رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا) جو بچہ اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر

سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دے گا۔ صحابہ کرام نے

عرض کیا۔ اگر ایک دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو سو مرتبہ حج کا ثواب ملے گا؟) فرمایا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ

کثرت سے عطا فرماتا ہے۔ اور وہ زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۵) والدین کی بات کو رد نہ کرے۔ اگر وہ غلطی پر ہوں تو نہایت نرمی اور حکمت عملی سے ان کی اصلاح کرے۔

رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف / کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۷۱۴

رواہ الحاکم فی تاریخہ وابن البخاری عن ابن عباس / بحوالہ کنز العمال ج ۱۶ ص ۳۵۳۵

(و) وہ چلتے ہوئے والدین کے آگے نہ چلے۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو جائز ہے۔ مثلاً راستہ صاف کرنا ہو، اندھیرا ہو، اس کا آگے جانا لازم ہو۔

(ز) والدین کی حتی المقدور امامت نہ کرے، اگرچہ بچہ ان سے زیادہ عالم ہو۔ والدین کی اجازت سے ان کی امامت کرانا جائز ہے۔

(ح) مجلس میں ان سے بلند نشست پر نہ بیٹھے۔

(ط) ان کی طرف پیٹھ نہ کرے۔

(ی) اگر بچہ حاکم ہو تو والدین کو اطاعت کی بیعت سے مستثنیٰ رکھے۔

(ک) کھانے پینے، کلام کرنے وغیرہ میں ان سے پہلے نہ کرے۔

(ل) والدین کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے کرے، کسی ملازم وغیرہ سے ان کی خدمت نہ لے۔ البتہ اگر ضعف کی وجہ سے ان کے لئے ملازم رکھنے کی ضرورت ہو تو جائز ہے۔ تاہم اس حالت میں بھی خود خدمت بجالائے تو سعادت مندی اور باعث برکت ہے۔

(م) والدین کو نام لے کر نہ پکارے، بلکہ تعظیم کے کلمات سے یاد کرے۔ مثلاً ابا جی، امی جی وغیرہ۔

(ن) والدین اگر موجود نہ ہوں یا کسی کو ان کے اسماء گرامی بتانا ہوں تو اس ضرورت کے تحت والدین کا نام لے سکتا ہے۔

(س) بڑھاپے میں جب کہ والدین کے مزاج میں سختی، جڑ جڑ اپن اور زور ورنجی پیدا ہو جاتی ہے اس وقت خاص طور پر ان سے نرمی سے پیش آئے۔ ان کی بات کو رد نہ کرے۔ ان سے کرخت لہجے میں گفتگو نہ کرے۔

(ع) ضعف، بیماری اور بڑھاپے میں والدین کا بول و براز وغیرہ صاف کرتے وقت ناگواری محسوس نہ کرے۔ کیونکہ بچپن میں وہ تیرے بول و براز کو بغیر ناگواری کے صاف کرتے رہے۔ (۲۱)

(۲۱) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۹۶ و ما بعد
 احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹ و ما بعد

﴿۶﴾ والدین کی ضروریات صرف اسی حالت میں پورا کرنا لازم نہیں جب وہ تیرے مکان میں ہوں۔ بلکہ ان کی جملہ ضروریات کا حتی المقدور پورا کرنا ہر حال میں فرض ہے۔ اگرچہ وہ تجھ سے علیحدہ رہتے ہوں۔ (۲۲)

﴿۸﴾ والدین اولاد کے مال میں بقدر ضرورت تصرف کرنے کے مجاز ہیں۔ اولاد کا مال بغیر ان کی اجازت سے بقدر کفایت استعمال کر سکتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے ایسے ایک مقدمہ میں فیصلہ دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا وَلَدًا وَإِنْ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَحْتَاجَ مَالِي، فَقَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لَا يَبُكَ (۲۳)

- ☆ (بقیہ ۲۱)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۷ وما بعد
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۳ وما بعد
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۳ وما بعد
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۱، ۱۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۸۳ وما بعد
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۶ وما بعد
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۶ وما بعد
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۰ وما بعد
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۰ وما بعد
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۶
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۳۶ وما بعد
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۳ وما بعد
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۷ وما بعد
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۵۷ وما بعد
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۳۳۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمد آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۷
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن جابر، ص ۱۶۷
- ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۱۳، ۲۰۳، ۱۷۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ لیکن میرا باپ میرا مال لینا چاہتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا مال اور تو خود تیرے باپ کی ملک میں ہے۔ (تیرا والد تیرے مال سے اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے)

اس لئے اولاد اپنے مالوں سے ماں باپ کی بقدر کفایت کفالت کرتی رہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ وقت حاجت والدین کی خدمت فرض ہے۔ اور عدم حاجت کے وقت ان کی خدمت مستحب و مندوب ہے۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ والدین کے ساتھ احسان سے یہ امر بھی ہے کہ ان سے گالی گلوچ نہ کرے اور ان کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ الْكَبَائِرَ أَنْ يُشْتَمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يُشْتَمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيُشْتَمُ أُمُّهُ فَيُشْتَمُ أُمُّهُ (۲۶)

کبیرہ گناہوں سے ایک گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے صحابہ کرام نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں، اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا اور اگر کوئی کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (گویا اس نے اپنی ماں باپ کو گالی دینے کا سبب خود پیدا کیا) (۲۷)

☆ (۲۴) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۴۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۷

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۰

☆ (۲۵) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۳۷

☆ (۲۶) رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمرو

☆ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو، ج ۲ ص ۲۰ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۶۳

☆ (۲۷) احکام القرآن، از امام ابوبکر محمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۱۹۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۱۹۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۴۶

﴿۱۱﴾ گناہ کبیرہ میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(ا) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

(ب) کسی جان کا ناحق قتل کرنا۔

(ج) اسلامی جہاد سے فرار۔

(د) پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔

(ه) جادو کرنا۔

(و) یتیم کا مال کھانا۔

(ز) سود کھانا۔

(ح) والدین کی نافرمانی۔ وغیرہ۔ (۲۸)

﴿۱۲﴾ جائز امور میں والدین کی مخالفت نافرمانی ہے۔ اسی طرح ان سے نیکی، ان کے مقاصدِ حسنہ میں موافقت میں

ہے۔ لہذا جب والدین یا ان میں ایک ایسے کام کا حکم دیں جس میں معصیت نہ ہو تو اس کا بجالانا واجب ہے۔

اگر والدین مباح کام کا حکم دیں تو وہ کام اولاد کے لئے مندوب و مستحب ہو جاتا ہے اور اگر پہلے سے وہ کام

مندوب ہو تو والدین کے حکم سے اس کے استحباب میں تاکید ہو جاتی ہے۔ (۲۹)

﴿۱۳﴾ ماں کی محبت اور اس پر شفقت باپ کی محبت اور شفقت سے تین گنا زیادہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ ماں تین ان

مشکل مرحلوں سے گزرتی ہے جن سے باپ نہیں گزرتا۔ صعوبتِ حمل، صعوبتِ ولادت، صعوبتِ رضاعت و

تر بیت۔ حدیث شریف میں ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي، قَالَ:

أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ (۳۰)

۲۸) تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۵۹

۲۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۲۳۸

تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۱۰۶۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ج ۲ ص ۱۹۱

لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارون از علامہ علی بن محمد حارون شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷

۳۰) رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۸۸۳، رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۳۱۲

ایک شخص حضور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے۔ فرمایا۔ تیری ماں۔ سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا، پھر کون؟ فرمایا۔ تیری ماں، سائل نے دریافت کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ (۳۱)

﴿۱۳﴾ والدین کے ساتھ احسان کرنے میں والدین کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔ بلکہ اگر والدین کا فر معاہدہ ہوں تو بھی ان سے احسان کرنا چاہئے۔ آیت زیب عنوان والدین کے بارے میں مطلق ہے۔ اس میں اسلام کی شرط نہیں۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ☆
(سورة الممتحنة ص ۸)

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو۔ بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ اتَّيْتُ أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَصِلْهَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهَا لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ. (۳۲)
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری ماں اسلام سے نفرت کرتی ہوئی قریش کے نبی کریم ﷺ کے معاہدہ کے دوران میرے پاس آئی۔ (وہ معاہدہ تھیں) میں نے نبی اکرم ﷺ

- | | | | |
|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|---------------------------------|
| ☆ | رواہ الترمذی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن حدہ، ج ۲ ص ۱۹ | ☆ | رواہ ابن ماحہ عن اسی ہریرۃ، ۲۶۹ |
| ☆ | رواہ احمد، ج ۵ ص ۲ | | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۱۹۷ | ☆ | (۳۱) |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۳۹ | ☆ | |
| ☆ | رواہ البخاری عن اسماء، ج ۲ ص ۸۸۴ | ☆ | رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ |
| ☆ | رواہ ابو داؤد عن اسماء، ج ۲ ص ۲۴۴ | ☆ | رواہ احمد، ج ۶ ص ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶ |

سے دریافت کیا کہ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، ابن قتیبہ کہتے ہیں قرآن مجید کی آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ لَا يَنْهَاكُمْ آلاية (۳۳)

﴿۱۵﴾ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے جانا جائز نہیں۔ البتہ اگر کفار کا حملہ سخت ہو اور حاکم اسلام کی طرف سے جہاد عام کا اعلان ہو جائے تو جہاد میں جانے کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ عام حالات میں والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے۔ داد ادا دی وغیرہ ماں باپ کے حکم ہیں۔ متعدد احادیث صحیحہ میں اس کی صراحت موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں یہ ہے۔

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ، أَلَاكَ وَالِدَانِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ. (۳۳)

ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ پاس حاضر ہوا تا کہ وہ جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کی، ہاں، فرمایا تیرا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔ (۳۵)

﴿۱۶﴾ جب مختلف فرائض یا مستحبات جمع ہو جائیں تو سب سے اہم کو مقدم کیا جائے۔ جہاد فرض ہے اور والدین کی خدمت بھی فرض ہے۔ عام حالات میں ماں باپ کی خدمت اہم ہے۔ البتہ نفیر عام (جہاد کا عام اعلان) ہو جائے تو جہاد میں جانا اعلاء کلمۃ اللہ کا باعث ہے اور اس وقت وہی اہم ہے۔ (۳۶)

﴿۱۷﴾ ماں باپ کے دوست و احباب اور سہیلیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا درحقیقت ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے ماں باپ راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

☆	(۳۳)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۹۶
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۱۹۸
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۳۹
☆	(۳۴)	رواہ الترمذی عبد اللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۲۳۷ ☆ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۳۴۹
☆		ولحوہ رواہ النسائی عن معاویہ بن جہامہ، ج ۲ ص ۵۳
☆	(۳۵)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۴۰
☆	(۳۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۴۰

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمَةَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٌ أَبْرُهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ : نَعَمْ ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَادُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَكَرَامُ صَدِيقَيْهِمَا (۳۷)

حضرت ابی اسید مالک بن ربیعہ الساعدی روایت کرتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! والدین کے حقوق میں کوئی حق باقی رہ گیا جو میں ادا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے ہاں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ والدین کے دوستوں اور سہیلیوں کا کیا مقام ہوگا۔ (۳۸)

﴿۱۸﴾ دعائے مغفرت صرف مسلمان والدین اور رشتہ داروں کے لئے جائز ہے۔ مشرک اور کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔ اموات مشرکین اور کافروں کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں، اگرچہ کتنے قریبی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

☆	رواہ ابو داؤد عن ابی اسید ، ج ۲ ص ۳۵۳	☆	ورواہ الترمذی نحوه عن ابن عمر ، ج ۲ ص ۲۰	(۳۷)
☆	ورواہ ابن ماجہ عن ابی اسید ، ۲۶۹	☆	رواہ احمد ، ج ۳ ص ۴۹۸	
☆	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۱	☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۱	(۳۸)
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۸	☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۱	
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۸	☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۰	

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ☆
(سورة التوبة آیت، ۱۱۳)

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (۳۹)

﴿۱۹﴾ مسلمان میت کی طرف سے صدقہ کرے، اس کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ! إِنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُؤْصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا، قَالَ نَعَمْ (۳۰)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے۔ انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایا۔ ہاں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ فَحَفَرْتُهَا وَقَالَ هَذِهِ لَأُمِّ سَعْدٍ (۴۱)

- ☆ (۳۹) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۶، ۱۹۷
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۴
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زحشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۸
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۵۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۸
- ☆ رواہ النسائی عن ابن عباس، ج ۲ ص ۱۳۲
- ☆ رواہ ابو داؤد عن سعد، ج ۱ ص ۲۴۳
- ☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۷
- ☆ رواہ احمد عن سعد، ج ۵ ص ۲۸۳

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہو چکی ہے، ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا۔ پانی۔ تو انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ (۴۲)

﴿۲۰﴾ والدین کے لئے ان کی حیات میں اور بعد وصال دعا کرنا واجب ہے۔ آیت ربانی نے واضح ہدایت کر دی ہے۔ (۴۳)

﴿۲۱﴾ وصال کے بعد والدین کی قبروں کی زیارت مستحب ہے۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ ہفتہ میں ایک بار جمعہ صبح یا جمعرات کو زیارت کے لئے جائے۔ اگر ہفتہ بعد میسر نہ ہو تو جب آسانی ہو زیارت کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهُمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ وَكُتِبَ بِرًا (۴۴)
جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر ہفتہ، جمعہ میں زیارت کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے گا۔ اور اسے نیکوں میں لکھ دے گا۔ (۴۵)

- ☆ (۴۲) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جاراۃ ز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۶
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۳۸
- ☆ (۴۳) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ فاضل ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۶۷
- ☆ رواہ الحکیم عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۳ ص ۲۹۹
- ☆ (۴۵) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۰۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۸

﴿۲۲﴾ والدین کے لئے جب دعائے مانگے تو رحمتِ باقیہ کی دعا کرے۔ صرف رحمتِ فانیہ کی دعا کافی نہیں۔ اسی طرح جس مسلمان کے لئے دعا کرے تو فانی رحمتوں کے ساتھ باقی رحمتوں کی دعا کرے، کہ یہی دنیا و آخرت میں مفید ہیں۔ (۴۶)



احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۷	۱۶	(۴۶)
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۱۹۸	۱۶	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۳	۱۶	
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۱۹۱	۱۶	

رشتہ داروں کے حقوق اور فضول خرچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمَسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِیْرًا

اِنَّ الْمُبْذِرِیْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیْطٰنِ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

(سورہ بنی اسرائیل آیات ۲۶، ۲۷)

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو، اور فضول نہ اڑا، بے شک فضول اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

حل لغات:

ذَا الْقُرْبٰی: قرابت دار، رشتہ دار۔

قرابت داری ولادت کے باعث ہو جیسے بیٹا، والدین، یا ولادت کے بغیر ہو جیسے بھائی بہن وغیرہ بھی شامل ہیں۔ آیت میں قرابت دار سے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار بھی مراد لئے گئے ہیں۔ (۱)

- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جبار القزحی مشہوری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۹

”حَقُّهُ“: قرابت داروں کے حق کو اجمال سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ اجمال محتاج بیان ہے۔ اس سے مراد مالی حق بھی ہے اور کنبہ پروری، حسن معاشرت، حسن سلوک بھلائی اور خیر خواہی بھی مراد ہے۔ (۲)

”تَبْذِيرًا“: (از باب نَصْر) بَذَرًا کا معنی ہے زمین میں بیج بکھیرنا، منتشر کرنا۔ مجازاً اس سے ضائع کرنا مراد ہے۔ تَبْذِير کا معنی ہے مال فضول خرچی میں اڑانا۔ گناہ کی راہ میں خرچ کرنا، حق کے علاوہ باطل میں مال خرچ کرنا، حق کو روکنے میں مال خرچ کرنا، اسی سے مُبْذَر بنا ہے، بمعنی فضول اڑانے والا۔ باطل کی راہ میں خرچ کرنے والا۔ اِسْرَاف کا معنی ہے حد سے بڑھ کر خرچ کرنا۔ اس طرح تَبْذِير اور اِسْرَاف میں فرق ہے۔ (۳)

- ☆ (بقیہ ۱)
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۳۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۲۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱
- ☆ (۲) الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ (۳) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۰۰
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۸۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۲
- ☆ ناح العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زہیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۵

”اُخْوَانٌ“: جمع ہے آخ کی، بمعنی بھائی۔

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد حقیقی بھائی نہیں، بلکہ اس سے مراد ہے مثل، اس طرح، مانند۔

کسی قوم یا فرد کے طریق و طرز پر بود و باش کرنے والا اس کا بھائی کہلاتا ہے۔ (۴)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ فضول اڑانے والے فضول خرچی، حماقت، رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ترک کرنے اور

گناہ کرنے میں شیطان کی مانند ہیں۔ یہ سب شیطانی کام ہیں، سچا مسلمان ایسا نہیں کرتا۔

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ لوگوں کا مال غصب کرتے، حرام کھاتے، اور پھر تفاخر اور تکبر کے طور پر مال

اڑاتے، کثیر اونٹ ذبح کرتے، اس سے وہ ریا کاری کرتے۔ اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اور مسلمانوں

کے دشمنوں کی امداد میں خرچ کرتے۔ انہیں محرمات میں خرچ کرنے سے منع فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم

کے تحت اپنے رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو۔ (۵)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۶ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۸ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۳۸ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۳ |
| ☆ | | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۲ |
| ☆ | (۵) | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جاراقمز محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱ |

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ فرض زکوٰۃ کے علاوہ مسلمان کے مال میں رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کا حق ہے۔ صرف زکوٰۃ ادا کر کے بندہ مومن اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو جاتا، بلکہ دیگر حقوق ادا کرنا بھی اس کے ذمہ لازم ہے۔ آیت زیب عنوان میں انہیں حقوق کو بیان کیا گیا۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ
(سورة الذاریت آیت ۱۹)

اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔ (۶)

﴿۲﴾ زکوٰۃ کی شرح شریعت نے متعین کر دی ہے، اسی شرح کے حساب سے دینا فرض ہے۔ اس میں کمی کرنے سے زکوٰۃ کامل طور پر ادا نہ ہوگی۔ مگر جو حقوق رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کے ہیں، ان کو شریعت نے متعین نہیں۔ بلکہ مالدار کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی دانست اور استطاعت سے ان کی ضرورتوں کے مطابق ادا کرے۔ لہذا رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں اور ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق اپنی استطاعت میں رہتے ہوئے خرچ کرے۔ کم و بیش جتنا بھی خرچ کرے گا، اجر پائے گا۔ کمی بیشی سے اس کا اجر ضائع نہ وہ گا۔ (۷)

﴿۳﴾ جن رشتہ داروں کی مالی طور پر امداد کرنا افضل و بہتر ہے ان میں ولادت کے رشتے بھی شامل ہیں اور بغیر ولادت کے رشتہ دار بھی۔ ولادت کے رشتہ دار مثلاً بیٹا، ماں، باپ اور غیر ولادت کے رشتہ دار مثلاً بھائی، بہن، خالہ، خالو، پھوپھی، پھوپھا وغیرہ۔

☆	(۶)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
☆	(۷)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳

ان میں سے بعض کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا، مگر مالی طور پر ان کی امداد اور خدمت کر سکتا ہے۔ آیت زیب عنوان نے اسی مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ مالدار پر واجب ہے کہ اس قرابت دار پر خرچ کرے جو نادار بچہ ہو، یا نادار بالغ عورت ہو، یا اپانچ مرد یا عورت ہو، یا نابینا مرد ہو بقدر استطاعت اتنا خرچ کرے جس سے حفظ جان وابستہ ہو۔ کیونکہ حفظ جان اصل نیکی اور صلہ رحمی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَاءَ لَهُ فِي الْوَرَةِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (۹)

جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر بڑھے تو اسے صلہ رحمی کرنا چاہئے۔ (۱۰)

- (۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۱۹۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۱۰ ص ۲۲۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، 'مطبوعہ کراچی' ج ۲ ص ۲۱۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۳ ص ۳۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ' ازہر، ج ۲۰ ص ۹۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۲۶۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۳۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان' ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن مسعود البغوی، 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ' کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۵ ص ۶۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۴۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی' ج ۱ ص ۱
- ☆ رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی عن اس
- (۹) ☆ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۷۳
- (۱۰) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، 'مطبوعہ کراچی' ج ۲ ص ۲۱۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۳ ص ۳۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۲۶۱

﴿۵﴾ فقیر مرد پر اپنی چھوٹی فقیر اولاد کا نفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے۔ بیوی خواہ فقیر ہو یا غنی، مسلمان ہو یا کافر۔ (۱۱)

﴿۶﴾ غنی، جو صاحبِ نصاب ہو، (خواہ مرد ہو یا عورت) پر اپنے والدین، دادا دادی کا نفقہ واجب ہے، جبکہ یہ فقیر ہوں، خواہ مسلمان ہوں یا ذمی کافر، اگر والدین حربی یا مستامن ہوں تو ان کا نفقہ اولاد پر واجب نہیں۔ (۱۲)

﴿۷﴾ والدین پر ہر ذی رحم محرم کا نفقہ واجب ہے، اگر یہ فقیر نابالغ ہوں یا نابینا ہوں، یا اپاہج ہوں اور اچھی طرح کسب رزق نہ کر سکتے ہوں۔ اگر یہ کسب رزق پر قادر ہوں تو ان کا نفقہ والدین پر واجب نہیں۔ (۱۳)

﴿۸﴾ والدین اگرچہ کسب رزق پر قادر ہوں پھر بھی ان کا نفقہ اولاد پر واجب ہے۔ اسی طرح طالب علم، اگر کسب رزق نہ کرتا ہو، اس کا نفقہ باپ پر ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ بالغ لڑکی یا بالغ اپاہج لڑکے کا نفقہ باپ پر ہے۔ (۱۵)

﴿۱۰﴾ اگر فقیر لڑکے کا باپ غنی ہو اور لڑکے کا بیٹا غنی ہو تو اس کا نفقہ والدین پر ہے۔ (۱۶)

﴿۱۱﴾ دین میں اختلاف کے باعث سوائے زوجہ کے اور کسی قریبی کا نفقہ مسلمان پر واجب نہیں۔ (۱۷)

- ☆ (بقیہ ۱۰)
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۴۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۲
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰

- ﴿۱۲﴾ مسلمان فقراء اصول کا نفقہ اولاً فروع اغنیاء پر واجب ہے۔ (۱۸)
- ﴿۱۳﴾ مسلمان پر نصرانی بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اس طرح نصرانی پر مسلمان بھائی کا نفقہ واجب نہیں، اگرچہ فقیر ہوں۔ (۱۹)
- ﴿۱۴﴾ اصول و فروع کے نفقہ میں ولادت قرابت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ تو قریبی رشتہ دار بعیدی رشتہ سے زیادہ حق دار ہے۔ (۲۰)
- ﴿۱۵﴾ فقیر ذی رحم محرم جو وراثت کا حق دار ہے اس کا نفقہ واجب ہے اور ذی رحم غیر محرم کا نفقہ واجب نہیں، جیسے چچا کا بیٹا، بلکہ ان کا حق صلہ رحمی، ان سے محبت کرنا، ان سے گاہے گاہے ملاقات کرنا، حسن معاشرت اور موافقت کرنے میں ہے۔ (۲۱)
- ﴿۱۶﴾ بندہ مومن پر فرض ہے کہ مال خرچ کرنے میں افراط و تفریط سے بچے۔ نہ بخل سے کام لے نہ اسراف کرے۔ میانہ روی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہے۔ مال خرچ کرنے کے علاوہ ہر معاملہ میں میانہ روی ہی بہترین لائحہ عمل ہے۔ میانہ روی کی مدح میں رب کریم نے ارشاد فرمایا۔

☆	(۱۸)	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
☆	(۱۹)	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
☆	(۲۰)	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۹۳
☆		الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آية العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۷۲
☆	(۲۱)	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳
☆		الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آية العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۷۲
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل و عہود الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام حارث بن محمد بن محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۱۹
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارفاقی ابو الحیر عبد القیس عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۷۷
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۱

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ☆

(سورة الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہیں۔

میانہ روی کی تاکید میں حضور شاریع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ: مَا هَذَا السَّرَفُ، فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ إِسْرَافٌ، قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ (۲۲)

رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، حضور نے ارشاد فرمایا، یہ اسراف کیوں ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا۔ ہاں اگرچہ تو بہتے دریا سے وضو کرے۔ (۲۳)

﴿۱۷﴾۔ گناہ کے راستے پر خرچ مثلاً جو اکیلنا، سینما بنی پر خرچ کرنا، باطل کی راہ میں خرچ کرنا، باطل کی تقویت کے لئے خرچ کرنا، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مالی اعانت کرنا وغیرہ تمام مصارف حرام ہیں۔ اس سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح مال کو فضول کاموں میں خرچ کر کے ضائع کرنا حرام ہے۔ (۲۴)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۲) | رواہ ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمرو، ص ۳۳ |
| ☆ | (۲۳) | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۶۳ |
| ☆ | (۲۴) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۴۷ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۹ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲ |
| ☆ | | النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۷ |

﴿۱۸﴾ اگر کوئی شخص اپنا سارا مال حق کے راستے پر صرف کر دے تو اسے فضول خرچ نہ کہا جائے گا اور اگر کوئی ایک ٹلو غلہ یا ایک روپیہ مثلاً گناہ کے راستے پر خرچ کرے گا تو وہ فضول اڑانے والوں کے زمرے میں ہے۔

خیر کے کاموں میں اور حق کی راہ میں خرچ کرنے میں اسراف نہیں، اگرچہ لاکھوں کروڑوں ہو۔ اور باطل کی راہ میں خرچ کرنے میں بھلائی نہیں، اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ مشہور ضابطہ ہے۔

لَا خَيْرَ فِي الْأَسْرَافِ وَلَا إِسْرَافٍ فِي الْخَيْرِ

اسراف میں بھلائی نہیں اور بھلائی میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۹﴾ کسی منعم کی عطا کردہ نعمت کو اس کی رضا مندی کے زیر اثر صرف کرنا اس کا شکر بجالانا ہے، اور نافرمانی کی راہ پر صرف کرنا فضول اڑانا اور اس کی ناراضی مول لینا ہے۔ لہذا بندہ مومن پر فرض ہے کہ رب تعالیٰ و تقدس جل و علا کی نعمتوں کو اس کی رضا کے کاموں میں صرف کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا قرآن مجید اور اس کے محبوب رسول ﷺ کے بیان سے ہی ممکن ہے۔ (۲۶)

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالرکات عبد القاسمی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۷۲

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۹۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۶

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۰۶ھ) مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۹۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۲

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالرکات عبد القاسمی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۷۲

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۷۲

﴿۲۰﴾ اگر کوئی کسی قوم یا فرد کے طریقہ کار پر کار بند ہو جائے اور اس جیسی بود و باش اختیار کرے تو وہ اس قوم کا بھائی بند بن جاتا ہے، اگرچہ نسب میں ان سے مختلف ہو۔ دنیا و آخرت میں اس کا حشر اسی قوم سے ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (۲۷)

جو کسی قوم کی سیرت اور ان کا اخلاق اپنالیتا ہے وہ اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

لہذا بندہ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی سیرت، طرز بود و باش اور اخلاق اپنائے۔ غیر مسلموں کی نقالی سے بچے۔ ورنہ اس کا دنیا و آخرت میں انہیں میں شمار اور حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خسارہ سے مسلمانوں کو بچائے۔ (۲۸)

﴿۲۱﴾ اہل بیت اطہار کو خمس دیا جائے کہ یہ ان کا حق ہے اور امن کی حالت میں بیت المال سے ان کی کفالت کی جائے۔ (۲۹)

- ☆ (۲۷) رواہ ابو داؤد ابن ارسلان عن ابن عمرو رواہ الطبرانی فی الوسط عن حذیفہ / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۸۹
- ☆ (۲۸) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۳۶
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۸
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳
- ☆ (۲۹) احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۲۶۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳

﴿۲۲﴾ حلال کمائی کا مال حرام جگہ خرچ کرنا حرام ہے اور حرام مال کا خرچ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں، نہ حلال جگہ نہ حرام جگہ۔ بلکہ اسے واپس لوٹایا جائے جس سے لیا۔ اس کا اصل مالک تک پہنچانا فرض ہے۔ اور اگر اصل مالک نہ مل سکے یا اس تک رسائی نہ ہو سکے تو اسے اصل مالک کی طرف سے غرباء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کا ثواب اصل مالک کو ملے گا۔ اور یہ گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (۳۰)

نوٹ: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کے احکام سورہ بقرہ اور سورہ توبہ میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔



سوالی کا حق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِمَّا تَعْرِضْنَ عَنْهُمْ اَبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَبِّكَ تَرْجُوْهُمَا فَقُلْ لَهُمْ
قَوْلًا مِّسُوْرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۸)

اور اگر تو ان سے منہ پھیرنے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی
تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ۔

حل لغات:

”وَاِمَّا تَعْرِضْنَ عَنْهُمْ“: اور اگر تو ان سے منہ پھیرے۔

یہ اعراض رنج و غضب سے نہیں بلکہ اس سے مراد خاموشی ہے۔ کیونکہ حضور قاسم رزق الہی ﷺ سے جب کوئی
سائل سوال کرتا اور اتفاق سے اس وقت آپ کے ہاں کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو آپ خاموشی اختیار فرما لیتے
تھے۔ (۱)

- | | | |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|-----|
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۳ ص ۱۹۸ | ☆ | (۱) |
| احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ح ۳ ص ۱۲۰۳ | ☆ | |
| الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۱۰ ص ۲۲۸ | ☆ | |
| الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ح ۲ ص ۱۱۰ | ☆ | |
| تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ح ۳ ص ۱۱۲ | ☆ | |

”ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ“: اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں۔

اس رحمت سے مراد ”رزق“ ہے، جس کا سائل نے سوال کیا تھا اور وہ اس وقت موجود نہ تھی۔ (۲)

”قُوَّةً مَّيْسُورًا“: نرم بات، آسان کلام۔

”مَّيْسُورًا“: یَسْرَ (از باب ضَرْب) یَسْرًا و یَسْرًا کا معنی ہے، آسان ہونا، نرم ہونا۔

قُوَّةً مَّيْسُورًا سے مراد ہے نرم بات، آسان کلام۔

یعنی سائل کو دینے کے لئے تمہارے پاس اگر کچھ نہ ہو تو اسے نرمی سے سمجھا دو۔ جھڑک کر رد نہ کرو۔ (۳)

شان نزول:

آیت مبارکہ کے شان نزول میں چند روایات منقول ہیں، ان سب سے مراد ایک ہی ہے۔

- | | | | |
|---|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|--------|
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۴ | ☆ | بقیہ ۱ |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱ | ☆ | |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | |
| ☆ | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبدالقہن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۸ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۴ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳ | ☆ | |
| ☆ | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبدالقہن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | (۲) |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۱۹۸ | ☆ | (۳) |
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جاراق محمد محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۲۰ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲ | ☆ | |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۴ | ☆ | |
| ☆ | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | |
| ☆ | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبدالقہن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۴ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳ | ☆ | |

(۱) حضرت بچ، حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت سالم اور حضرت خباب رضی اللہ عنہم نادار صحابہ کرام حضور صاحب لولاک ﷺ سے اپنی ضرورتیں مانگ لیا کرتے تے۔ اگر حضور کے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہ ہوتی تو خاموشی اختیار فرما لیتے تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خاموشی کی بجائے ان سے نرم بات کہہ کر دعا دے دیا کرو۔ (۴)

(۲) قبیلہ مزنیہ سے کچھ لوگ حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ سواریاں طلب کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں، جس پر تمہیں سوار کر سکوں، وہ واپس چلے گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ شاید وہ یہ سمجھے کہ حضور ہم سے ناراض ہیں، اس لئے سواریاں عطا نہیں فرمائیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر آپ کو اپنے رب کی رحمت کی امید ہو اور ان سے اعراض کرنا پڑے تو ان سے کوئی نرم بات کہہ کر ٹال دو۔ (۵)

(۳) یہ آیت کریمہ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو دینے سے انکار فرما دیتے تھے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو علم تھا کہ وہ مال کو ناحق ضائع کر دیں گے۔ آپ ان کو نہ دینے میں اجر کی توقع رکھتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۶)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ ہر قسم کے سائل کو جھڑکنا منع ہے۔ خواہ سائل حقیقۃً ضرورت مند ہو یا پیشہ ور ہو۔ سائل سے نرمی سے بات کرو۔

☆	(۴)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۲۰۳
☆		تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۷۲
☆	(۵)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۲۳۸
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳
☆		الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۷۵
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۲
☆	(۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۳۸

اگر تم اسے کچھ دے سکتے ہو تو نہایت عزت سے دو، ورنہ معذرت کر لو، یا دینے کا وعدہ کر لو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اسے ان جیسے کلمات سے دعا دے دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رزق واسع عطا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل حل فرمادے۔ آیت زیب عنوان نے اس مسئلہ کو واضح فرمادیا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

(سورة الضحیٰ آیت ۴۰)

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

حدیث شریف میں ہے۔

مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا (۷)

حضور سید المرسلین ﷺ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے ”نہیں“ نہ فرمایا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر ایک عاشق تڑپ اٹھا اور یوں گویا ہوا۔

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے

ایک اور حدیث میں سائل سے متعلق حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت یوں بیان ہوئی۔

إِنْ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ ابْتَغْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَ نَبِيَّ شَيْءٍ قَضَيْتُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُعْطِيتَ فَمَا كَلَّفَ اللَّهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فِكْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ أَقْلًا، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَرَفَ الْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ لِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ قَالَ: بِهِذَا أَمِرْتُ (۸)

(۷) رواه الترمذی فی شمائل الترمذی عن حابر بن عبد اللہ، ص ۳۰

(۸) رواه الترمذی فی شمائله عن عمر بن الخطاب، ص ۳۰

ایک شخص حضور رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس بظاہر کوئی شے موجود نہیں، لیکن جاؤ اور میرے نام کا قرضہ لے لو۔ جب میرے پاس کچھ آئے گا میں قرضہ اتار دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ نے اسے عطا فرما دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا مکلف نہیں فرمایا جو آپ کی قدرت میں نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر کی گفتگو نا پسند فرمائی۔ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! خرچ کرتے رہئے اور عرش عظیم کے رب سے افلاس سے نہ ڈریئے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ آپ کے چہرہ انور پر انصاری کی بات سے بشارت نمودار ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ (۹)

﴿۲﴾ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔ رزق ملنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر ادا کیا کرو۔ شکر کرنے سے رزق میں فراخی ہوتی ہے اور ناشکری سے رزق میں کمی آ جاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

- (۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، 'مطبوعہ کراچی'، ج ۲ ص ۲۲۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان'، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) 'مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ'، ازہر، ج ۲ ص ۱۹۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی'، ۲۶۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ'، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ'، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۷۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی الروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ'، ج ۵ ص ۱۵۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ۱۳۰
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ'، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۰
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، 'مطبوعہ مکتبہ ایۃ اللہ العظمیٰ، قم'، ایران، ج ۵ ص ۲۷۵
- ☆ تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی'، ج ۷ ص ۷۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۲۷

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ☆

(سورة ابراہیم آیت ۷)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

بندہ مومن پر لازم ہے کہ ہر لحظہ اپنے کریم قادر رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

یاد رہے رزق کا مفہوم وسیع ہے، اس میں مال و دولت، عزت و جاہ، اولاد و رشتہ دار، صحت و قوت، علم و عمل غرض ہر انسانی روحانی و جسمانی ضرورت شامل ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ غنا (دولت مندی) اللہ تعالیٰ جل و علا پر وثوق کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ مادی اسباب پر نظر رکھنے والا غنی نہیں ہو سکتا۔ بندہ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق و رازق حقیقی پر ہر لمحہ اعتماد رکھے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ سے ناامیدی حرام بلکہ بعض حالات میں کفر کے درجہ میں ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ☆

(سورة الزمر، آیت ۵۳)

تم فرما دو اے میرے وہ بند و جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک اور آیت میں یوں ارشاد ہوا۔

.....وَلَا تَیْسُرُوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا یَیْسُرُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمَ الْکٰفِرُوْنَ ☆

(سورة یوسف، آیت ۸۷)

اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔ (۱۱)

- | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----|
| الجامع لاحکام القرآن ار علامہ ابو عداۃ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ج ۱۰ ص ۲۰۹ | ۱۰ |
| تفسیر صاوی، ار علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۴۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیضیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ۲۰۹ | ۱۱ |
| مدارک التبریل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ار علامہ ابوالرکات عداۃ سیفی مطبوعہ لاہور ج ۳ ص ۲ | ۱۲ |
| تفسیر صاوی، ار علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۴۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیضیہ مکہ مکرمہ ج ۲ ص ۲۰۹ | ۱۳ |

﴿۴﴾ استطاعت اور قدرت ہو تو سائل کو خالی نہ بھیجو۔ نہ جانے کبھی تمہیں سوال کرنا پڑ جائے تو اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔ (۱۲)

﴿۵﴾ مسافر سائل بعض اوقات مالدار اور غنی ہوتا ہے، مگر حالت سفر میں اس کا زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس مسافر ضرورت مند سائل کی ضرورت پوری کرنا حتی المقدور لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لِلْمَسَائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ (۱۳)

سائل کو دینا لازم ہے۔ اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

آیت زیب عنوان میں سائل کے حق کا خاص طور پر ذکر ہوا ہے۔ (۱۴)

الاغتباہ:

اس باب کے مسائل ضرورت مند محتاج سائل کے بارے میں ہیں۔ غیر محتاج، پیشہ ور سالکین کے احکام دوسرے ہیں۔



☆	(۱۲)	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۰۲
☆	(۱۳)	رواہ ابو داؤد عن حسین بن علی بن ابی طالب، ج ۱ ص ۲۴۲
☆		رواہ مالک فی الموطا، باب الصدقہ
☆		رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۰۱
☆	(۱۴)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی فرطی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۴۹
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۱
		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳

﴿اخراجات میں میانہ روی﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

فَتَقْعَدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۹)

اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا۔

حل لغات:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ: اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

یہاں لفظی معنی مراد نہیں، بلکہ مجازاً اس سے مراد بخل ہے، جہاں ضرورت ہو وہاں بھی خرچ نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہود نے بھی اس قبیح فعل کی نسبت کی۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يُدِّدُ اللَّهُ مَغْلُولَةً

(سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ (۱)

- | | | |
|---|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----|
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸ | (۱) |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۴ | |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۰ | |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۷۳ | |

”وَلَا تَبْسُطْهُمَا كُلَّ الْبَسْطِ“: اور نہ پورا کھول دے۔

یہاں بھی لفظی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد اسراف ہے۔ بخل اور اسراف کی ان محاروں میں مثال حدیث پاک میں بیان ہوئی ہے۔

مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدْيَتِهِمَا إِلَى تَرَافِيهِمَا فَمَا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَعَتْ أَوْ فَرَّتْ عَلَى جَلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانُهُ وَتَعْفُو الثَّرَى وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ (۲)

بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر پستانوں سے لے کر حلق تک لوہے کے چتے ہیں۔ سخی جب سخاوت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ جبے کھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہاتھ چھپ جاتے ہیں اور ان کی انگلیوں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جبے کا ہر حلقہ آپس میں مل جاتا ہے وہ کھولنا چاہتا ہے مگر وہ کھلتا نہیں۔ (۳)

”مَلُومًا“: لَام (از باب نَصَرَ) لَوْ مَوْ مَلَامًا وَمَلَامَةٌ کا معنی ہے، ملامت کرنا۔ مَلُومٌ مفعول ہے بمعنی ملامت کیا ہوا۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ فی الزکاة، ج ۱ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ فی اللباس، ج ۲ ص ۸۶۲ |
| ☆ | | رواہ البخاری عن ابیہ ہریرۃ فی الطلاق، ج ۲ ص ۷۹۸ |
| ☆ | | رواہ احمد، ج ۲ ص ۵۱۲، ۲۵۶ |
| ☆ | (۳) | ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ نحوه، ج ۱ ص ۳۵۳ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱ ص ۲۵۱ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۳۷ |
| ☆ | (۴) | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی'، ج ۷ ص ۷۳ |
| ☆ | | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی' ۱۱۷۸۰ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، 'مطبوعہ کراچی' ۱۱۸۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، 'مطبوعہ مصر'، ج ۲ ص ۱۰۱ |

”مَحْضُورًا“: حَسِرَ (از باب سَمِعَ) حَسِرًا کا معنی ہے، تھکنا اور حَسْرَةً کا معنی ہے افسوس کرنا۔ مَحْضُورٌ چل کر تھکا ہوا۔ (۵)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے مال کو ضرورت کے موقعہ پر اور خرچ کے حقوق پر خرچ کرو۔ بخل سے کام نہ لو کہ اپنی ضرورت پر خرچ کرو نہ مال کے حق ادا کرو، سانپ بن کر مال کو جمع رکھو۔ اور ایسا بھی نہ کرو کہ تمام مال اسراف سے خرچ کر دو۔ اگر ایسا کرو گے تو پھر اپنی ضرورت کیسے اور کہاں سے پوری کرو گے اور حق داروں کے حق بھی ادا نہ کر سکو گے۔ ایسی صورت میں تم پر ہر طرف سے ملامت بھی ہوگی اور تھکے ہارے جانور کی مانند ٹانگیں پھیلا کر بیٹھ رہو گے۔

شان نزول:

آیت کے شان نزول میں چند روایات مروی ہیں۔

(۱) حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑا پیش ہوا۔ چونکہ آپ بڑے سخاوت اور بخشش والے تھے، آپ نے وہ تمام کپڑا تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد کچھ لوگ آئے تو ان کو کچھ نہ ملا۔ کیونکہ حضور تقسیم سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۶)

(۲) ایک یہودی عورت اور ایک صحابیہ میں اس پر گفتگو ہوئی کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام زیادہ سخی تھے یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہودیہ نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ اپنی ضروریات سے بچا ہوا سارا مال خیرات فرما دیا کرتے تھے۔ صحابیہ نے بطور آزمائش حضور کی خدمت میں اپنا بچہ بھیجا اور عرض کیا کہ

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۵) | المنجد از لولیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۳۹ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرامعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۶۷ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۵۶ |
| ☆ | (۶) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۶۶ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳ |
| ☆ | | اسباب نزول از سیوطی، ۲۸۹ |

مجھے قیص کی ضرورت ہے عطا ہو۔ اتفاقاً اس وقت حضور کے پاس صرف وہی قیص تھی، جو زیب تن تھی۔ وہی اتار کے عطا فرمادی اور خود کا شانہ اقدس میں جلوہ افروز ہو گئے، یہاں تک کہ اذان ہو گئی۔ صحابہ کرام نماز کے لئے مسجد میں جمع ہو گئے، مگر حضور تشریف نہ لائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بخل، کہ اپنی ضروریات پر خرچ کرے اور نہ حق داروں کا مالی حق ادا کرے، حرام ہے۔ آیت زیب عنوان میں بخل کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ (۸)

دھوکے سے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے والا، کنجوس اور نیکی کر کے احسان جتانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (۹)

☆ (۷) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقایل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۰
☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۱
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۵
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳
☆ اسباب النزول از سیوطی، ۲۸۹

☆ رواہ الترمذی عن ابو بکر الصدیق، ج ۲ ص ۲۶
☆ (۸) احکام القرآن، از امام ابوبکر محمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۲
☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۵
☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳

﴿۲﴾ مال میں اسراف کرنا، اسے بے جا خرچ کرنا اور ناجائز کاموں میں اڑانا حرام ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مال کو فضول اڑانے والا بالآخر خود پائی پائی کا محتاج ہو جاتا ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ مصارف میں اللہ تعالیٰ جل و علا اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے افراط و تفریط سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نہ بخل سے کام لو، نہ فضول اڑاؤ، بلکہ میانہ روی سے خرچ کرو۔ اپنی ضروریات بھی جائز حد تک پوری کرو۔ عیاشی نہ کرو، اور والدین، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، طالب علموں، بیواؤں، یتیموں اور سفید پوشوں کے حق بھی ادا کرتے رہو، حق کی راہ میں جہاں ضرورت ہو خرچ کرتے رہو، مثلاً تعمیر مساجد، تعمیر مدارس، رفاہ عامہ کے کام وغیرہ۔ اسلامی معاشیات کا یہ وہ اصول ہے جس کی نظیر دنیا کے اور معاشی نظام پیش نہیں کر سکتے۔ معاشی میانہ روی کے بارے میں اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ (سورہ الفرقان آیت ۶۷)

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال پر رہیں۔ حدیث شریف نے کیسا عمدہ اصول بیان فرمایا۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (۱۱)

وہ کبھی بھی تنگ دست نہ ہوا جس نے خرچ میں درمیانی راہ اختیار کی۔ (نہ بخل کیا نہ اسراف کیا) (۱۲)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۰) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۴ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳ |
| ☆ | | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالرکات عبد اللہ بن سبی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۵ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۳ |
| ☆ | (۱۱) | رواہ احمد، ج ۱ ص ۳۳۷ |
| ☆ | (۱۲) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹ |

﴿۴﴾ حقوق اور مصارف حق میں کھلے ہاتھوں خرچ کرو، بخل سے کام نہ لو۔ کھلے ہاتھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بے حساب دے گا، وہاں سے دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ لَا تُؤْكِلِي فَيُؤْكِلِي عَلَيْكَ (۱۳)

ایک اور حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

أَنْفَقِي وَلَا تُخْصِي فَيُخْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُؤْعِي فَيُؤْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ (۱۴)

(حق کی راہ میں) خرچ کر، کن کر خرچ نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھے حساب سے دے گا۔ مال کو جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھ سے مال کو روک لے گا۔ (۱۵)

﴿۵﴾ خیر کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ شخص یا حالات کے حسبِ حال جائز ہے۔ قلیل یا کثیر کی حد متعین نہیں کی جاسکتی، لیکن فساد کے کاموں میں قلیل یا کثیر خرچ کرنا حرام ہے۔ (۱۶)

- ☆ (بقیہ ۱۲)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۵
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۵
- ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج ۱ ص ۱۹۳ (۱۳)
- ☆ رواہ البخاری عن اسماء، ج ۱ ص ۳۵۳ (۱۴)
- ☆ رواہ مسلم فی کتاب الزکوۃ
- ☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۱۳۹، ۱۶۰، ۲۳۵، ۲۳۶، ۳۵۳، ۳۵۴
- ☆ (۱۵) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۵
- ☆ (۱۶) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۱

﴿۶﴾ اپنا تمام مال خرچ کر دینے کا حکم ہر بندہ مومن کے لئے یکساں نہیں۔ بعض بندگان خدا و محبوبانِ مصطفیٰ (جس میں ﷺ) اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کثیر صحابہ کرام اور اولیاء اللہ وہ ہیں جنہوں نے اپنا تمام مال حق کی راہ میں صرف کر دیا، مگر حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں منع نہ فرمایا۔ گویا تمام مال خرچ کرنا ان کے لئے جائز ہے۔ یہ وہ قدسی نفوس ہیں جو شرف منزلت پر فائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔ اس کے وعدے پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں ذرہ بھر تزلزل نہیں ہوتا۔ عزیمت القصد ہوتے ہیں۔ کمالات صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سارا مال بارگاہِ مصطفیٰ میں حق کی راہ میں پیش کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ بال بچوں اور اپنی ضروریات کے لئے گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کی۔

أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ (۱۷)

میں گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

ع صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس (۱۸)

﴿۷﴾ سید عالم سرور کائنات معلم اخلاقیات حضور پر نور شافعِ یوم النشور ﷺ تمام اخلاقِ ذمیمہ سے پاک و مبرا ہیں۔ بخل و اسراف آپ کی سیرت میں عنقا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اگرچہ بظاہر خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہے۔

☆	(۱۷)	رواہ الترمذی عن زید بن اسلم عن ابیہ ، ج ۲ ص ۲۳۱
☆		رواہ الدارمی فی کتاب الزکوۃ
☆		رواہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی فی تاریخ الخلفاء ، ص ۳۰
☆	(۱۸)	احکام القرآن ، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ، ج ۳ ص ۱۹۹
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان ، ج ۳ ص ۱۲۰۵
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان ، ج ۱۰ ص ۲۵۰
☆		تفسیر جلالین ، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ، ج ۲ ص ۲۴۸
☆		تفسیر صاوی ، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ ، ج ۲ ص ۲۴۸
☆		تفسیر مطہری ، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمینی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ، ج ۷ ص ۷۳

سے ہے مگر اس سے مراد افرادِ امت ہیں۔ قرآن مجید میں اس نوعیت کی کثیر مثالیں موجود ہیں کہ بظاہر خطاب حضور سے ہے مگر اس سے مراد امت ہے۔ مثلاً

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ☆

(سورة الزمر آیت ۶۵)

اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا کارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا۔ ایک اور آیت میں ارشادِ ربانی ہے۔

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ

(سورة یونس آیت ۹۴)

اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا.....

ایسی آیات میں حضور آقائے دو عالم ﷺ کو مخاطب سمجھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔ یہ نکتہ خوب یاد رہے، اسے بھولنا ضلالت ہے۔ (۱۹)

☆☆☆☆☆☆

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۰۰

﴿بچوں کا ناحق قتل، ”منصوبہ بندی“﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ

قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيرًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۱۰)

اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے، ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے۔

حل لغات:

”وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ“: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اولاد میں بیٹے بیٹیاں سب شامل ہیں۔ اور قتل جان گنوانا ہے، جس طریقہ سے بھی ہو، یہ حکم بھی کو شامل ہے۔ (۱)

”خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ“: اِمْلَاق سے مراد فاقہ، مفلسی، فقر ہے۔ کسی چیز کا مالک نہ ہونا اِمْلَاق ہے۔ مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو۔ یہ قید عمومی لحاظ سے ہے، ورنہ مفلسی کا ڈر ہو یا نہ ڈر ہو اولاد کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ (۲)

(۱) تفسیر البغوی المسمى معالم التنزيل، از امام ابو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳

حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۳۱۰

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۹

(۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۲۵۲

الکشاف عن حقائق التبریل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۱

”نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ“: ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی۔ اولاد کو قتل نہ کرنے کی علت بیان ہو رہی ہے کہ تمہاری اولاد کا رزق ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم ضامن ہیں سب کو روزی دینے کے۔ کوئی ذی روح ہماری روزی سے مستغنی نہیں، اور ایسا بھی نہیں کہ ایک کی روزی تقسیم کر کے دوسرے کو دیں۔ (۳)

”خَطَاً كَبِيرًا“: خطا سے مراد گناہ ہے۔ لغوی معنی ہے، جہت سے ہٹ جانا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

- (بقیہ ۲) ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۶
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۵
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۴۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۶۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۵

اول

غلط کام کا ارادہ کرے اور اسے ہی کر ڈالے یہ خطا تام ہے۔ اسی سے انسان گناہ میں ماخوذ ہے۔ یہ خطی،
يَخْطَا خِطًا، وَخِطَاةً کے وزن پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثال.....

إِنْ قَتَلَهُمْ كَانَ خِطًا كَبِيرًا

(آیت زیب عنوان)

اور وَإِنْ كُنَّا لَخِطِيَيْنَ

(سورہ یوسف آیت ۹۱)

اور بے شک ہم خطاوار تھے۔

یعنی ہمارا ارادہ بھی غلط کام کرنے کا تھا اور ہم نے غلط کام بھی کیا۔ یہ خطا تام اور بڑا گناہ ہے۔

دوم

انسان اچھے کام کرنے کا ارادہ کرے مگر غلطی سے اس کے ارادے کے خلاف کام واقع ہو جائے۔ یہ اَخْطَا
يُخْطِئُ اِخْطَاءً کے وزن پر آتا ہے۔ ایسا کرنے والا اپنے ارادے میں درستی پر ہے لیکن غلطی فعل میں واقع
ہوئی۔ اس معنی میں یہ حدیث شریف ہے۔

رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ (۴)

میری امت سے غلطی اور بھول کا گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔

اسی معنی میں یہ حدیث بھی ہے۔

وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهِدْ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ (۵)

جب حاکم درستی کا ارادہ کر کے فیصلہ میں کوشش کرتا ہے پھر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے تو اس کے لئے ایک
ثواب ہے۔

قرآن مجید یہ آیت اسی معنی میں ہے۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ مَسْلَمَةٍ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يُصَدِّقُوا

(سورۃ النساء آیت ۹۲)

☆ رواہ الطبرانی عن ثوبان / بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۸

(۴)

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، ۱۶۸۰ ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرہ، ج ۲ ص ۳۰۳

(۵)

☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۷۸، ج ۳ ص ۲۰۵

اور جو کسی مسلمان کو نادرستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا ادا کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ معاف کر دیں۔

انسان ارادہ کرے مذموم فعل کا مگر اس سے نیک کام ہو جائے۔ یہ شخص اپنے ارادہ میں گناہ گار ہے، مگر عمل میں درست ہے۔

الحاصل یہ لفظ (خا، طا اور ہمزہ سے مرکب) متعدد معنوں استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں خطا سے مراد وہ گناہ ہے جس کے کرنے کا ارادہ بھی گناہ نہ ہو اور وہ فعل اس کے ارادہ کے مطابق واقع ہو۔ یعنی وہ قصداً گناہ کرے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کی سزا بھی انتہائی سخت ہے۔ (۶)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بالخصوص قبیلہ بنو خزاعہ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اس فعل قبیح میں ان کے سامنے مختلف سبب ہوتے تھے۔

(۱) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے۔ ان کا وہم تھا کہ جو رزق ہمیں دستیاب ہے اسی کو تقسیم کر کے انہیں دینا پڑے گا، اس سے ہمارے حصہ کا رزق کم ہو جائے گا، جوں جوں اولاد بڑھتی رہے گی، ہماری مفلسی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(ب) لڑکیاں چونکہ صنفِ نازک سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان پر خرچ محض بیکار ہے، کیونکہ لڑکیاں بڑی ہو کر ہمارے دشمن کے خلاف ہمارا ہاتھ نہیں بڑھا سکتیں، بخلاف لڑکوں کے کہ وہ بڑے ہو کر ہمارے دست و بازو بن سکتے ہیں۔

- | | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----|
| المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۵۱ | ۱۵ |
| قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۱۵۹۰ | ۱۶ |
| الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۷۰، ۱۶۱ | ۱۷ |
| المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغب، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۸۵ | ۱۸ |
| المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۳۲ | ۱۹ |
| تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۶۱ | ۲۰ |

(ج) دشمن لڑکیوں کو اغوا کر کے لے جاتے تھے، جوان کے ننگ و عار کا باعث ہوتا ہے۔ اغوا کے خوف سے وہ انہیں خود اپنے ہاتھوں قتل کر دیتے۔

(د) مفلسی کے باعث لڑکیوں کے رشتے کفو میں ملنے دشوار ہوتے، اس لئے غیر کفو میں رشتہ کرنا ان کے لئے ناگوار تھا۔

(و) لڑکیاں جب نکاح کر کے دوسرے خاندان میں جائیں گی تو وہ داماد بن جائیں گے۔ دامادی کا رشتہ ان کے لئے باعث ننگ و عار تھا۔ اس سے بچنے کا طریقہ صرف یہ تھا کہ لڑکیوں کو بچپن ہی میں دفن کر دیا جائے۔ اس طرح وہ مختلف حیلوں حوالوں سے لڑکیوں کو قتل کرنے کا قبیح فعل بڑی دلیری سے کرتے تھے۔ اس پس منظر میں آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اولاد بالخصوص لڑکیوں کو قتل نہ کرو۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اپنی اولاد کو قتل کرنا گناہ کبیرہ اور قتل عظیم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے۔ ویسے تو ہر جان کا ناحق قتل ظلم ہے، اس کی سزا دوزخ ہے مگر اولاد کا قتل بہت ہی بڑا جرم و گناہ ہے۔ جان کے ناحق قتل میں بے شمار قبائح ہیں۔

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۷) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۹۹ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۶ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۲۱ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵ ص ۶۶ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۳ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | حاشیۃ الحمل علی الحلایس، تالیف علامہ سلیمان الحمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۰ |

(۱) جنس انسانی ضائع ہوتی ہے۔

(ب) دوسروں کو یا اولاد کو قتل کرنے سے لازم آتا ہے کہ قاتل اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ تکبر ہے۔

(ج) اولاد کو قتل کرنے سے نسل انسانی منقطع ہو جائے گی۔ اس سے قوام عالم معطل ہو جائے گا۔

(د) انسان یا اولاد کا ناحق قتل کرنا درندوں کا کام ہے۔ قاتل درندوں سے کم نہیں۔

یہ قبائح عام جان کے ناحق قتل میں ہیں، اولاد کا قتل کرنا اور بھی بڑا ہے، کیونکہ اولاد انسان کے نزدیک ترین ہوتی ہے اور جتنا کوئی قریبی ہوگا اس کا قتل بھی اتنا ہی بڑا جرم ہوگا۔ (۸)

﴿۲﴾ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ و کرم پر ہے۔ وہی ہر ایک کے رزق کا متکفل ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق مقرر کر دیا۔ کسی کے گھٹانے سے گھٹتا نہیں اور نہ بڑھانے سے بڑھتا ہے۔ ایک کا رزق تقسیم ہو کر دوسرے کو نہیں ملتا۔ اس لئے مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَآيُ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ، قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاؤَهُ

- (۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۹۹
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۲۰۶
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقایل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۱
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر البہوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البہوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۹۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۶
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۲ ص ۳۱۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۳۱۰

خَلَقَكَ، قُلْتُ ذَلِكَ لِعَظِيمٍ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ: وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ
قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ: أَنْ تَزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ (۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے دریافت کیا
یا رسول اللہ! اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا، اللہ کا شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے
تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں یہ تو عظیم گناہ ہے۔ میں نے عرض کی اس کے بعد (بڑا کون
سا ہے؟) فرمایا، تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ (تقسیم کر کے) کھائے
گے۔ میں نے عرض کی پھر اس کے بعد فرمایا، ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔ (۱۰)

﴿۳﴾ ہر جاندار کے رزق کا متکفل اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے۔ اس نے ہر ایک کا رزق ایک اندازے سے باندھ دیا
ہے۔ اللہ تعالیٰ و تقدس عز شأنہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِمَّنْ ذَا بَةِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا كُلُّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ☆

(سورۃ ہود آیت ۶۰)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہء کرم پر نہ ہو، اور جانتا ہے کہ کہاں
ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا۔ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔
ہر بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا رزق، عمر، عمل اور سعادت یا شقاوت لکھ دی جاتی
ہے۔ اس لکھے میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

- | | | |
|--------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------|
| ☆ (۹) | رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۶۳۳ ☆ | رواہ مسلم عن عبداللہ بن مسعود، ج ۱ ص ۶۳ |
| ☆ | رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۱۷۱ ☆ | رواہ احمد، ج ۱ ص ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶ |
| ☆ (۱۰) | احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار المکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰ | |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۵ | |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸ | |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام لغیر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر، ج ۲ ص ۱۹۶ | |
| ☆ | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۶۷ | |

أَنْ خَلَقَ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بَارَبَعَ كَلِمَاتٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ ثُمَّ يُكْتَبُ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ (الحديث) (۱۱)

تم میں سے ہر ایک کی خلقت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اولاً (اس کا پانی) چالیس روز تک ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی دنوں بعد لوٹھڑا بنتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے بھیجتا ہے۔ اور اسے حکم فرماتا ہے کہ اس کی چار چیزیں لکھ دے۔ رزق، عمر، عمل، سعادت یا شقاوت۔ پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

لہذا بندہ مومن کو اپنے یا اہل و عیال کے رزق کی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ مقررہ رزق مقررہ وقت تک مل کر رہے گا۔ اسے اپنے مقصدِ تخلیق کی فکر چاہئے۔ مقصدِ تخلیق تو ہر ایک کے علم میں ہے۔ اگر کوئی نادانی سے اسے بھول چکا ہے۔ یاد دہانی کے لئے مقصدِ تخلیق کا ارشادِ ربانی سے اعادہ کیا جاتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ☆ (سورة الذریت آیت ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ وہ بندگی رب ذوالجلال میں مشغول رہے۔ دوسرے کا مال غصب نہ کرے۔ چوری، ڈاکہ، ملاوٹ، کم تول، کم ماپ، جھوٹ، فریب، ذخیرہ اندوزی، مہنگائی، سمگلنگ وغیرہ حرام ذرائع سے دوسرے کا مال نہ چھینے، اس لئے کہ اس کا مقدر رزق اسے حلال ذرائع سے مل کر رہے گا۔ (۱۲)

رواہ مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۳۳۲

☆ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۹۷۶

رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۳۵

☆ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۳۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ فی مقدمتہ

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۳۰۰

﴿۴﴾ قتل جان کسی وجہ سے ہو، کسی طرح سے ہو، کسی طریقہ سے ہو، حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ ماں کے پیٹ کے بچہ کو جب جان پڑ جائے، ولادت کے بعد، مفلسی کے ڈر سے، بچہ کو کوئی زہر آلود دوا کھلا کر، پانی میں ڈوب کر، کسی آلہ سے قتل کر کے، زمین میں دفن کر کے، ویران جگہ چھوڑ کر کہ کوئی درندہ کھا جائے وغیرہ، قتل کا ہر طریقہ حرام ہے۔ (۱۳)

﴿۵﴾ بچہ کو مفلسی کے ڈر سے یا اس کے بغیر قتل کرنا، ہر سبب، ہر وجہ سے قتل کرنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ ہمارے ہاں رائج منصوبہ بندی یا کسی اور نام سے بچے قتل کئے جاتے ہیں۔ ”کم بچے، خوشحال گھرانہ“ ”بچے دو ہی اچھے“ سلوگن قطعاً غیر اسلامی ہیں۔ ان سلوگن کی آڑ میں بچوں کو ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ یہ حرام ہے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ عزل بیوی کی اجازت سے جائز ہے (جماع کے وقت منی کو فرج سے خارج کرنا عزل ہے) جماع کے وقت ٹیوب وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔ بیماری یا پہلے بچے کی شیر خواری کے دوران یا کسی دوسری شرعی ضرورت سے مانع حمل ادویات کا استعمال جائز ہے۔ حمل میں جب تک جان نہ پڑھ جائے اس کا بعض حالات میں ضائع کرنا جائز ہے، کیونکہ جان پڑنے سے پہلے وہ بچہ نہیں، گوشت کا لوتھڑا ہے۔ مگر مذکورہ تمام طریقے میاں بیوی

- | | | |
|---|------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۴۹ |
| ☆ | | حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۳۱۰ |
| ☆ | (۱۴) | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لسان، ج ۳ ص ۳۰۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' لسان، ج ۳ ص ۲۰۶ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۱۹۶ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالحیر عبد القبن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۶۲ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۳۸ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا فہز محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۱ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارن از علامہ علی بن محمد حارن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۰۳ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حمی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۶۶ |
| ☆ | | الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ حلال الدین عبد الرحمن السیوطی مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۲۷۹ |

کی رضامندی سے شرعی مجبوری کی بنا پر جائز رکھے گئے ہیں۔ لیکن ان کی آڑ میں کوئی ناجائز جوڑا حرام کاری کے لئے استعمال نہیں کر سکتا۔ زنا تو خود حرام ہے، نسل انسانی کی تخریب حرام ہے۔ پھر اس سلسلہ میں پیدا ہونے والی بے گناہ جان کو ضائع کرنا حرام ہے۔ بے گناہ ناحق جان کو ضائع کرنے پر قتل کی سزا شریعت نے مقرر کر رکھی ہے۔

﴿۷﴾ ”بچے دو ہی اچھے“ کا سلوگن شریعت مطہرہ کی نفی و توہین ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایسی بیوی نکاح کے لئے انتخاب کرو جو تم سے محبت کرے، زیادہ اولاد پیدا کرے۔ میری امت کے افراد کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی مجھے قیامت کے روز اتنا ہی فخر ہوگا۔ حدیث پاک کے کلمات یہ ہیں۔

تَزَوَّجُوا الْوُدَّ وَالْوُدَّ فَإِنِّي مُكَاثِّرُكُمْ الْأُمَمَ (۱۵)

محبت کرنے والی، زیادہ اولاد جننے والی سے نکاح کرو، کیونکہ میں (روز قیامت) اپنی زیادہ امت سے دوسروں پر فخر کروں گا۔

دو سے زیادہ بچوں کی حوصلہ افزائی خود رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمائی۔ ارشاد فرمایا۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ اتَّقَى اللَّهَ وَقَامَ عَلَيْهِنَّ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبِهِ الْأَرْبَعِ (۱۶)

جس کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں وہ (ان کے بارے میں) اللہ سے ڈرتا رہے (وہ ان کا حق ادا کرتا رہے) وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا۔ پھر حضور نے چار انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

خاندانی منصوبہ والے کروڑوں روپے، وقت اور توانائیاں خرچ کرنے کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں کامیاب

- | | | |
|------|---|---------------------------------------------------|
| (۱۵) | ☆ | رواہ ابو داؤد عن معقل بن یسار، ج ۱ ص ۲۸۷ |
| | ☆ | رواہ النسائی، عن معقل بن یسار، ج ۲ ص ۷۰ |
| (۱۶) | ☆ | رواہ احمد و ابو یعلیٰ، بحوالہ در منثور، ج ۵ ص ۲۷۹ |

نہیں ہو سکے۔ شرح آبادی اپنے تناسب سے بڑھ رہی ہے۔ البتہ ایک کام ہوا ہے کہ گناہ گار جوڑوں، زانیوں کے جرم پر پردہ ڈال دیتے ہیں، ان کے گناہ کو چھپا کر انہیں معززین کی صف میں لاکھڑا کرتے ہیں۔ کاش یہ خطیر رقم بچوں کی فلاح و بہبود، صحت، تعلیم اور تربیت پر خرچ کریں، تاکہ معاشرہ صالح اور تنومند ہو جائے اور گناہ کی رغبت کم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے اور صحیح سمت میں چلنے کی توفیق شامل حال فرمائے۔

نوٹ: مفلسی کے خوف سے ناحق قتل نفس اور اس کے ضمن میں ”منصوبہ بندی“ کے قبائح سورہ الانعام آیت ۱۵۱ میں بھی گزر چکے ہیں۔ وہاں بھی ملاحظہ فرمائیں۔



زنا کی قباحت و شناخت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

حل لغات:

”وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ“: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔

یہ کلمہ بہت بلیغ ہے ”بدکاری نہ کرو“ سے، بدکاری کرنا اور بدکاری کے قریب جانے میں بہت بلیغ فرق ہے۔
مراد یہ ہے کہ بدکاری کرنا تو کجا، اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ (۱)

”الزَّانِيَ“: اپنی منکوحہ بیوی (یا زرخریڈ لونڈی) کے علاوہ کسی اور عورت کے فرج میں مرد کا آلہ تناسل داخل ہو جانا، زنا ہے۔ فقہی زنا کے علاوہ چند حکمی زنا بھی ممنوع ہیں۔

(۱) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔

(ب) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو چھونا۔

(ج) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۳ ص ۳۰۰
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۱۰ ص ۲۵۳

(د) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو بغل میں لینا یا شہوت سے اس کا معانقہ کرنا۔

(ه) اسی طرح کان، ناک، دل، دماغ کو شہوت سے غیر عورت کی طرف متوجہ کرنا، وغیرہ۔

یہ سب امور زنا کے قریبی یا بعیدی اسباب و دواعی ہیں۔ زنا کی طرح یہ بھی منع ہیں۔ (۲)

فَاحِشَةً: بے حیائی کا کام، بعض گناہ چھپ کر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سزا صرف گناہ کی ہے اور بعض گناہ برسر

عام ہوتے ہیں ان میں گناہ کے علاوہ بے حیائی بھی ہوتی ہے۔ بے حیائی گناہ کی بدترین شکل ہے۔ زنا گناہ

بھی ہے اور بے حیائی بھی۔ بلکہ اس سے بے حیائی مزید پھیلتی ہے۔ زنا ایسی بے حیائی ہے کہ شریعت کی

ممانعت سے قبل بھی معاشرہ میں اسے بے حیائی جانا جاتا تھا۔ زنا کا مذموم ہونا شرع پر ہی موقوف نہیں بلکہ ہر

کوئی اسے مذموم جانتا ہے۔ ایسے گناہ جس میں گناہ ہوتے ہیں۔ (۳)

وَسَاءَ سَبِيلًا: اور یہ بہت ہی برا راستہ ہے۔

مسائل شرعیہ:

(۱) زنا حرام ہے، شرع کے علاوہ احساس بھی قبیح جانتا ہے۔ زنا کی حرمت ہر دور میں رہی ہے۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۳۰۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۹۰ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۳۰ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۳۸ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۳ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۸ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۵ |
| ☆ | (۳) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۹۰ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۳۰ |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۳۰۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۳ |

﴿۲﴾ جس طرح زنا حرام اور اشد حرام ہے، اسی طرح اس کے اسباب و دواعی بھی ہیں۔ مثلاً.....

- (۱) شہوت سے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھنا۔
 - (ب) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو شہوت سے چھونا۔
 - (ج) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کا بوسہ لینا۔
 - (د) اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے بوس و کنار کرنا اور اس سے معانقہ کرنا۔
 - (ه) دل، دماغ، کان، ناک وغیرہ سے شہوت کے ساتھ کسی غیر عورت کی طرف توجہ کرنا۔
- ان سب امور سے شریعت نے منع فرما دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبْلُ (۵)

آنکھیں زنا کرتی ہیں ان کا زنا شہوت سے دیکھنا ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چھونا ہے۔ پاؤں زنا کرتے ہیں ان کا زنا شہوت سے چل کر جانا ہے۔ منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا شہوت سے بوسہ لینا ہے۔ (۶)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸	☆	(بقیہ ۳)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۱۹۷	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳	☆	
مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳	☆	
انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۲	☆	
تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹	☆	
تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۲۹	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۸	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۷۵	☆	(۵)
رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۴۲، ۳۱۱، ۳۱۲، ۵۲۸، ۵۳۵، ۵۳۶	☆	(۱)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۹۷	☆	
لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵	☆	

﴿۳﴾ زنا کے چند اسباب و دواعی ہیں، ان سے بچنا بھی لازم ہے۔ ورنہ زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اور اگر زنا نہ کر سکا، زنا کا گناہ اس کے ذمے لازم آئے گا۔

(ا) بے پردہ عورتوں کا اجنبی مردوں میں بغیر روک ٹوک آنا جانا۔

(ب) بھڑکیلا لباس، فیشنی لباس پہن کر اجنبیوں کے سامنے آنا۔

(د) چومنے چاٹنے اور بوس و کنار کا رواج دینا۔

(ه) مخلوط تعلیم، جہاں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہیں۔

(و) قلم، ڈرامے اور فحش تصویریں دیکھنا۔

(ز) ناچ گانے، طبلے اور سارنگی سننا۔

(ح) سرخی پوڈر لگا کر بناؤ سنگار کر کے عام محفلوں میں عورتوں کا آنا۔

(ط) دکانوں، دفتروں میں کاروبار ہاتھ میں لینا جہاں مرد بھی آتے جاتے ہوں۔

یاد رہے کہ اسلام میں عورت کا پورا جسم، چہرہ، بال پردہ ہیں۔ ان سب کا پردہ کرنا فرض ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے

کہ جس مرد کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے وہ اجنبی اور غیر محرم ہے۔ (۷)

﴿۴﴾ زنا ایسا قبیح جرم ہے کہ زنا اور ایمان اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جسے ایمان کی حاجت ہے وہ زنا اور اس کے دواعی سے دور رہے۔ صحیح مرفوع حدیث شریف میں ہے۔

لَا يَزْنِي زَانِيٌ (وَفِي رَاوِيَةِ الْعَبْدُ) حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُؤْمِنُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (۸)

(۷) حم، ج ۲ ص ۲۳۲، ۲۳۳

(۸) رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۸۵۶

رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۱۱

وفی الترمذی عن ابی ہریرۃ وعن ابن عباس وعن عائشۃ وعن عبد اللہ بن ابی اوفی

نوٹ: گویا یہ حدیث روایت معنوی کے اعتبار سے درجہ تواتر میں ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو زنا کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی چور چوری کرتا ہے تو چوری کرنے کی حالت میں مومن نہیں رہتا۔ جب کوئی شرابی شراب پیتا ہے تو شراب پینے کی حالت میں وہ مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شریف آدمی کوئی چیز غصب کرتا ہے کہ لوگوں کی آنکھیں حیرت سے اس کی طرف اٹھتی ہیں وہ اس وقت مومن نہیں رہتا۔

بندہ مومن کے لئے ایمان کی سلامتی کے لئے زنا، چوری، شراب خوری اور غصب سے بچنا لازم ہے۔ (۹) جس معاشرہ میں زنا عام ہو جاتا ہے اس میں فقر و تنگدستی مفلسی اور غربی عام ہو جاتی ہے۔ لوگ مفلسی کا اتنے طور پر علاج کرتے ہیں مگر مفلسی کے حقیقی سبب زنا کو نہیں روکتے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الزَّانِي يُوجِبُ الْفَقْرَ (۱۰)

ایک اور روایت میں ہے۔

الزَّانِي يُورِثُ الْفَقْرَ (۱۱)

زنا مفلسی پیدا کرتا ہے۔

لہذا بندہ مومن پر لازم ہے کہ خود زنا اور اس کے دوائی سے بچے۔ اور حتی المقدور اپنے معاشرے سے اس لعنت کو ختم کرے۔

☆	رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۲۵۳	☆	رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ۲۹۱	(بقیہ ۸)
☆	رواہ الدارمی فی الحدود			
☆	رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۳۲، ۲۳۳، ۳۱۷، ۳۸۶، ۴۷۹، ج ۳ ص ۲۳۶، ج ۶ ص ۲۹			
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۷			(۹)
☆	الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ ایتہ اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۰			(۱۰)
☆	رواہ الطبرانی والحاکم و ابن عدی والبیہقی، بحوالہ درمنثور، ج ۵ ص ۲۸۱			(۱۱)
☆	رواہ القضاعی والبیہقی عن ابن عمر، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۳۶			

﴿۶﴾ ہمسایہ کی بیوی سے، اپنی محرم سے، رمضان المبارک میں اجنبی سے اور نعوذ باللہ بدمحرم میں زنا کرنا، اکبر الکبار ہیں۔ (۱۲)

﴿۷﴾ لواطت زنا سے بھی شنیع و فاحش ہے۔ اس سے احتراز اہم فرض ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ بوڑھے کامل عقل والے کا زنا جوان نا پختہ عقل والے سے بدتر ہے۔ اسی طرح عالم کا زنا جاہل کے زنا سے بدتر ہے۔ اسی طرح شادی شدہ کا زنا غیر شادی شدہ کے زنا سے بدتر ہے۔ (۱۴)

﴿۹﴾ کسی کی غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ برا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِيَّاكُمْ وَالْغَيْبَةَ فَإِنَّ الْغَيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزَّانِ الرَّجُلُ يَزْنِي فَيَتُوبُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَإِنْ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَا يُغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ (وفی راویۃ اشَد من الزنا للین مرۃ) (۱۵)

غیبت سے بچتے رہو کیونکہ غیبت زنا سے (تیس مرتبہ) زیادہ شدید ہے۔ آدمی زنا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، مگر غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے۔

﴿۱۰﴾ ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا۔ ان دونوں کے درمیان باپ بیٹے کے احکام ثابت نہیں ہوتے۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۲) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۵۰ |
| ☆ | (۱۳) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۱۹۸ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۹ |
| ☆ | (۱۴) | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۶۱ |
| ☆ | (۱۵) | رواہ کنز العمال، ج ۳ ص ۸۰۴۲ |
| ☆ | | المجمع الزوائد للہیثی، ج ۸ ص ۹۱ |
| ☆ | | اتحاف لسادۃ المتقین لزبیدی، ج ۷ ص ۵۳۳، ج ۹ ص ۲۲ |
| ☆ | | مشکاۃ المصابیح للتبریزی، ص ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹ |
| ☆ | | درمنثور، ج ۶ ص ۹۷ |
| ☆ | | الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ج ۱ ص ۱۷۱ |
| ☆ | | الترہیب والترغیب للمندری، ج ۳ ص ۵۱۱ |
| ☆ | | تذکرۃ الموضوعات لابن قسوانی، ص ۱۰۹۰ |
| ☆ | | علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۲۳۷، بحوالہ موسسہ اطراف الحدیث النوی الشریف، ج ۵ ص ۵۴۲ |

حدیث شریف میں ہے۔

الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۱۶)

ولد الزنا بچہ ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے اور زانی کو پتھروں سے سنگسار کیا جائے گا۔ (۱۷)

زنا سے زانی اور مزنیہ پر حد واجب ہے۔ غیر شادی شدہ زانی و مزنیہ پر سو کوڑے اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں انہیں اتنا سنگسار کیا جائے کہ وہ مرجائیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَّا بَعْدَ احْتِصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ فَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ وَيُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا (۱۸)

کسی مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مگر تین شخصوں کا (خون بہانا جائز ہے) جس شادی شدہ نے زنا کیا ہو، اسے رجم کیا جائے۔

اول

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ عن عائشہ ورواہ احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ورواہ ابو داؤد عن عثمان

ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن الزبیر

ورواہ ابن ماجہ و ابن العاصی بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۵۲

احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۳۰۰

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸

رواہ البخاری عن عبداللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۱۰۱۶

ورواہ البخاری عن ابی قلابہ نحوہ، ج ۲ ص ۶۶۳

ورواہ مسلم فی کتاب الحدود

ورواہ ابو داؤد فی کتاب الحدود، ج ۲ ص ۲۵۰

ورواہ النسائی عن عثمان، ج ۲ ص ۱۶۸

ورواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ۱۸۵

ورواہ احمد، ج ۱ ص ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹،

دوم جو شخص اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ پر آمادہ ہو گیا۔ اسے قتل کیا جائے یا سولی چڑھا دیا جائے یا دارالاسلام سے نکال دیا جائے۔

سوم جس سے کسی کو قتل کیا ہو تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

نوٹ: لواطت کی سزا سورۃ اعراف، آیت ۸۰، ۸۱ میں گزر چکی ہے۔ (۱۹)

نوٹ: یاد رہے کہ مذکورہ بالا تینوں افراد پر حد قائم کرنا قاضی اسلام کا ذمہ ہے، کوئی شخص انفرادی طور پر ان پر حد جاری نہیں کر سکتا۔



﴿قصاص کی مشروعیت اور﴾

﴿مقتول کے وارث کے لئے دیت کا حق﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لَوَلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ۚ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۳)

اور کوئی جان، جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو، اور جو ناحق مارا
جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قاقا بودیا ہے، تو وہ قتل میں حد سے
بہ بڑھے، ضرور اس کی مدد ہوتی ہے۔

حل لغات:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ: اور جس جان کی حرمت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے، کو قتل نہ کرو۔
اس جان سے مراد مسلمان یا ذمی یا معاہدہ ہے۔ اسلام کسی جان کے قتل کو حرام کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ کافر جو
دارالاسلام میں امن سے رہتا ہو یا امن کا معاہدہ کر کے آیا ہو، ان کا قتل بھی اسلام میں حرام ہے۔ (۱)

نفس (روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۹

”اَلَا بِالْحَقِّ“: مگر حق کے ساتھ۔

آیت سے مراد یہ ہے کہ مسلمان یا ذمی یا معاہد کی جان چند اسباب کی بنا پر قتل کرنا جائز ہے۔ ان اسباب کا ذکر قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں ہے۔ (۴)

”وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا“: اور جو ناحق مارا جائے۔

کسی سبب کے جو قتل کو جائز کرے، کے بغیر قتل کیا جائے، یعنی دشمنی سے اسے ناحق قتل کیا جائے۔ قتل عمد اور قتل عمد کے مشابہ قتل مراد ہے۔ (۴)

- (۱) بقیہ ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جگہ پشاور، ۵۰۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۶۰
- (۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ مہر، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۲۰۱، ۲۰۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۲۹
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو الرکات عبد اللہ سبکی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جگہ پشاور، ۵۰۸
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۶۰
- (۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹

”فَقَدْ جَعَلْنَا وَلِيَّهِ سُلْطَانًا“: تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے۔

وَلِيّ اور وَلِيَ (از باب سَمِعَ اور ضَرَبَ) يَلِيّ وَلِيًّا کا معنی ہے نزدیک ہونا، متصل ہونا، بغیر فاصلہ کے پیچھے آنا، دو یا زیادہ اشیاء کا اس طرح ملنا کہ ان کے درمیان کوئی اور شے حائل نہ رہے۔

وَلِيَ (از باب سَمِعَ) يَلِيّ وَلَايَةً اور وَلَايَةً کا معنی ہے، حاکم مقرر ہونا، متصرف ہونا، مدد دینا، وَلَايَةً کا معنی ہے کسی سے محبت کرنا۔

وَلِيَ قَرَبَ کے لئے استعمال ہوتا ہے، قَرَبَ مکانی ہو یا قَرَبَ نسبی یا قَرَبَ دینی، قَرَبَ دوستی ہو یا قَرَبَ نصرت یا قَرَبَ اعتقاد۔

وَلِيَّ بَرُوْزَنَ فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ اور بمعنی مَفْعُوْلٌ استعمال ہوتا ہے۔

اللّٰهُ وَلِيَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا معنی ہے اللہ تعالیٰ مددگار ہے مومنوں کا۔

الْمُؤْمِنُ وَلِيَّ اللّٰهِ کا معنی ہے، اللہ مومن کا مددگار ہے، یا مومن اللہ سے محبت کرنے والا ہے، مومن اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اسی سے مَوْلٰی اور مَوْلُوْیٌ بنا ہے۔

اسی طرح وَلِيَّ بمعنی محبت کرنے والا، دوست، مددگار، پڑوسی، حلیف، تابع، داماد، کام کا منتظم، نگران، محافظ، وارث، سرپرست اور والی کے استعمال ہوتا ہے۔ اور مَوْلٰی بمعنی مالک، آقا، غلام، سرادر، آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، انعام کرنے والا، وہ جس کو انعام دیا جائے، محبت کرنے والا، ساتھی، حلیف، پڑوسی، مہمان، شریک، بیٹا، چچا کا بیٹا، بھانجا، چچا، داماد، رشتہ دار اور ولی، تابع وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ (۴)

- المسجد ار لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۳۹۷
- المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۵۳۳
- المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱۵۷
- قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ۲۹۱
- الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سهل العسکری (۵۳۰ھ)، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۱۹
- ناح العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳۹۸

آیت مبارکہ میں ولی سے نسب میں قریب، وارث مراد ہے۔ (۵)

”سُلْطَانًا“: کئی معنوں میں مشترک ہے۔ محبت، دلیل، قدرت، اقتدار، بادشاہ، معجزہ، والی۔ (۶)

آیت مبارکہ میں اس سے مراد قدرت اور قابو ہے۔ یعنی مقتول کے وارث کو ہم نے قاتل کے قصاص یا اس

سے دیت پر قدرت و قابو دیا ہے۔ (۷)

- (۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ انوار التریل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارفاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۲۹۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۷۸
- (۶) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الانشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۵۸۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، 'مطبوعہ کراچی، ۲۳۸
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقرئ القیومی، 'مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۳
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سهل العسکری (م ۵۰۰ھ) 'مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کونہ، ۲۱۳
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجہ و النظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، 'مطبوعہ بیروت، ۲۲۲
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۵۵ھ)، 'مطبوعہ مصر، ج ۵ ص ۱۵۹
- (۷) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التریل و عیون الاقاویل فی وجہ التاویل، از امام جار اللہ زحشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تألیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون حویوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حگی پشاور، ۵۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۷۸

”فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ“: تو وہ قتل میں حد (شرع) سے نہ بڑھے۔ اس اسراف سے مراد یہ ہے کہ.....

- (۱) قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔
 - (۲) ایک کے بدلے ایک ہی قتل کرے، ناحق زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔
 - (۳) قتل کرتے وقت قاتل کا منہ نہ کیا جائے۔ یعنی اس کے ناک، کان، آنکھیں وغیرہ نہ کاٹی جائیں۔
- زمانہ جاہلیت میں یہ تمام امور رائج تھے۔ ان سے منع کیا گیا ہے۔ (۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ کسی مسلمان یا ذمی یا معاہد کا قتل حرام حرام اور اشد حرام ہے۔ اس کی حرمت غلیظہ پر قرآن مجید کی کثیر آیات اور احادیث صحیحہ وارد ہیں۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ ایک جان کا قتل گناہ میں تمام لوگوں کے قتل کی مانند ہے۔

- (۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۳۶۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر روح البیان، از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، 'مطبوعہ مکتبہ ایۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ حگی ہشاور، ۵۰۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۷۸

قرآن مجید میں ہے۔

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (سورة المائدہ آیت ۳۲)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا یا اس نے سب لوگوں کو جلا یا۔

حدیث شریف میں ہے۔

لَزَوَالِ الدُّنْيَا هَوْنٌ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ (وفی رواية بغیر حق) (۹)

تمام جہان کا زوال اللہ کے ہاں آسان ہے ایک مومن جان کے بغیر حق کے قتل سے۔ (۱۰)

دشمنی سے کسی جان کو جان بوجھ کر قتل کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ شبہ

عہد بھی اسی قبیل سے ہے۔ قتل خطا چونکہ خطا سے ہے، اس لئے یہ معصیت نہیں۔ (۱۱)

چند اسباب وہ ہیں جن کی بنا پر کسی مسلمان یا ذمی یا معاہدہ کو قتل کرنا جائز ہے۔

کسی جان کو بغیر حق کے قاتل کا قتل کرنا قصاص میں جائز ہے۔

شادی شدہ اگر زنا کرے تو پتھروں سے اسے سنگسار کرنا یہاں تک کہ وہ مر جائے، جائز ہے۔

ایمان کے بعد کفر کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے، مرتد کا قتل کرنا جائز ہے۔

- | | | |
|---|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|
| ☆ | رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو، ج ۱ ص ۲۰۲ | (۹) |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ عن الراء بن عازب، ص ۱۹۱ | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ص ۲۰۰ | (۱۰) |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۳۱ | |
| ☆ | ابوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالحیر عدا قس عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی'، ۲۶۲ | |
| ☆ | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جگئی پشاور'، ۵۰۷ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۱ ص ۶۹ | |
| ☆ | تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی'، ج ۶ ص ۷۱ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان'، ج ۱ ص ۷۰ | (۱۱) |

حدیث شریف میں ہے۔

لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثِ النَّفْسِ
بِالنَّفْسِ وَالْثِيْبِ الزَّانِي وَالْمُفَارِقِ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ (۱۲)

کسی مسلمان کا، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں،
خون بہانا جائز نہیں مگر تین سبب کے باعث، جان کے بدلے جان (قتل کی جائے)، شادی شدہ
زانی، اور دین کو چھوڑنے والا جماعتِ مسلمین سے الگ ہونے والا۔

حدیث مذکورہ کا حصر حقیقی نہیں بلکہ اضافی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اسباب ہیں جن کی بدولت مسلمان کا قتل جائز ہے۔

چهارم: حاکم اسلام کا باغی، چنانچہ اس سلسلہ میں ارشادِ خداوندی یوں ہے۔

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ
(سورة المائدة آیت ۳۳)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، ان کا بدلہ یہی ہے کہ
کن کن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف
کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمینوں سے دور کر دیئے جائیں۔

پنجم: حربی کافر کا قتل جائز ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ☆

(سورة التوبة آیت ۲۹)

رواه البخاری عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۱۰۱۶	۵۲
رواه مسلم عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۹۵	۵۱
رواه ابو داؤد عن عبد اللہ، ج ۲ ص ۲۵۰	۵۰
رواه الترمذی، ج ۱ ص ۲۰۹	۴۹
رواه النسائی عن عبد اللہ بن مسعود، ج ۲ ص ۱۱۵	۴۸
رواه احمد، ج ۱ ص ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲	

لڑوان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو، حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔ (۱۳)

﴿۴﴾ مقتول کے اولیاء کو قصاص، دیت اور معافی میں سے ایک چیز کا حق حاصل ہے۔ چاہیں تو قصاص لیں، چاہیں تو دیت لے کر صلح کر لیں اور چاہیں تو بالکل معاف کر دیں، باقی حدود میں اولیاء کو معافی کا حق حاصل نہیں۔ قتل میں ولیوں کو قصاص، دیت اور معافی کا حق حاصل ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور قدرت نافذہ ہے۔ یہ حکم لَوْلِیْہ سے حاصل ہے۔ حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ مُؤْمِنًا تَعَمَّدَ اَدْفَعْ اِلٰی اَوْلِیَّاءِ الْمَقْتُولِ (وفی روایۃ القَتْلِ) فَاِنَّہُ یُرْفَعُ اِلٰی اَوْلِیَّاءِ الْقَتْلِ فَاِنْ شَاءَ وَاَقْتُلُوْا اِنْ شَاءَ وَاِخَذُوا السَّیْءَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خِلْفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَیْہِ فَہُوَ لَہُمْ وَ ذَلِکَ لِتَشْدِیْدِ الْعَقْلِ (۱۴)

- (۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۸
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جارا اللہ محشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ انوار التنزیل وامرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبدالقہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۱۹۲۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۲۰۰، ۲۲۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۱
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۳
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حنفی البروسی (م ۵۱۱۲ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حنکی پشاور، ۱۹۰۸
- ☆ تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پٹی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۲۰
- ☆ رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ج ۱ ص ۲۰۱
- (۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ص ۱۹۲ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۹۳

جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو اس سے قصاص لیں چاہیں تو دیت لے لیں۔ دیت میں تیس اونٹ جو عمر میں چوتھے سال میں ہو اور چالیس اونٹنیاں جو حاملہ ہوں۔ اور وارث جس مال پر صلح کر لیں وہ ان کی ملک ہے۔ اور یہ دیت کی سختی کی بنا پر ہے۔ (۱۵)

﴿۵﴾ جس پر قصاص واجب ہو اس کو اگر مقتول کے وارثوں کے بغیر کسی اور نے قتل کر دیا ہو تو اس پر بھی قصاص ہے۔ کیونکہ قصاص لینا صرف مقتول کے وارثوں کا حق ہے۔ دوسرے کے لئے قصاص لینا جائز نہیں۔ (۱۶)

﴿۶﴾ قصاص واجب ہونے کے حکم میں آزاد غلام، مرد، عورت، مسلمان ذمی، معاہد سب یکساں ہیں۔ یعنی سب پر واجب ہے۔ (۱۷)

﴿۷﴾ اعانتِ قتل، قتل میں مشورہ اور قتل میں کسی طرح سے شریک قتل کا مجرم ہے۔ ان کا حکم بھی قاتل کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ (۱۸)

جس نے کسی مسلمان کے قتل میں ادنیٰ سی بات کے ساتھ مدد کی وہ اللہ عزوجل کو قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (۱۹)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے تمام وارث، بقدر حق وراثت، سب شامل و داخل ہیں، مرد ہوں یا عورتیں، بالغ اور

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۶ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۲ |
| ☆ | (۱۶) | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۹ |
| ☆ | (۱۷) | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۳ |
| ☆ | (۱۸) | رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۱۹۱ |
| ☆ | (۱۹) | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالی پتی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۷۷ |

نابالغ۔ اسی طرح دیت بھی ان میں بقدر حصہ وراثت تقسیم ہوگی۔ (۲۰)

﴿۸﴾ قصاص لینے میں مقتول کے وارث ترتیب عصابات کے اعتبار سے ہیں۔ جس مقتول کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ولی، حاکم اسلام ہے۔ (۲۱)

﴿۹﴾ قاتل سے دیت لینے یا عفو کے بعد قصاص لینا جائز نہیں۔ (۲۲)

﴿۱۰﴾ حاکم اسلام پر لازم ہے کہ وہ قاتل کو تلاش کرنے میں مقتول کے وارثوں کی مدد کرے اور اسے مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دے۔ اگر وہ قصاص، دیت اور معافی میں سے جو چاہیں تو ان کی مرضی کے مطابق فیصلہ کرے۔ مقتول کے وارث حاکم اسلام کے فیصلہ کے بغیر اسے قصاص میں قتل نہیں کر سکتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں۔

وَمَنْ اتَّصَرَ لِنَفْسِهِ ذُوْنَ السُّلْطَانِ فَهُوَ عَاصٍ مُّسْرِفٌ قَدْ عَمِلَ بِحِمِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى (۲۳)

جس نے حاکم اسلام کے بغیر از خود قصاص لیا وہ گناہ گار اور حد سے بڑھنے والا ہے اس نے دور جاہلیت والا کام کیا وہ اللہ کے حکم سے راضی نہیں۔ (۲۳)

- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۰) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہپوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی پشاور، ۵۰۔ |
| ☆ | (۲۱) | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہپوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی پشاور، ۵۰۔ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جارا فقہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲ |
| ☆ | (۲۲) | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہپوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی پشاور، ۵۰۔ |
| ☆ | (۲۳) | رواہ جلال السیوطی عن ابن عباس، درمنثور، ج ۵ ص ۲۸۳ |
| ☆ | (۲۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف باسم العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰۹ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵ |
| ☆ | | انوار التریل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارفا صی ابو الحیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جارا فقہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۲ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹ |

﴿۱۱﴾ وراثت میں عورتوں کو محروم کرنا حرام ہے۔ ظاہر کتاب و سنت کے خلاف ہے۔ (۲۵)

﴿۱۲﴾ قتل عمد میں قاتل کی توبہ تین وجہ سے ہو سکتی ہے۔ اسے قصاص میں قتل کیا جائے یا اس سے دیت لے لی جائے یا مقتول کے وارثوں کی طرف سے اسے معاف کر دیا جائے۔ (۲۶)

﴿۱۳﴾ قصاص لینے میں عورت کو بھی حق ولایت حاصل ہے۔ چونکہ وراثت میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ قرآن مجید نے مقتول کے وارثوں کو کلمہ ”لِوَلَّيْهِ“ کہا ہے اور ولی سے مراد وارث ہیں۔ لہذا عورتیں بھی حق قصاص پاتی ہیں۔ کلمہ ولی (اور اس سے مشتقات) بمعنی وارث قرآن مجید میں بکثرت وارد ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُمْ لِلدِّينِ وَانْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَانْفُسُهُمْ أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا أَمْالُكُمْ مِّنْ وَلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا.....
(سورۃ الانفال آیت، ۷۲)

بے شک جو ایمان لائے اور اللہ کے لئے گھریار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی، تمہیں ان کا ترکہ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں۔
کلمہ ولایت سے مراد وراثت ہے اور وارث عورتیں بھی ہیں۔ (۲۷)

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۴۹	☆	بقیدہ (۲۳)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۹	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۹	☆	(۲۵)
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱	☆	(۲۶)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵	☆	(۲۷)
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱	☆	
احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰	☆	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۵ ص ۲۵۵	☆	
انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۱۲	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۱۵	☆	
تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۹	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۹	☆	

﴿۱۳﴾ مقتول کے وارثوں میں بالغ اور نابالغ شامل ہیں۔ سب اگر قصاص لینا چاہیں تو نابالغوں کے بالغ ہونے سے پہلے قصاص لے سکتے ہیں۔ اگرچہ سب چھوٹے بڑے ولی ہیں مگر نابالغوں کو حق ولایت حاصل نہیں۔ اس لئے اگر نابالغ معاف کرنا چاہیں تو معاف نہیں کر سکتے۔ (۲۸)

﴿۱۵﴾ قصاص میں حد شرع سے بڑھنا حرام ہے۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں۔

اول قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کیا جائے۔ **دوم** قتل میں مثلہ نہ کیا جائے۔

سوم ایک کے بدلے ایک ہی قاتل قتل کیا جائے، زیادہ نہ قتل کئے جائیں۔ (یہ اس صورت میں ہے جب قاتل صرف ایک ہو۔ اور اگر قاتل زیادہ ہوں تو سب کو قصاص میں قتل کیا جائے۔) (۲۹)

فائدہ: جان کے قتل اور اس کے علاوہ دیگر اعضاء کے تلف کرنے میں قصاص کا حکم سورہ مائدہ اور سورۃ الانعام میں ہے، صرف جان کے قتل میں قصاص کا بیان سورہ بقرہ میں ہے۔ قتل خطا میں دیت کا بیان سورہ نساء میں ہے۔ (۳۰)

☆	(۲۸)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۰
☆	(۲۹)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۹
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۵
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲
☆		تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۳
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۹۲۰
☆		لاب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سبکی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ حگی پشاور، ۵۰
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۳۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹
☆		الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آية العظمی، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۲
☆	(۳۰)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ۲۵۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ حگی پشاور، ج ۵ ص ۵۰

یتیم کے مال کی حفاظت اور ایفائے عہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ☆ (سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۴)

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے، اور عہد پورا کرو، بے شک عہد سے سوال ہوتا ہے۔

حل لغات:

”هِيَ أَحْسَنُ“: ایسا طریقہ جو یتیم کے مال کے لئے بہتر ہو۔ اس کا مال محفوظ بھی رہے اور حتی الامکان بڑھتا بھی رہے۔ اس سے مراد تجارت، مضاربہ، اجارہ وغیرہ ہے۔ (۱)

- | | | |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|-----|
| احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱ | ☆ | (۱) |
| احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۰ | ☆ | |
| الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲ | ☆ | |
| تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۳ | ☆ | |
| تفسیر ابن عباس، ۲۹۹ | ☆ | |
| لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۵۰ | ☆ | |
| مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ مسقی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۵۰ | ☆ | |
| التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۸ | ☆ | |
| تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵ | ☆ | |
| تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۷۰ | ☆ | |

”حَسْبِيَ يَبْلُغُ أَشَدَّهُ“: یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے۔ اشد کا معنی ہے، قوت، عقل، جوانی۔ بدن، عقل میں قوت، معرفت اور تجربہ میں اضافہ۔ (۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ یتیم کے ولی یا وصی پر یتیم کے مال کی حفاظت فرض ہے۔ اس کا ناحق خرچ کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ یتیم کا مال قلیل ہو یا کثیر، اس کا ناحق ضائع کرنا قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں، ہر طرح حرام ہے۔ رب تعالیٰ نے یتیم کے مال کو مطلق بیان فرمایا ہے، اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہے، جو قلیل و کثیر دونوں کو شامل ہے۔ (۳)

- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۶۲۳۰ (۲)
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۲۵۶۰
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامعانی، مطبوعہ بیروت ۲۶۱۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۳۸۸
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۱ (۳)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۱ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۲۰۰
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۴
- ☆ تفسیر عباس، ۲۹۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو الیرکات عبد اللہ سیوطی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۴۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۳ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جگئی، پشاور، ۵۰۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۲۰
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۲۴۹
- ☆ تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹

﴿۲﴾ ہر شخص کا مال دوسرے کے لئے بغیر اس کی اجازت اور بغیر شرعی تقاضوں کے حرام ہے۔ جان اور عزت کی طرح ہر شخص کا مال بھی محفوظ رہنا شرعی، قانونی اور اخلاقی تقاضا ہے، جسے ہر حال میں ملحوظ رکھنا لازم ہے۔ اسی طرح جس بچے کا باپ زندہ تو ہو مگر مفقود ہو، کی مال کی حفاظت ولی پر لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ☆
(سورة البقرة آیت، ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو، جان بوجھ کر۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس نوعیت کے احکام ہیں۔ حضور سید عالم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو عالمگیر قانون پر مشتمل خطبہ دیا اس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِى بَلَدِكُمْ هَذَا فِى شَهْرِكُمْ هَذَا..... الحديث (۳)

تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر تعرض کے حوالہ سے) اس طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن، یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ (۵)

رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ص ۲۳۴

رواہ البخاری فی کتاب العلم والمغازی والادب والاضاحی والحدود والفتن والتوحید

رواہ مسلم فی کتاب الحج وفى القسامة عن ابی بکر، ج ۲، ص ۶۰

رواہ الترمذی عن عمرو بن الاحوص، ج ۲، ص ۱۵۷

رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن الاحوص، ص ۲۲۵

رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۲۰، ج ۲، ص ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۸۵، ج ۳، ص ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۳۸،

ج ۵، ص ۲۰، ۲۹، ۳۰، ۳۹، ۶۸، ۷۲، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳

احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت'، ج ۳، ص ۲۰۱

احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت'، ج ۳، ص ۲۰۰

﴿۳﴾ یتیم (اور اسی طرح مفقود الاب) کے مال سے اس کے نفع کی خاطر تجارت، مضاربیت اور اجارہ وغیرہ جائز ہے۔ ولی یا وصی یتیم پر اس کے نفقہ اور دیگر مصارف کے علاوہ اس سے ایسا تصرف کر سکتا ہے (بلکہ اسے کرنا چاہئے) جو یتیم کے لئے فائدہ مند ہو، تاکہ اصل بھی محفوظ رہے اور نفع بھی حاصل ہوتا رہے۔ قرآن مجید کے ارشاد اِلَّا بِالْحَقِّ سے یہی مراد ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

اِبْتِغُوا فِیْ اَمْوَالِ الْیَتَامٰی، لَا تَسْتَهْلِكُهَا الصَّدَقَةُ (۶)

یتیموں کے مالوں میں بھلائی تلاش کرتے رہو، ایسا نہ ہو کہ اس کا نفقہ اسے ختم کر دے۔ (۷)

﴿۴﴾ باپ اپنے چھوٹے بچے کے مال سے اس کے نفع کی خاطر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ (۸)

﴿۵﴾ مسلمان جو مال اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ نفل صدقہ کے حکم میں ہے۔ نیت خیر سے اس پر اجر کا مستحق ہے۔

- | | | |
|---|-----|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | رواہ الامام الشافعی عن یوسف بن ماہل مرسلًا بحوالہ کنز العمال، ج ۵، ص ۳۸۵ |
| ☆ | (۷) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۲۰۲، ۲۰۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۱۲۰ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۲۲۲ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۱۵ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳، ص ۳۹ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰، ص ۲۰۶ |
| ☆ | | التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ جنگی پشاور، ۵۰۸ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارون شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳، ص ۷۴ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵، ص ۱۵۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵، ص ۷۰ |
| ☆ | | تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ بانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) از دونو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۹، ص ۹ |
| ☆ | | تفسیر حلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۰۹ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۰۹ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد القہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ۲۲۲ |
| ☆ | (۸) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳، ص ۲۰۲ |

حدیث شریف میں ہے۔

مَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا النَّفَقَةَ فِي هَذَا التَّرَابِ (۹)

مومن جو خرچ کرتا ہے اس میں اسے اجر دیا جائے گا، مگر مٹی میں جو خرچ کرے (ضرورت کے بغیر جو مکان بنائے) ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَدَمِهِ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ (وفی روایۃ علی نفسه وغیالہ) (۱۰)

آدمی جو اپنے گھر، بیوی، بچوں اور خادموں پر خرچ کرتا ہے۔ وہ اس کا صدقہ ہے، (اسے اجر ملے گا) (۱۱)

یتیم کا ولی اگر مفلس ہو تو بقدر حاجت یتیم کے مال سے خود بھی کھا سکتا ہے۔ (۱۲)

یتیم جب بالغ عاقل ہو جائے تو ولی یا وصی اس کا مال اس کے حوالے کر دے۔ بلوغت اور عقل مند ہونے کی عمر ہر زمانہ ہر علاقہ اور ہر خاندان میں مختلف ہوتی ہے۔ پندرہ برس تک اگر بلوغت کے آثار نمایاں نہ ہوں تو اسے بالغ تصور کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا اسْتَكْمَلَ الْمَوْلُودُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً كُتِبَ مَالُهُ وَعَلَيْهِ وَأُقِيمَتْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ (۱۳)

جب بچہ پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا ثواب و عقاب لکھا جاتا ہے اور اس پر حدیں جاری ہو سکتی ہیں۔ (۱۴)

☆	(۹)	رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن خیاب / بحوالہ کنز العمال، ج ۱۵ ص ۴۱۵۲۲
☆	(۱۰)	رواہ البیہقی عن ابی امامہ / بحوالہ کنز العمال، ج ۶ ص ۱۶۳۲۳
☆	(۱۱)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲
☆	(۱۲)	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۳
☆	(۱۳)	راہ جلال الدین السیوطی فی جمع الجوامع / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱ ص ۲۳۳
☆	(۱۴)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۲
☆		احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۰
☆		تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۳
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۱۲۲ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۳۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۰
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۳
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون حوہوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ حگی پشاور، ۲۰۸۰

نوٹ: یتیم کے مال کے احکام اور بلوغ کی علامات سورۃ النساء آیت ۶، ۷، ۹ میں اور سورۃ الانعام میں تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۸﴾ تمام جائز عہد و پیمان اور وعدے پورے کرنا فرض ہیں۔ وعدے خواہ صریح ہوں یا ضمنی، تحریری ہوں یا زبانی، احکام شرع سے متعلق ہوں یا احکام دنیا سے، سب کا پورا کرنا ایفائے عہد ہے۔ تمام تکالیف شرعیہ، احکام دینیہ، تمام اوامر، تمام نواہی، احکام کے تمام تقاضے، منکرات شرعیہ سے مکمل اجتناب، سب اسلام کے وعدے ہیں۔ تمام عبادات، معاملات، اور ملت اسلامیہ کی تمام طاعات عہد میں شامل ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق النفس کی ادائیگی، طاعات، نذر، معاملات مالیہ، بیع و شراء، اجارہ، کرایہ، مہر، زراعت، مصالحت، تملیک، تخیر وغیرہ تمام وعدوں کی پابندی فرض ہے۔ غرضیکہ عہد کے پورے کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے، اور ایفائے عہد ان سب کو شامل ہے۔ قرآن مجید، احادیث نبویہ، سیرت طیبہ، تعامل صحابہ کرام اور امت کا اجماع اس کی تاکید پر نصوص صریحہ ہیں۔ اسلامی احکام کے علاوہ اخلاقی اور بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی ایفائے عہد لازم ہے۔ وعدہ کی خلاف ورزی کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ (۱۵)

نوٹ: وعدہ کے احکام تفصیل کے ساتھ سورۃ آل عمران، آیت ۷۶ اور سورۃ مائدہ، آیت ۱، میں گزر چکے ہیں۔

- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۲۰۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۷۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد القاسمی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۷۰
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۴
- ☆ تفسیر ابن عباس، ۲۹۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حقی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۰۰-۱۰۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محدہ حنکی پشاور، ۵۰۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۷۰

﴿ماپ تول کو پورا کرنا، اجتہاد کی مشروعیت﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت، ۳۵)

اور ماپ تو پورا ماپ اور برابر ترازو سے تولو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

حل لغات:

”وَأَوْفُوا الْكَيْلَ“: اور پورا ماپو۔

”الْكَيْلَ“: ماپ کا پیمانہ، جس برتن سے کوئی جنس ماپ کر دی جائے۔ غلہ کا پیمانہ، دودھ وغیرہ مائع کے ماپنے کا پیمانہ۔ (۱)

”وفاء کیل“ سے مراد ہے ماپنے کے وقت پیمانہ کو پورا کرو اور وزن کرتے وقت وزن پورا کرو۔ وزن اور پیمائش میں کمی نہ کرو۔ (۲)

المنحد از لونیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۱۱۳۳	۵۲	(۱)
المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۳۳۰	۵۲	
المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقرئ الفیومی، مطبوعہ مصر، ح ۲ ص ۹۵	۵۲	
احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۳ ص ۱۰۲	۵۲	(۲)
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ح ۳ ص ۲۰۳	۵۲	
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ح ۱۰ ص ۲۵۷	۵۲	
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ح ۳ ص ۳۹	۵۱	

”وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ“: اور برابر ترازو سے تولو۔

قِسْطَاس عربی کلمہ ہے، قِسْط سے مشتق ہے، قِسْط کا معنی ہے، انصاف، عدل، برابری۔

قِسْطَاس بمعنی ترازو، میزان، وزن کرنے کا آلہ، ترازو چھوٹا ہو یا بڑا۔ بہر صورت اس کا صحیح معیار کے برابر ہونا ضروری ہے۔ (۳)

”وَاحْسَنُ تَأْوِيلًا“: اور اس کا انجام اچھا ہے۔

تَاوِيل کا معنی ہے شے کا اپنی غایت (انجام) کی طرف لوٹنا۔ مراد انجام ہے۔ (۴)

- ☆ (بقیہ ۲)
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ سبکی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹۰
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۲ ص ۳۱۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی الروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۱۰۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۹۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۶
- ☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۲ ص ۲۶۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۰
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ سبکی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی الروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۱۰۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۱۰۰

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ لین دین، خرید و فروخت اور تجارت میں اجناس اور اشیاء کا معیاری پیمانے، معیاری وزن اور معیاری ترازو سے ماپ تول کرنا فرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں متعدد مقامات پر اس کی شدید تاکید وارد ہے۔ اسلامی احکام کے علاوہ بین الاقوامی اصول بھی اس کی تائید اور تاکید کرتے ہیں۔ ماپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت میں قرآن مجید کی آیات طیبہ اور احادیث صحیحہ کثیرہ ہیں۔ قرآن مجید میں ایک موقع پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿۱﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿۲﴾ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿۳﴾

(سورۃ مطففین آیت، ۱، ۲، ۳)

کم تولنے والوں کی خرابی ہے، وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں، پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

پہلی قوموں کے اسبابِ ہلاکت میں سے ماپ تول کی کمی کرنا ایک اہم سبب ہے، قرآن مجید نے اس کی شہادت دی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَآ ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أَلْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ، وَلَا فَشَى الزِّنَافِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمْ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بغيرِ الْحَقِّ إِلَّا فَشَى فِيهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَرَقَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ (۵)

جب کسی قوم میں خیانت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (دشمن کا) رعب ڈال دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں زنا بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ ان میں موت عام کر دیتا ہے۔ جب کسی قوم میں ماپ اور تول میں کمی عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے رزق اٹھا لیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم ناحق فیصلہ کرے تو ان میں مذمت عام کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم عہد توڑ دے تو ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

ماپ تول کو پورا کرنے میں امت مسلمہ کا اجماع قطعی ہے۔ اس کا خلاف کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ ماپ تول میں کمی کرنے والے کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ اور اس کی تجارت میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ ترازو سے اس وقت تو لو جب اس میں کمی نہ ہو، نہ انحراف ہو، نہ اضطراب ہو، اسی طرح پیمائش کرتے وقت پیمانہ میں حرکت نہ رہے۔ ورنہ کمی بیشی کا اندیشہ رہے گا۔ (۷)

﴿۳﴾ ماپ تول اور پیمائش میں بندہ کی کوشش کو اہم درجہ حاصل ہے۔ مگر یہ احتیاط اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ بندہ کی کوشش کا اجر اسے دنیا میں عزت کے ساتھ اور آخرت میں نجات کی صورت میں حاصل ہوگا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا يَقْدِرُ رَجُلٌ عَلَى حَرَامٍ ثُمَّ يَدْعُهُ لَيْسَ لَدَيْهِ إِلَّا مَخَافَةُ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا أَبَدَلَهُ اللَّهُ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ (۸)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۰ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، 'مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۴ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جارا فہز محضری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۲۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۲۰۶ |
| ☆ | | لیات التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ سیفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۶ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حقی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۱ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۷۹ |
| ☆ | | الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، 'مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۵ |
| ☆ | (۷) | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹ |
| ☆ | (۸) | رواہ السیوطی، درمنثور، ج ۵ ص ۲۸۵ |

جب بندہ کسی حرام کام کرنے پر قادر ہو پھر اسے چھوڑ دے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہے۔
جب بندہ ایسا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے اس دنیا میں اس کے لئے اس سے بہتر شے عطا فرما دیتا ہے۔

لہذا صحیح ماپ تول اور پیمائش کی کوشش کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتا رہے کہ اس نے حرام سے بچا لیا ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ حاکم وقت پر لازم ہے کہ وہ زیر اثر علاقہ میں ماپ تول اور پیمائش کی صحت کی نگرانی کرتا رہے، تاکہ قوم دنیا میں خسارہ اور آخرت میں ہلاکت سے محفوظ رہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِي اِنَّكُمْ وَلَيْتُمْ الَّذِيْنَ بِهٖمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ. هٰذَا الْمِكْيَالُ وَهٰذَا الْمِيزَانُ (۱۰)
اے حاکمو! تمہیں دو چیزیں وہ دے دی گئی ہیں جن کے باعث پہلی قومیں ہلاک ہوئی ہیں۔ ماپ کا پیمانہ اور ترازو (انہیں سیدھا اور درست رکھو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ) (۱۱)

﴿۵﴾ پیمانہ، ترازو اور پیمائش کا آلہ چھوٹا ہو یا بڑا، اسے درست رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح جنس یا اشیاء کم ہوں یا کثیر، ان کا ماپ تول اور پیمائش درست کرنا فرض ہے۔ جنس یا شے کی کمی کے باعث ان میں احتیاط ترک کرنا جائز نہیں۔ (۱۲)

- ☆ (۹) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۵۹۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۵
- ☆ (۱۰) رواہ السیوطی، درمنثور، ج ۵ ص ۲۸۵
- ☆ (۱۱) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۵۹۱)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۵
- ☆ (۱۲) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ البایل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳

﴿۶﴾ اشیاء اور اجناس فروخت کرتے وقت جھکتا تو لٹا کر زیادہ دینا مستحب ہے۔ لیکن زیادہ لینے کی تمنا جائز نہیں۔
اگر کوئی فروخت کرنے والا مقدار سے زیادہ خوشی سے دے تو لینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

زَنْ وَارْجَحْ (۱۳)

وزن کرتے وقت جھکتا تو لو۔

﴿۷﴾ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کے وقت جو شے ماپ کر دینے کی ہے، اسے ماپ کر دینا، جو تولنے کی ہے اسے تول کر، اور جو پیمائش کی ہے اسے پیمائش کر کے دینا لازم ہے۔ محض اندازے سے لین دین جائز نہیں۔
اگرچہ فریقین اندازے سے لینے دینے پر رضامند ہوں۔ (۱۴)

﴿۸﴾ تجارت میں تحریم تفاضل (زیادہ لینے کی حرمت) کا اعتبار ماپ اور تول سے ہے۔ خواہ وہ شے کھانے کی ہو یا کھانے کی نہ ہو۔ تحریم تفاضل کا اعتبار جنس واحد میں ہے، اگر جنس بدل جائے تو زیادہ لینا جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۹﴾ اگر کوئی وزن کی یا ماپنے کی شے دو شریکوں میں مشترک ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ماپ اور تول کی قطعی نص وارد ہے اور نص کا خلاف جائز نہیں، اگر وہ شے ماپ یا تول کی نہ ہو تو اسے اندازے سے تقسیم کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں نص کا خلاف لازم نہ ہوگا۔ (۱۶)

- ☆ (بقیہ ۱۲)
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۲۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۰۲
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن مسعود، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۷۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمد محمود آلوسی حنفی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنسی عثمانی مجددی (۵۱۲ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۰
- ☆ رواہ الائمہ احمد ابو داؤد الترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم وابی حبان، عن سوبیس قیس / بحر الہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۲۵
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

﴿۱۰﴾ وزن اور ماپ کی اجرت بیچنے والے کے ذمہ ہے اور قیمت ادا کرنا خریدار کے ذمہ ہے۔ فروخت کرنے والا شے کو اور خریدار قیمت کو اس طرح الگ کریں کہ شے اور قیمت کا امتیاز دوسری اشیاء سے ہو جائے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ امور شرع میں اجتہاد (اپنے شرائط کے ساتھ) جائز ہے، ہر مجتہد ثواب پاتا ہے، خواہ اجتہاد میں خطا ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تجارت، لین دین اور خرید و فروخت میں اجناس اور اشیاء کا پورا ماپ اور تول غلبہ ظن کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے، اس میں قطعی علم ممکن ہی نہیں۔ غلطی کے امکان کے باوجود اس میں کوشش کرنا حکم شرع ہے۔ اس سلسلہ میں غلطی سے بچتے رہنے کی کوشش ہی قابل اعتبار ہے۔ اسی طرح امور شرع میں، شرائط اجتہاد کا اعتبار کرتے ہوئے اجتہاد کرنا مقاصد شرع میں داخل ہے۔ اور مجتہد ثواب پائے گا۔ (۱۸)

فائدہ:

ماپ تول کے تفصیلی احکام سورۃ انعام آیت ۱۵۲ اور سورۃ ہود آیت ۸۴ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔



- (۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۲۵۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۲
- (۱۸) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

﴿علم حقیقی، علم ظنی کی مختلف حیثیات، خبر واحد﴾

﴿قیاس، افعال جوارح سے سوال﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ
أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو، جس کا تجھے علم نہیں، بیشک کان اور آنکھ اور دل
ان سب سے سوال ہونا ہے۔

حل لغات:

”وَلَا تَقْفُ“: قَفَا يَقْفُو (از باب نصر) قَفُوا قَفْوًا سے نہی کا صیغہ ہے۔ مصدری معنی ہے گدی پر مارتا، صراحتاً
فسق و فجور کی تہمت لگانا، پیچھا کرنا، کسی کے اثر کو مٹانا، کسی کی اتباع کرنا، پیروی کرنا، یا کسی کی طرف باطل کی
نسبت کرنا۔ قَفُوا بمعنی سر کا آخری حصہ (گدی) حدیث شریف میں وارد ہے۔

يَقْعُدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِيَةِ أَحَدِكُمْ..... الحديث

(سونے کی حالت میں) شیطان تمہاری گدی پر بیٹھ جاتا ہے۔ (۱)

اسی مادہ سے اَلْمُقَفِّي حضور سید عالم ﷺ کا اسم مبارک ہے، بمعنی سب سے آخر میں آنے والا، آخر الانبیاء، خاتم الانبیاء۔

آیت میں اس سے مراد ہے کسی کے پیچھے نہ پڑو، کسی کی پیروی نہ کرو، بغیر تحقیق کے کسی کی جانب برائی کی نسبت نہ کرو۔ (۲)

”مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ“: جس کا تجھے علم نہیں۔

عِلْم کا معنی ہے کسی شے کی حقیقت کا ادراک، سمجھنا۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔ علم حقیقی، علم ظاہری، یعنی علم قطعی اور علم ظنی۔

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔

ذات شئی کا ادراک (سمجھنا)

اول

کسی شے پر اس کی وجود یا نفی (ہونے یا نہ ہونے) کا حکم کرنا کہ وہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے۔

دوم

☆	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۹	☆
☆	المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغب، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۷۸	☆
☆	تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱۰ ص ۲۹۹	☆
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳	☆
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱	☆
☆	الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۲۳	☆
☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳	☆
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۷	☆
☆	انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۲	☆
☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰	☆
☆	مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۱۰۰	☆
☆	تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۰	☆
☆	تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰	☆
☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ۵ ص ۱۵۷	☆
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰۰	☆
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۸۰	☆

ایک اور اعتبار سے علم کی دو قسمیں ہیں۔ **اول: نظری** **دوم: عملی**

نظری: جب کوئی شے معلوم ہو جائے تو علم مکمل ہو جائے، جیسے جہاں کے موجودات کا علم۔

عملی: یہ علم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، جیسے عبادات کا علم۔ (۳)

اجلہ مفسرین اور ائمہ تفسیر نے آیت مبارکہ کا مفہوم یہ بیان کیا.....

(۱) جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کی پیروی نہ کرو اور مخفی ظن اور گمان کے پیچھے نہ چلو۔

(ب) جھوٹی گواہی نہ دو، صرف اس کی گواہی دو جس کو تمہاری آنکھوں نے دیکھا ہو اور تمہارے کانوں نے سنا ہو اور

تمہارے دل نے یاد رکھا ہو۔

(ج) کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔

(د) جھوٹ نہ بولو، جب تم نے نہ سنا ہو مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے

دیکھا ہے۔

(۵) کسی پر بہتان نہ باندھو۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۳) | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۳۳ |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلالہ زمری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳ |
| ☆ | | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، مصر، ج ۲ ص ۲۰۰ |
| ☆ | | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰ |
| ☆ | | الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوبی، ۴۶۲ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۴ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن علی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۴ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۰۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کربلا، ج ۵ ص ۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حقی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ مدنیہ مدینہ منورہ، ج ۵ ص ۳ |
| ☆ | | حاشیۃ الحمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الحمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی پٹی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۰ |

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی کی مذمت میں مبالغہ کرتے تو اس پر بدکاری کی تہمت لگاتے اور اس سے اس کی ہجو کرتے، اور جب انہیں بت پرستی سے روکا گیا تو وہ کہتے کہ یہ کام ہمارے آباء و اجداد کرتے تھے۔ انہیں بغیر علم اپنے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور تہمت لگانے سے روکا گیا۔ انہیں بتایا گیا کہ بغیر علم کے اپنے آباؤ اجداد کی اتباع، اتباع ہوئی ہے۔ (۵)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بغیر علم محض ظن اور نرے گمان کی بنا پر کسی کے بارے میں کچھ کہنا جائز نہیں۔ اتباع ظن گناہ کبیرہ ہے۔ رب تعالیٰ نے اس سے روک دیا ہے۔ آیت زیب عنوان اس کی حرمت پر نص ہے۔ ایک اور موقع پر ارشادِ ربانی یوں ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (سورة الحجرات آیت ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّوْا وَلَا تَجَسُّوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا (۶)

- (۵) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳
- ☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴
- (۶) ☆ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۷۷۲
- ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۳۱۶
- ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ (مختصر)، ج ۲ ص ۲۸
- ☆ رواہ مالک فی الموطا فی باب حسن الخلق
- ☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۳۵، ۲۳۸، ۳۱۲، ۳۲۲، ۳۶۵، ۴۰۰، ۴۷۲، ۴۹۲، ۵۰۳، ۵۰۷، ۵۱۷، ۵۲۹

نرے گمان سے بچتے رہو کیونکہ نرا ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔ کسی کے عیب تلاش نہ کرو۔ مبالغہ

آرائی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو۔ پیٹھ

پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ بیان کرو۔ اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔ (۷)

﴿۲﴾ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے۔ صرف اس کی گواہی دو جو واقعہ تمہارے مشاہدہ میں آیا ہو۔ یا جو حرف تم نے کسی

سے خود سنے ہوں اور اس واقعہ یا کلمات کو تم نے خوب محفوظ کر لیا ہو۔ بغیر علم کے صرف سنی سنائی گواہی دینا جائز

نہیں۔ آیت زیب عنوان نے یہ مسئلہ واضح فرما دیا ہے۔ احادیث صحیحہ میں جھوٹی گواہی کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا

ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَاقِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْتَانِ

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ (۸)

☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۴

(۷)

☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن الغربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۳۹

☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین محسری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد المنعم شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد القہر بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۱۹۲۰

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ، ج ۲ ص ۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۰

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۷۳

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹۰

☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، 'مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۱ ص ۲۸۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۴ ص ۳۱۲

☆ رواہ ابو داؤد عن خیر بن فاتک، ج ۲ ص ۱۵۰، ۱۵۱ ☆ رواہ ابن ماجہ عن حریم بن فاتک، ج ۳ ص ۳۰

(۸)

☆ رواہ احمد، ج ۴ ص ۱۷۸، ۲۲۱، ۲۲۲، ج ۵ ص ۲۸، ۲۹

جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے برابر کی گئی ہے۔ (آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا) پھر آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ آیت) بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی گواہی سے بچتے رہو۔ اللہ کی طرف ہی مائل رہو اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۹)

کسی پاک دامن مرد یا پاک دامنہ عورت پر تہمت لگانا حرام و ممنوع ہے۔ زمانہ جاہلیت کی یہ مذموم رسم اسلام نے حرام قرار دے دی، تاکہ معاشرہ کا امن برباد نہ ہو۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ طیبہ کثیرہ اور امت نے اس کی حرمت پر اجماع کیا ہے۔ ارشادِ بانی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغُفْلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ☆

(سورة النور آیت ۲۳)

بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو، ان پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں۔ اور

- (۹) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۰۷
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التأویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۵۲۲ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہبی، ۲۶۲۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۵ ص ۷۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ زہلی، ج ۶ ص ۸۰
- ☆ حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۱ ص ۲۱۲
- ☆ الدر المنثور فی التفسیر الماثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ ایۃ اللہ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۱

ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (۱۰)

﴿۴﴾ جھوٹ بولنا اور کسی پر بہتان باندھنا حرام ہے۔ جب تم نے نہ سنا ہو، مت کہو کہ میں نے سنا ہے اور جب تم نے نہ دیکھا ہو، مت کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔ بلکہ وہی بیان کرو جو تم نے خود سنا یا دیکھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَهُوَ مُسْتَطِلٌّ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَتْرُكَ، وَمَنْ عَفَى مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللَّهُ فِي رَدْعَةِ الْخَبَالِ عَصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ أَخَذَ لَصَاحِبِهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَا دِينَارَ ثُمَّ وَلَا دِرْهَمَ، وَرَكَعَاتُ الْفَجْرِ حَافِظُوا عَلَيْهَا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْفَضَائِلِ (۱۱)

اور جس نے کسی ناحق جھگڑے میں مدد کی وہ اللہ کی ناراضی میں رہے گا جب تک اس کو ترک نہ کر دے۔ اور جس کسی نے مسلمان مرد یا عورت پر بہتان باندھا اس کو اللہ دوزخیوں کی پیپ میں بند کر دے گا۔ اور جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اس کے اوپر کسی کا قرض تھا، اس سے اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی۔ صبح کی دو رکعتوں کی حفاظت کرو کیونکہ یہ فضائل میں سے ہے۔ (۱۲)

- (۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصص 'مطبعة دار الكتب العربية بيروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبعة دار المعرفة بيروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبعة مصر'، ج ۳ ص ۳۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبعة ادارة المطابع قاهره'، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۷
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی 'مطبعة لاہور'، ج ۳ ص ۷۲
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبعة لاہور'، ج ۳ ص ۷۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد القیوم عمر بیضاوی، 'مطبعة یوپی'، ۲۶۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبعة مکتبه عثمانیہ کونہ'، ج ۵ ص ۱۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبعة مکتبه مدنیہ ملتان'، ج ۵ ص ۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبعة دہلی'، ج ۲ ص ۱۰
- ☆ رواہ احمد فی مسندہ، ج ۲ ص ۸۲ (۱۱)
- (۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصص 'مطبعة دار الكتب العربية بيروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبعة دار المعرفة بيروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۱۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبعة ادارة المطابع قاهره'، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبعة مصر'، ج ۳ ص ۳۹

﴿۵﴾ بغیر علم جو کوئی خبر دے وہ خبر دینے میں گناہ گار ہے، اگرچہ اس کی خبر سچی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بغیر علم کے خبر دینے سے روک دیا ہے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ عقائد کی بنیاد ظنی علم نہیں ہو سکتی۔ جب تک قطعی علم نہ ہو، عقیدہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ (۱۴)

﴿۷﴾ علم ظنی ہر جگہ غیر معتبر نہیں، بلکہ بعض حالات میں اس سے احکام شرع ثابت ہوتے ہیں۔ علم ظنی سے ثابت ہونے والے احکام واجب العمل ہیں۔ چند احکام، جو علم ظنی سے ثابت ہوتے ہیں، اختصار کے ساتھ یہ ہیں۔

(ا) علمائے دین و شرع متین کے فتاویٰ پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگرچہ یہ فتاویٰ اکثر ظنی ہوتے ہیں۔

(ب) نیک مسلمان کی گواہی پر عمل کرنا جائز ہے، حالانکہ یہ گواہی ظنی ہوتی ہے۔ اس میں خلاف کا پہلو بھی ہوتا ہے۔

(ج) اگر کسی نمازی پر سمت قبلہ مخفی ہو جائے تو اس کے لئے تحری سے سمت قبلہ معلوم کرنے کا حکم ہے۔ تحری سے سمت قبلہ معلوم ہونے والی ظنی ہے، مگر اس طرف نماز ادا کرنا صحیح ہے۔

(د) حرم پاک میں شکار کی جنابت میں اس کی مثل جانور کی قربانی دینا ہوگی، مگر یہ مماثلت ظنی طور پر ثابت ہوتی ہے۔

(ه) کسی مسلمان کے اسلام کا حکم ظنی ہے، حالانکہ اس سے مسلمانوں جیسا برتاؤ، اسے سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، موت پر اس کی نماز جنازہ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن، ایصال ثواب وغیرہ سب کی بنیاد ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔

بقیہ (۱۲)	☆	الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
	☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۳
	☆	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
	☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳
	☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۸۰
	☆	حاشیہ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۲
	☆	الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۲۸۱
(۱۳)	☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
(۱۴)	☆	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷
	☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳
	☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۸۰

- (و) مسلمان میت کی وراثت میں منوروث اور وارثوں کے اسلام کا ثبوت ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔
- (ز) معاملات دینی و دنیوی میں مدت مقرر کرنا جائز ہے، مگر مقررہ مدت تک زندہ رہنا ظنی ہے، مگر ایسا کرنا جائز ہے۔
- (ح) مسلمانوں کے بازار سے خریدا ہوا گوشت کھانا جائز ہے، اگرچہ اس کے ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا مظنون ہے۔
- (ط) علاج معالجہ کی تمام صورتیں ظنی ہیں، لیکن ان کے مطابق علاج کرنا جائز ہے۔
- (ی) عدالتوں کے فیصلے ظن کی بنیاد پر ہوتے ہیں، ممکن ہے ہونے والا فیصلہ حقیقت الامر کے خلاف ہو، تاہم ان پر عمل واجب ہے۔
- (ک) کاروبار میں جائز روپیہ پیسہ کا لین دین، دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کا ثبوت ظنی ہے، مگر ان پر اعتماد کرنا جائز ہے۔
- (ل) موزن کی اذان سن کر نماز کے وقت کا ثبوت ظنی ہے، مگر اس پر عمل جائز ہے۔
- (م) سحر، افطار، نماز کے اوقات کے نقشوں اور ان کے اعلانات سب ظنی ہوتے ہیں، مگر ان پر اعتماد جائز ہے۔
- (ن) عید، رمضان، قربانی، فطرانہ وغیرہ میں رویت ہلال کے اکثر اعلانات ظنی ہوتے ہیں، مگر ان کے مطابق عمل کرنا جائز ہے۔
- (س) تجارت میں طلب نفع کے لئے تنگ و دو کرنا ظنی ہوتا ہے، مگر ایسا عمل جائز ہے۔
- عبادات و معاملات پر ظنی علم کی بنا پر عمل کرنا جائز ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے یہ مسئلہ واضح فرمادیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهْجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۚ أَلَمْ يَعْلَم بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۚ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۚ

(سورة الممتحنة آیت ۱۰۰)

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا

امتحان کرو، اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو، نہ یہ انہیں حلال، نہ وہ انہیں حلال۔

ان مہاجر عورتوں کے ایمان کا حال جو معلوم ہوا وہ ظنی ہے مگر اس کے باوجود ان کے ایمان کا اعتبار کیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

نَحْنُ نَحْكُمُ بِالظَّاهِرِ وَاللَّهُ يَتَوَلَّى السَّرَائِرَ (۱۵)

ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں، باطن کا حال اللہ کے سپرد ہے۔ (۱۶)

﴿۸﴾ قیاس اور خبر واحد کی مشروعیت و مقبولیت شرع مطہر کے اصول و قوانین سے ثابت ہے۔ اس کا انکار جائز نہیں۔ (۱۷)

﴿۹﴾ ان احادیثِ احاد سے، جن کے اندر روایت و درایت کی تمام شرائط موجود ہوں، صحیح قیاس اور دو صالح مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے جو حکم ثابت ہو، اس پر عمل کرنا قطعی نصوص اور اجماع امت کی رو سے واجب ہے۔ قرآن مجید، احادیثِ طیبہ اور سیرتِ سید عالم ﷺ سے اس کا ثبوت واضح ہے۔ ارشادِ بانی ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ☆ (سورة التوبة آیت، ۱۲۲)

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنا لیں، اس امید پر کہ وہ بچیں۔

☆	(۱۵)	رواہ الشوکانی فی الفوائد المجموعہ، ص ۲۰۰ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۱۰ ص ۱۷
☆	(۱۶)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۳
☆	(۱۷)	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۶۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۰ ص ۲۰۸
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۳
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷

دین کی سمجھ حاصل کر کے واپس آنے والوں کی خبر کو اللہ تعالیٰ نے معتبر بنایا، اگرچہ ان کی خبر میں ظن کا پہلو بھی موجود رہتا ہے۔ نیز ارشادِ ربانی ہے۔

..... وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ - فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى (سورة البقرة: ۲۸۲)

اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں سے پھر اگر وہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے۔

گواہوں کی گواہی سے حکم ثابت ہوتا ہے، اگرچہ ان کی گواہی کا خلاف واقع ہونا منظون ہے۔

حضور سید عالم شارع اسلام علیہ افضل الصلوٰت واکمل التسلیمات نے مختلف افراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو تبلیغ احکام کے لئے اطراف و اکناف میں بھیجا تھا، ان افراد صحابہ کے احکام واجب العمل تھے۔ اگرچہ ان کا خلاف واقع ہونا منظون ہے۔ پس اخبار احاد یا قیاس اگرچہ ظنی ہوتے ہیں، لیکن ان سے استفاد احکام یقینی العمل ہوتے ہیں، کیونکہ ان سے حاصل ہونے والے علم پر عمل کرنا نصوص قطعیہ کی رو سے واجب ہوتا ہے۔ (۱۸)

﴿۱۰﴾ انسان سے اس کے افعال جوارج کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کان کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا سنا حلال و جائز نہیں تو نے کیوں سنا؟ آنکھ کے بارے میں سوال ہوگا کہ جس کا دیکھنا جائز نہیں تو نے کیوں دیکھا؟ دل کے بارے میں سوال ہوگا کہ جو ارادہ کرنا گناہ ہے تو نے کیوں وہ ارادہ کیا؟۔ (۱۹)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۸) | انوار التریل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد القین عمر بیضاوی، مطبوعہ بوہی، ۲۶۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۰ ص ۲۰۹ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۰ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۳ |
| ☆ | (۱۹) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت السان، ج ۳ ص ۲۰۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حنفی البیروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۷ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ بنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۱ |

(۱۱) غیبت، لغویات، بیہودہ گفتگو، بہتان، قذف، لہو و لعب، فواحش وغیرہ کا سننا جائز نہیں۔ قرآن مجید، احادیث طیبہ، علوم دینیہ و نافعہ، مواظب و نصیحت، معروف اور قول حق سننا جائز ہے۔ محرمات کی طرف نظر کرنا، شہوات دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف اور دینی اعتبار سے اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھنا، متاع دنیا، دنیا کی زیب و زینت و آراء میں مشغول رہنے والے کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

قرآن مجید کی زیارت، شعائر اللہ، علماء و صلحاء کے چہروں کی زیارت، آثار رحمت اللہ کی طرف دیکھنا، دنیوی اعتبار سے اپنے سے نیچے اور دینی اعتبار سے اپنے سے بلند کی طرف دیکھنا مطلوب و مرغوب ہے۔

کینہ، حسد، عداوت، حب دنیا، تعلق ماسوی اللہ، شہوات و محرمات کی رغبت کو دل میں جگہ دینا جائز نہیں، بلکہ ان اوصاف ذمیمہ کو دل سے پاک کرنا، اخلاق اللہ سے دل کو مزین کرنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و مرغوب ہے۔ (۲۰)

(۱۲) اکثر محسوسات کا علم آنکھ، کان اور دل سے ہوتا ہے، مگر سوال ہر اعضا کے بارے میں ہوگا۔ (۲۱)

(۱۳) انسان اگر گناہ کا عزم کر لے اور عمل نہ کر سکے پر بھی اس پر مواخذہ ہوگا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ☆

(سورۃ البقرہ آیت، ۲۲۵)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں، جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں، ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کئے اور اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے۔

حب دنیا، ریا، عجب، کبر، حسد، نفاق وغیرہ دل کے گناہ ہیں، ان سے احتراز لازم ہے۔ (۲۲)

(۱۴) دل میں جو ارادہ گزرتا ہے اس کے پانچ مراتب ہیں، ہر ایک کا حکم الگ ہے۔ دلی ارادوں کے مراتب یہ ہیں۔

تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۸	☆	(۲۰)
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۸۱	☆	(۲۱)
تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ۳۶۲	☆	(۲۲)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۷	☆	

ہاجس۔ خاطر۔ حدیثِ نفس۔ ہم۔ عزم۔

ہاجس: وہ شے جو دل میں ڈالی جائے۔

خاطر: جو شے دل میں ڈالی جائے اور وہ جاری رہے۔

حدیثِ نفس: دل میں کام کرنے یا نہ کرنے کا تردد پایا جائے۔

ہم: دل میں جب کام کرنے کی ترجیح کا پہلو غالب ہو جائے۔

عزم: ارادہ میں عمل کی ترجیح کا پختہ ہو جانا۔

ہاجس پر گرفت نہیں، کیونکہ بندہ دل کے اس خیال کو رد کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، اجماع امت اسی پر ہے۔

خاطر کو بندہ دور کر سکتا ہے، خاطر اور حدیثِ نفس پر گناہ نہیں۔

ہم میں نیکی کے ارادے پر نیکی لکھی جاتی ہے، اور برائی کے ارادہ پر اس وقت تک برائی نہیں لکھی جاتی جب تک

برائی کرنے لے، برائی کے جزم پر مواخذہ ہے، اگرچہ برائی نہ کرے۔ (۲۳)

﴿۱۵﴾ رحمتِ عالم نورِ مجسم نبی اکرم ﷺ نے افعالِ جوارح کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔

اللَّهُمَّ اغْذِ بَكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِي (۲۴)

اے اللہ میں تجھ سے کان کے شر، آنکھ کے شر، زبان کے شر، دل کے شر اور منی (حیوانی شہوت) کے

شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

بندہ مومن اگر مذکورہ بالا ورد جاری رکھے تو افعالِ جوارح کے شر سے محفوظ رہ جائے گا۔ (۲۵)

اے اللہ! اے رب العالمین! ہمیں افعالِ جوارح کے ہر شر سے محفوظ رکھ، اور حفظ و امان میں رکھ۔ آمین بجاہ

طہ و یسین ﷺ

☆ (۲۳) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۸

☆ (۲۴) رواہ النسائی عن شکل بن خنید، ج ۲ ص ۳۱۲

☆ (۲۵) تفسیر البغوی المصنفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۵

☆ لیات التاویل فی معانی التریل المعروف بہ تفسیر حارون از علامہ علی بن محمد حارون شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰

☆ تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی محدثی (م ۱۴۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۶

﴿مومن کی رفتار میں وقار مطلوب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ
الْجِبَالَ طُولًا ☆

(سورہ بنی اسرائیل آیت، ۳۷)

اور زمین میں اتر اترانا نہ چل، بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور بلندی
میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

حل لغات:

”مَرَحًا“: (از باب سَمِعَ) مَرَحًا وَمَرَحَانًا کا معنی ہے شدتِ خوشی، خوشی میں حد سے بڑھنا، خوشی و شادمانی،
اتراہٹ، غرور اور مستانہ چال سے چلنا، یہ کلمہ کلام عرب میں مختلف صلوں سے مختلف معانی دیتا ہے۔

مَرَحَ الزَّرْعِ کھیتی میں بال آنا، خوشہ نکانا۔

.....السَّحَابِ بادل کا بارش برسانا۔

.....الْعَيْنِ آنکھ کا خراب ہونا، پانی بہنا۔

.....الرَّجُلِ آدمی کا بہت خوش ہو کر اترانا۔

اسی سے مَرَاخٌ بمعنی خوشی و شادمانی اور اتر اہٹ ہے۔ (۱)

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد تکبر، تجبر، تجر، جباروں کی مانند اتر کر چلنا، غرور اور مستانہ چال سے چلنا

ہے۔ (۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ تکبر و غرور سے اکڑ کر چلنا، جابر و ظالم کی طرح اترانا، اللہ تعالیٰ جل و علا کو نہایت ناپسند ہے۔ بڑائی، کبرائی تو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ بندہ مومن کے لائق تو تواضع، انکساری اور عاجزی ہے۔ آیت زیب عنوان میں چال اور رفتار میں تکبرانہ انداز کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت جل و علا اپنے محبوب بندوں کی چال کا حال یوں بیان فرماتا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ☆

(سورۃ الفرقان آیت ۶۳)

اور رحمن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں، اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں، بس سلام۔

☆	(بقیہ ۱)	المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۲۶۵
☆		المصباح المنیر فی غریب الشرح الكبير للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۵۰
☆		ناج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۲۲۱
☆	(۲)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۱۰
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۶۳
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۰
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جار اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۱۵۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۶۰ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہ، ج ۱ ص ۱۰
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۹۱
☆		حاشیۃ الحمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۳

احادیث طیبہ میں متکبرانہ چال والوں کی کثرت سے مذمت کی گئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔
مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوْ اخْتَالَ فِي مَشِيئِهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَان (۳)

جو اپنے طور پر بڑا بنا، یا اپنی چال میں تکبرانہ رویہ اختیار کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرماتا ہوگا۔ (۴)

﴿۲﴾ افعال خیر اور صحیح غرض مثلاً حصول علم، جہاد، عبادات وغیرہ کی ادائیگی کے لئے جسم کو تیار کرنا، مضبوط بنانا مذکورہ
نبی میں داخل نہیں، بلکہ ایسا کرنا مطلوب و مرغوب ہے۔ (۵)

﴿۳﴾ جس نشاط اور فرح کا دین و آخرت میں فائدہ اور نفع نہ ہو وہ مذموم ہے اور جس کا دین و آخرت میں فائدہ اور نفع
ہو وہ محمود ہے۔ (۶)

- (۳) ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۱۸ ☆ البخاری فی الادب المفرد، ص ۵۴۵، ۵۴۹
- ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ج ۱ ص ۹۸
- ☆ الترهیب والترغیب للمندری، ج ۲ ص ۵۶۹ بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی شریف، ج ۸ ص ۱۹۶
- (۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۰
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۴۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۱۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محمد بن جلال، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۲۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۵۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۷۴
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۷۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پالی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۹۱
- (۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۱
- (۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۱۰

﴿۴﴾ دشمن کے سامنے جہاد کے وقت اکڑنا اور فخر یہ انداز اختیار کرنا جائز ہے۔ معرکہ جہاد میں قوت، اظہار بڑائی کے

ساتھ دشمن کو ذلیل، خفیف اور حقیر جاننا مطلوب و مرغوب شرع مطہر ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مِنَ الْغَيْرِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيَّةِ
وَأَمَّا الَّتِي يَبْغِضُهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيَّةٍ وَإِنْ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يَبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا
يُحِبُّ اللَّهُ فَأَخِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسُهُ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاحْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يَبْغِضُ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ فَأَخِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ (۷)

بعض غیرت وہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے اور بعض غیرت وہ ہیں جنہیں وہ ناپسند فرماتا

ہے۔ وہ غیرت جسے اللہ پسند کرتا ہے وہ شک کے مقام پر غیرت ہے۔ اور جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ

شک کے بغیر مقام پر ہے۔ بعض تکبر وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ عزوجل ناپسند فرماتا ہے اور بعض تکبر وہ

ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ وہ تکبر، جسے اللہ تعالیٰ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا جہاد کے

وقت بڑائی کا اظہار کرنا اور صدقہ کرتے وقت صدقہ کی عطا کردہ رقم کو حقیر جاننا ہے۔ اور وہ بڑائی

جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، وہ اللہ کی نافرمانی میں ہے۔ (۸)

﴿۵﴾ شکار کے وقت جانور پر تر رفع اور بڑائی ناجائز ہے، اس سے جانور کو ایذا پہنچتی ہے۔ (۹)

نوٹ: ضرورت کے وقت، چند شرائط کے وقت شکار کرنا جائز ہے، محض تفریح طبع کے لئے شکار کرنا جائز نہیں۔ ان

شاء اللہ کسی مناسب موقع پر شکار کے احکام بیان کئے جائیں گے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر بن عتیق، ج ۲ ص ۴

رواہ النسائی عن جابر بن عتیق، ج ۱ ص ۳۵۶ (بغدیہ کلمات و ناحیر)

رواہ احمد، ج ۵ ص ۴۴۵، ۴۴۶

احکام القرآن ارعلامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بالنسائی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۲۱

الحامع لاحکام القرآن ارعلامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۲۶۱

لآب الناول فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن ارعلامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۵۰۵

الحامع لاحکام القرآن ارعلامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۲۶۱

﴿۶﴾ مطلقاً تیز رفتاری ممنوع نہیں۔ صرف فخریہ انداز سے تیز رفتاری منع ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نہایت وقار سے چلتے، مگر آپ کی رفتار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے زائد ہوتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ بلندی سے پستی کی طرف چل رہے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّ النَّجْهْدَ أَنْفُسًا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ (۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم رسول معظم ﷺ سے زیادہ حسین کسی اور کو نہیں دیکھا، گویا سورج آپ کے چہرے میں چمکتا تھا، اور آپ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا، گویا زمین آپ کے لئے پیٹ دی جاتی، ہم کوشش کرنے کے باوجود آپ کی رفتار کو نہ پاسکتے تھے، حالانکہ آپ تیزی نہ فرما رہے ہوتے۔ (۱۱)

﴿۷﴾ چال میں بلاوجہ سستی بھی مومن کے وقار کے خلاف ہے، مومن کی چال ڈھال، رفتار گفتار، نشست و برخاست اور ہر انداز میں وقار و عزت مطلوب ہے۔ (۱۲)



- | | |
|------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| (۱۰) | رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۲۲۸ |
| | رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۸، ۲۵ |
| (۱۱) | تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۱۵ |
| | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۵۹ |
| (۱۲) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۲۱۳ |
| | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰۰ |

باب (۲۶۵) ﴿نماز پنجگانہ اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

اقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الْیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ

قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ☆

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

”اقِمِ الصَّلٰوةَ“: نماز قائم رکھو۔ نماز کے قائم رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ان کی

شرائط ارکان و اور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔ (۱)

”لِدُلُوکِ الشَّمْسِ“: سورج کے ڈھلنے سے۔

دُلُوک کا معنی ہے سورج کا ڈھلنا، نصف النہار سے ڈھلنا، زوال، سورج کا غروب ہونا۔ (مگر پہلا معنی

☆ (۱) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف باسم العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۳۰۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳

☆ لب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارث از علامہ علی بن محمد عساکر شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵

☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۳۱

زیادہ صحیح ہے) اس لفظ کی اصل ساخت انتقال کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ دَلَّكَ مالش کرنے کو بھی کہتے ہیں کہ مالش کرنے والے کا ہاتھ ایک جگہ نہیں رکتا۔

اصول لغت یہ ہے کہ جس لفظ کا پہلا حرف دال اور دوسرا لام ہو تو اس کے معنی میں انتقال کا مفہوم ضرور شامل ہوتا ہے۔ مثلاً.....

دَلَّجَ کا معنی ہے کنوئیں سے پانی لے کر حوض میں ڈالنا۔

دَلَّجَ بوجھ کے سبب آہستہ رفتاری سے چلنا، سستی سے چلنا۔

دَلَّعَ زبان کا منہ سے باہر نکالنا۔

دَلَّفَ پاؤں میں بیڑی پڑے ہوئے کی طرح چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنا۔

دَلَّهَ عشق یا غم کی وجہ سے مسلوب العقل ہونا، حیران ہونا۔ (۲)

حدیث شریف میں بھی دَلُّوكُ الشَّمْسِ سے نصف النہار سے سورج کا زوال مراد لیا گیا ہے۔ صبح معراج ظہر کی نماز جبریل امین علیہ السلام نے زوال کے بعد پڑھائی۔ ارشاد نبوی ہے۔

اَتَانِي جِبْرِيلُ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ حِينَ زَالَتْ فَصَلِّيْ بِيْ (۳)

زوال کے وقت سورج کو دیکھنے والا شعاعوں کی تاب نہیں لاتا اور آنکھوں کو ملتا ہے، اس لئے دلوک کا معنی ہے، زوال۔ (۴)

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲) | المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۳۹۳ |
| ☆ | | المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۷۱۰ |
| ☆ | | المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۹۱ |
| ☆ | | تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۱۳۱ |
| ☆ | (۳) | رواہ البیہقی فی السنن الکبریٰ، ج ۱ ص ۵۳۵ |
| ☆ | | (ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی المنوفی ۵۸۰ھ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) |
| ☆ | (۴) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی حصص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لسان، ج ۳ ص ۲۰۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لسان، ج ۲ ص ۲۰۹ |

”الٰی غَسَقِ الْیَلِ“ رات کی اندھیری تک۔

غَسَقَ (از باب ضَرَبَ) غَسَقًا غَسَقًا کا معنی ہے رات کا بہت تاریک ہونا، رات کے پہلے حصے کا اندھیرا، شفق کا غائب ہو جانا اور تاریکی بھر جانا۔ (۵)

- ☆ (۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۳۰۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۹
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ۳۵۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن مسعود البغوی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جگئی، پشاور، ۵۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۱۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۲۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۲۹
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۹۷۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۶۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷ ص ۳۵
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۶
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۰
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۳۰۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۶۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۰۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۲۵
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۵۹

وَقُرْآنَ الْفَجْرِ: اور صبح کا قرآن۔ باجماع علماء اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت نماز کا جزو ہے۔ جیسے رکوع اور سجدہ۔ کل پر جزو کا اطلاق عام طور پر جاری ہے۔ (۶)

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا: بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی صبح کی نماز کے وقت رات کے فرشتے اور دن کو نازل ہونے والے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح عصر کی نماز کے وقت دن کے فرشتے اور رات کو نازل ہونے والے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (۷)

- ☆ بقیہ (۵)
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۵۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عندید، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جار اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۲۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۵
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۲۷
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جنگی پشاور، ۵۰۹
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۲۸
- ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۸۵
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۴۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۷

مسائل شرعیہ :

- (۱) فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات پر اپنے شرائط، ارکان اور آداب کے ساتھ ادا کرتے رہنا فرض ہے۔ (۸)
- (۲) دن اور رات آٹھ پہر میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔
- آیت زیب عنوان میں ان نمازوں کا اجمالی بیان ہے۔ حضور سید عالم ﷺ سے متواتر احادیث سے ثابت ہے۔
- تمام امت کا اسی پر اجماع ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے اور اقرار کے باوجود ادا نہ کرنا حرام ہے۔ (۹)
- (۳) آفتاب نصف النہار سے ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور ہر شے کے سایہ اصلی کے علاوہ اس کی دو مثل تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سورج

☆	(۸)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۲۱۹
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰۳
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۵۹
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۵۹
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۱
☆	(۹)	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۲۰۲
☆		احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۱۲۲۰
☆		الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱۰ ص ۲۰۳
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین محسری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۱
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ج ۲ ص ۲۱
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵
☆		مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ سبکی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حنکی ہنساور، ۵۰۹
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
☆		انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارفا صی ابوالحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ بوبی، ۲۶۹
☆		تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۹
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۲
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۰

غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ سورج غروب ہوتے ہی نماز مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو شفق کی سفیدی ختم ہونے تک باقی رہتا ہے۔ جب شفق کی سفیدی غائب ہو جائے اور اندھیرا چھا جائے تو عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ عشاء کا وقت طلوع فجر صادق تک باقی رہتا ہے۔ فجر صادق طلوع ہوتے ہی نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو آفتاب کے کنارے کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

نمازوں کے اوقات کا بیان آیت زیب عنوان میں اجمالاً بیان ہوا ہے، اس کی تفصیل حضور پر نور شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے ارشاد فرمادی ہے۔ نمازوں کے اوقات کا بیان تو فیقی ہے، قیاسی نہیں۔ (۱۰) ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرض ہے۔ فجر کی نماز میں اس کی فرضیت قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہے۔ باقی نمازوں میں اسی پر قیاس سے ثابت ہے۔ (۱۱)

- (۱۰) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۶
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۱۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عسر رازی (م ۵۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجہ التاویل، از امام جلال الدین محسن بن علی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۹
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۵۱۳ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاصی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۵۱۲ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۱۹
- (۱۱) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۶۹
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۵۱۳ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جنگی 'پشاور، ۵۰۹

﴿۵﴾ صبح کی نماز میں قرأت کو طول دینا مستحب ہے، جب تک نمازی پریشان نہ ہوں۔ مغرب میں تخفیف کرنا اور ظہر، عصر اور عشا میں قرأت میں توسط مستحب ہے۔ یہ سب امام کے لئے حکم ہے۔ اگر نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اختیار ہے، جتنی چاہے قرأت کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَالْمَرِيْضُ فَاِذَا صَلَّيْ وَخَذَهُ فَلْيَصِلْ كَيْفَ شَاءَ (۱۲)

جب تم میں سے کوئی لوگوں کی نماز کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ قرأت میں تخفیف کرے، کیونکہ جماعت میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں، اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسا چاہے نماز میں قرأت کرے۔ (۱۳)

﴿۶﴾ جماعت سے نماز تنہا نماز پر پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔ لہذا بغیر عذر شرعی جماعت کا ترک کرنا فسق ہے۔ (۱۴)

﴿۷﴾ دو نمازوں کو ایک وقت میں ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً مغرب کے وقت میں مغرب اور عشاء ادا کرنا، ایام حج میں عرفات میں امام کبیر کے ساتھ نماز ظہر کے وقت ظہر اور عصر ادا کرنا اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب اور عشاء ادا کرنا انہی ایام اور مقامات کے ساتھ خاص ہے۔ (۱۵)

﴿۸﴾ نماز فجر میں روشنی ہونے پر نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ (۱۶)

فائدہ: نمازوں کے اوقات کا تفصیلی بیان سورہ النساء آیت ۱۰۳ میں گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

☆	(۱۲)	رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۹۷	☆	رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۱۸۸
☆		رواہ مثله ابن ماجہ عن ابن مسعود، ۷۰۰	☆	رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۵۲
☆	(۱۳)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۰	☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۵
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام حارث قرطبی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۴۲	☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۲۷
☆	(۱۴)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷	☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۹
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۲	☆	تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۴۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۲۰
☆	(۱۵)	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۳۳	☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۳۳



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مُّحْمُودًا ☆

(سورة بنی اسرائیل آیت ۷۹)

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد ادا کرو، یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے، قریب
ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

حل لغات:

”وَمِنَ اللَّيْلِ“: اور رات کے کچھ حصہ میں۔

یہاں مِنْ بعض کے معنوں میں ہے۔ یعنی رات کے کچھ حصہ میں نہ کہ پوری رات۔ (۱)

”فَتَهَجَّدْ“: نیند سے بیدار ہو کر نماز ادا کرو۔

تہجد اسماء اضداد میں سے ہے۔ اس کا معنی ہے سونا اور بیدار ہونا۔ اس مقام پر اس سے مراد سو کر بیدار ہونا
ہے۔ رات کی نماز کا اسم ہے۔ یعنی رات کو نیند سے بیدار ہو کر نماز کے لئے قیام کرنا۔ (۲)

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷	☆	(۱)
تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۳۰	☆	
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱	☆	
التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۲۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حسکی، پشاور، ۵۱۰	☆	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۲۱	☆	
احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷	☆	(۲)

”نَافِلَةٌ لَّكَ“: یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔

یہ خطاب حضور سید المرسلین امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ یعنی نماز، حج گانہ کے علاوہ تہجد صرف آپ کے لئے زائد فرض ہے۔ (۳)

”مَقَامًا مَّحْمُودًا“: ایسی جگہ جہاں خالق باری تعالیٰ عز اسمہ اور تمام مخلوق سب حضور سید عالم ﷺ کی تعریف کریں گے۔ مرجع جمیع مقامات علیا اور منظر جمیع اسماء الہیہ۔ یہ مقام شفاعتِ گمبائی کا ہے۔ (۴)

۱	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۲	۱۰	(۲)
۲	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۷	۱۱	
۳	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۲۹	۱۲	
۴	تفسیر المغوی المسمی معالم التزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۸	۱۳	
۵	لآب التاویل فی معانی التزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵	۱۴	
۶	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱	۱۵	
۷	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۸	۱۶	
۸	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۰	۱۷	
۹	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۲۱	۱۸	
۱۰	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷	۱۹	(۳)
۱۱	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۳	۲۰	
۱۲	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۰۹	۲۱	
۱۳	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۶	۲۲	
۱۴	تفسیر المغوی المسمی معالم التزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۹	۲۳	
۱۵	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۳۰	۲۴	
۱۶	لآب التاویل فی معانی التزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۵	۲۵	
۱۷	مدارک التزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو الرکات عبد اللہ بن مسعود البغوی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰	۲۶	
۱۸	تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱	۲۷	
۱۹	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۸	۲۸	
۲۰	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۰	۲۹	
۲۱	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۱۲۱	۳۰	
۲۲	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۳	۳۱	(۴)

مسائل شرعیہ:

- ﴿۱﴾ نمازِ عشاء کے بعد سونے کے بعد بیدار ہو کر نماز ادا کرنا، تہجد کہلاتا ہے۔ نماز تہجد کے لئے نمازِ عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ اگر کوئی آدمی ساری رات بیدار رہ کر نماز ادا کرتا رہے تو وہ تہجد نہ کہلائے گی۔ اس طرح اگر کوئی نماز عشاء ادا کئے بغیر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرتا رہے تو بھی تہجد نہ کہلائے گی۔ (۵)
- ﴿۲﴾ نماز تہجد امت کے حق میں نفل کا درجہ رکھتی ہے۔ اور حضور سید عالم ﷺ پر اس قول کے مطابق فرض تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثَلَاثٌ عَلَى فَرِيضَةٍ وَهِنَّ لَكُمْ سُنَّةُ الْوُتُرِ وَالسَّوَاكُ وَقِيَامُ اللَّيْلِ (۶)

تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور وہ تمہارے لئے سنت ہیں: وتر، مسواک کرنا اور رات کی نماز۔ (۷)

- ☆ (بقیہ ۳)
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۷۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۳۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۲
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۸
- ☆ رواہ البیہقی فی السنن عن عائشہ، بحوالہ کنز العمال، ج ۷ ص ۱۹۵۳۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲۳
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۹
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۲۸

﴿۳﴾ نفل نماز امت کے حق میں گناہوں کا کفارہ اور فرائض کی ادائیگی میں واقع خلل کو پورا کرتی ہے اور حضور سید عالم ﷺ کے حق میں رفع درجات کا باعث ہے۔ چونکہ حضور سید الانبیاء اور دیگر تمام انبیاء کرام گناہوں سے معصوم ہیں، اس لئے ان کے حق میں کفارہ سیأت متصور نہیں۔ (۸)

﴿۴﴾ نوافل میں سب سے افضل نفل تہجد کی نماز ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اس لئے حتی الامکان اس کی پابندی باعث برکات ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ، أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ (۹)

- (بقیہ)
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۳۰
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
 - ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
 - ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۱۰
 - ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۲۳
 - ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۱۹۱
 - ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۳۸
 - ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۰۷
 - ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۲۳
 - ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۹
 - ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۳
 - ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۳۰
 - ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۸۵
 - ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۱۰
 - ☆ تفسیر البغوی المسنی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۲۹
 - ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۶۸ ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۳
 - ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۳۰ (مختصرًا) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۸۴
 - ☆ رواہ الدارمی فی کتاب الصلوۃ ☆ رواہ احمد، ج ۲ ص ۳۲۲، ۳۲۳، ۵۳۵

حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ فرض نمازوں کے بعد کون سی نماز بہتر ہے اور رمضان کے روزوں کے بعد کون سے روزے بہتر ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے، اور رمضان کے روزوں کے بعد محرم الحرام کے روزے افضل ہیں۔ (۱۰)

﴿۵﴾ تہجد کی نماز کی رکعات متعین نہیں، آٹھ سے بارہ رکعت تک مروی ہیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے دو رکعت بھی تہجد ہو سکتی ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ قیامت کے روز حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کو پانچ قسم کی شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔
اول شفاعت عامہ۔

دوم ایک جماعت کو بغیر حساب کے جنت میں داخلہ کی شفاعت۔

سوم ایک جماعت جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی ان کو جنت میں داخل کرنے کی شفاعت۔

چہارم جو لوگ دوزخ میں اپنے گناہوں کے باعث داخل ہو چکے ہوں گے حضور کی شفاعت سے دوزخ سے رہائی پائیں گے۔

پنجم جنتیوں کے درجات کی بلندی کی شفاعت۔ (۱۲)

﴿۷﴾ حضور سید عالم ﷺ کو شفاعت کبریٰ کا حق مل چکا ہے، اس کا اظہار بروز قیامت ہوگا۔ اس کا انکار بے دینی اور الحاد ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ حضور سید شافعین ﷺ کی شفاعت کبریٰ کے بعد علماء، پھر شہداء، پھر موزن بھی شفاعت کریں گے۔ (۱۴)

تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۵۴	۶۲	(۱۰)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کتب، ج ۲ ص ۹۲	۶۲	(۱۱)
تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کتب، ج ۲ ص ۹۲	۶۲	(۱۲)
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰	۶۲	(۱۳)
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۰۰	۶۲	(۱۴)
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰	۶۲	(۱۵)
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰	۶۲	(۱۶)

﴿اسماءِ حسنیٰ اور نماز میں جہر متوسط﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ دْعُوا الرَّحْمٰنَ. اَيُّمَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی. وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيْلًا ☆

(سورۃ نسی اسرائیل آیت ۱۰۰)

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو، نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

حل لغات:

”فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی“: سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

اسماء جمع اسم کی ہے، اسم سے مراد ہے ذاتِ مستثنیٰ پر جو لفظ دلالت کرتا ہو۔ اور حُسْنٰی بمعنی اچھا۔ اسماءِ الہیہ معانی شریفہ پر دلالت کرتے ہیں۔ ذاتِ واحد کے کثیر نام اس کی تحمید، تقدیس، تزیین، تسبیح، تعظیم پر دلالت کرتے ہیں، اس لئے انہیں اسماءِ حسنیٰ کہا جاتا ہے۔ (۱)

(۱) الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام حارث بن محمد حشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۵۵

تفسیر کبیر از امام لحر الدین محمد بن صیاء الدین عمر رازی (۱۴۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع فاہرہ، ج ۲ ص ۲۰۰

”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“: اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو۔

جَہْر، بلند آواز، جَہْر (از باب فَتَح) جَہْرًا وَجَہْرَةً کا معنی ہے اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، آنکھ یا کان کے ذریعے کسی شے کا بہت زیادہ ظاہر ہونا۔ (۲)

اس آیت سے مراد صَلَاة سے مراد نماز کی قرأت ہے۔ نماز قرأت، قیام، رکوع، سجود وغیرہ سے مرکب ہے، اور یہ اس کے اجزاء ہیں، جزو سے کل مراد لینا عام معروف ہے۔

آیت کا معنی یہ ہے کہ نماز کی قرأت بہت بلند آواز سے نہ کرو۔ (۳)

”وَلَا تُخَافُتْ بِهَا“: اور نہ بالکل آہستہ پڑھو۔

یعنی جہری نمازوں میں بالکل آہستہ اس طرح نہ پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن پائیں۔ (۴)

”وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا“: اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

یعنی نماز کی قرأت نہ بہت زیادہ بلند آواز سے کرو اور نہ بالکل آہستہ، بلکہ دونوں کے درمیان وسط آواز سے

- ☆ (بقیہ ۱)
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۶۷
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۶۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۶۱
- ☆ (۲)
- ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسٹونی 'مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسالر خانہ کراچی، ۲۱۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، 'مطبوعہ کراچی، ۱۰۱
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی، 'مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۵۶
- ☆ الفروق اللغویۃ، از ابوہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۳۰۰ھ) 'مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۳۲۰
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۱۳
- ☆ (۳)
- ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۱۱
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۱ ص ۷۱
- ☆ (۴)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲۱ ص ۷۱

قرأت کرو۔ (۵)

شان نزول:

آیت دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

پہلا جزو قُلِ ادْعُوا اللَّهَ سَلِّ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ تک ہے۔

دوسرا جزو وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ سَبِيلًا تک ہے۔

دونوں اجزاء کے شان نزول الگ الگ مروی ہیں۔ پہلے جزو کے شان نزول میں یہ روایات مروی ہیں۔

(۱) مکہ مکرمہ میں ایک رات تہجد کی نماز کے طویل سجدہ میں کہہ رہے تھے، یا اللہ یا رَحْمَنُ مشرکین نے سن لیا اور اعتراض کیا کہ آپ خود دو معبودوں (اللہ اور رحمن) کو پکارتے ہو اور ہمیں ایک معبود کو پکارنے کی دعوت دیتے ہو۔ اس پر قرآن مجید کی آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ معبود حقیقی ایک ذات ہے، وہ وحدہ لا شریک ہے، البتہ اس کی کثیر صفات جلیلہ کو ظاہر کرنے کے لئے کثیر صفاتی نام ہیں۔ یہ کثیر صفاتی نام ایک ہی ذات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ اور رحمن بھی اسی ایک کے نام ہیں۔ (۶)

☆	(۵)	احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۱۲۲
☆		احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۳ ص ۲۱۱
☆	(۶)	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان' ج ۱۰ ص ۳۲۲
☆		تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۳ ص ۶۸
☆		الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، 'مطبوعہ کراچی' ج ۲ ص ۱۵۴
☆		تفسیر البہرۃ المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البہری، 'مطبوعہ ملتان' ج ۳ ص ۱۴۲
☆		تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۲۱۰
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ' ج ۲ ص ۲۱۰
☆		لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۹۵
☆		مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بنسفی 'مطبوعہ لاہور' ج ۳ ص ۱۹۵
☆		النوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد القادر بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی' ۴۷۳
☆		تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان' ج ۱۵ ص ۱۹۱
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) 'مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حگی پشاور' ۵۱۱
☆		تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی' ج ۱ ص ۱۰۱

﴿۲﴾ ابتدائے وحی میں جب بھی حضور اللہ کے نام سے لکھتے تو یوں لکھتے۔ بِسْمِکَ اَللّٰهُمَّ جب یہ آیت نازل ہوئی۔
اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تو آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھتے۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ ”رحیم“ کو تو ہم جانتے ہیں۔ یہ ”رحمن“ کون ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ سب اچھے نام اسی ذات واحد کے ہیں۔ (۷)

﴿۳﴾ اہل کتاب اعتراض کرتے تھے کہ آپ (حضور ﷺ) ”رحمن“ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، حالانکہ تورات میں یہ نام کثرت سے وارد ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۸)

آیت مبارکہ کے دوسرے جزو کے شان نزول میں یہ روایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ میں جب نبی اکرم ﷺ چھپ کر صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو آپ بلند آواز سے قرأت فرماتے۔ مشرکین سن کر قرآن مجید، اتارنے والے، جس پر اترا، سب کو گالیاں دیتے۔ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سن کر گالیاں دیں اور نہ اتنی پست آواز سے پڑھو کہ قریب کے نمازی بھی نہ سن سکیں، بلکہ متوسط آواز سے قرأت کرو۔ (۹)

- ☆ (۷) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۲
- ☆ (۸) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۵۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۱
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جگگی پشاور، ۵۱۱
- ☆ (۹) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۲۶
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۹
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمى معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از فاضل ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۷۳
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۰
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۰۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حارون از علامہ علی بن محمد حارون شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۱۰۱

﴿۲﴾ آیت مبارکہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی کہ دعا کرتے وقت آواز کو نہ زیادہ بلند کرو نہ زیادہ پست کرو، بلکہ درمیانی آواز سے دعا مانگو۔ (۱۰)

﴿۳﴾ ایک رات نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے گھروں کے پاس سے گزرے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں نہایت پست آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت بلند آواز میں قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے صبح ان سے ان کی قرأت کی کیفیت کی وجہ پوچھی، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، جسے میں پکار رہا تھا وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے، اس لئے پست آواز میں قرأت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنی قرأت سے سوتوں کو جگا رہا تھا۔ شیطان کو بھگا رہا تھا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ نماز میں نہ بہت بلند آواز سے قرأت کرو، نہ بہت پست آواز میں، بلکہ درمیانی آواز سے قرأت کرو۔ (۱۱)

- ☆ (بقیہ ۹) مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ سمعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۹۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حنکی ہشاور، ۵۱۱
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۳۶۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۷۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۷۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۶۶
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۹۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۹۶
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۳۶۹
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جوہپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقایق محلہ حنکی ہشاور، ۵۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۷۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۷۰
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی زاری حصص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۹

﴿۳﴾ آیت مبارکہ میں حکم دیا گیا کہ دن کی نمازوں میں جہر نہ کرو، اور رات کی نمازوں میں اخفانہ کرو، بلکہ دن کی نمازوں میں اخف کرو، اور رات کی نمازوں میں جہر متوسط کرو۔ (۱۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ عز اسمہ وحدہ لا شریک لہ ہے، وہی ایک ذات معبود حقیقی ہے، تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی صفات کمالیہ غیر متناہی ہیں۔ ہر صفت کمال کے مقابل ایک اسم ہے جو اس صفت کو ظاہر کرتا ہے، اس لئے اس کے صفاتی نام غیر متناہی ہیں۔ ان میں سے جس اسم کے ساتھ اسے پکارا جائے جائز ہے۔ یہ اسماء حسنی کہلاتے ہیں۔ (۱۳)

- ☆ (بقیہ ۱۱)
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۵۵
- ☆ تفسیر البغوی المسنن معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۴۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ۲۱۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۷۴
- ☆ الدر المنثور، از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ مکتبہ آیۃ العظمیٰ، قم، ایران، ج ۵ ص ۳۵۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۳
- ☆ احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۲
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۳
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال اللہ زمخشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۵۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۶
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۱۷
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ لندہمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۳۱۱

﴿۲﴾ لفظ ”اللہ“ اعظم اسماء الہیہ میں سے ہے، یہ جمیع اسماء وصفات کا جامع ہے، یہ لفظ ذات واجب الوجود مستحق جمیع محامد کا علم ذاتی ہے، اس لئے اس کا استعمال اس کے علاوہ کسی اور پر جائز نہیں۔ (۱۴)

﴿۳﴾ اسماء الہیہ توقیفی ہیں، یعنی اس کے نام وہی ہیں جو قرآن مجید، احادیث طیبہ اور اجماع امت سے ثابت ہیں۔ ان ثابت اسماء کے علاوہ کوئی اور اسم اس کی ذات پر بولنا منع ہے۔ مثلاً رام، پر بھو، پر ماتما، گاڈ وغیرہ۔ خدا رب کا نام نہیں، بلکہ مالک اور واجب الوجود کا ترجمہ ہے، جیسے رب کا ترجمہ پالنہار اور پروردگار ہے، یہ جائز ہے۔ (۱۵)

﴿۴﴾ اسماء الہیہ میں سے بعض وہ نام ہیں جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے۔ جیسے رحیم، کریم، علیہم وغیرہ، اور بعض وہ اسماء ہیں جو صرف ذات باری تعالیٰ عز و علا سے خاص ہیں، مثلاً رحمٰن، اس کا اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں، لہذا جس شخص کا نام عبدالرحمن ہو اسے رحمٰن کہنا حرام ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ اسماء الہیہ کو حقیر شے کی طرف اضافت کرنا ادب کے خلاف اور منع ہے، مثلاً یوں کہنا مکھی اور چمچر کا خالق، بلکہ اسے یوں کہے خالق الارض والسموات، اگرچہ چمچر اور مکھی کا خالق بھی وہی ہے، مگر یہ ادب کے خلاف ہے۔ (۱۷)

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل و علا کے اسماء میں سے ننانوے (ایک کم سو) نام وہ ہیں جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا، وہ ننانوے نام یہ ہیں۔

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۴) | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷ |
| ☆ | (۱۵) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۳۳ |
| ☆ | | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۶۷ |
| ☆ | (۱۶) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۱۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۱۹۳ |
| ☆ | (۱۷) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۷۰ |

اللَّهُ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيِّمُ
الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ
الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ
الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ
الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ
الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللطيفُ	الْخَبِيرُ
الْحَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّكُورُ
الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُقِيتُ
الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ	الْكَرِيمُ	الرَّقِيبُ
الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ
الْمَجِيدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ
الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ	الْمَتِينُ	الْوَلِيُّ
الْحَمِيدُ	الْمُحْصِي	الْمُبْدِئُ	الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي	الْمُمِيتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ
الْوَاحِدُ	الْمَاجِدُ	الْوَاجِدُ	الصَّمَدُ
الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدَّمُ	الْمُؤَخَّرُ
الْأَوَّلُ	الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ
الْوَالِي	الْمُتَعَالِي	الْبَرُّ	التَّوَّابُ

الْمُنْتَقِمُ	الْعَفْوُ	الرُّؤْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ
الْمُقْسِطُ	ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ
الْمَغْنِيُّ	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ
النُّورُ	الْهَادِي	الْبَدِيعُ	الْبَاقِي
الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ	الصَّبُورُ	

ان اسماء کو یاد کرنے میں بڑی برکت ہے۔ (۱۸)

﴿۷﴾ قرأت میں جہر کی حد یہ ہے کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر اپنے مخارج سے ادا کیا جائے کہ دوسرے بھی سن لیں اور اخفا کی کم از کم حد یہ ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت نہ ہو تو خود سن لے۔ قرأت کے علاوہ جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہو مثلاً طلاق دینا، آزاد کرنا، وقف کرنا، ہبہ کرنا، کوئی ورد یا وظیفہ پڑھنا، وہاں بھی اخفایا جہر کی وہی حد وہی ہے جو بیان ہوئی۔ اس سے کم پر کہنے یا پڑھنے کا حکم نافذ نہ ہوگا۔ (۱۹)

﴿۸﴾ دن کی نمازوں (ظہر، عصر) میں قرأت سری ہوگی اور رات کی نمازوں (مغرب، عشاء، فجر) میں قرأت جہری آواز سے ہوگی۔ حضور سید عالم ﷺ سے یہی منقول ہے۔ اسی پر اجماع امت ہے۔ دن کی نمازوں میں اخفا اور رات کی نمازوں میں جہر متوسط واجب ہے۔ اگر اس کا خلاف کیا تو نماز واجب الاعداء ہے۔ (۲۰)

☆	(۱۸)	جامع ترمذی، ج ۲ ص ۲۱۰
☆		تفسیر حلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۶-۳۷
☆		تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۳۶-۳۷
☆		حاشیۃ الجمل علی الحلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۱ ص ۳۶۱-۳۶۲
☆	(۱۹)	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حنکی بشار، ۲۰۱۰
☆	(۲۰)	احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۲۱۱
☆		احکام القرآن، از علامہ ابوبکر محمد بن عبد القادر المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۲۲
☆		الجامع لاحکام القرآن، از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۳۳۳
☆		تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن صیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۷۰
☆		مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد القادر سیفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶۱
☆		التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ حنکی بشار، ۲۰۱۰
☆		تفسیر مظہری، از علامہ قاضی نساء افغانی پٹی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۲ ص ۷۲

﴿۹﴾ قرأت کے علاوہ نماز کے اندر جو دعائیں ہیں ان میں اخفا واجب ہے۔ رات کے نوافل میں قرأت میں جہر اور اخفا دونوں جائز ہیں۔ (۲۱)

﴿۱۰﴾ نماز میں اور نماز کے علاوہ قرآن مجید کو عمدہ آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔
زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حَسَنًا (۲۲)

﴿۱۱﴾ جہری نمازوں میں قرأت کو جہر متوسط سے کرنا فرض ہے۔ جہر مفطرط (بہت بلند آواز سے قرأت کرنا) جس سے خود کو مشقت ہو یا دوسروں کو ایذا ہو، منع ہے۔ (۲۳)

﴿۱۲﴾ دعا مانگنے میں بہت زیادہ بلند آواز کرنا جائز نہیں۔ امور میں متوسط امر ہی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا (۲۴)

درمیانی امر سب سے بہتر ہے۔ (۲۵)

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۲۱) | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۲ |
| ☆ | | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۱۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۷۱ |
| ☆ | (۲۲) | رواہ الحاکم عن البراء، بحوالہ جامع صغیر، ج ۲ ص ۴۵ |
| ☆ | (۲۳) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۱۱ |
| ☆ | | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۳۴۳ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۷۰ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۹۶ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۲ |
| ☆ | (۲۴) | رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن ابی حاتم، بحوالہ درمنثور، ج ۵ ص ۲۵۲ |
| ☆ | (۲۵) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۱۲۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۷۱ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور'، ج ۳ ص ۱۹۶ |

الحمد للہ رب العالمین، سورۃ بنی اسرائیل سے احکام کی آیات سے احکام کا استخراج، استنباط اور ترتیب کا کام آج ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ء بروز منگل بعد نماز ظہر مکمل ہوا۔

گزشتہ نو ماہ سے علالت کے قوی ہونے سے قویٰ میں مزید ضعف آ گیا ہے اور اس عرصہ میں اکثر ایام میں کام میں تعطل رہا ہے۔ بہر حال یہاں تک احکام کی ترتیب و تالیف پر اللہ تعالیٰ عز اسمہ کا بے حد و بے پایاں شکر ادا کرتا ہوں، یہ سب صرف اور صرف، اسی کی توفیق سے ممکن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرمادے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةً اَلْمُعَافَاةَ الْخَیْرَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ النَّبِیِّ الشَّافِعِ الشَّفِیْعِ عِنْدَ الْمِیْزَانِ وَ عِنْدَ الْحَوْضِ وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ وَ لِی الْجَنَانِ اٰمِیْنَ یَا رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ وَ نُورِ قُرْشِهِ وَ زِیْنَةِ عَرْشِهِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِّیِّ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

☆☆☆☆☆☆

☆ (بقیہ ۲۵) مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۹۶

☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲ ص ۲۷۱

☆ الدر المنثور فی التفسیر المأثور، مصنفہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی، مطبوعہ مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ قم، ایران، ج ۵ ص ۲۵۲

☆ تفسیر مطہری، از علامہ قاضی لواء القہنانی بی عنایتی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۶ ص ۱۷۳

﴿اجتہاد، وکالت، شرکت کی مشروعیت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِّتَسَاءَلَ لِّوَاٰبِئِنَّهُمْ ۚ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۚ
قَالُوا الْبُنْيَانُ يَوْمَآ اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ ۚ قَالُوْا اَرَبُكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۚ فَابْعَثُوْا
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكَى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلِيَتَلَطَّفَ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ☆

(سورۃ الکہف آیت ۱۹۰)

اور یوں ہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں،
ان میں ایک کہنے والا بولا، تم یہاں کتنی دیر رہے؟ کچھ بولے، ایک دن رہے
یا دن سے کم، دوسرے بولے، تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے، تو
اپنے میں ایک کو چاندی لے کر شہر میں بھیجو، پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا
زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لئے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہئے کہ نرمی
کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔

حل لغات:

”بَعَثْنَاهُمْ“ (از باب فَتَح) بَعَا وَتَبَعَا کا معنی ہے بھیجنا، سکون سے حرکت دینا، شے کا ابھارنا، متوجہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، بمعنی لشکر۔

بَعَث کا تعلق چونکہ مختلف اشیاء سے ہوتا ہے اس لئے اس کا معنی بھی اختلاف تعلق کے باعث مختلف ہوگا۔
بَعَث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بشری (۲) الہی۔

بشری مثلاً بَعَثَ الْبَعِيرِ اوٹ کا اٹھانا۔ بَعَثَ الْإِنْسَانَ فِي حَاجَتِهِ کسی کو اپنی ضرورت کے لئے بھیجنا۔
الہی بَعَثَ کی دو قسمیں ہیں۔

اول اعیان، اجناس اور انواع کو عدم سے وجود میں لانا۔ یہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی دوسرا اس پر قادر نہیں، اور نہ ہی وہ اس میں اللہ کا شریک ہو سکتا ہے۔

دوم احیاء موتی (مردوں کو زندہ کرنا) یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض اولیاء کو بھی یہ صفت عطا کی ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا۔
قرآن مجید میں بَعَثَ کا کلمہ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔

بمعنی الہام.....

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ

اللہ تعالیٰ نے ایک کوئے کو الہام کیا زمین کریدنا۔

بمعنی دنیا میں زندہ کرنا۔ مثلاً.....

ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ☆ (سورة البقرة آیت ۵۱)

پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں زندہ کیا کہ کہیں احسان مانو۔

بمعنی نیند سے بیداری۔.....

هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى

(سورة الانعام آیت ۶۰)

اور وہی جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے، اور جانتا ہے جو دن میں کماؤ پھر تمہیں اٹھاتا ہے (نیند سے بیدار کرتا ہے) کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو۔

بمعنی مسلط کرنا۔ مثلاً.....

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادَْنَا أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ (سورة بنی اسرائیل آیت ۵)

پھر جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے (مسلط کئے) سخت لڑائی والے۔ بمعنی رسول بھیجنا۔ مثلاً.....

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ☆ (سورة الجمعة آیت ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

آیت زیب عنوان میں فَاْبْعَثُوا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ میں بمعنی کسی کو اپیلچی بنا کر بھیجنا مراد ہے۔

بمعنی مقرر کرنا و بیان کرنا۔ مثلاً.....

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا (سورة البقرة آیت ۲۲۶)

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا، بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (مقرر کیا ہے) بمعنی قبروں سے اٹھانا، مثلاً.....

وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ☆ (سورة الحج آیت ۷)

اور اس لئے کہ قیامت آنے والی، اس میں کچھ شک نہیں۔ اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں۔

آیت مبارکہ میں بَعَثَ کلمہ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ (۱) بمعنی نیند سے بیدار کرنا (۲) بھیجنا۔ (۱)

بِوَرَقِكُمْ: وَرِق چاندی یا چاندی کے سکے۔ (۲)

- (۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۰۰
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۲۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الكبير للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۸
- ☆ قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامعانی، مطبوعہ بیروت ۷۳
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۰۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۸
- ☆ تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ)، (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۱
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)، مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)، مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۱ ص ۱۰۰
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۱۵ھ)، مطبوعہ مکتبہ حقایقہ محلہ جگئی پور، ج ۱ ص ۵
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۵
- (۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۳۶۱
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالرغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی ۵۲۰
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الكبير للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۸
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۰۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۵
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبدالقہن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلالہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ)، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۸
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۸

”آزکی“: حلال، برکت والا، پاکیزہ، سستا، مقدار میں کم پکانے میں زیادہ۔ (۳)

”فَلْيَتَلَطَّفْ“: تو چاہئے کہ نرمی کرے۔ شہر میں داخل ہوتے وقت، یا کھانا خریدتے وقت، نرمی کرے۔ (۴)

پس منظر:

اصحابِ کہف کا واقعہ قرآن مجید میں اس سورت میں تفصیل سے مذکور ہے۔ اس آیت کریمہ میں واقعہ کے جس حصہ کا ذکر ہے وہ یوں ہے۔

- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۵
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۲
- التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۳۱
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۳۷۵
- الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محمدری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۳
- تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود القراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۵
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۷۷
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۳۷۵
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۹
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۲
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۳۷۵
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۷۷
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱ ص ۳۷۵
- تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۲
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حارث شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۵
- التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ۵۱۳
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۹
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۲

شہر طوس (زمانہ جاہلیت میں اس کا نام افسوس تھا) میں دقیانوس کا فر بادشاہ نے انتہائی ظلم کر کے اپنی رعایا کو بت پرست بنادیا۔ چند خوش نصیب حضرات نے اپنے دین عیسوی کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ بادشاہ کے ظلم سے تنگ آ کر انہوں نے شہر کو چھوڑ کر ایک غار میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہو کر وہ غار ہی میں سو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت سے ان بندگانِ خدا کی کرامت ظاہر ہوئی۔ وہ تین سو نو برس نیند کی حالت میں رہے۔ جب بیدار ہوئے تو ان کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے تھے۔ وہ جب سوئے تھے اس دن صبح کا وقت تھا اور جب بیدار ہوئے تو بعد زوال (سورج کے غروب کے قریب) کا وقت تھا۔ وہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ یہاں یہ ایک دن یا دن کا بعض حصہ سوئے ہیں، مگر جب انہوں نے اپنے بال اور ناخن بڑھے ہوئے دیکھے تو کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہاں ہم کتنا عرصہ ٹھہرے رہے۔ بیدار ہونے کے بعد ان کو بھوک محسوس ہوئی۔ ایک کو انہوں نے کہا کہ کچھ سکے لے جاؤ اور شہر میں سے پاکیزہ کھانا لے آؤ۔ مگر آنے جانے میں اور خرید و فروخت کے وقت اس طرح نرمی کرنا کہ کوئی تمہارے دوسرے ساتھیوں پر اطلاع نہ پاسکے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان اپنے اعتقاد اور گمانِ غالب کے مطابق جو گفتگو کرتا ہے وہ جائز ہے، اسے باطل نہیں کہا جائے گا، اگرچہ وہ واقع کے مطابق نہ ہو۔ اصحابِ کہف نے اپنی نیند کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق گفتگو کی کہ ہم یہاں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے، حالانکہ فی الواقع وہ تین سو نو برس نیند میں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قول کو باطل نہیں ٹھہرایا اور نہ اسے کذب کی طرف منسوب کیا۔

ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیند کا واقعہ قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ، قَالَ كَمْ لَبِثْتُ، قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔

سورۃ النورہ - ۱۰

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا، فرمایا، تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں یا کچھ۔ ایک اور واقعہ کی گفتگو قرآن مجید میں ہے۔

قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا ذَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكَرًا ☆ (سورة الکہف آیت ۷۴)

موسیٰ نے کہا، کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی۔ بیشک تم نے بہت بری بات کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اعتقاد کے مطابق گفتگو کی تھی۔ رب نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔ اس سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ اجتہاد کے جواز کی نفی کرنا جائز نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ وکالت عقد نیابت ہے۔ کسی کو اپنے معاملات کا وکیل بنانا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ اس میں لوگوں کی حاجت ہے، مصلحت ہے۔ ہر آدمی اپنا ہر کام خود نہیں کر سکتا۔ دوسروں کی اعانت کا محتاج ہے۔ بعض اوقات اپنے آرام کے لئے دوسروں کو وکیل بنایا جاتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اس کے جواز کا ثبوت ہے۔ ساتھیوں نے ایک کو سکھ دے کر کھانا لانے کے لئے مقرر کیا۔ یہی توکیل ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کے مصارف میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا (سورة التوبة آیت ۶۰)

زکوٰۃ تو انہی لوگوں کے لئے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں۔ زکوٰۃ کو تحصیل کرنے والے حاکم کی طرف سے زکوٰۃ کے وکیل ہوتے ہیں۔ احادیث صحیحہ کثیرہ میں وکیل بنانے کا جواز ملتا ہے۔ خود حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کو زکوٰۃ تحصیل کرنے پر وکیل مقرر فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ، أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا آتَيْتُ وَكَيْلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسَقَا فَإِنْ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوْقِهِ (۶)

- (۵) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳
- الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۱۳
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۷۷
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ سیفی، مطبوعہ لاہور، ۲۰۵ ص ۲۰۵
- رواہ ابو داؤد عن جابر، ج ۲ ص ۱۵۵

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (آپ اجازت فرمائیں) آپ نے فرمایا، جب وہاں تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (زکوٰۃ کے) وصول کر لینا اور اگر وہ کوئی علامت چاہے تو اس (بطور علامت) اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دینا۔

اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا وکیل مقرر کرنا ثابت ہے۔ اسی طرح وکالت کے جواز پر امت کا اجماع واقع ہے۔ (۷)

فائدہ: موجودہ کچھریوں کے وکیل وکالت شرعیہ کا ایک حصہ ہیں۔ موجودہ وکیلوں کے احکام کسی مناسب موقع پر بیان ہوں گے۔

(۳) جن امور میں کسی کو نائب بنانا جائز ہے ان میں کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ حرام امور میں وکالت جائز نہیں۔ (۸)

(۴) معذور کا وکیل بنانا بالاتفاق جائز ہے، اور جسے عذر نہ ہو اس کا وکیل بنانا جائز نہیں۔ حاضر صحیح الاعضاء بدن والے کا خصم کی اجازت کے بغیر وکیل بنانا جائز نہیں۔ خصم مدعی ہو یا مدعی علیہ ہو، دونوں کا حکم ایک ہے، اور اگر موکل (وکیل بنانے والا) بیمار ہو کہ پیدل کچھری نہ جاسکتا ہو، یا سواری پر جانے میں مرض کا اضافہ ہو، یا موکل سفر میں ہو، یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو، یا عورت پردہ نشین ہو، یا عورت حیض و نفاس میں ہو اور حاکم مسجد میں اجلاس کرتا ہو، یا کسی دوسرے حاکم نے اسے قید کر دیا ہو، یا اپنا دعویٰ اچھی طرح بیان نہ کر سکتا ہو، ان سب صورتوں میں وکالت بغیر رضامندی خصم لازم ہوگی۔ (۹)

☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر محمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳	(۷)
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۱۲۲۸	
☆	انوار التریل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۱۰ ص ۳۷۶	
☆	التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقابہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۱۳	
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۱	(۸)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۷۷	
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۱	(۹)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۷۷	

﴿۵﴾ جن امور میں وکیل بنانا جائز ہے وہ یہ ہیں۔

زکوٰۃ، حج، بیع، رہن، حجر، حوالہ، ضمان، شرکت، اقرار، صلح، عاریہ، غنیمت، فہ، نکاح، طلاق، طلب قصاص، دیت، عتق وغیرہ۔ (۱۰)

﴿۶﴾ وہ امور جن میں وکیل بنانا جائز نہیں۔

نماز، روزہ، اعتکاف، غصب، لقطہ، ایلا، لعان، ظہار، خیانات، قسامہ۔ (۱۱)

﴿۷﴾ کھانے میں شرکت جائز ہے، اگرچہ شریکوں میں سے بعض دوسروں سے زیادہ کھاتے ہوں۔ قرآن مجید کی زیب عنوان آیت سے اس کا جواز ثابت ہوتا ہے کہ سب نے مل کر کھانا منگوا یا۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ یتیم کا ولی یتیم کے ساتھ مل کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ اگرچہ دونوں یکساں کھانا نہ کھاتے ہوں۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَغْنَتْكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ☆

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۰)

کہ کہیں تم دنیا و آخرت کے کام سوچ کر واور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں، تم فرماؤ، ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا أَمْثِلًا

(سورۃ النور آیت ۶۱)

یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

احکام القرآن ار علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ سروت لسان ح ۳ ص ۲۲۹

احکام القرآن ار علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ سروت لسان ح ۳ ص ۲۲۹

احادیث صحیحہ کثیرہ میں بھی کھانے کی شرکت کا جواز موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يُسْتَاذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ (۱۲)

نبی اکرم ﷺ نے دو کھجوریں جوڑ کر کھانے سے منع فرمایا (جب کہ لوگ مل کر کھا رہے ہوں) مگر یہ کہ آدمی اپنے دوسرے بھائی سے اجازت لے لے۔

اس حدیث سے بھی مل کر کھانا کھانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۸﴾ زائرِ راہ ساتھ رکھنا تو کل کے خلاف نہیں، بلکہ صالحین کا طریقہ ہے۔ اصحابِ کہف نے غار میں جاتے وقت اپنا زورِ راہ ساتھ رکھا تھا۔ حضور سید عالم ﷺ سفر میں حتی الامکان اپنا زورِ راہ ساتھ رکھتے تھے۔ حج جیسی عظیم عبادت میں اپنا زورِ راہ ساتھ رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ عزاسمہ نے دیا ہے۔ ارشادِ بانی ہے۔

..... وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ☆ (سورة البقرة آیت ۱۹۷)

اور توشہ ساتھ رکھو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو! (۱۴)

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱ ص ۳۳۸

☆ رواہ الدارمی فی الاطعمہ

(۱۳) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۰

(۱۴) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام حجازی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۱۰۱۶ھ) مطبوعہ دار المعرفہ قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۰۳

☆ ابوالسریل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، ارقاصی ابوالحجیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۱۷۸ھ

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ بن سنی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البیروسی (م ۱۱۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود الوسی حقی (م ۱۱۱۴ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۵ ص ۲۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون حوہوری (م ۱۱۲۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقیہ مجتہدہ حکی، پشاور، ۱۳۰ھ

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۲۰۶

☆ تفسیر مظہری، از علامہ دہلوی ثناء اللہ بانی پتی عثمانی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰۲

﴿۸﴾ کھانے میں پاکیزہ اور حلال کھانے کی طلب لازمی ہے۔ اصحاب کہف نے اسی کی ہدایت اپنے ساتھی سے فرمائی: (۱۵)

﴿۹﴾ سونے، چاندی اور دیگر دھاتوں کے سکے بنانا اور ان سے لین دین کرنا جائز ہے، زمانہ جاہلیت میں رائج رہا، اسی طرح اسلام نے اس کو باقی رکھا۔ اصحاب کہف کے پاس چاندی کے سکے تھے، جن سے کھانا خریدا۔ (۱۶)

☆☆☆☆☆

- (۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۱
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۷۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۷۸
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۱۳
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۹
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۲
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۶۳
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۵
- (۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۷۵
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۶۶۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۷۷
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۱۰۶۱ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۰۳
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ، از علامہ احمد جیون جونہوری (م ۱۳۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۱۳
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۲۷۴ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۲۹

﴿إِنْ شَاءَ اللَّهُ كُنْهِيَ كَاحْكَام﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ☆ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِي رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ
هَذَا رَشَدًا ☆
(سورة الكهف آیات، ۲۳، ۲۴)

اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا، مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اپنے
رب کی یاد کر جب تو بھول جائے، اور یوں کہہ کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس
سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے۔

حل لغات:

”إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ“: میں یہ کرنے والا ہوں۔

فَاعِلٌ اگرچہ فعل سے مشتق ہے مگر یہاں اس سے مراد عام ہے، فعل ہو یا قول، دونوں کو شامل ہے۔ (۱)

”غَدًا“: لغوی معنی ہے آئندہ کل، لیکن اس سے صرف آئندہ کل ہی مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد آئندہ زمانہ ہے، جس

(۱) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۳۵

تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰

میں کل بھی شامل ہے۔ (۲)

”إِنَّ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ“: مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

یہ کلمہ سابق کلام سے استثناء ہے، یعنی ان شاء اللہ کہے۔ اپنے کسی قول، فعل یا ارادہ کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ فعل یا قول یا ارادہ پورا ہوگا، اگر اس نے نہ چاہا تو یہ کام نہیں ہوگا۔ (۳)

”أَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا“: اقرب رَشَدًا سے مراد ہے کوئی ایسی بہتری جو متصل ہی آنے والی ہو۔ (۴)

دونوں آیات کا مفہوم یہ ہے کہ جب تو کوئی کام کرنے یا کہنے کا ارادہ کرے تو یہ ضرور کہہ لینا ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ“ (اگر اللہ نے چاہا تو یہ کام ہوگا) اپنے ارادہ، فعل یا قول کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ کر دینا، اس سے بندگی کا اظہار ہو گا اور اس کی ذات پر اعتماد و توکل بڑھے گا۔ اور جب تو بھول جائے تو یاد آنے پر ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ“ کہہ لینا، عنقریب اللہ تعالیٰ عز اسمہ آپ کو (حضور پر نور سید عالم ﷺ کی ذات مراد ہے) اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔

- (۲) تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروفہ تفسیر مذکورہ از علامہ ابوالحسن علی بن عبد اللہ سیوطی مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۰
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی (۱۱۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۲۳۶
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود دہلوی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ سدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۰
- احکام القرآن، از اسامہ ابوبکر احمد بن علی زاری جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۰۳
- احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۵
- الکشاف عن حقائق التشریل و عیون الاقوال فی رحوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۹
- تفسیر النعوی المسمی معارف التشریل، از علامہ محمد بن محمد بن عبد اللہ المعروف بابن النعوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۷
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر، مطبوعہ ادارہ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۰
- لباب التاویل فی معانی التشریل المعروف بابن عبد البر، از علامہ محمد بن عبد البر، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۰
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حنفی (۱۱۰۵ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۲۳۶
- تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود دہلوی حنفی (۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ سدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۰
- تفسیر مظہری، از علامہ وصی شاہ، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۲ ص ۰

شان نزول:

مکہ مکرمہ کے مشرکین جب حضورؐ پر نور سید عالمؐ کے ساتھ دلائل سے مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئے تو انہوں نے یہودانِ مدینہ سے پوچھا کہ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے، ہمیں کوئی ایسا نسخہ بتاؤ کہ جس سے وہ لا جواب آجائے، یا اس کے دعویٰ نبوت کی صداقت واضح ہو جائے تو یہودانِ مدینہ نے قریش مکہ سے کہا کہ اس مدعی نبوت سے تین سوال کرو۔ اصحابِ کہف، ذوالقرنین اور روح کے بارے میں دریافت کرو۔ اگر وہ جواب دے دے تو سچا نبی ہے۔ چنانچہ مشرکین مکہ نے حضور اکرمؐ سے یہ تینوں سوال کئے۔ اصحابِ کہف کے بارے میں آپؐ نے فرمایا۔ ”میں اس کا جواب کل دوں گا“ اس پر آپؐ نے ان شاء اللہ نہ فرمایا۔ جب کل آیا تو اس وقت تک وحی کا نزول نہ ہوا۔ مشرکین مکہ نے تضحیک کی اور طرح طرح کے الزامات دہرائے۔ چند دن تک وحی کے نزول میں تاخیر رہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اے میرے محبوب اپنے تمام امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ رکھو اور ان شاء اللہ کہا کرو، اس پر آپؐ نے ان شاء اللہ کہا۔ (۵)

- (۵) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' ج ۳ ص ۲۱۴
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت' ج ۳ ص ۲۳۲
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت' ج ۱۰ ص ۳۹۵
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر' ج ۳ ص ۹۔
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۹
- ☆ تفسیر الغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الثراء الغوی، مطبوعہ مدینہ، ج ۳ ص ۱۱۰۔
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیضیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۹
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیضیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۹
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الحیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۹ ص ۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر حازن از علامہ علی بن محمد حازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ دارالمطابع و ہرہ، ج ۲ ص ۱۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حنفی الروسی (م ۱۰۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ غنیہ، کوئٹہ، ج ۱ ص ۲۳۶
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۰۵۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲ ص ۶
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ محمد بن اسماعیل بن عثمٰنی محدثی (م ۱۲۲۵ھ) اردو ترجمہ مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰۹

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جب کسی کام کرنے یا نہ کرنے کا عزم ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مشیت سے وابستہ کر دو، اور یوں کہو کہ ان شاء اللہ میں یہ کام کروں گا۔ یا ان شاء اللہ میں ایسا کہوں گا۔ کلام یا فعل یا ارادہ کو مشیت ایزدی سے معلق کرنا اللہ تعالیٰ عز شانہ کو محبوب ہے اور اس کام، یا فعل یا ارادہ میں برکت ہو جاتی ہے، اور اگر ان شاء اللہ نہ کہا تو کام میں برکت نہ رہے گی۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ اپنا ارادہ ظاہر فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں سے مباشرت کروں گا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے سو مجاہد عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے، آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔ آپ نے اپنے ارادہ پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف ایک معذور بیٹا دیا۔ اس واقعہ کو بیان فرما کر حضور پر نور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْنُثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ (۶)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو اپنی حاجت پوری کر لیتے۔ (۷)

- | | | | |
|---|--------------------------------------|---|-------------------------------------------|
| ☆ | رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۴۹ | ☆ | رواہ نحوه البخاری عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۹۸۲ |
| ☆ | رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۲۲۰ | ☆ | رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج ۲ ص ۱۵۰ |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ فی الکفارات | ☆ | رواہ مالک عن ابی ہریرۃ فی الدور |
| ☆ | رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۷۵ | | |

- (۷) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳
- احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دار المعرفہ بیروت' لبنان، ج ۳ ص ۲۳۳
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت' لبنان، ج ۱۰ ص ۳۸۵
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر'، ج ۳ ص ۸۱
- تفسیر البغوی المسمی مغالہ التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۷
- تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۰
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰
- انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۷۹
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن صیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، از ہر، ج ۲ ص ۱۰۸

﴿۲﴾ کلام میں استثنا سے کلام کا حکم وجود اور نفی میں برابر ہو جاتا ہے۔ یعنی استثنا سے کلام کا حکم معطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی میں ان شاء اللہ یہ کام ضرور کروں گا۔ ان شاء اللہ کہنے سے کام کا کرنا لازم نہ رہا۔ یاد رہے کہ ان شاء اللہ کلام میں استثنا کا معنی پیدا کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَهُ ثَنِيَاهُ (۸)

ایک اور حدیث میں ہے۔

مَنْ حَلَفَ وَاسْتَشْنَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ رَجَعَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَانِثٍ (۹)

(دونوں احادیث کا مفہوم یہ ہے) جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہا تو چاہے وہ کام کرے، چاہے ترک کر دے، اس کی قسم نہ توٹے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا۔

قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا (سورة الكهف آیت ۲۹)

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے۔

باوجود اس بات کے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر علیہما السلام پر ان کے بظاہر خلاف شرع فعل پر اعتراض کیا مگر جھوٹ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ ان شاء اللہ کہنے سے بری ہو گئے۔ (۱۰)

- | | | | |
|---|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|----------|
| ☆ | الباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۷ | ☆ | (بقیہ ۷) |
| ☆ | مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ نسفی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۷ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقنی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۳ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حقنی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۲۰۸ | ☆ | |
| ☆ | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۸ | ☆ | |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۵۳ | ☆ | (۸) |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر، ۱۵۳ | ☆ | (۹) |
| ☆ | رواہ ابوداؤد عن ابن عمر، ج ۲ ص ۱۰۸ | ☆ | |
| ☆ | رواہ الدارمی فی کتاب النذور | ☆ | |
| ☆ | احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳ | ☆ | (۱۰) |
| ☆ | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی 'مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۳۵ | ☆ | |
| ☆ | الحامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۰۷ | ☆ | |

﴿۳﴾ وہ استثناء جو حکم کو مقید کر دے اس کا کلام سے متصل ہونا لازمی ہے۔ اگر استثناء منفصل ہو تو کلام کو مقید نہ کر سکے گا۔ مثلاً اگر کلام کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا ہے یا کلام کو ان شاء اللہ کے ساتھ مقید کرنا ہے تو شرط اور ان شاء اللہ اور غایت اور بدل بعض پہلے کلام کے بعد متصل ذکر کرنا ضروری ہے۔ اگر دیر سے لگائی ہوئی شرط، قید کو معتبر مانا جائے تو نہ کوئی اقرار صحیح ہوگا، نہ طلاق، نہ غلام کی آزادی، نہ صدق معلوم ہوگا، نہ کذب۔ مثلاً زید نے اقرار کیا کہ عمر کا مجھ پر اتنا روپیہ قرض ہے اور مجلس سے اٹھ جانے کے بعد کہا بشرطیکہ عمر مجھے فلاں چیز دے دے۔ یا زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دیر بعد کسی شرط کے ساتھ مشروط کر دیا۔ تو یہ استثناء منفصل معتبر نہ ہوگا اور سابق کلام پر حکم نافذ ہو جائے گا۔ جمہور امت کا یہی فیصلہ ہے۔ البتہ سانس ٹوٹ جانے یا کھانسی یا چھینک آنے سے جو انفصال ہوگا وہ بھی کلام کو تبدیل کر دے گا۔ (۱۱)

﴿۴﴾ اگر کلام یا ارادہ ظاہر کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے ان شاء اللہ کہہ لے۔ اس سے اگرچہ کلام تو تبدیل نہ ہوگی، البتہ سنت پوری ہو جائے گی۔ آیت کے شان نزول میں یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ (۱۲)

- (۱۱) احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۲
- الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۱۶۱
- تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی 'مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۰۰
- ابوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۷۹
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سہمی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۱۰۰
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کونہ، ج ۵ ص ۲۳۵
- تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) 'مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۶۰
- حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل 'مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۱ ص ۲۱
- الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جبار اللہ محشری، 'مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۹
- تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) 'مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ارہر، ج ۲ ص ۱۰۰
- لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۰
- مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ سہمی 'مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۰
- تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) 'مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کونہ، ج ۵ ص ۲۳۵
- تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) 'مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۱۰۰
- ابوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، 'مطبوعہ یوپی، ۷۹

﴿۵﴾ اگر کوئی نماز پڑھنا بھول گیا۔ یا سوتے میں نماز کا وقت جا تا رہا تو جب یاد آئے یا بیدار ہو نماز ادا کرے۔
اگرچہ یہ قضا ہوگی مگر قضا کا ادا کرنا بھی فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا (۱۳)

جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتے میں نماز فوت کر دے اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے (یا بیدار ہو جائے) تو اس وقت نماز پڑھ لے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ اقرار، نکاح، طلاق، غلام کی آزادی، قسم کے دوران ان شاء اللہ کہا تو ان پر حکم نافذ نہ ہوگا۔ یعنی اقرار ثابت نہ ہوگا۔ نہ نکاح منعقد ہوگا، نہ طلاق ہوگی، نہ غلام آزاد ہوگا اور نہ قسم منعقد ہوگی۔ (۱۵)

﴿۷﴾ اگر کسی نے کلام کیا اور استثنا کو اپنے دل میں رکھا، یہ استثنا صحیح نہیں، جب تک استثنا کو اسی جہر سے بیان کرے جس طرح اس نے کلام کیا۔ قضاء یہی حکم نافذ ہوگا، اس کا دعویٰ استثنا قبول نہ کیا جائے گا۔ چونکہ استثنا بمنزلہ شرط کے ہے اور شرط کا کلام کے ساتھ متصل ہونا اور جہر سے ہونا لازمی ہے۔ مثلاً اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے

☆	رواہ البخاری عن انس، ج ۱ ص ۸۴	☆	رواہ مسلم عن انس، ج ۱ ص ۲۴۱	(۱۳)
☆	رواہ الترمذی عن انس، ج ۱ ص ۴۵	☆	رواہ النسائی عن انس، ج ۱ ص ۱۰۰	
☆	رواہ ابن ماجہ عن انس بن مالک، ص ۵۰	☆	رواہ الدارمی فی کتاب الصلاة	
☆	رواہ مالک فی کتاب الصلاة			
☆	رواہ احمد، ج ۲ ص ۱۰۰، ۲۴۳، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۸۲، ج ۵ ص ۲۲			
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۰			(۱۴)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۲۰۹			
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۵۰			
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۷۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۱ ص ۲۰۹			
☆	احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۳ ص ۲۰۳			(۱۵)
☆	احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العباس مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، ج ۳ ص ۲۰۹			
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۰۰			
☆	تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسن بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۵۰			
☆	تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۱۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ج ۲ ص ۱۰۰			
☆	تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۱۰۰			

طلاق ہے اور اپنے جی میں رکھا کہ اگر تو گھر سے نکلی، یا یہ جملہ منفصل کہا، دونوں صورتوں میں بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔ (۱۶)

﴿۸﴾ اگر کئی مرتبہ قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ اللہ کی قسم، میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا..... پھر آخر میں متصل استثنا کر دے تو یہ استثنا تمام کی طرف راجع ہوگی۔ (۱۷)

فائدہ:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو بری بڑی نشانیاں عطا فرمائیں۔ اولین و آخرین کی خبریں دیں، تمام انبیاء کے علوم، ماضی و مستقبل کے بارے میں علمی خزانے آپ کو عطا فرمائے۔ اصحاب کہف کا واقعہ اگرچہ عجیب ہے مگر اس سے عجیب تر خبریں آپ کو عطا ہوئیں۔ غیب کے خزانوں کی چابیاں، زمین و آسمان کے خزانوں کی چابیاں آپ کو عطا ہوئیں اور اللہ تعالیٰ آپ پر اب بھی ہر لمحہ بے شمار انعام فرما رہا ہے۔ (۱۸)

لطیفہ جلیلہ:

منصور کو کسی نے شکایت کی کہ آپ کے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کے خلاف امام ابو حنیفہ

- | | |
|--------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ (۱۶) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳ |
| ☆ (۱۷) | احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص 'مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۳ |
| ☆ (۱۸) | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۴۷۹ |
| ☆ | تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰ |
| ☆ | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰ |
| ☆ | حاشیۃ الجمل علی الجلالین، تالیف علامہ سلیمان الجمل مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۳ ص ۴۱۰ |
| ☆ | تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۵۷ |
| ☆ | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۱۱ |
| ☆ | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۵۰ |
| ☆ | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجہ التأویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۱۹ |
| ☆ | تفسیر مطہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۱۱ |

رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے ہیں۔ (یاد رہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ استثنا منفصل معتبر ہے) خلیفہ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو طلب فرما کر اس بارے میں دریافت کیا، امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے منصور! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد آپ کے بھی خلاف ہے، اگر کوئی شخص آپ سے آکر بیعت کرے اور پھر دور جا کر استثنا کرے تو وہ آپ کی بیعت سے بری ہو گیا، منصور پر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کی صداقت واضح ہو گئی، اس نے آپ کا اکرام فرمایا اور شکایت کرنے والے پر عتاب فرمایا۔ (۱۹)



(۱۹) ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۶۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۱۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بنسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بنسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسماعیل حلی البروسی (۸۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۵

☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی پتی عثمانی مجددی (۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۰۹

﴿نظر بد حق ہے﴾

﴿معاشرتی زندگی میں استعمال کی چند دعائیں﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَلَوْ لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنَّ
تَرَنَ أَنَا أَقْلٌ مِنْكَ مَا لَا وُؤْلَدًا ☆
(سورة الكهف آیت ۳۹)

اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ، ہمیں زور
نہیں مگر اللہ کی مدد کا، اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا۔

حل لغات:

”لَوْ لَا“: کلمہ زجر و تنبیخ ہے، خصوصاً جب ماضی پر داخل ہوتا ہے۔ لَوْ لَا، قُلْتَ پر داخل ہے، یعنی جب تو اپنے باغ میں
داخل ہوا تو کیوں نہ کہا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو اگر یہ کلمہ کہہ لیتا (جس کا ذکر آگے
آتا ہے) تو تیرا باغ بربادی سے بچ جاتا۔ (۱)

☆ (۱) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۶
☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محضری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۷۵
☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۳

”مَا شَاءَ اللَّهُ“ : اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ ہر کام اس کی مشیت سے متعلق ہے۔ بندہ اگر کرنا چاہے اور اس کی مشیت نہ ہو تو وہ کام نہیں ہوتا اور اگر نہ چاہے مگر اس کے ہونے سے متعلق اس کی مشیت ہو تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت ہے کہ وہ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے وابستہ جانے اور اپنی عاجزی کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔ (۲)

- (بقیہ ۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۲۷
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۳
- ☆ انوار التزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۸۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲۳
- (۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۲۰۶
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۸۲
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲۳
- ☆ الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوہ التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۷۵
- ☆ تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۶۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۱۸۴
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۸۲
- ☆ تفسیر جلالین، از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۲۰۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۰
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۲۷
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۸۰
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۳۷
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲۳

”مَا شَاءَ اللَّهُ“: اللہ تعالیٰ کی مشیت مبارکہ ہو تو وہ کام ہوتا ہے اس کی مشیت نہ ہو تو وہ کام نہیں ہوتا۔ بندہ کے ارادہ ہونے یا نہ ہونے سے کام کا ہونا وابستہ نہیں۔ اس میں بندہ کے لئے ہدایت یہ ہے کہ بندہ کو ارادہ پر اعتماد نہ کرنا چاہئے، بلکہ اعتماد مشیت ایزدی پر ہونا لازمی ہے۔ اس کلمہ سے بندہ اپنے عجز اور مالک و مولیٰ کے اختیار کا اقرار کرتا ہے۔ (۳)

”لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“: ہمیں زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا، یعنی کام کرنے کی ہمت یا برائی سے بچنے کی ہمت ہمارے بس میں نہیں، بلکہ یہ ہمت وقوت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس کی توفیق شامل حال ہوئی اور اس نے مدد کرنا چاہی تو کام ہو جائے گا اور بری بات سے بچتے مداوئل جائے گا۔ (۴)

پس منظر:

اللہ تعالیٰ نے ان آیات مقدسہ میں ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مالدار کافر کا باغ وسیع تھا، اس کی اولاد کثیر تھی، وہ اپنی اولاد، مال اور باغ پر گھمنڈ کرتا تھا، ایک روز وہ اپنے مال و اولاد کے ساتھ سیر کرتا باغ میں بڑے فخر سے داخل ہوا تو غریب مسلمان نے اسے کہا کہ یہ باغ، مال اولاد تجھے اللہ نے دیا، اسی کی ذات پر بھروسہ و اعتماد کرو، اور یوں کہو ”مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کافر نے ازراہ تکبر انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے باغ کو اکھاٹا تباہ کر دیا۔ اب وہ حیران پریشان رہ گیا۔ غریب مسلمان اس سے کہنے لگا کہ تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم تر جانتا ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے ایمان کی برکت سے بہت سا مال اور اولاد دے گا۔ چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد اس کی اولاد کثیر ہو گئی، مال اور باغات میں خوشگوار اضافہ ہو گیا۔ (۵)

- (۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۶
- ☆ الوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۸۲
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہنی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۲۳۷
- (۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۶
- (۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۶

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ عزّ شانه سے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے ہر وقت دعائے مانگے۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، آتے جاتے، سوار ہوتے، پیدل چلتے، رخصت ہوتے، رخصت کرتے، کام کرتے، آرام کرتے، لکھتے پڑھتے، سنتے دیکھتے، نہاتے، وضو کرتے، کپڑے اتارتے، کپڑے پہنتے، پڑھتے پڑھاتے، بولتے چالتے، غرض ہر وقت دعائے مانگتے، دعائے مانگنے کا فلسفہ یہ ہے کہ بندہ اپنے کام میں اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہے، اس کی نظر مشیت ایزدی پر رہتی ہے۔ وہ ہی حقیقی کارساز ہے، بندے کے ارادے دھرے دھرے رہ جاتے ہیں، وہ چاہتا ہے تو کام ہو جاتا ہے، وہ نہیں چاہتا تو کام نہیں ہوتا، اس لئے ہر وقت اور ہر کام اور ہر حالت میں اسی سے مانگنا فرض ہے، اسی میں برکت ہے اور کام ہونے کی توقع بڑھ جاتی ہے۔ حضور سید عالم ﷺ کی سیرت ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ (۶)

بے شک نبی اکرم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ (دعائے مانگتے تھے) (۷)

﴿۲﴾ جو شخص اپنے مکان میں داخل ہو، یا باغ میں یا کھیت میں، یا ادارہ میں داخل ہو، یا اس سے باہر نکلے اور وہ پڑھ لے۔ بِاسْمِ اللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

وہ مکان، باغ، کھیت، ادارہ ضرر سے محفوظ رہے گا، نظر بد سے بچے گا، شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، اس مکان میں برکتیں نازل ہوں گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ (وَفِي رِوَايَةٍ كُنْزٍ) مِنْ كُنْزِ

☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱ ص ۳۴

☆ رواہ ابن ماجہ عن عائشہ، ۲۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ

☆ رواہ مسلم عن عائشہ، ج ۱ ص ۱۶۲

☆ رواہ احمد، ج ۶ ص ۷۰، ۱۵۲، ۱۷۰

☆ فہا بن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۱۳۹

الْجَنَّةِ (وَفِي رِوَايَةٍ كُنُوزِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۸)
حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا، اے ابوموسیٰ (ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کیا میں تمہیں جنت کے
خزانوں میں سے ایک خزانہ کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ قَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ
كُفِّتَ وَوُقِيَتْ وَتُنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ (۹)

جو شخص گھر سے نکلتے وقت یوں دعا کرے ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ“ اسے کہا جائے گا تجھے یہ کفایت کیا گیا ہے، تجھے ہر شر سے بچایا گیا ہے اور شیطان کو تجھ
سے دور کر دیا گیا ہے۔ (۱۰)

﴿۳﴾ نظر بد برحق ہے، آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ بندہ مومن پر لازم ہے کہ جب کوئی شے
دیکھے اور اسے پسند آئے تو فوراً کہہ لے مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یا صرف مَا شَاءَ اللَّهُ کہہ
لے) وہ شے نظر بد کے اثر بد سے محفوظ رہے گی۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ رَأَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَقَالَ، مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَمْ تَضُرَّهُ الْعَيْنُ (۱۱)

- | | | | |
|---|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|-----------------------------------------------|
| ☆ | رواہ البخاری عن ابی موسیٰ، ج ۲ ص ۲۳۹ | ☆ | رواہ مسلم عن ابی موسیٰ (واللفظ له)، ج ۲ ص ۳۳۶ |
| ☆ | رواہ ابو داؤد عن ابی موسیٰ، ج ۱ ص ۲۲۱ | ☆ | رواہ الترمذی عن ابی موسیٰ فی کتاب الدعاء |
| ☆ | رواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ، ۲۸۰ | | |
| ☆ | رواہ احمد، ج ۲ ص ۲۹۸، ۳۰۹، ۳۲۵، ۳۵۵، ۳۶۲، ۴۰۳، ۴۶۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ج ۳ ص ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷ | | |
| ☆ | ج ۵ ص ۱۳۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۷۹، ۲۱۵ | | |
| ☆ | رواہ الترمذی عن انس بن مالک، ج ۲ ص ۲۰۲ | | |
| ☆ | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، ج ۱ ص ۱۰ | | |
| ☆ | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ار حالف عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۶۰ | | |
| ☆ | رواہ ابن انس عن انس، بحوالہ کنز العمال، ج ۶ ص ۱۷۶۰ | | |

جو کوئی شے دیکھے اور اسے پسند آئے تو یوں کہے ”مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اسے نظر بد نقصان نہ پہنچائے گی۔

حدیث شریف میں ہے۔

الْعَيْنُ حَقٌّ (۱۲)

نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

الْعَيْنُ تَدْخُلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتَدْخُلُ الْجَمَلَ الْقَدْرَ (۱۳)

نظر لگ جانے سے آدمی قبر میں اور اونٹ ہنڈیا میں داخل ہو جاتا ہے (یعنی نظر بد موت تک لے جاتی ہے) (۱۴)

نظر بد، شیطان کے مکرو فریب، لوگوں کے دھوکے اور غم سے محفوظ رہنے کی دعائیں حدیث شریف نے تعلیم فرمائی ہیں۔ ان کے پڑھ لینے سے بندہ مومن چاروں مکروہات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رَوَى أَنَّ مَنْ قَالَ أَرْبَعًا مِنْ أَرْبَعٍ، مَنْ قَالَ هَذِهِ أَمِنْ مِنْ هَذَا (وَفِي رِوَايَةٍ مِنَ الْعَيْنِ) وَمَنْ قَالَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ أَمِنْ كَيْدِ النَّاسِ لَهُ، قَالَ تَعَالَى، الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

☆ رواه الانمہ احمد والبخاری ومسلم فی کتاب السلام . باب الطب والمرص والموتی والرقی

☆ رواه ابو داؤد

☆ رواه ابن ماجه فی کتاب الطب . باب العين عن ابی هريرة

☆ ورواه ابن ماجه عن عامر بن ربيعة . بحوالہ کنز العمال ، ج ۶ ص ۶۵۱

☆ رواه ابن عدی و ابو نعیم فی الحلیہ عن جابر

☆ ورواه ابن عدی عن الاجاذر بحوالہ کنز العمال ، ج ۶ ص ۶۶۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ، ج ۳ ص ۱۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ، ج ۱ ص ۶۰

☆ تفسیر مظہری ، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہاشمی عثمانی مجددی (م ۱۴۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی ، ج ۱ ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن ، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی حصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان ، ج ۳ ص ۳۱۵

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَمَنْ قَالَ أَوْضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ أَمَنَهُ اللَّهُ مِنَ الْمَكْرِ، قَالَ تَعَالَى. مُخْبِرًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ، أَنَّهُ قَالَ، وَ أَوْضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَمَكُرُوا وَخَاقٍ بِإِلَ فِرْعَوْنَ سُوءَ الْعَذَابِ، وَمَنْ قَالَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَمِنْ مِنَ الْغَمِّ (۱۵)

روایت کیا گیا ہے کہ جو بندہ مومن چار کلمات کہے گا چار مصیبتوں سے بچے گا۔

اول، جس نے مَاشَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا نظر بد سے محفوظ رہا۔

دوم، جس نے کہا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ لوگوں کے فریب سے بچے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ) جب لوگوں نے ان سے کہا کہ دشمن تمہارے خلاف جمع ہو چکے ہیں تو ان سے ڈر جاؤ تو ان کا (اللہ پر) ایمان بڑھ گیا اور انہوں نے کہا اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

سوم، اور جس نے کہا أَوْضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ (ترجمہ، میں نے اپنے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے) وہ فریب اور دھوکے سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ صالح کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے (ترجمہ) میں نے اپنے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے ہیں، بیشک اللہ بندوں کے حالات دیکھتا ہے تو اللہ نے اسے بندوں کے مکر سے بچا لیا۔ اور فرعونوں کو دردناک عذاب نے گھیر لیا۔

چهارم، اور جس نے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (ترجمہ، نہیں کوئی معبود مگر تو، تیری ذات پاک ہے، بیشک میں حد سے بڑھنے والوں سے ہوں) وہ ہر غم سے آزاد ہوگا۔ (۱۶)

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۰	۵۱	(۱۵)
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷	۵۲	
احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۰	۵۳	(۱۶)
الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۰ ص ۳۰۷	۵۴	
تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالہی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ، مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۲۳)	۵۵	

(۵) اسلام نے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کی دعا تعلیم کی ہے، حتیٰ کہ بیوی سے مباشرت کی دعا بھی تعلیم فرمادی ہے، جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَاهُ قَدْ رَانَ يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ
ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا (۱۷)

اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور جو تو اولاد ہمیں عطا فرمائے اسے
بھی شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔

اس دوران اگر اللہ اولاد عطا فرمادے تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر سے محفوظ رہے گی۔

بیوی سے مباشرت کے وقت یہ دعا پڑھ لینی چاہئے۔ (۱۸)

☆☆☆☆☆☆

(۱۷) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱ ص ۲۶

☆ رواہ مسلم فی کتاب الطلاق

☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس، ج ۱ ص ۳۰۰ (واللفظ له)

☆ رواہ الترمذی عن ابن عباس، ج ۱ ص ۱۶۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ۱۳۹

☆ رواہ الدارمی فی کتاب النکاح

☆ رواہ احمد، ج ۱ ص ۲۱۷، ۲۲۰، ۲۲۳، ۲۸۶، ۲۸۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۹

﴿سفر کے چند احکام، دعویٰ علم﴾

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ☆

(سورة الکہف آیت ۶۰)

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرونوں چلا جاؤں۔

حل لغات:

”فَتَاهُ“: فتی کا معنی ہے نوجوان، بچہ، غلام۔ غلام یا کنیرا اگرچہ بوڑھا یا بوڑھی ہو اسے عرف میں فتی بمعنی نوجوان ہی کہا جاتا ہے۔ (۱)

اس آیت کریمہ میں فتی سے حضرت یوشع بن نون بن افراتیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام مراد ہیں۔ حضرت یوشع، حضرت موسیٰ کلیم اللہ صاحب تورات علیہما السلام کے خادم اور ان کے تلمیذ تھے۔ (۲)

(۱) المسجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۹۰۳

المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفصل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی ۲۰۲۰

قاموس القرآن او اصلاح الوجوه والظان فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی مطبوعہ بیروت ۱۴۰۹ھ

المصاحح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المصنوع القیومی مطبوعہ بیروت ۱۴۰۲ھ

الفروق اللغویۃ از ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۱۰۰۰ھ) مطبوعہ مکہ اسلامیہ ثوبہ ۱۴۰۰ھ

ناح العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی (مدنی حنفی) (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۲۵

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان ج ۳ ص ۲۰۲

”لَا أَبْرَحُ“: اس میں ہمیشہ چلتا رہوں گا۔ (۳)

”مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ“: دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد بحر فارس اور بحر روم ہیں۔ مشرقی سمت سے بحر فارس اور مغربی سمت سے بحر روم جہاں ملتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تک پہنچنے کا عزم کئے ہوئے تھے۔ (۴)

- ☆ (بقیہ ۲) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۸۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۴۴
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶۱
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱۷
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۴۳
- ☆ (۳) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۱۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۸۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۴۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۶۶
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۲
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۳۳
- ☆ انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۳۸۵
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۶۵
- ☆ لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۶۱
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳
- ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۱
- ☆ تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۴۳

”اَوْ اَمْضٰ حَقْبًا“: حَقْبُ اور حَقْبُ کا معنی ہے اسی برس، زمانہ، طویل زمانہ، کئی برس۔ (۵)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم حضرت یوشع علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنے مطلوب حضرت خضر علیہ السلام کی تلاش میں دو دریاؤں کے سنگم تک چلتا رہوں گا اور اس وقت تک چلتا رہوں گا جب تک میرا مطلوب مجھے حاصل نہیں ہو جاتا۔

پس منظر:

ایک روز حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے سامنے تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب فرعونوں کے ہلاک ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم مصر میں آباد ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑا نصیحت آموز فصیح و بلیغ وعظ فرمایا۔ کسی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ آج سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا، میں، اللہ تعالیٰ عز و جل کو یہ بات ناپسند ہوئی، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جاننے کی نسبت نہیں کی۔ اور یوں نہیں کہا، اللہ جانے کون سب سے بڑا عالم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ موسیٰ! تم سے زیادہ عالم میرا ایک اور بندہ ہے جو دو سمندروں کے سنگم میں ہے۔ موسیٰ نے عرض کی۔ میرے رب! اس سے میری ملاقات کیسے ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ایک ٹوکری میں اپنے ساتھ ایک مچھلی بھون کر رکھ لو اور سمندر کے کنارے کنارے چل دو۔ جہاں مچھلی اچھل کر پانی میں چلی جائے اور غائب ہو جائے، وہیں اس سے تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام توشہ دان میں ایک مچھلی بھون کر رکھ کر چل دیئے۔ ان کے تلمیذ و جانشین حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بطور خادم ان کے ساتھ تھے۔ چلتے چلتے ایک پتھر کے قریب پہنچے اور وہاں ٹھہر گئے۔ پتھر پر سر رکھ کر دونوں سو گئے۔ مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری۔ جہاں سے مچھلی گزرتی پانی میں محراب سی بن جاتی۔ مچھلی نے سرنگ کی مانند

- (۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوسی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ۲۶۸
- ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۱۲۶
- ☆ المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغبی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۷۱
- ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی (زبیدی حنفی) (۱۲۵۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۱۹

سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ اس واقعہ کے وقت حضرت یوشع بیدار تھے اور ان کی نظر کے سامنے مچھلی سمندر میں جا گری۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو دن کا باقی حصہ بھی چلتے رہے۔ حضرت یوشع علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرنا بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام رات بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو اپنے ساتھی یوشع سے فرمایا۔ ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ کھانا لاؤ، جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مچھلی کے تڑپ کر سمندر میں گرنے کے مقام سے آگے نہیں بڑھے تھے آپ کو تھکان نہیں ہوئی تھی۔ جب اس جگہ سے آگے بڑھے تو تھکان کا احساس ہوا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے کہا جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے وہاں مچھلی تڑپ کر سمندر میں جا گری تھی۔ میں آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا۔ مچھلی نے سمندر میں عجیب طرح سے اپنا راستہ بنا لیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم اسی جگہ کی تلاش میں تھے۔ پھر دونوں اپنے نقش قدم پر لوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ مقررہ مقام پر آگئے۔ وہاں ایک آدمی ملا۔ جو کپڑے سے منہ چھپائے ہوئے تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہاری اس زمین میں سلام کا طریقہ کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ جی ہاں، میں آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ جو علم آپ کو دیا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی بتائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا! آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے، جس سے آپ واقف نہیں اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے اس سے میں واقف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا! ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ میں آپ کے حکم کے خلاف نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک میں خود بیان نہ کر دوں آپ مجھ سے کسی پیش آنے والے واقعہ کے متعلق کچھ دریافت نہ کریں۔ عہد و پیمان کے بعد دونوں چل دیئے۔ چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے۔ ادھر سے ایک کشتی گزری۔ کشتی والوں سے ان بزرگوں نے سوار کر لینے کے لئے کہا۔ کشتی والے حضرت خضر علیہ السلام کو جانتے تھے۔ انہوں نے بغیر کرایہ کے دونوں سوار کر لئے۔ اثناءِ راہ میں اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ رہے ہیں۔ کہنے لگے۔ آپ یہ عجیب حرکت کر رہے ہیں۔ ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا ہے اور آپ ان

کی کشتی پھاڑ رہے ہیں کہ سب کشتی والے ڈوب جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میں بھول گیا تھا۔ آپ بھول پر میری گرفت نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔

حضور اکرم رسول مکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور چونچ ڈال کر دریا سے سمندر سے اس نے پانی لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلہ میں اس سے زیادہ نہیں جتنا اس چڑیا نے چونچ میں سمندر کا پانی لیا۔ اس چڑیا نے چونچ میں پانی لے کر سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کر دی۔ میرا اور آپ کا علم بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے بحر بے کراں میں کوئی کمی نہیں کر سکتا۔

(یاد رہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے چڑیا کی چونچ کے پانی کو سمندر کے بے پایاں پانی کے ساتھ محض تمثیل کی غرض سے بیان کیا ہے۔ ورنہ حقیقت میں تمام مخلوق کے تمام علوم کو رب تعالیٰ علیم وخبیر کے علمِ عالی سے وہ نسبت بھی نہیں جو چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحر بے کراں کے پانی سے ہے۔ چڑیا کے چونچ کے پانی اور بحر بے کراں کے پانی میں ایک نسبت تو ہے اگرچہ کروڑوں حصہ سے بھی زیادہ ہے مگر علم الہی غیر متناہی ہے اور تمام علوم مخلوق متناہی ہیں۔ متناہی کو غیر متناہی سے کوئی نسبت ہونا ممکن ہی نہیں)

کشتی سے اتر کر دونوں چل دیئے، حضرت خضر علیہ السلام کو راستہ میں ایک لڑکا نظر آیا جو دیگر لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو پکڑ کر اس کا سرتن سے جدا کر دیا اور قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ نے یہ بری حرکت کی ہے۔ ایک معصوم کو بے قصور قتل کر دیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا، کیا میں نے آپ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ آپ کے لئے میری طرف سے معذرت کا کوئی موقعہ نہ رہے گا۔ اس کے بعد پھر دونوں چل دیئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، بستی والوں سے کھانا مانگا۔ کسی نے کھانا نہ دیا۔ وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے ہی والی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ٹھیک کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ہم اس بستی میں آئے، بستی والوں سے کھانا مانگا، کسی نے کھانا نہیں دیا، نہ ہماری میزبانی کی، آپ نے ان کی

دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری ان سے لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا۔ اب میرے اور آپ کے درمیان فراق ہے۔ اس کے بعد اپنی تینوں حرکتوں کی حکمت و مصلحت بیان کی اور کہا۔ یہ ان تینوں باتوں کی تشریح ہے جن کو آپ پوچھے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے کاموں کی حکمت سورۃ کہف کی آیات (۶۰ تا ۸۲ = ۲۳) میں مفصل بیان ہوئی ہے۔ (۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر عالم سے بڑا ایک اور عالم ہے۔ ارشادِ بانی اس بارے میں نص صریح ہے۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ☆
(سورۃ یوسف آیت ۷۶)

اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

اس لئے کسی بڑے سے بڑے عالم کے لئے سب سے بڑا عالم ہونے کا دعویٰ جائز نہیں۔ ممکن ہے کسی دوسرے کے پاس وہ علم ہو جو اس کے پاس نہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ اس کا بین ثبوت ہے۔ (۷)

- | | | |
|---|-----|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۶) | احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۴۲ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۱ ص ۲ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقوال فی وجوه التاویل، از امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۱۶۳ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۱ ص ۱۰۰ |
| ☆ | | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۲۰۲ |
| ☆ | | تفسیر کبیر، از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۷۰ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۳۵ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابوالخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۸۵ |
| ☆ | | لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۰۶ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱۶ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۲ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۳۳ |
| ☆ | (۷) | تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۲ |

﴿۲﴾ کامل کا کمال قبول کرنا اس کی افضلیت کے خلاف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود وصف کمال کے حضرت خضر علیہ السلام سے استفادہ کیا۔ استفادہ ایک کمال اور اعزاز ہے، یہ افضل ہونے کے خلاف نہیں، اللہ جل شانہ نے خود اپنے سب سے افضل نبی اور محبوب کو مزید علم حاصل کرنے کی دعا تعلیم فرمائی۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ☆

(سورة طہ آیت ۱۱۶)

اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔ (۸)

﴿۳﴾ تواضع تکبر سے افضل ہے، بلکہ تواضع اخلاقِ حمیدہ سے ہے اور تکبر اخلاقِ ذمیمہ سے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود کثرتِ علم و عمل اور علوم مرتبت کے حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تواضع فرماتے ہیں۔ بندہ مومن کے لئے بھی تواضع اس کے علوم مرتبت میں اضافہ کا باعث ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ حصولِ علم کے لئے سفر اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حصولِ علم کے لئے طویل سفر اختیار فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفادہ کے لئے سفر اختیار فرمایا۔ علم بندہ مومن کی گم شدہ متاع ہے، اس لئے اس کے لئے سفر اختیار کرنا باعثِ عزت و شرف ہے، اسی طرح جائز دنیوی ضرورت کے لئے بھی سفر کرنا شرعاً جائز ہے۔ (۱۰)

- (۸) ☆ تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱ ص ۳۱۱
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۳۳
- ☆ تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۹
- (۹) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۳۳
- (۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از جالظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۹۲
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲ ص ۱۳۲
- ☆ تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہرہ ابن حبان الدلسی (م ۷۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۳۸
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳

﴿۵﴾ سفر میں زادِ راہ لے جانا تو کل کے منافی نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر کے لئے زادِ راہ کے طور پر مچھلی کا گوشت ساتھ لے لیا تھا۔ خود آقائے دو جہاں سرورِ عالمیاں ﷺ غارِ حرا میں جاتے وقت زادِ راہ ساتھ لے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے حج کے مبارک سفر پر جانے والوں کو زادِ راہ لے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ (سورة البقرة آیت ۱۹۵)

اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ (۱۱)

﴿۶﴾ سفر پر جانے سے پہلے رفیق کا انتخاب کر لینا سفر کو آسان بنا دیتا ہے۔ بندہ مومن کو چاہئے کہ سفر میں کسی کو اپنا ساتھی بنا لے۔ (۱۲)

﴿۷﴾ سفر میں جب دو یا زیادہ ساتھی ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو، سفر میں امیر کی اطاعت لازمی ہے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا امیر تسلیم کر لیا تھا۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ (۱۳)

جب تم سفر میں تین ساتھی ہو تو ان میں سے ایک کو امیر بنا لو۔ (۱۳-ب)

﴿۸﴾ استاذ کے حقوق سے ہے کہ شاگرد اس پر بلاوجہ اعتراض نہ کرے۔ ممکن ہے استاذ کے کسی فعل میں ایسی حکمت ہو جو شاگرد پر مخفی ہو۔ (۱۴)

﴿۹﴾ بندہ مومن کو کمالِ ایمان اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب وہ اپنی جان، مال عزت و آبرو کا مالک محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو یقین کر لے۔ ان سب کو اور اپنے والدین و اجداد کو حضور پر نور سید عالم ﷺ پر نثار کر دے۔

- | | | |
|---|--------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۱) | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۶۱۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۳۳ |
| ☆ | (۱۲) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳ |
| ☆ | (۱۳) | رواہ ابو داؤد و الضیاء عن ابی ہریرۃ و ابی سعید / کنز العمال، ج ۶ ص ۱۷۹۹ |
| ☆ | (۱۳-ب) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳ |
| ☆ | (۱۴) | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (۵۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶ ص ۱۴۸ |

صحابہ کرام کی وفا شعاریاں اور جان نثاریاں اس پر شاہد عادل ہیں۔ شاعر بارگاہ اقدس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد بمنزلہ حدیث صحیح کے ہے:-

فَإِنْ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ (۱۵)

بے شک میرا باپ، دادا اور میری عزت محمد مصطفیٰ صاحب العزت ﷺ کی عزت پر نثار ہیں۔
بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی جان، عزت کا مالک محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو جان لے وہی حلاوت ایمان پاسکتا ہے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو باوصف علوم مرتبت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خادم (فتی) فرمایا ہے۔ (۱۶)

نوائد:

حضرت یوشع بن نون بن افراتیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام کے لئے ایک مرتبہ سورج کو غروب ہونے سے روک دیا گیا۔ آپ جمعہ کو جہاد فرما رہے تھے۔ سورج غروب ہونے کے قریب تھا، مگر ابھی آپ کا جہاد باقی تھا۔ ہفتہ کو چونکہ بنی اسرائیل پر شکار، جہاد کرنا حرام تھا۔ اس لئے جمعہ سے پہر کو آپ کے لئے کچھ وقت کے لئے سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا۔ (۱۷)

- | | | |
|---|------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۵) | رواہ البخاری عن عائشہ، ج ۲ ص ۵۹۳ |
| ☆ | | رواہ احمد، ج ۶ ص ۱۶۸ |
| ☆ | (۱۶) | احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۳ |
| ☆ | | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱۲ ص ۱۱ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التأویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ۲۸۵ |
| ☆ | | تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (۵۶۰ھ) مطبوعہ اداره المطالع قاہرہ، ازہر، ج ۲۱ ص ۱۳۳ |
| ☆ | | لباب التأویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱۶ |
| ☆ | | مدارک التنزیل و حقائق التأویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی، مطبوعہ لاہور، ج ۳ ص ۲۱۷ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (۵۱۲ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۳ |
| ☆ | | تفسیر مظہری، از علامہ قاضی نساء اللہ ہالی ہتی عثمانی مجددی (۵۱۲ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۳۲۳ |
| ☆ | (۱۷) | تفسیر صاوی، از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (۵۲۲ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳ ص ۱۹ |

(۲) حضور پر نور سید عالم مختار عالم ۷ کے لئے صبح معراج سورج کو طلوع ہونے سے تھوڑی دیر کے لئے روک دیا گیا، جب آپ نے خبر دی کہ فلاں قافلہ سورج طلوع ہوتے ہی مکہ معظمہ میں داخل ہوگا۔ کسی وجہ سے قافلہ کو تاخیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی دیر سورج کو طلوع ہونے سے روک دیا جتنی دیر میں قافلہ مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو گیا۔ اور دوسری مرتبہ مقام صہباء میں آپ کے لئے ڈوبے ہوئے سورج کو عصر کے وقت تک پلٹا دیا۔ تاکہ آپ کی اطاعت میں قضا ہونے والی عصر کی نماز حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ادا کر لیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا اَحْبَسَ بِنَفْسِهِ عَلٰى نَبِيِّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، قَالَتْ، فَطَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى رَفَعَتْ عَلٰى الْجِبَالِ وَعَلٰى الْاَرْضِ وَقَامَ عَلٰى فِتَوْضَاءٍ وَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ غَابَتْ وَذَلِكَ بِالصُّهْبَاءِ (۱۸)

اے اللہ! بے شک تیرے بندے علی نے تیرے نبی کی اطاعت میں اپنے آپ کو مصروف رکھا ہے (اس وجہ سے اس کی عصر کی نماز قضا ہوگئی ہے) تو اس پر سورج پلٹا دے۔ راویہ فرماتی ہیں کہ اس پر سورج (غروب ہونے کے بعد دوبارہ) طلوع ہوا، اس کی شعاعیں پہاڑوں اور زمین پر پڑیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، نماز عصر ادا کی، پھر سورج غروب ہو گیا۔ یہ واقعہ مقام صہباء میں پیش آیا۔ (۱۹)



(۱۸) رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس ، المعجم الكبير ، ج ۲۳ ص ۱۴۵ ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی ، بیروت

(۱۹) الشفاء بتعريف حقوق مصطفى ، ج ۱ ص ۲۱۵

راہِ حق میں پہنچنے والی تکلیف کا اظہار جائز ہے ﴿﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ إِنِّيٰ خَشِيتُ أَنَا لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ☆

(سورة الكهف آیت ۶۲)

پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰ نے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لاؤ، بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔

حل لغات:

”غَدَاءَ نَا“: دن کے ابتدائی حصہ کے کھانے کو غدا اور دن کے آخری حصہ کے کھانے کو عشاء کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پاس نیند کے بعد رات بھر اور پھر اگلے روز دوپہر تک چلتے رہے۔ اس وقت آپ کو بھوک اور تھکاوٹ کا احساس ہوا، آپ نے اپنے خادم سے کھانا طلب کیا۔ (۱)

”نَصَبًا“: تھکاوٹ، مشقت، بھوک۔ (۲)

- | | | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---|-----|
| رادالمسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱ | ☆ | (۱) |
| تفسیر البغوی المسفی معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۷۲ | ☆ | |
| تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۵ | ☆ | |
| تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود الوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۶ | ☆ | |
| تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۴۷ | ☆ | (۲) |
| المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی، مطبوعہ کراچی، ۳۹۳ | ☆ | |
| المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للراغب، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری القیومی، مطبوعہ مصر، ج ۲ ص ۱ | ☆ | |

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ امورِ معاش میں کسی کو خدمت گار بنالینا اور اس سے خدمت لینا جائز ہے۔ فضل منزلت یا سرداری کے باعث کسی سے خدمت لینا جائز ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سفر میں حضرت یوشع علیہ السلام کو بطور خادم ساتھ رکھا۔ سید عالم رسول مکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی خدمتوں کو قبول فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے انس کو حضور کی خدمت لائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے۔

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ اَنْسٌ اَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فَيَمَّا اَعْطِيَتْهُ (۳)

ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا خادم انس حاضر ہے۔ اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے، تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو کثرت دے اور جو تو اسے عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں۔

فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ (۴)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوالسمع رضی اللہ عنہ یہی کلمات عرض کرتے ہیں۔ (۵)

☆	تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ)، مطبوعہ مصر، ج ۱ ص ۲۸۵	☆	(بقیہ ۲)
☆	الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۶	☆	
☆	تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، از حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی، مطبوعہ مصر، ج ۳ ص ۹۲	☆	
☆	تفسیر البغوی المسمیٰ معالم التنزیل، از امام ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، مطبوعہ ملتان، ج ۳ ص ۱۷۲	☆	
☆	زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۶	☆	
☆	تفسیر مظہری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہالوی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۳۷	☆	
☆	رواہ مسلم عن انس، ج ۲ ص ۲۹۸	☆	(۳)
☆	رواہ البخاری، ج ۱ ص ۳۰۵	☆	(۴)
☆	رواہ النسائی، ج ۱ ص ۳۶ رواہ ابن ماجہ، ۳۵، رواہ احمد، ج ۳ ص ۵۸، ۵۹، ج ۵ ص ۱۳۳، ۲۳۱، ج ۶ ص ۲۱۹	☆	(۵)

میں حضور اکرم رسول معظم ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔

سیدہ نساء العالمین حضرت بتول الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور بارگاہ رسالت علی صاحبہا افضل الصلوات واکمل التسلیمات ایک خادم کے عطیہ کے متعلق درخواست پیش کی۔

أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا (۶)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول مکرم نبی معظم ﷺ کی بارگاہ میں ایک خادم مانگنے حاضر آئیں۔ (۷)

﴿۲﴾ راہ حق میں تکلیف، درد، مشقت اور مرض وغیرہ کا اظہار جائز ہے۔ یہ رضا اور تسلیم کے منافی نہیں۔ یہ اس وقت جائز ہے کہ جب تکلیف وغیرہ کا اظہار بطور شکوہ نہ ہو، نہ اس میں ناراضگی کا انداز ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام راہ طلب حق میں اپنی تھکاوٹ اور بھوک کا اظہار کیا۔ (۸)

﴿۳﴾ حکیم و دانایا اگر اپنے کسی فعل سے دوسرے کو ضرر پہنچائے تو اسے برا محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ ممکن ہے اس کے ضرر والے فعل میں کوئی ایسی مصلحت یا فائدہ مخفی ہو جو وہ نہ جانتا ہو، البتہ احمق کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کو برا محسوس کرنا جائز ہے۔ مثلاً بچہ کو والدین، استاد یا شیخ کی طرف سے کوئی مشقت یا تکلیف پہنچے تو اس میں بچہ کا ہی فائدہ ہے۔ جسے وہ نہیں جانتا۔ (۹)

﴿۴﴾ سفر میں زادِ راہ ساتھ لینا تو کل کے خلاف نہیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام متوکلین کے سردار ہیں۔ رب تعالیٰ کی ربوبیت پر کامل یقین کے باوجود سفر میں آپ نے زادِ راہ ساتھ لیا۔ اہل یمن حج پر نکلتے وقت زادِ راہ ساتھ نہ لیتے مگر راہ میں اور ایام حج میں لوگوں سے سوال کرتے۔ رب تعالیٰ نے ان کے اس جھوٹے توکل کا رد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

(۶) ☆

رواہ البخاری عن علی، ج ۲ ص ۸۰۸ ☆

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج ۱ ص ۳۵۱

☆

رواہ احمد، ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۳۶، ۱۲۶، ۱۲۲، ۶۶

☆

(۷)

احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۱۲۳۵

☆

(۸)

احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۵

☆

الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۶

☆

زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۱۱

☆

(۹)

احکام القرآن، از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۳ ص ۲۱۵

(سورة البقرة آیت، ۱۹۷)

وَتَزَوَّدُوا

اور توشہ ساتھ رکھو۔ (۱۰)

﴿۵﴾ آثار مقدسہ و اشیاء متبرکہ سے برکت حاصل کرنا جائز ہے۔ ان میں دنیوی اور اخروی مصالح ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی بھنی ہوئی مچھلی چشمہء حیات کے ایک چھینٹے سے زندہ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنا زندگی بخشی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ☆ (سورة الانفال آیت، ۲۳)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں بلائیں اس چیز کے لئے جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ (۱۱)

﴿۶﴾ شاگرد کے دو تین سوالات پر عالم، استاد کو بد دل نہ ہونا چاہئے۔ البتہ اگر تین یا اس سے زائد مرتبہ بلا وجہ اعتراض ہوں تو اس سے جدائی اختیار کرنے میں ہرج نہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تین اعتراضات کے بعد فرمایا۔

(سورة الكهف آیت، ۷۸)

هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ (۱۲)

فائدہ:

﴿۱﴾ رب تعالیٰ جل و علا سے ہم کلامی کے وقت چالیس یوم تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک یا تھکاوٹ محسوس نہ ہوئی۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سفر کرنے میں تھکاوٹ اور بھوک محسوس ہوئی۔ یہ اس لئے کہ یہ سفر

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۱۵

☆ زادا المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۶

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۱ ص ۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن، از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳ ص ۲۱۵

طلب علم کا تھا، اس میں مشقت لازمی امر تھا اور وہ سفر الی اللہ تھا، اس میں مشقت کا تصور بھی جائز نہیں۔ (۱۳)

﴿۲﴾ حضرت خضر علیہ السلام کے جائے قیام مجمع البحرین تک سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھوک محسوس نہ ہوئی، مگر جب سو کر بیدار ہوئے اور آگے چل دیئے تو بھوک اور تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ سمندر میں چلی جانے والی مچھلی کو تلاش کریں کہ وہاں حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ (۱۴)

۲۷/ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ / ۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات سورۃ الکہف میں سے احکام پر مشتمل چند آیات سے احکام شرعیہ کے استخراج کا کام مکمل ہوا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْإِلَهَ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

رب کریم جل و علا کی بارگاہ بے کس پناہ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو قبول فرمائے اور قرآن مجید سے بقیہ احکام کے استخراج و ترتیب کی توفیق ارزاں فرمادے۔



- | | | |
|---|------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| ☆ | (۱۳) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۶ |
| ☆ | | تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۵۵۳ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵ ص ۱۳۹ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۲۶۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۶ |
| ☆ | (۱۴) | الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی، مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج ۱ ص ۱۵ |
| ☆ | | الکشاف عن حقائق التنزیل وعبون الاقاویل فی وجوه التاویل، از امام جلال اللہ محشری، مطبوعہ کراچی، ج ۲ ص ۲۸۴ |
| ☆ | | انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی، از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی، مطبوعہ یوپی، ج ۳ ص ۳۸۶ |
| ☆ | | زاد المسیر فی علم التفسیر، تالیف علامہ عبد الرحمن بن الجوزی، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت دمشق، ج ۵ ص ۱۶۱ |
| ☆ | | تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمعیل حقی البروسی (م ۱۱۲۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ، ج ۵ ص ۳۶۵ |
| ☆ | | تفسیر روح المعانی، از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۵ ص ۳۱۶ |
| ☆ | | تفسیر مظهری، از علامہ قاضی ثناء اللہ ہانی ہتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷ ص ۲۳۷ |

